مَن ذَا الذی یشفع عندہ الا باذنہ

شفیع محشر

یعنی

قصائد

مناقب چہاردہ معصومین علیہم السلام

مصنفہ مداح آل محمدؐ لسان الملک جناب مرزا کاظم حسین صاحب محشر لکھنوی

(باہتمام احقر العباد محمد جواد (مالک مطبع)

نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

۱۹۲۴

جناب قبلہ و کعبہ شمس العلماء مولانا سید ناصر حسین صاحب مجتہد العصر کا خواب

باسمہٖ سبحانہٗ

ایک شب عالم رویا میں میں نے دیکھا کہ میں ایک شہر میں وارد ہوا ہوں اور وہاں ایک بہت بڑی محفل مسرت ہے جس میں بکثرت اشخاص شریک ہیں اور نہایت عظیم الشان مجمع ہے شرکا سب کے سب مومنین ہیں جنکے چہرون سے آثار مسرت نمایاں ہیں قریب جانیسے معلوم ہوا کہ قصیدہ خوانی ہو رہی ہے اور مداح آل محمد علیہم السلام جناب مرزا کاظم حسین صاحب محشر زاد کمالہم اپنا قصیدہ مدحیہ پڑھ رہے ہیں۔ حضار محفل سے آوازین تحسین و آفرین کی بلند ہیں جسوقت میں اس محفل مسرت میں پہنچا تو میں نے سنا کہ جناب مرزا صاحب موصوف واقعہ کسر اصنام کے متعلق اپنے اشعار آبدار حاضرین کو سنا رہے ہیں اس مقام کے اشعار سے ایک شعر مجکو محفوظ ہو گیا تھا جسکا مصراع ثانی تو اسوقت تک بالتمام یاد ہے اور مصراع اول کے بعض الفاظ میں تردد ہے ممکن ہے کہ کچھ اور ہون مگر اصل مضمون میں اسکے کچھ شک نہیں ہے وہ شعر بحالت مذکورہ یہ ہے

علی ہیں دوش احمد پر بتان کعبہ ساجد ہیں　　تعالی اللہ عجب شان جلال کبریائی ہے

جناب مرزا صاحب موصوف نے جب یہ شعر پڑھا تو تمام مجمع کی حالت افراط مسرت سے عجیب و غریب نظر آتی تھی گویا جملہ حاضرین کے چہرے مطلع انوار بنگئے تھے اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ منظر کسر اصنام سب کی نظرون کے سامنے موجود ہے میں اس خواب کو دلیل قبول مدائح جناب موصوف سرکار اہلبیت علیہم السلام میں سمجھتا ہوں۔

ناصر حسین عفی عنہ بقلمہ

برین مژدہ گر جان فشانم رواست

روز باز پرس میرا کوئی عمل قابل قبول نہوا تو مداح خاندان رسول کے تصدق میں مندرجہ بالا بشارت روحانی انشاء اللہ منزل مقصود تک خضر رہ ہو جائیگی جناب ممدوح دام اقبالہ نے یہ خواب خاکسار سے ماہ ربیع الاول میں بیان فرمایا تھا اسلئے قصیدہ نعتیہ عرض کیا گیا غالباً خوش قسمتی نے مجھ ایسے سراپا گناہ کو من قال فینا بیتاً وجبت لہ الجنۃ کا مصداق کر دیا آخری عمر میں یہ دقت ہے کہ مرنے تک مدح ائمہ زبانپر ہو حیات شاعری کا یہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعی در حمد
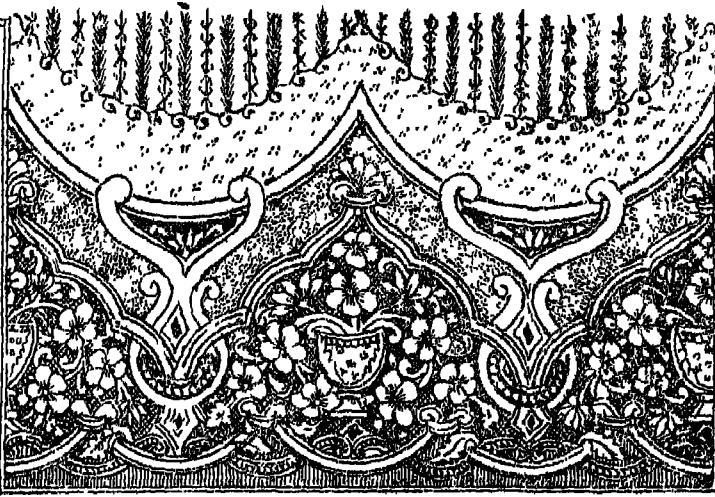
دوزخ کے لئے نہ طمع جنت کے لئے
یہ سب تھا فقط ظہور قدرت کے لئے

سمجھا نہ کوئی رموز ہستی جن کے
پیدا کئے وہ بندے عبادت کے لئے

قندیل عرش

در نعت جناب رسول خدا احمد مجتبیٰ قاتل کفار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتوں نے دخل بیت اللہ سے معراج پائی ہے
بس اتنے اوج و رفعت پر غرور کبریائی ہے

دماغ برہمن پہونچا دیا عرش معلّٰی پر
اسی حد تک معین دعوئے شان خدائی ہے

کیا کعبے پہ قبضہ گھر گئے قید مکانی میں
نئے انداز کی یہ شورش قدرت نمائی ہے

سراپا صنعت آذر کے خود ہیں بندۂ احسان
قیامت یہ کہ اک عالم کو حکم جبہ سائی ہے

محافظ بن کے بیٹھے ہیں حیات اہل عالم کے
نہاں شمشیر بھی زیر لباس پارسائی ہے

جواب شور ناقوس خاموشی [illegible]

نظر میں سنتے تھے پنہاں ہے اعجازِ مسیحائی
ذرا ہم بھی تو دیکھیں کونسی قدرت دکھائی ہے

لئے بیٹھے ہیں بند آنکھوں میں کیا سرمایہ دیکھیں تو
جوانی کی ہے ہستی یا سراسر بیوفائی ہے

جبیں پر قشقۂ صندل سے بوے غیر کیا معنے
مکیں کعبہ ہو کر شکل یہ کیسی بنائی ہے

غرورِ حسن بے پروا ہر اک کے مرنے جینے سے
ذرا کہہ دو خدا لگتی کہ یہ کیسی خدائی ہے

مریضانِ محبت جی رہے ہیں اپنی قسمت سے
جسے دیکھو اوسکو شکوۂ بے اعتنائی ہے

بہت خوش ہو الاپے جائے اگر ناقوس راگ اپنا
نہ پوچھا کھینچ کے جان ارکیوں ہونٹوں پہ آئی ہے

بنایا لوگوں نے محبوب تخئیلاتِ شعری سے
اور اُسیرِ ناز بیجا یہ کہ اک عالم فدائی ہے

حقیقی بات کہتا ہوں کہ محبوب اور ہی کچھ ہے
ذرا گہری نظر ڈالو تو کہہ اُٹھو دہائی ہے

گرا دی یادگارِ عشق بجلی کوہِ سینا پر
ذراسی مسکراہٹ بھی جو شنتا تو نہ آئی ہے

حقیقت ذاتِ محبوب و روحِ انسان سے ناممکن
یہی وہ مسئلہ ہے دم بخود جسمیں خدائی ہے

سلجھنی تھی نہ سلجھی گفتگو معنی پرستوں کی
اسی منطق سے زورِ عقل نے معراج پائی ہے

چھڑیں کیا کیا نہ بحثیں اہلِ حل و عقد کی اکثر
مگر یہ فلسفہ وہ ہے کہ دنیا عاجز آئی ہے

کسی نے اعتقاداً روح کو محبوب دل مانا
کسی کا قول یہ محبوب کیا روح فدائی ہے

کوئی ادراکِ رمزِ روح میں حیران و سرگرداں
کوئی محبوب کی چوکھٹ پہ محو جبہہ سائی ہے

کسی نے کہہ دیا اوسکو بخاراتِ لطیفہ سے
کہیں پر اسکی زلفیں یا گھٹا گردوں پہ چھائی ہے

مرادف کوئی نفسِ ناطقہ کا روح کو سمجھا
کہیں وہ تنت اجل محبوب سے وقتِ جدائی ہے

کہیں شکوہ نہ شکوے روح کی ناآشنائی سے
کہیں محبوب کی مشہور عالم بیوفائی ہے

کسی کے روح سے رگ رگ میں دورہ خونِ تازہ کا
کہیں محبوب کی فرقت میں زردی رخ پہ چھائی ہے

قیامت عالمِ صغریٰ میں ڈھائے بیرخی اوسکی
یہ مردوں کو جلا دے ایسا حسنِ کج ادائی ہے

اُسے فطرت نے شاہی دی اگر اقلیمِ پیکر کی
تو اسکے در پہ عالم فخر سے محوِ گدائی ہے

وہاں نازش میں پنہاں ہوں نگاہِ اہلِ عالم سے
نظر کیا یاں تصور کو بھی عذرِ نارسائی ہے

ابد تک بن گیا مرکز جو اوسکا قلبِ انسانی
ازل سے چھاؤنی نزدِ رگِ جاں نے چھائی ہے

اگر آنکھون سے وہ نکلے تو ہو اندھیر نظرون مین
یہان شوق نظارہ سرمۂ چشم فدائی ہی

طلسم زیست کے نیرنگ پر وان قدرت کامل
یہان ایک ایک کرشمہ مظہر معجز نمائی ہی

اگر انجام کار اسکا ہے مامن جنت دنیا
فضا اسکی گلی نے روضۂ رضوان کی پائی ہی

دہان ریشہ دوانی جملہ مخلوقات عالم سے
یہان ایک ایک اشارے کے تصرف مین خدائی ہی

عروج روح کی بس حد ہے تا ولایت معنی تاک
ملک کے پر جلین محبوب کی وانتک رسائی ہی

پئے روح امر ربی صرف اک تعریف اجمالی
پئے محبوب تفصیلات ماہیت مین خدائی ہی

مریض عشق کی آنکھین ہین اسکا عرشۂ رفعت
یہان قوسین تک دلکی لگاوٹ کھینچ لائی ہی

وہان ہمراہ نام الفاظ تعظیمی سے کیا حاصل
درود اس نام پر پڑھ دے یہ حکم کبریائی ہی

سنو جب نام محبوب خدا صلی علیٰ کہدو
جلا روحانیت نے یونہین دم بھر نہیں پائی ہی

مرے محبوب قربان اداے جلوہ آرائی
تری آمد سے روح تازہ عالم بھر نے پائی ہی

جسے روح نباتی کہتے ہین بستان عالم مین
وہ تیرے ہی نہال فیض کی قدرت نمائی ہی

سر دوش اللہ اللہ کیا کہون مہر نبوت کو
نشان دست قدرت یا کہ نقش دلربائی ہی

ادھر بھی اک تجلی اے سراج محفل وحدت
بہت ہنس ہنس کے کوہ طور پر بجلی گرائی ہی

نثار اس جلوۂ وحدت نما کے دیکھنے والے
بتان کعبہ گر گر کے پکار اٹھے دہائی ہی

مبارک آمنہ خاتون کو سرمایۂ فطرت
لئے ہین گود مین بچہ کہ قبضہ مین خدائی ہی

خوشا طالع کہ قرآن غیب کے جزدان سے نکلا
محمد گود مین یا شرح علم کبریائی ہی

ہوا روشن جہان مین صاحب شق القمر آیا
ہنسی بے ساختہ افلاکیون کے منہ پہ آئی ہی

مہ و خورشید آنکھین مل رہے ہین اسکے قدمون پر
کہ جسکا نقش پا مرآت حسن رہنمائی ہی

صفی اللہ سے روح اللہ تک جو انبیا گذرے
اسی کے در پہ سب کو افتخار جبہہ سائی ہی

[illegible] کے جوش مین اسلام نے لی ایسی انگڑائی
کہ جان زار کھنچکر کفر کے ہونٹون پہ آئی ہی

کھنچے آئے خود بخود ارمان تھے جتنے علم فطرت مین
یہ جذب حسن ہے اور یہ ادائے دلربائی ہی

زمین مکہ سے ہر ذرہ یہ کہتا ہوا اٹھا
چلو اے اہل دل وقت محبت آزمائی ہی

[illegible] در یتیم اے حبیب عبد اللہ سے نکلا
پرکھنے کی نگہ جسکو ابو طالب نے پائی ہی

جناب فاطمہ بنت الاسد کا دل بڑھا ہاتھون   امامت کی خبر لیکر نبوت گھر مین آئی ہی
دماغ اُستارجو مہ پہونچا عرشِ اعظم پر   یہ آسانی خدا تک اہلِ باطن کی رسائی ہی
محالِ عقل کو ممکن بنانا کچھ نہین مشکل   کہ دینِ اسلام کا اب مرکزِ معجز نمائی ہی
محبت مین کبھی اپنے بھی وجہ بدگمانی ہین   یہ باعث ہے میان پیکر و سایہ جُدائی ہی
سوا اس کے ہو کیا توثیق حسنِ ظاہر و باطن   کتاب اللہ مین طٰہٰ گواہ پارسائی ہی
رسول اللہ محمد افتخارِ حضرتِ آدم   کہ جنکی آمد آمد شرحِ اسرارِ خدائی ہی
دلون پر کر لیا قبضہ بنے محبوب کے قاصد   حقیقت یہ کہ جبرئیل امین کی کیا بن آئی ہی
پیامِ دوست کے بل پر اُٹھے پردے تکلف کے   نہ ڈر دربان کا دل مین نہ بیمِ نارسائی ہی
بڑھا کچھ اور زور جذبۂ شوق اس تصور مین   کہ قسمت رحمۃ للعالمین کے در پہ لائی ہی
زبان سے دل تک اس پیغام روح افزا کو لاتے ہین   کہ جس سے لفظ وصلت صورتِ معنی مین آئی ہی
پیام ایسا کہ علم الغیب پنہان جسکے باطن مین   جسے سنتے ہی حسن و عشق نے معراج پائی ہی
کہا چلیئے تمنائے محب کو جانچ کر دل مین   ہزارون ولولے ہین اور دمِ شوق آزمائی ہی
اوٹھا سرمستِ صہبائے رسالت اپنے بستر سے   نشیلی آنکھون نے قوسین کی صورت دکھائی ہی
اِشارے ابرؤن نے صدرِ بزمِ نعت کے سمجھے   پڑھو محشر کوئی مطلع دمِ رنگین نوائی ہی

بظاہر عاشق و معشوق مین اتنی جدائی ہی
کہ جیسے فصل قوسین ایک نازِ دلربائی ہی

گیا نورِ مجسم اپنے مرکز کی طرف کھنچکر   ہوائے باغِ رحمت جنبشِ دامن سے آئی ہی
معارض چشمِ دل مین ہر قدم پر راہِ الفت مین   نگاہِ شوق کے آگے تمنائے رسائی ہی
ہوائے دامنِ نظارہ سے جھپکین جہان آنکھین   پکارا دل یہی کیا قصدِ قسمت آزمائی ہی
کہا میلانِ فطری نے ذرا سا اور بھی بڑھیے   کہا دل نے کہ ننگ عشق اب ہم جدائی ہی
دمِ وصل اضطرابِ دل بھی شرحِ شوق ہی گویا   مگر تسکینِ باطن کو صدا مانوس آئی ہی
ابھی ٹوٹا نہ تھا تازہ طلسم افراطِ حیرت کا   پکارا اوٹھا الیقین یہ نفس کی معجزنمائی ہی
نفیرِ خواب جس کی روح اسرارِ مودت تھی   وہی شامِ شبِ ہجرت کا یہ خالص نوائی ہی

یداللہ پشت پر اور سامنے آنکھوں کے وجہ اللہ
تصور جس طرف جائے خدائی ہی خدائی ہے

فدا روحین دو عالم کی نیاز و نازِ خلوت پر
ہوے جو وقت دو دل ایک اُمت بخشوائی ہے

تامل سے جو دیکھا آئنہ دین کو بزم قدرت کے
پلٹ کر دیکھے کہ آئین نگاہین یہ تو بھائی ہے

وہ بھائی جسنے اپنے زور اعجازِ امامت سے
اشارے مین بتون کے اوج پر بجلی گرائی ہے

وہ بھائی جو وزیر اعظم وحید رولی اللہ
کہ جسکے ہاتھ پر موقوف کعبے کی صفائی ہے

خدائی بھر کے بندے کا سر اصنام کہتے ہین
تو نکی شکل بیت اللہ سے جس نے مٹائی ہے

پئے کارِ خدا کتفِ رسول اللہ پہ جب آئے
زمانہ گونج اُٹھا یون غیب سے آواز آئی ہے

علی ہین دوش احمد پر بتانِ کعبہ ساجد ہین
تعالی اللہ عجب شانِ جلالِ کبریائی ہے

جناب ناصرِ دین نے جو دیکھا خواب اے محشر
قصائد ہو گئے مقبول یہ تعبیر پائی ہے

خداوندا مری توفیق مدحت روز افزون ہو
ائمہ حشر مین کہہ دین یہ ہم سب کا فدائی ہے

زبان پر ہون مناقب جبکہ نکلون گنج مدفن سے
جہان لیجائے رحمت آ گئے قسمت کی رسائی ہے

رباعی

عالم مین جسے دیکھیے کیا شاد ہے آج
جو گھر ہے مسرت سے وہ آباد ہے آج
کانون مین اذان دے حسن فطرت آکر
محبوب خدا کا روزِ میلاد ہے آج

رباعی

دعوے سے یہ کہتے ہین خدا اپنا ہے
جو نورِ خدا وہ مقتدا اپنا ہے
کیا دور ہے اب منزلِ حسنِ ایمان
محبوب خدا کا رہنما اپنا ہے

رُباعی

عالم مین یہ آیا ہے ہمارا ساقی
جی بھر کے نکالین گے تمنا ساقی
مالک کوثر کا اور محمد مشہور
خمخانۂ وحدت کا ہے پہلا ساقی

سلہ یہی شعر جناب ناصر الملۃ مدظلہ نے عنایت فرمایا جو خواب مین کمترین سے سنا۔

جمال محبوب پر کسی کی نظر جمی تھی کہ غش ہی آیا
دو نیم ہو کر قمر کا ملنا نثار اشارے یہ ہر دو عالم
یہ کس کا حسن مجسم آخر ہوا تھا شوریدگی کا باعث
پڑھو گے محشر جو مطلع تو جواب ماہ ربیع الاول

جواب آئیگا گوش دل تک ذرا ہان عاین عدم سے پوچھو
فراق و وصلت کے اصل معنی ادائے لطف و کرم سے پوچھو
بنایا خانہ بدوش کسنے بتان دیر و حرم سے پوچھو
فروغ بزم ادب ہو کیونکر زبان کلک رقم سے پوچھو

جہان عرفان مین مصطفے کو خدا کے حل و حرم سے پوچھو
اگر یہ امکان سے ہو باہر تو انکے خود ابن عم سے پوچھو

خوشا مقدر محمد آئے ہوا ہے کایا پلٹ زمانہ
ملا ہے وہ جوہر آمنہ کو پرکھنا جسکا ہی خود ہی مشکل
حلیمہ انعام مانگتی ہے جناب جبریل جیب پکڑے ہین
نگاہ ادیان سابقہ پر ابھی سے بجلی گرا رہی ہے
جہان اسلام مین وہ دن ہے کہ عید نوروز جس سے پیدا
طواف کوئے مدینہ مین یون ہوئی تھی مشغول پھر نہ پلٹی
یہی نبی ہے شفیع عالم یہی نبی ہے ظہیر امت
کسی کے چہرے پہ کیون ہے رونق اڑا ہے کیون رنگ رخ کسی کا
تمام اشجار برق تابی مین طور سینا بنے ہوئے ہین
بہت ہی آسان مسئلہ ہے کہ باتون باتون مین حل کرینگے
پلٹ کے معراج سے جب آئے نظر کی وسعت بتا رہی تھی
مشیر اسرار حضرت باطن رہا ہے اول سے انتہا تک
پئے بیان رموز الفت ہو لہجہ مانوس درد و دلکش
ہمارے بستر پہ سوئے وہ ہمارا شیدا ہمارا بھائی
عبث ہے آپس کی بحث و حجت نبی امی کے معجزون مین
نبی امی لقب کی حجت کا طرز مقبول یہ ہے محشر
دعائین مانگو مرادین آئین در اجابت کھلے ہوئے ہین

چراغ فرعونیت بجھا کیون ہجوم اہل حشم سے پوچھو
کوئی یہ کہدے کہ قدر قیمت کو شاہ ملک قدم سے پوچھو
ادائین کہتی ہین جو ملیگا وہ بڑھ کے باب کرم سے پوچھو
لبون کی جنبش کا صاف ایما جو پوچھنا ہو وہ ہم سے پوچھو
نشاط باطن کا آج عالم عرب سے پوچھو عجم سے پوچھو
ہماری جانب سے اسکا باعث ہوائے باغ ارم سے پوچھو
جناب آدم سے تا بہ عیسیٰ ہر اک کی چشم الم سے پوچھو
امان پائے ہوؤن سے پوچھو جفائے اہل ستم سے پوچھو
حقیقت اس نور حق نما کی ضیائے صبح ارم سے پوچھو
جوار رحمت مین ہو پہنچین کیونکر شفیع حال امم سے پوچھو
حریم قدرت کے جزو کل کو جو پوچھنا ہو تو ہم سے پوچھو
اگر ہو جویائے نفس مطلب ہمارے فرزند عم سے پوچھو
جلیس بزم قدم سے پوچھو شریک لطف اہم سے پوچھو
ہر اک لڑائی کا مرد میدان زبان تیغ و علم سے پوچھو
خدا کی قدرت کے فلسفے کو در علوم و حکم سے پوچھو
کہ عجز تحریر کسطرح تھے سواد لوح و قلم سے پوچھو
عطائے غیبی مین جو ہی پنہان وہ جوش ابر کرم سے پوچھو

نعت مع برکات جناب حبیب کبریا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ

بہار آئی جگر ٹھنڈا ہوا خاکِ گلستان کا
برنگِ مرہم کافور ہے ہر قطرہ باران کا

چلی ہی آتی ہین کالی گھٹائین چار جانب سے
کہ شرمندہ ہے کاجل جس سے چشمِ مہ جبینان کا

شمیمِ گل نے اُڑکر دورِ عالم کو خبر کر دی
کہ غنچون کے چٹکنے سے ہی کھلا دروازہ بستان کا

صنم زینت پہ آمادہ ہوئے یہ مژدہ سنتے ہی
پکارا ناز۔ الٰہی خون ہوگا کس مسلمان کا

چلے اُفتان و خیزان وحشیان عشق گلشن کو
بتانے راہ آوازہ بڑھا چاکِ گریبان کا

خلافِ آرزو بادِ سحر نے یون سلایا ہے
محال اب جاگنا ہو کوچہ دلبر دربان کا

غلط ٹھہرا دیا سرسبز یون نے قولِ سعدی کو
بنی ہے ہر زمین شور تختہ سنبلستان کا

نمو کے فیض سے رشکِ نہالِ بار آور ہے
بگولہ سرو قد اُٹھتا ہے جو خاکِ بیابان کا

عروسانِ چمن نے شوخیِ دستِ حنائی سے
چراغِ رنگ ٹھنڈا کر دیا لعلِ بدخشان کا

صفا مین آبگینہ مہر کا قدرت نما ہوگا
نمایان ہے ابھی رازِ دلی خورشید تابان کا

مزاجِ بادِ صرصر کی روش مین اعتدال آیا
اُڑا عالم سے شکوہ برہمیِ زلفِ جانان کا

قیامت ہو کہ بھولے دلفریبی اپنے قامت کی
نظارہ کرنے آئے تھے سہی اشجار بستان کا

بجا ہو رشک پھولون کو جو ہو سبزے کی قسمت پہ
نوشتہ بن گیا پیشانیِ ارضِ گلستان کا

پھسل جاتی ہین نظرین عاشقون کی سنبل تر پر
دماغ اب کس کو ہے نظارہ زلفِ پریشان کا

رطوبت نے کیا ہے موم سے بھی نرم آہن کو
بہت مشکل ہے کٹنا تیغِ قاتل سے رگِ جان کا

شادی فرطِ شادابی نے سوزِ ہجر کی ایذا
نہ کیون پروانہ بوسہ لے گلِ شمعِ فروزان کا

خضر نے بہرِ طاعت اپنا سجادہ بچھایا ہے
یہ عالم سبزہ ہے سبزۂ ارضِ گلستان کا

حسین جوش ہو [illegible] چمن سکا نہین جانا
وہ دوران جنبل ہوا جاتا ہے شمعِ بزمِ جانان کا

دکھایا مہر کی تابش نے حسنِ اعتدال ایسا
نہ کہ اُٹھا طلائی رنگ رخسارِ حسینان کا

ملایا عشرتِ موسم نے اُن کو اپنے دامن سے
اُڑا پا چشم کا دانہ [illegible] آئینہ نظارہ ان کا

گل و بلبل میں ربطِ باطنی دیکھا نہیں جاتا
سوال [illegible] دو دو ان جھپٹنے کو نامِ ہجران کا

ادائے غیض پر ارمانون کا پانی خون ہو جانا | وہان رنگ جفا کو شوخ کرنا ناز جانان کا
ادھر سے بسمل تیغ تبسم ہو کے یہ کہنا | ذرا پھر مسکرا دے واسطہ محبوب یزدان کا
وہ محبوب حقیقت دان شب معراج مین جس پر | نچھاور ہو گیا سارا خزانہ راز سبحان کا
جناب مصطفےٰ ختم الرسل شاہنشہ عالم | وہ بالا جنکی خلقت سے ہے رتبہ دین و ایمان کا
تمام اعراض نے جس سے قیام سرمدی پایا | زہے قسمت ہوا پیدا وہ جوہر صنع یزدان کا
قدم رکھین جہان ذرے وہان کے یون چمک اٹھین | کہ جنکے روبرو ہو گرد عارض ماہ کنعان کا
رہا گہوارہ جنبانی مین اس نور حقیقت کی | اسی سے نور افشان ہو گیا دل ماہ تابان کا
ضیا باری تھی ایسے آفتاب نور حضرت کی | یقین ہوتا تھا ظلمات عدم پر شبستان کا
ہوا جلوہ فگن وہ نور آخر آج عالم مین | تجلی بخش ازل سے جو کہ تھا خورشید رخشان کا
بھرین عالم مین آوازین مبارک باد کی ایسی | کہ شق ہونا بہت آسان ہوا کسریٰ کے ایوان کا
شفیع المذنبین کے جبکہ دنیا مین قدم آئے | ہنسا نار جہنم پر ہر اک گل باغ رضوان کا
شفیع روز محشر رحمۃ للعالمین آئے | رکا ہر ایک آنسو عاصیون کی چشم گریان کا
جہانتک تھین باران رحمت کی ہوئی بارش | لکھا سب دھو گیا فرد گناہ اہل عصیان کا
خدائی ہو گئی باطل بتان دیر و کعبہ کی | خدا نے رہنما بھیجا طریق دین و ایمان کا
کلیم اللہ آنکھین ملتے نکلین کنج مدفن سے | اگر منظور ہو نظارہ ایسے ماہ تابان کا
ملا عیسےٰ کو گوشہ امن کا کسکے تصدق مین | ہوا ہے کون باعث خلقت گردون گردان کا
لکھ اے محشر وہ مطلع بادشاہ دین کی مدح مین | کہ ہو صل علےٰ کے غل سے عالم محشرستان کا

جہان مین دور دورہ ہے یہ کس سلطان دوران کا
گروہ انبیا بھی منتظر ہے جس کے احسان کا

یہ شان منزلت ہے آپکے قصر معلیٰ کی | لیا تارے نے بوسہ آکے چشم طاق ایوان کا
خوشا اعجاز دست حق نما صل علےٰ کہیے | ملایا آپنے شق کر کے گروہ ماہ تابان کا
کیا اسرار حق سے آپنے واقف زمانے کو | وگرنہ بڑھ کے سو دفتر سے تھا ہر نکتہ قرآن کا
[illegible] پاک [illegible] حقیقت ہے | پلایا جس سے اپنے ابن عم کو جام عرفان کا

تغیر بخش موجودات عالم جس کی قدرت ہو
بیان کیونکر ہو اسکی قوت اعجاز و امکان کا

نزول وحی سے جبریل نے یہ مرتبہ پایا
ادھر قرب محمد اُسطرف تھا قرب یزدان کا

جو ہے انکا محب اُسکو خدا بھی دوست رکھتا ہے
نہین پوشیدہ رتبہ بوذر و مقداد و سلمان کا

موحد جو کہ ہو ملبوس تجرید اوسکو زیبا ہے
نہ تھا سایہ اسی باعث سے جسم نور افشان کا

اگر اس صاحب معراج سے اظہار قدرت ہو
ملے تو مرتبہ شق ہو کے سینہ چرخ گردان کا

اگر پرتو فگن ہو عکس برق عارض مولا
برنگ طور جل جائے جگر لعل بدخشان کا

نگاہ لطف ہو جائے جو صبر آموز بیتابی
نہ تڑپے درد دل سے تیر خوردہ چشم جانان کا

علوم انبیا ہین ایک نکتہ علم احمد کے
بھلا ہمرتبہ کب ہوتا ہے قطرہ بحر عمان کا

اگر یہ خسرو کون و مکان ذرے کو عزت دے
ہوا سے اُڑکے وہ گوہر بنے تاج سلیمان کا

طریق معرفت جسکو سکھا دین آپ اشارے سے
نظر اوسکی بنے جادہ رہ تصدیق و ایقان کا

خدا ہی جانے بس اُس آستانے کی جلالت کو
جہان بار ادب سے خم ہے سر ہر ایک سلطان کا

بچائین کشتی ہستی اگر کمزور و لاغر کی
نہو کچھ خوف خس کو موجۂ دریاے عمان کا

بلاغت سے تکلم میں جو لین کار مسیحائی
نہو دشوار پیکر مین پھر آنا روح سحبان کا

دم معجز نمائی روح اگر بخشین ہیولا کو
عدم مین منھ سے بولے مادہ تصویر انسان کا

جلال و رعب مین پیدا تھی ایسی شان سلطانی
کہ جس سے قبضۂ قدرت مین آیا شیر یزدان کا

مبارکباد محشر مین بھی ہون حضرت کی امت مین
گنہ ہے اب اگر دلکو کبھی ہو خوف عصیان کا

چلو تم کو کسی ساقی نے کوثر پہ بلایا ہے
اُٹھو دیکھو وہ دروازہ کھلا بستان رضوان کا

ڈرے جاتے ہو ناحق یاد کرکے قصۂ موسے
نظر بھر کر ذرا دیکھو اشارہ حور و غلمان کا

تمھین واجب ہوئے ہر ہر قدم پر شکر کے سجدے
کیا وہ کام جو باعث ہو خوشنودی یزدان کا

بقدر عقل و امکان مدح محبوب خدا لکھی
ہوا ہر ایک شیدا دل سے نظم گوہر افشان کا

قصور خلد کا پایا قبالہ دست قدرت سے
ملا کلک رقم کو آج رتبہ کلک سحبان کا

خدا حافظ بس اہل بزم مجکو دیر ہوتی ہے
ملوں معشوق سے جاکر کہ موسم ہے بہاران کا

وہ ساقی نے بھرا ساغر شراب ارغوانی سے
وہ چمکا نیر اقبال شام وصل جانان کا

نعت جناب سرور انبیا محبوب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

جذبات روحانی

جان بھی محبوب کی دل اور جگر محبوب کا ۔ عشق کامل ہو تو پھر دیکھو اثر محبوب کا

آنکھ ملتے ہی بتائیں ہم کہاں ہیں دل کہاں ۔ اے معاذ اللہ اندازِ نظر محبوب کا

دل سے کہتا ہوں ذرا سمجھے ہوئے دعوائے عشق ۔ مرتبہ دیکھے ہوئے او بے خبر محبوب کا

اوس کی چشمِ عرش پیما پر فدا برقِ جمال ۔ بے تکلف جو کہ دیکھ آیا ہو گھر محبوب کا

اُسکے معراجِ مقدر پر تصدق دو جہان ۔ جسکے زانو پر شبِ وصلت ہو سر محبوب کا

شوق اُبھارے ہر نفس مین قوتِ تقریر کو ۔ تذکرہ ہوتا رہے شام و سحر محبوب کا

قدرتِ وجدان کو دو جملون مین ہم کر دین بیان ۔ اہلِ دل پڑھتے ہین کلمہ عمر بھر محبوب کا

صورتِ نقشِ قدم جمیے مگر مٹ جایئے ۔ جسطرف سے ہونیوالا ہو گذر محبوب کا

ایک جان کیسی اگر سو ہون تو کیجیے خیرباد ۔ مرتے دم نکلے زبان سے نام اگر محبوب کا

جذبۂ شوقِ دلی مین اُف رے پایانِ عروج ۔ پاؤن پڑتا ہے جبینِ عرش پر محبوب کا

دیکھتے ہی دیکھتے حُسنِ مجسم بن گیا ۔ یہ نہ پوچھو کون ہے آئینہ گر محبوب کا

یون ہوئے محوِ اسیرِ چاہِ بابل ہوگئے ۔ ہے فرشتون کے بھی دل پر اثر محبوب کا

شہرگ و دل پر کوئی ڈالے نگاہِ جستجو ۔ قدرتاً نزدیک ہو جاتا ہے گھر محبوب کا

کھل اُٹھے صلِّ علےٰ لب بنکے تصویرِ ادب ۔ بزمِ اہلِ دل مین نام آئے اگر محبوب کا

کون وہ محبوبِ روحانی محمد مصطفےٰ ۔ حُسن کی دنیا مین جو محبوب ہر محبوب کا

جسکا نازِ حسن اندازِ تغافل سے بری ۔ سینے مین رکھتا ہے دل اِک باخبر محبوب کا

مطلعِ نو پڑھ دو اے محشر زبانِ مدح سے ۔ کیون نہ کھلا دو مرقع کھینچ کر محبوب کا

عشق مین کامل تصور ہو اگر محبوب کا
ہاتھ باندھے آتا ہے پیغامبر محبوب کا

جذبِ باہم نے مٹا دی دوریِ ارض و سما ۔ ختم تھا بستر سے اُٹھتے ہی سفر محبوب کا

ہمت افزائی کو یہ کہکر بڑھے آداب عشق
ہو مبارک تجکو اے محبوب گھر محبوب کا

اِس طرف شوقِ دلی اُس سمت تمکین نیاز
اور وہ اظہارِ حق محبوب پر محبوب کا

پوچھئے اُسکے دماغ و دل سے جو ہو کامیاب
دیکھ لینا شوق کے وقت اک نظر محبوب کا

چھڑ گئے غیبی فسانے لہجۂ مانوس مین
اب نہ پوچھو شاد ہے دل کسقدر محبوب کا

وقت خلوت ہوا گر کوئی سراپا منتظر
کیسی گذرے دفعۃً جب ہو گذر محبوب کا

کم ہوا حُسنِ طلب جب تک نہ یہ کہوا لیا
ہے خدائی بھر مین سامان جسقدر محبوب کا

پھیکے مغرب سے اُسے یا اِسکے دو ٹکڑے کرے
مہر بھی محبوب کا قرصِ قمر محبوب کا

خلوت معراج مین جب چاہے آئے یا کہ جائے
شام بھی محبوب کی وقت سحر محبوب کا

دیکھ لو کعبے مین اے اہل نظر اعجاز حسن
کلمہ پڑھتے ہین بتانِ سیمبر محبوب کا

نکہتِ پیغمبری دیتا ہے جسم عطر بار
راہین بستی ہین جدھر سے ہو گذر محبوب کا

راز قدرت تھا جو چھپتے چھپتے آخر کھل گیا
خلوت فطرت سے آج آیا ادھر محبوب کا

عالمِ تخئیل مین پہلے تھا اِک نقش وجود
سامنا ہے لیکن اب آٹھون پہر محبوب کا

پردہ قدرت مین تھا کچھ اور عالم مین کچھ اور
جلوہ دکھلایا باندازِ دگر محبوب کا

حکمِ فطرت یہ اگر چاہو کہ سب بنجائین کام
صدق دل سے نام لیلو بیشتر محبوب کا

امتِ مرحومہ کا موسی تحمل دیکھ لین
کرتے ہین دیدار یون اہل نظر محبوب کا

روح یوسف دیتی ہے مصرِ حقیقت سے صدا
اے محمدؐ تو ہے بس مقصود ہر محبوب کا

ہے وہانِ جوہرِ آئینۂ قدرت کا قول
اختتام وصف تیری ذات پر محبوب کا

عشق شور انگیز مین دیکھے عبادت کے جو لطف
ہوگیا روح الامین شوریدہ سر محبوب کا

بے تکلف والہ و شیدا ہوا اخلاقِ حسن
اِس سے بڑھکر اور کیا ہوگا اثر محبوب کا

جملہ مخلوقات ہین ممنون چشمِ التفات
کسقدر وسعت یہ ہے علم النظر محبوب کا

اِسطرف سے نازِ حسن اُس سمت سے جوشِ عطا
کیون نہ ہو جائے حجاب قدس گھر محبوب کا

چاہتے ہو تم اگر تکمیل اِیمانِ سخن
ذکر اے محشر کرو آٹھون پہر محبوب کا

تصویرِ محبوب

معجزہ عشق کا ہے وصل ترا ہو جانا
مرضِ ہجر مبدّل بہ شفا ہو جانا

بہرِ تاثیرِ زبان تزکیۂ نفس بھی ہو
بہت آسان ہے مقبول دُعا ہو جانا

اہلِ دل کو نہین تاثیرِ حوادث کا خطر
ہان یہ لازم ہے کہ پابندِ وفا ہو جانا

سمِ قاتل ہے مرے واسطے پندِ ناصح
زہر ممکن ہی نہین آبِ بقا ہو جانا

حسن کہتے ہین کسے رابطۂ پیکر و جان
عشق کیا چیز ہے ہستی سے جدا ہو جانا

صبر کی شرحِ شبِ غم کوئی ہمسے پوچھے
سالکِ مسلکِ تسلیم و رضا ہو جانا

مختصر جذبۂ دل کی ہے حقیقت اتنی
ملتے ہی آنکھ کے شیدائے ادا ہو جانا

شرحِ لفظِ ارنی کیا کہون اے جلوۂ دوست
اپنے ہی شوق کا خود ہو شربا ہو جانا

وصل اک راز سہی پھر بھی ہے اتنا معلوم
وقت سے پہلے محبت مین فدا ہو جانا

وقتِ ناراضگیِ دوست یہ بہتر ہے جواب
آپ بھی اپنے مقدر سے خفا ہو جانا

عرشِ بالا کے لئے کافی ہوا اتنا ہی عروج
خاک کا زینتِ دامانِ صبا ہو جانا

غم ہی کیا جان کا ٹھہرا جو مزاجِ فطری
چلتی پھرتی ہوئی دنیا کی ہوا ہو جانا

دلکی دنیا کا ورق اکثر اُلٹتے دیکھا
کیا کوئی کھیل ہے نالون کا رسا ہو جانا

وصل کہتے ہین کسے شوق کی اتنی کاوش
دل کے خونِ ناب کا ہمرنگِ حنا ہو جانا

ناوکِ ظلم کلیجے سے نکالے گا وُہی
جو کہ سیکھے ہوے ہو دل کے جدا ہو جانا

لطفِ درد اُنسے کوئی پوچھے جو یہ کہتے ہین
موت سے بڑھ کے ہے محرومِ جفا ہو جانا

ضبط کی تاب تو ہو صبر کی طاقت تو رہے
طپشِ دلکا بھی ممکن ہے دوا ہو جانا

کیا مبارک ہے یہ تدبیرِ دمِ فکرِ وصال
دفعتہً عالمِ ہستی سے جُدا ہو جانا

نیشتر ہے رگِ دل کو دمِ عرضِ احوال
تیوری پہ ڈال کے بل اُسکا خفا ہو جانا

برہمن سوز ہو کیونکر نہ مری یہ آواز
کہین پتھر کا بھی ممکن ہے خدا ہو جانا

راز سربستہ ہی گیسو کی محبت ورنہ
کسکو بھاتا ہے گرفتارِ بلا ہو جانا

چاہنے والون کو ہے وجہ حیاتِ ابدی
دردِ باطن کا محبت مین رسوا ہو جانا

انقلابات قیامت ہیں حسینوں میں یہی
کہ شباب آتے ہی مصروف جفا ہو جانا

جلوۂ حُسن کی قدرت کے کرشمے بے شمار
آنکھون سے دیکھا ہی محبوب خدا ہو جانا

صدقے اِس نام کے اور صدقے نہوں ہم کیونکر
زیست ہی جسکی محبت میں فنا ہو جانا

مصطفےٰ نورِ خدا حُسنِ مجسّم کہیئے
مقتضا شوق کا ہے جسپہ فدا ہو جانا

گود مین آمنہ خاتون کی آیا وہ بشیر
جسکی خلقت ہے حبیب دوسرا ہو جانا

تم کو توحید پرستو یہ مبارک ہو خبر
داخلِ اُمتِ محبوبِ خدا ہو جانا

آیا وہ روز کہ خود ہمنے حرم مین دیکھا
شکلِ ہستیِ بتان نقشِ فنا ہو جانا

وہ نبی آگیا جس کے لئے کچھ بات نہین
مقتدائے دو جہان راہنما ہو جانا

آج ظاہر ہوا یہ خارق عادت منظر
طاق کسریٰ مین قیامت کا بپا ہو جانا

گلشن نعت مین ہے مطلع نو کی حاجت
بلبلِ طبع ذرا نغمہ سرا ہو جانا

والۂ حُسنِ حبیبِ دوسرا ہو جانا
عشق کی حد یہ ہے قسمت کا رسا ہو جانا

یہ ملا کیا کہ دو عالم پہ تصرف پایا
آنکھون سے دیکھ لیا وصلِ خدا ہو جانا

سحرِ خلد بھی جس کے لئے ملک کی دمک پہ صدقے
اسکا مِلنا تپِ فرقت کی دوا ہو جانا

اہل باطن کے لئے شوق میں اسکا ملنا
عشق مین فرض ہے قسمت کا رسا ہو جانا

یہ اِشارہ تھا کہ اک معجزۂ عدل نما
قرصِ مہتاب برابر سے جُدا ہو جانا

اے رسولِ عربی ہاشمی و مطلبی!
نور ایمان ہے ترا جلوہ نما ہو جانا

پھونکدی پیکرِ اِسلام مین روح تازہ
کفر کا سہل ہوا نقشِ فنا ہو جانا

اے مرے ختم رسل ناسخ ادیان قدیم
ہے تری ذات سے عرفانِ خدا ہو جانا

قدمِ پاک کا قوسین مقامِ اَدنےٰ
بلکہ بڑھنا تو کچھ اِس سے بھی سوا ہو جانا

قدرتِ حسنِ ارادات کی تکمیل یہ ہے
شبِ معراج مین بے پردہ رسا ہو جانا

اہل باطن مین یہ ہے تصفیۂ دل کی دلیل
خلوتِ غیب مین ہمرازِ خدا ہو جانا

تصویرِ محبوب

معجزہ عشق کا ہے وصل ترا ہوجانا
مرضِ ہجر مبدّل بہ شفا ہوجانا

بہتر از تاثیرِ زبان تزکیہ نفس بھی ہو
بہت آسان ہے مقبول دُعا ہوجانا

اہل دل کو نہین تاثیرِ حوادث کا خطر
ہان یہ لازم ہے کہ پابندِ وفا ہوجانا

ستمِ قاتل ہے مرے واسطے پندِ ناصح
زہر ممکن ہی نہین آبِ بقا ہوجانا

حسن کہتے ہین کسے رابطۂ پیکر و جان
عشق کیا چیز ہے ہستی سے جدا ہوجانا

صبر کی شرح شبِ غم کوئی ہمسے پوچھے
سالکِ مسلکِ تسلیم و رضا ہوجانا

مختصر جذبۂ دل کی ہے حقیقت اتنی
ملتے ہی آنکھ کے شیدائے ادا ہوجانا

شرحِ لفظِ ارنی کیا کہون اے جلوۂ دوست
اپنے ہی شوق کا خود ہوش ربا ہوجانا

وصل اِک راز سہی پھر بھی ہے اتنا معلوم
وقت سے پہلے محبت مین فدا ہوجانا

وقتِ ناراضگیِ دوست یہ بہتر ہے جواب
آپ بھی اپنے مقدر سے خفا ہوجانا

ہڈیون کے لئے کافی ہوا اتنا ہی عروج
خاک کا زینتِ دامانِ صبا ہوجانا

تم ہی کیا جان کا ٹھہرا جو مزاجِ فطری
چلتی پھرتی ہوئی دنیا کی ہوا ہوجانا

دلکی دنیا کا ورق اکثر اُلٹتے دیکھا
کیا کوئی کھیل ہے نالون کا رسا ہوجانا

وصل کہتے ہین کسے شوق کی اتنی کاوش
دل کے خونِ ناب کا ہمرنگِ حنا ہوجانا

ناوکِ ظلم کلیجے سے نکالے گا وُہی
جو کہ سیکھے ہوے ہو دل کے جدا ہوجانا

لطفِ درد اُنسے کوئی پوچھے جو یہ کہتے ہین
موت سے بڑھ کے ہے محرومِ جفا ہوجانا

ضبط کی تاب تو ہو صبر کی طاقت تو رہے
طپشِ دلکا بھی ممکن ہے دوا ہوجانا

کیا مبارک ہے یہ تدبیر وہم فکرِ وصال
دفعتہً عالمِ ہستی سے جُدا ہوجانا

نیشتر ہے رگِ دل کو وہم عرضِ احوال
تیوری پہ ڈال کے بل اُسکا خفا ہوجانا

برہمن سوز ہو کیونکر نہ مری یہ آواز
کہین پتھر کا بھی ممکن ہے خدا ہوجانا

راز سربستہ ہے گیسو کی محبت ورنہ
کسکو بھاتا ہے گرفتارِ بلا ہوجانا

چاہنے والون کو ہے وجہِ حیاتِ ابدی — دردِ باطن کا محبت مین سوا ہو جانا
انقلاباتِ قیامت ہیں حسینوں میں یہی — کہ شباب آتے ہی مصروفِ جفا ہو جانا
جلوۂ حُسن کی قدرت کے کرشمے پہ نثار — آنکھون سے دیکھا ہی محبوبِ خدا ہو جانا
صدقے اِس نام کے اور صدقے نہوں ہم کیونکر — زیست ہی جسکی محبت میں فنا ہو جانا
مصطفےٰ نورِ خدا حُسنِ مجسّم کہیئے — مقتضا شوق کا ہے جسپہ فدا ہو جانا
گود مین آمنہ خاتون کی آیا وہ بشر — جسکی خلقت ہے حبیب دوسرا ہو جانا
تم کو توحید پرستو یہ مبارک ہو خبر — داخلِ اُمتِ محبوبِ خدا ہو جانا
آیا وہ روز کہ خود ہمنے حرم مین دیکھا — شکلِ ہستیِ بتان نقشِ فنا ہو جانا
وہ نبی آگیا جس کے لئے کچھ بات نہین — مقتدائے دو جہان راہنما ہو جانا
آج ظاہر ہوا یہ خارقِ عادت منظر — طاق کسریٰ مین قیامت کا بپا ہو جانا
گلشنِ نعت مین ہی مطلعِ نو کی حاجت — بلبلِ طبع ذرا نغمہ سرا ہو جانا

والہ حُسنِ حبیب دوسرا ہو جانا
عشق کی حد یہ ہے قسمت کا رسا ہو جانا

یہ ملا کیا کہ دو عالم پہ تصرف پایا — آنکھون سے دیکھ لیا وصلِ خدا ہو جانا
سحر خلد بھی جسکے لکی دیک پر صدقے — اسکا ملنا تپِ فرقت کی دوا ہو جانا
اہلِ باطن کے لئے شوق میں اسکا ملنا — عشق مین فرض ہی قسمت کا رسا ہو جانا
یہ اِشارہ تھا کہ اک معجزۂ عدل نُما — قرصِ مہتاب برابر سے جُدا ہو جانا
اے رسولِ عربی ہاشمی و مطلبی! — نورِ ایمان ہے ترا جلوہ نما ہو جانا
پھونکدی پیکرِ اِسلام مین رُوحِ تازہ — کفر کا سہل ہوا نقشِ فنا ہو جانا
اے مرے ختمِ رسل ناسخِ ادیانِ قدیم — ہے تری ذات سے عرفانِ خدا ہو جانا
قدمِ پاک کا قوسین مقامِ ادنےٰ — بلکہ بڑھنا تو کچھ اِس سے بھی سوا ہو جانا
قدرتِ حسنِ ارادات کی تکمیل یہ ہے — شبِ معراج مین بے پردہ رسا ہو جانا
اہلِ باطن مین یہ ہے تصفیۂ دل کی دلیل — خلوتِ غیب مین ہمرازِ خدا ہو جانا

وصل کہتے ہیں جسے قوت روحانی ہے
آنا پیغام کہ بستر سے جدا ہو جانا

خلوت دوست میں تکلیف بھی ہے راحت نفس
طپش قلب کا مانوس صدا ہو جانا

راز داران محبت میں ہے غیبی تائید
کھلکے اسرار دلی عقدہ کشا ہو جانا

پی کے خمخانۂ معراج کے متوالے چلے
دیکھنے والو نہ مدہوش ذرا ہو جانا

شب کی جاگی ہوئی آنکھیں ہیں کہ جام صحت
دیکھنا اور مرض غم سے شفا ہو جانا

خواب و مستی میں بہم وصل کی شب آخر ہے
مثل جبریل ادھر او باد صبا ہو جانا

کہدے مست مے وحدت سے یہ محشر کا پیام
مجھ پہ بھی چاہیئے اب چشم عطا ہو جانا

غیر کے در پہ گیا اور نہ جائے گا کبھی
ناوک موت ہے انگشت نما ہو جانا

اپنے نائب کے توسط سے خدا تک پہونچا
کفر سمجھا جو نصیری کا خدا ہو جانا

معراج شوق

چلے جو بزم حبیب میں ہم بڑھا یہ جذبہ دل حزین کا
پلٹ کے سایہ کو یون نہ دیکھا کہ تھا بھی شکل آشنا کہین کا

رہی یہ حسرت غبار کو بھی قریب دامن ہی کاش آئے
کہ ذرہ ذرہ بنا تھا غازہ جمال رخسارۂ زمین کا

فضائے عالم کو پچھلی شب مین لشوق محبوب یون کیا طے
جھپک کے کھلنے مین جتنا عرصہ کسی کی ہو چشم سرمگین کا

بچھڑ سوئے وہ سحر کی شب کہ جنکی ادھڑی تھی سانس غم سے
چلا جو ہلکا سا کوئی جھونکا ہوائے دامان و آستین کا

مثال امان ماہ کنعان فلک پہ سب نے شگافت دیکھے
بڑھا جو ہنگام شوق وصلت کمال جذبات دلنشین کا

بیاض حالات کوہ سینا کی اور شرح جدید نکلی
بجھا بجھا بھی کوئی شرارہ اڑا ہے جیب ردائے آتشین کا

فروغ عالم مین کیمیا وہی ہے جز و سوز نہان عاشق
چراغدان فلک پہ روشن چراغ جس سے مہ مبین کا

نظارہ بازون کی قدرتون سے طلسم شکل محال ٹوٹا
حجاب اندر حجاب بھی ہو عدو اگر چشم دوربین کا

جمال روحانیت کے طغرے ہر ایک ذرے سے صاف پڑھ لو
فروغ آنکھون سے ہم نے دیکھا یہ کوئے جانا کی سرزمین کا

کھنچی جانا نب فضائے عالم۔ ہوا جو اظہار شوق غیبی
جہان والون مین تون سے یہ قصہ مشہور ہے یہین کا

یہ کیا ہے خورشید روز محشر فنا پرستون کا سینہ نہان
بجھا تھا جو تھے فلک پہ جا کر شرار اک داغ آتشین

زبان عشاق مین ہے مضمر عجیب تفسیر معنویت
میان خلوت جو باتین چھیڑین تو صاف لہجہ تھا ہمنشین کا

مذاقِ عشاق میں وہی دن ہزار عیدوں سے ہے زیادہ
ملے جب اک پل کے واسطے دل غریب بچھڑا ہوا کہیں کا

فراقِ جاناں میں بھر کے آہیں بھر آئے آنکھوں میں اشک غم کے
تھپیڑ کھا کر ہوا کی جیسے فسردہ ہو پھول یاسمین کا

فروغ درگاہِ حسن یہ ہے جو رکھا جھک کٹ یہ سر کسی نے
شعاع خورشید کی طرح سے سواد چمکا خطِ جبین کا

روش سے گردون کی کب مٹا ہے نشان اہلِ فنا جہاں میں
زمین سے ذرے پکارتے ہیں یہی ہے مدفن دلِ حزین کا

یہ حسنِ سعی وصال دیکھا کہ روح صرفِ خیال کر دی
نظام ہستی کے کارفرما نے شور اٹھایا ہے آفرین کا

ہوا ہے وصلت میں عاشقوں کو خیال تو دیکھ دکھایا
چلے جو روح رواں کی صورت پلٹ کے دیکھا نہ زمین کا

وصال مطلوب کی مسرت شراب معراج کی وہ مستی
کرشمہ سنج جمال قدرت تھا رنگ رخ فخر مرسلین کا

وہ رات مثلِ شباب لبریز وہ رات مانند چشم خمار
وہ رات لہرا رہا ہو جیسے سواد گیسوئے عنبرین کا

وہ رات جس میں کہ لفظ وصلت فروغ سیمائے مہر و مہ تھا
وہ رات جس میں کہ صاد و صاف پڑھ لو اگر ہو تو اہم خط جبین کا

چڑھا کے جام شراب خانہ ست براق آ پہونچا اس ادا سے
کہ اپنے حسن رشیق پہ پر خود دل آئے جیسے کسی حسین کا

چلا وہ حسنِ مجسم آخر شرابِ وصلت سے مست ہو کے
دماغ و دل میں بڑھا جو نشہ حجاب اٹھا چشم دوربین کا

نگاہیں ایسی الجھ کے جن میں چھٹے تھے روح الامین بھی پیچھے
وہ مست آنکھیں تھیں جن سے فرشتوں کو حیرت تھی ہفتمین کا

پہونچ کے مرکز پہ دم لیا جب تجلی نگاہوں میں اپنی اوج وسعت
وہ موج بادِ نفس نے الٹا جو پردہ تھا خلوتِ یقین کا

صدائیں حسن کرم کی آئیں کہ اور بڑھ آ حبیب میرے
کہ تکمیل ابھی نہیں ہے ارادہ جذبات دلنشین کا

نوید محبوب پرور آئی محب کی تفسیر شوق بن کر
یہ بولا سرمست جام وحدت کہ دل بھی مشتاق تھا وہیں کا

خوشی نے قربت کی جب سنایا کہ بین قوسین کا تھا نقشہ
دو پارہ ہونا بھی یاد آیا فلک پہ قرص مہ مبین کا

یہ رات وصل حبیب کی ہے سنا و محشر خوشی میں مطلع
کہ اوج عرش بریں پہ جا کر ستارہ تابان ہوا زمیں کا

میان خلوت یہ رنگ تھا مزاج سلطان مرسلین کا
تلاش اس دل کی تھی بس تھی کہ جو تھا بچھڑا ہوا کہیں کا

حقیقت ادراک اہل باطن کی آزمائش میں آ چکی ہے
جہاں پہ جی چاہا صاف لہجہ سنا ہے آواز ہمنشین کا

یہ رمز معراج کوئی شے ہے کہ ملنے والے جدا ہی کب ہیں
غرض یہی تھی کہ اہل حق میں الگ ہو [illegible] تصدیق یقین کا

فراز عرش بریں تک آیا جمال قدرت دکھانے والا
رسول برحق نبی ہاشمی [illegible] اسلام راہ دین کا

صفائے دیوار و بام و در پر لکھا تھا طغرا جلی قلم سے
بنے گا بیت الحبیب اک دن مکان معبود عالمین کا

ہوئے شوق کلام مستکی اُٹھے تکلف کے پردے آخر
پھر آئیں وہ مقبول طبع باتیں اثر بھی جنہیں نہ تھا نہیں کا

ادھر سے اظہار مدعا میں نیاز ایسا کہ ناز کہیئے
برائے تسلیم نفس مطلب ادھر سے جھکنا سر جبین کا

اُدھر خدائی سپرد کر کے وہیں سے حسن عطا کا عالم
ادھر سمجھنا کہ امتحان ہے یہ قلب پر شوق و نازنین کا

وہاں یہ پیغام روح امت اک شرح معراج جسکو کہئے
نکاح ہو جائے سیدہ سے امیر سلطان مومنین کا

ریاض جنت کی حوریں لائیں نقد عرفان جو ہو نچھاور
کہ سر پہ دولہا دلہن کے سہرا بندھا ہو گلہائے باغ دین کا

ہوا یہ ارشاد غیب آخر نبی کو جب تھک کے دیکھ چکنا
وہ بارہ جلوے بھی دیکھ لینا جو نور ہیں چشم دوربین کا

نگاہ شاہ بشیر بنکر جبریہ دیتے پلٹ کے آئی
ہر ایک امین سے مہر ایمان مراہی شکل آشنا کہین کا

وسط میں مانند نجم دہائی خدائی جسکو کہے گی مہدی
بقا زمانے کو جسکے دم سے قیام جس سے کہ ہے زمین کا

جذبۂ وصل

جاتا ہوں کہ دوست زہے شوق ملاقات
اب دل سے بہت دور ہیں دنیا کے خیالات

عالم میں ہر اک سے رہا ہوں نیند کے جھونکے
شاہد ہے مرے جاگنے کی تاروں بھری رات

خلوتکدۂ دوست میں ساقی بھی ہے مے بھی
اللہ رے مرے بخت رسا تیری کرامات

انسان تو کیا ہے نہ فرشتوں کو خبر ہو
مقصود ہے اس شکل سے خلوت کی ملاقات

بیتابی دل حد ادب سے نہ گذرنا
مانا کہ وہاں لہجۂ مانوس میں ہو بات

واں سامنے آئینۂ اسرار محبت
یاں اک دل پر شوق ہے اور لاکھوں خیالات

فصل دو کمان پر ہے یہاں خوف ادب کا
ابرو سے وہاں سیکڑوں تسکین کے اشارات

آخر کو پہونچ ہی گیا تا عرش محبت
بس جذبۂ دل دیکھ لئے تیرے کرامات

کیونکر نہ ہو خادم ہوں رسول عربی کا
کی جس نے کہ معراج میں خالق سے ملاقات

وہ ولولۂ شوق دلی اور وہ خلوت
بس جس سے کہ آگاہ تھی اللہ تھی اک ذات

وہ رات وہ سناٹا وہ محبوب کی آمد
وہ عرش کی تزئین وہ سامان مدارات

عالم میں جدھر دیکھئے قدرت کی تجلی
وہ غازۂ خورشید و قمر نور فشان رات

وہ رات جو سر نامۂ بنی دفتر کن کا
جس رات سے روشن ہوئے قرآن کے آیات

وہ رات ملا مرتبہ پیغامبری کا — جبریل امین کو سبب فخر و مباہات
وہ رات کہ جس رات میں محبوب خدا نے — ظاہر ہوئے عالم پہ ہزاروں ہی کرامات
محبوب خدا صاحب اعجاز وہ مولا — مہتاب کو دو ٹکڑے کریں جسکے اشارات
جاتا تھا جدھر راہ میں وہ صاحب اعجاز — تسلیم کو جھکتے تھے نباتات و جمادات

قصیدہ ذیل ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ہجری کو پڑھا گیا

ترکِ مجازات

نہ ہو قابو میں جو ایسے دلِ مضطر سے باز آئے — جفا پرور وفا ناآشنا دلبر سے باز آئے
نہ روکا ایک پل بھی اضطرابِ درد باطن کو — کسی بیداد گر کی چشم افسونگر سے باز آئے
شبِ فرقت میں ایک اک گوشۂ زندانِ تنہائی — الٰہی آگ لگ جائے ہم ایسے گھر سے باز آئے
گھٹا جاتا ہے دم شہرگ سے ملکر رگ کے چلنے میں — دمِ شوقِ شہادت یار کے خنجر سے باز آئے
کٹی گذری جوانی اب نہ ہم ناصح سے الجھیں گے — تکلف تو یہ شغلِ دورۂ ساغر سے باز آئے
مذاقِ عاشقی میں صبر کی لذت کا کیا کہنا — ہجوم دردِ بیتابی میں شورِ محشر سے باز آئے
نشانِ منزلِ روحانیت ہرگز نہیں ملتا — حقیقت تو یہ ہے دنیا طلب رہبر سے باز آئے
قیامت کی ضدین ہیں امتزاجِ کفر و ایمانین — الٰہی ہم اس طرح کی شغلِ فتنہ گر سے باز آئے
دبائے عرشِ اعظم کو بھی جس کا بارِ جسمانی — کہو تو صاف کہدیں اس جہان پرور سے باز آئے
نہیں کیا واعظ بیگانہ خو کی اور اثر کیا ہو — کسی مسجد سے باز آئے کسی منبر سے باز آئے
جہانِ حسن کی شاہی پہ اجماعِ اہلِ دنیا کا — قسم اللہ کی معشوق فتنہ گر سے باز آئے
سوادِ بے محل جسکا کہ اک خوابِ پریشان ہو — تو بس ایسے نہ ہنستے افسرِ لشکر سے باز آئے
خدا کے ملک میں رہ کر خدائی سے بغاوت ہے — مزاجِ فتنہ پرور طبع اہلِ شر سے باز آئے
ڈبویا کشتیِ امید کو سیلابِ گریہ نے — کہاں تک روئے طوفانِ چشمِ تر سے باز آئے
زبان پر کلمہ اور اصنام پنہان آستینوں میں — خدا محفوظ رکھے ایسے خیر و شر سے باز آئے
جگایا ساکنانِ شہرِ خاموشان کو تڑپا کر — فغانِ صور سے اور شورشِ محشر سے باز آئے

امید لطف کا آئینہ دکھلا کر جو دل توڑے ارے توبہ ہے توبہ اس کرم گستر سے باز آئے
سواد قدرت تحریر لایعنی سے درگذرے فروغ قوت تقریر افسونگر سے باز آئے
لگائیں اہل امت جسپہ الزام خطاکاری معاف اے بندہ پرور ایسے پیغمبر سے باز آئے
ملا ہم کو وہ پیغمبر کہ جسکی آمد آمد پر بتان آزری گر گر کر خدا کے گھر سے باز آئے
وہ پیغمبر کہ جسکا طالع اقبال جب چمکا تو بندے بندگی خسرو خاور سے باز آئے
وہ پیغمبر کہ جسکے دور حق مین کہتے تھے اکثر بس اب حلقہ بگوشی مہ انور سے باز آئے
وہ پیغمبر کہ جسکے قوت بازو کی قدرت سے یہودی جسقدر تھے قلعہ خیبر سے باز آئے
وہ پیغمبر کہ جسکے نشۂ بغض و عداوت مین ہزارون اہل امت ساغر کوثر سے باز آئے
رہے جو عشق محبوب خدا سے اک نفس خالی وہ دل ویرانہ ہے ایسے دل مضطر سے باز آئے
جمال مصطفیٰ نے خط نسخ اس شکل کا کھینچا کہ ارباب نظر ہر ایک پیغمبر سے باز آئے
فروغ مطلع تو ہو سخن سنجون مین اے محشر وگرنہ ہم تری طبع سخن گستر سے باز آئے

ملا محبوب خالق کا خدائی بھر سے باز آئے
خدا ملجائیگا بس اب ہر اک رہبر سے باز آئے

وہ محبوب خدا جو دوست کا پیغام سنتے ہی شب معراج میں آسائش بستر سے باز آئے
ہوا ہے صاحب لولاک کا نظارہ آنکھون کو بس اب دیدار حسن خسرو خاور سے باز آئے
صدائین دیتے ہین ناقوس یون دست برہمن مین کہ اب تصویر خاموشی ہین شور و شر سے باز آئے
پھلے پھولے گا عالم گلشن اسلام و ایمان مین ریاض سامری کے موجہ صرصر سے باز آئے
یہ کہکر گر رہے ہین کنگرے ایوان کسریٰ کے مکان کفر کے دیوار و بام و در سے باز آئے
جو دیکھے نقش پا اس بادشاہ دین و دنیا کا سکندر آئینے سے آئینہ جوہر سے باز آئے
فصیحان عرب نے معجزہ قرآن کا جب دیکھا تو اپنے دعوئے طبع سخن گستر سے باز آئے
خوشا تقدیر پایا میر کوثر شافع محشر وہ استغنا ہوا عالم کے خشک و تر سے باز آئے
سخی ایسا کہ فضل ایزدی سے جسکا نائب بھی دم جوش سخاوت اشتر و قنبر سے باز آئے

وہ نائب جسکے بارے میں کلام اللہ کہتا ہے
جہنم مین جلے جو الفت حیدر سے باز آئے

وہ نائب جسکے جوش عشق مین دیوانے بن نکلے
نصیری بندگی خالق اکبر سے باز آئے

وہ نائب جنکی شمشیر دو دم مین اتنی برش تھی
کہ جبریل امین خیبر کے دن شہپر سے باز آئے

وہ نائب جو کہ مرضئ خدا کا ہم نفس ہو کر
شب ہجرت مین اپنے بالش و بستر سے باز آئے

خداوندا مناب و نائب حق بین کے صدقے مین
ہجوم نامرادی مقصد محشر سے باز آئے

ہمیشہ خامۂ مدحت رہے تخئیل کا رہبر
دل مضطر بجز محبوب دنیا بھر سے باز آئے

لوح محفوظ

یہ قصیدہ امام باڑہ جواہر علیخان فیض آباد مین ۱۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ ہجری کو پڑھا۔ بانی بزم
مولوی سید فقیر حسین صاحب و مولوی سید گدا حسین صاحب تھے

الفت محبوب جب آکر مکین ہو جائے گی
لوح محفوظ اپنے دل کی سرزمین ہو جائیگی

لائینگے ایمان دیرانی بھی جذب عشق مین
سب پہ ظاہر قدرت حسن آفرین ہو جائیگی

حکم سجدے کا جو دے گا جاذبہ کوئے حبیب
آفتاب عالم امکان جبین ہو جائے گی

آمد آمد موسم گل کی ہے یا تشریف دوست
بزم عالم محفل عشرت قرین ہو جائے گی

زخم دل بھرتا رہے گا ہر ادائے ناز پہ
چارہ گر کوئی نگاہ خشمگین ہو جائے گی

دستبرد عشق شور انگیز کا مذکور کیا
مثل دامن ٹکڑے ٹکڑے آستین ہو جائیگی

جوش استغنا بنا دے گا جو دل کا بادشاہ
وسعت دنیائے دون زیر نگین ہو جائیگی

میگساران وفا کی بات بن جائے گی جب
زہر مین تاثیر مثل انگبین ہو جائے گی

جانتے ہین اہل دل معنئ حشر و القیام
آسمان کے پار آہ آتشین ہو جائے گی

قدرت شق القمر دکھلائے اشارہ دوست کا
دور دلمین صورت ماہ مبین ہو جائے گی

اہل باطن واعظ و ناصح کی پروا کیا کرین
عشق مین خود زندگی عشرت قرین ہو جائے گی

شدت غم عشق مین ہے کامیابی کا نشان
آہ جو نکلے گی تیر دلنشین ہو جائیگی

جاگے گی ذرون کی قسمت آمد دلدار سے
منزلون مانند آئینہ زمین ہو جائے گی

باہر آئے تو حجابِ آفرینش سے کوئی
روحِ عالم کی نگاہیں اولیں ہو جائے گی

کیا تعجب پیکرِ موسیٰ میں پھر دوڑ آئے رُوح
شرحِ برقِ طور چشمِ سرمگیں ہو جائے گی

جلوہ گر ہو روئے عالمتاب اسی کی دیر ہے
ختم شرحِ قدرتِ حسن آفریں ہو جائے گی

ہم سخن محبوب سے ہوتا یہ دیتا ہے صدا
نغمۂ داؤدؑ آوازِ حزیں ہو جائے گی

ارتباطِ معنوی فطری ہے حسن و عشق میں
میرے دعوی پر دلیل دلنشیں ہو جائے گی

عشق نفسِ ناطقہ کا ہے اگر خضرِ طریق
حسن سے بھی آئینہ راہ یقیں ہو جائے گی

عشق اگر ہے مشہدِ اہلِ وفا کا رہنما
حسن سے یہ دوریٔ منزل قریں ہو جائے گی

عشق اگر صورت گرِ آدم ہوا صبحِ ازل
حسن کی شرکت میانِ ماء و طیں ہو جائے گی

عرش پیما عشق اگر ہوگا اندھیری رات میں
حسن سے روشن خدائی کی زمیں ہو جائے گی

عشق اگر موسیٰ کو دوڑائے گا کوہِ طور تک
حسن کی برقِ تجلی ہمنشیں ہو جائے گی

عشق میں ہے بدوِ فطرت سے جو شوریدہ سری
حُسن سے تزئینِ زلفِ عنبریں ہو جائے گی

حکمِ سجدہ عشق اگر دے گا درِ دلدار پر
حسن کی صُورت خطِ لوحِ جبیں ہو جائے گی

عشق کے جلوے سے پایا کعبۂ دل نے فروغ
حسن کی ضو زینتِ عرشِ بریں ہو جائے گی

عشق کے وجدان سے انسان اگر ہوگا ملک
حُسن کی روحانیت روح الامیں ہو جائے گی

عشق اگر پیدا کرے گا قدرتِ نظارہ سوز
حسن سے تجلی نگاہِ نازنیں ہو جائے گی

عشق میں ہرگز نہ کام آئے گی سعیِ انقلاب
حُسن کے منہ سے جو سہواً بھی نہیں ہو جائے گی

عشق ہوگا عشق کا ہر حال میں رنگِ مزاج
حُسن کی جو بات ہوگی وہ حسیں ہو جائے گی

عشق کا نقش اُبھرے گا مانندِ برقِ کوہِ طور
حُسن کی تصویر جب دل میں مکیں ہو جائے گی

عشق کو رفعت اگر ہوگی حجاب اندر حجاب
حُسن سے آباد عالم کی زمیں ہو جائے گی

عشق میں حسنِ عمل پہونچا جو تا حدِ کمال
چشمِ دل کو دیدِ ختم المرسلیں ہو جائیگی

اس گلِ باغِ نبوت کے قدم آئینگے جب
ہر گلی یثرب کی فردوسِ بریں ہو جائے گی

آرہا ہے یثرب سے وہ صاحبِ شق القمر
دفعتہً اِک عیدِ اربابِ یقیں ہو جائے گی

آئے گا قرآن خدائی میں کسی دن آئے گا
آج اس مولود سے تفسیرِ دیں ہو جائے گی

آمنہ خاتون کی آغوش کا کیا پوچھنا
صاحبِ معراج سے عرش برین ہو جائے گی

آگیا وہ جوہرِ آئینۂ وحدت نما
زیب افزا بزم ربُّ العالمین ہو جائے گی

ماہِ کامل لیلۃ الاسریٰ کا تابندہ ہوا
آسمان بیت المقدس کی زمین ہو جائے گی

فخر ابراہیم آیا سوے بستانِ شہود
آتش نمرود فردوسِ برین ہو جائے گی

آگیا دورِ خدائی میں وہ محبوبِ خدا
جسکی اُلفت حاصلِ دُنیا و دین ہو جائے گی

گُل ہوئے آتشکدے فارس کے مثلِ شمع قبر
سرد طبع شعلہ ہاے آتشین ہو جائے گی

دیکھ کر بچے کو دنیائے کرم میں شور اُٹھا
جوادا ہے رحمۃ للعالمین ہو جائے گی

قصر کسرے کے جو کنگورے گرے آئی صدا
کفر کی بنیاد پیوندِ زمین ہو جائے گی

مطلع نو پڑھ دو شاہِ دو جہان کی نعت مین
محشر اقلیم سخن زیر نگین ہو جائے گی

اُلفتِ محبوبِ یزدان جب مکین ہو جائیگی
قوتِ جذب دلی روح الامین ہو جائے گی

عقدۂ تفسیر نعت اے عقل کھولا چاہیئے
ہمنواے طائرِ سدرہ نشین ہو جائے گی

دور ہی کیا ہو خدائی بھر سما جائے اگر
اسقدر اب وسعتِ دامانِ دین ہو جائے گی

آستانِ شاہ پر ہو سجدۂ تعظیم اگر
آفتابِ معرفت لوحِ جبین ہو جائے گی

بازوون مین فاقون سے طاقت بڑھے گی اسقدر
منتقل سوے امیر المومنین ہو جائے گی

کوئی حالت پُچھے تو زہد رسول اللہ کی
قدرتاً مدحت سرانانِ جوین ہو جائے گی

جذبۂ باطن کی قدرت سے جبین سلام کی
آستان بوس درِ سلطانِ دین ہو جائے گی

کائناتِ خلوتِ قدرت کا نظارہ ہوا۔
عالمِ انوار چشم مومنین ہو جائے گی

اللہ اللہ رحمۃ للعالمین کا دور ہے
آئینہ فرد گناہِ مذنبین ہو جائے گی

خیریت اہلِ ستم کی ہو گئی خوابِ خیال
عدل سے مملو خدائی کی زمین ہو جائے گی

ہر نفس مین اُمتِ مرحومہ کی سعیٔ نجات
جزوِ طبع رحمۃ للعالمین ہو جائے گی

کہہ رہا ہے مظہر اسرارِ وحدت کا ورود
مائل سجدہ زمانے کی زمین ہو جائے گی

بدوِ فطرت مین یہ روحِ انبیا کا قول تھا
خلقتِ محبوب نقشِ اولین ہو جائے گی

ان کی خاموشی سے ہے کیا کیفیت وجدان جی | گفتگو تفسیر قرآن مبین ہو جائے گی
پیکر بے سایہ کا نقشہ اگر کھینچیں گے ہم | سامنے تصویر صورت آفریں ہو جائے گی
کلک وجدان سے اگر کھینچے کوئی تصویر نفس | ہو بہو شکل امیر المومنین ہو جائے گی
اب خدا چاہے تو برق طور کا یہ ہوگا کام | شمع بزم رحمۃ للعالمین ہو جائے گی
جائینگے جب اٹھ کے فرش خواب سے معراج میں | اور ہی کچھ رونق عرش بریں ہو جائے گی
جذبۂ باطن میں خلوتگاہ محبوب و حبیب | دو کمان کے فاصلے سے ہی قریں ہو جائے گی
اللہ اللہ لہجۂ مانوس کا حسن قبول | گفتگو سے باہمی خاطر نشیں ہو جائے گی
اہل باطن میں یہ تاریخ وصال حسن و عشق | باعث معراج قرآن مبین ہو جائے گی
آرہی ہے غیب سے کانوں میں جو آواز دوست | مثل آواز امیر المومنین ہو جائے گی
ہاتھ پردے سے جو نکلا دو جہاں میں غل ہوا | لو ید اللہی بس اب حق الیقین ہو جائے گی
دفتر فطرت میں لکھا تھا ازل کے روز سے | اہل ایمان کو نبوت رکن دین ہو جائے گی
ختم معراج سخن کی رات ہے صحبتی خموش | فکر تیری زیور عرش بریں ہو جائے گی
ہر نفس باب اجابت میں ہے خرق و التیام | اب دعا مقبول رب العالمین ہو جائے گی
یہ صلہ ہے رحمۃ للعالمین کی نعت کا | خود مصیبت عیسی قلب حزیں ہو جائے گی

جلوۂ نعت

جب سے محو جلوۂ حسن نبوت ہو گیا | دل مرا آئینۂ اسرار قدرت ہو گیا
صدق دل سے جب لکھی نعت حبیب کبریا | خامۂ تحریر گویا خضر ملت ہو گیا
آپکے معراج میں جانے کا روشن ہے یہ عروج | نقش پا گویا چراغ بزم وحدت ہو گیا
عشق محبوب خدا میں کام یوں آیا جنوں | خلد سے بڑھ کر مرا صحرائے وحشت ہو گیا
جب اشاروں میں ہوا شق القمر کا معجزہ | جسنے دیکھا دیکھتے ہی محو حیرت ہو گیا
عالم ایجاد کے ہر جزو کل پر اک نظر | رفتہ رفتہ جو تھا محکوم رسالت ہو گیا
فطرۃً یہ قوت باطن عدم سے لائے تھے | آپکے سینے میں دل تصویر رحمت ہو گیا

جذبِ حسن ظاہر و باطن کا اللہ رے اثر
جنسنے دیکھا اک نظر محوِ محبت ہو گیا

حشر جلد آئے کہ ہو دیدار محبوب خدا
زندگی کا ہر نفس طولِ قیامت ہو گیا

جب ہوئے پیدا خدائی دور نے کلمہ پڑھا
آمنہ خاتون کا گھر بزم وحدت ہو گیا

عقل انسان سمجھے کیا اُسکے مراتب کا عروج
آسمانون کیلئے جو وجہ خلقت ہو گیا

ہمنوائے بلبل سدرہ وہ پروانہ ہوا
جو نثار جلوۂ شمع نبوت ہو گیا

مختصر لفظوں میں یہ ہے شرح ایثارِ حضور
جو تھا عالم مین وہ ممنون عنایت ہو گیا

دیدنی معراج میں تھا جذب محبوب و حبیب
دو کمان کا فاصلہ طولِ قیامت ہو گیا

آپکے اوصاف قرآنِ مبین سے پوچھیے
نکتہ نکتہ جسکا معیارِ فصاحت ہو گیا

جسمِ اطہر کا پسینہ عطر بیز و عطر بار
جب ہوا مین ملگیا جنت کی نکہت ہو گیا

قدرت اعجاز مین روحانیت کا تھا یہ زور
دل سے جو چاہا دعا مین درحقیقت ہو گیا

دو جہان کی بادشاہی پر یہ ذوقِ فقر تھا
صبر کرنا فاقون مین جزوِ طبیعت ہو گیا

مرتبہ نعتِ محمدؐ کا ہو محشر کیا بیان
میرا ایک اک شعر خضر راہِ طاعت ہو گیا

اظہارِ حقیقت

شبِ معراج مین شانِ حقیقت دیکھتے جاؤ
ذرا اے اہلِ دل جذبِ محبت دیکھتے جاؤ

کیا رُخ اپنے مرکز کیطرف حُسن مجسم نے
یہ قدرت ناظران بزمِ وحدت دیکھتے جاؤ

صدا مانوس آئی پردۂ اسرار سے کس کی
رسالت دیکھتے جاؤ۔ امامت دیکھتے جاؤ

کہان انسان کہا تکمیل شوق عرش پیمائی
نظر بازو یہ سب اسرار قدرت دیکھتے جاؤ

وصال دوست کو نکلا اندھیری رات مین کوئی
جمال زلف لیلائے حقیقت دیکھتے جاؤ

شرابِ عشق کا متوالا گھر سے جھومتا نکلا
نگاہ و دل کی ہشیاری و غفلت دیکھتے جاؤ

یہ خرق و التیام آسمان ادنیٰ کرشمہ ہے
جنابِ عشق کا زورِ کرامت دیکھتے جاؤ

حریمِ قدس کے پردون مین جنبش ہو گئی پیدا
ہوائے شوق کی تیزی و سرعت دیکھتے جاؤ

یہ فصلِ دو کمان کیا چیز ہے اک نازِ محبوبی
کہ پنہان جنبش ابرو مین قدرت دیکھتے جاؤ

کوئی بستر سے اُٹھ کر منزلِ مقصود تک پہونچا — مجازی و حقیقی جذبِ الفت دیکھتے جاؤ
خدائی بھر کا سرمایہ نثارِ حسن محبوبی — نگاہ بندہ پرور کی عنایت دیکھتے جاؤ
دلِ انسان ہوا ہے رازدارِ خلوتِ قدرت — حقیقی عشق کی شانِ کرامت دیکھتے جاؤ
شبِ وصلت کی گھڑیاں مختصر ہو ہو کے کٹتی ہیں — کہ باتیں ہوتی جائیں اور صورت دیکھتے جاؤ
فروغِ چشم ہے دیدارِ اہلِ حسن لے محشر — حریمِ ناز سے ایک اک کی رخصت دیکھتے جاؤ

در نعت

خلوتِ تجرید کے عالم سے آ کر مل گیا — مل گئی مجھ کو خدائی یا پیمبر مل گیا
بسکہ جذبِ شوق نے توڑے طلسماتِ حجاب — عشق کی دنیا میں اک نخل ہو کر دلبر مل گیا
ایک تو کیا اب موافق ہو گئے ساتوں فلک — اُٹھ گئی رسمِ ستم محبوب داور مل گیا
کعبے سے اصنام نکلے اور اُٹھا شورِ اذان — کفر کا دشمن ملا ایمان کا رہبر مل گیا
ایک ہی جلوہ نظر آتا ہے سر سے پاؤں تک — حسنِ وحدت کا مصوّر اور مصوّر مل گیا
جذبِ روحانی سے ممکن ہو گیا کارِ محال — دنیوی محبوب کیا محبوبِ داور مل گیا
انبیا کے دور میں اک نقطۂ آخر جو ہے — مرکزِ ایمان جسے کہیئے وہ رہبر مل گیا
کیوں خدائی میں نہو وحدت پرستی کو عروج — اہلِ دین کو صاحبِ محراب و منبر مل گیا
اپنی خلقت کا سبب افلاک کو روشن ہوا — اُمتِ شاہنشہِ خاور کا افسر مل گیا
سرِ حیّ لم کلیم اللّٰہ جس کا جلوہ ہے — ہم کو تاریکیٔ شب میں ماہِ انور مل گیا
گنجِ قدرت جس کا مدت سے امانت دار تھا — لیجیئے اسلام و ایمان کو وہ گوہر مل گیا
اہلِ باطن کی خدا تک اب رسائی کیا محال — آرزوئیں ہو گئیں زندہ پیمبر مل گیا
دل میں اسرار علومِ اولین و آخرین — بندۂ اُمّی کو اک دفتر کا دفتر مل گیا
اُسکے ذوقِ جذبِ روحانی کی کیا تفسیر ہو — دل سے جس کے خود بخود قرآن آ کر مل گیا
لیلۃ المعراج میں اللہ رے اعجازِ شوق — لامکاں جس کا مکاں تھا اُس سے جا کر مل گیا
جس کا سایہ ہو گیا خوشبوئے گلزارِ وجوب — اُسکا پیکر عالمِ امکان کو کیونکر مل گیا

واپس آیا وہ سریع السیر دن معراج سے		جسقدر چھوڑا تھا اُتنا گرم بستر مل گیا
اور کیا پاتا پرستش گاہِ حسن و عشق سے		مژدہ باد اسے دل تجھے محبوب داور مل گیا
آج قرصِ ماہ کل شق ہو گا ثعبان کا دہن		لو مبارک ہم کو ابن عمّ حیدر مل گیا
بعض بندے جسکے نائب کو خدا کہنے لگے		آج ہم کو وہ نبیّ بندہ پرور مل گیا
نازِ محبوبی کی اک تصویر تھی یا تھی دعا		جوش مین جو مانگ اُٹھے اُس سے فزوں تر مل گیا
آج کا دن وصل ساقی کے لئے تمہید ہے		مل رہے گا وہ بھی پہلے میر کوثر مل گیا
معجزہ بھی تھا مسیحائی بھی تھی پھر قسمر		ورنہ کس عاشق کا دل دو ٹکڑے ہو کر مل گیا
نالۂ صور اب ہمین اک نغمۂ دل آویز ہے		اُٹھو اسے بخشی شفیع روز محشر مل گیا

رباعی

خدمت کا صلہ موافقِ طبع ملا		باقی نہ رہا کوئی بھی ارمان دل کا
اپنی تو زبان ذائقۂ مے سے کھلی		پڑھ پڑھ کے درود جام ساقی سے لیا

قطعہ

ادب کا وقت ہے اے ساکنانِ بزم سرور		کہ رہنمائے طریقِ ثواب آتے ہین
وہ نور چمکا وہ آئی شمیم گلشن دین		درود پڑھئے رسالت مآب آتے ہین

قطعہ

پردۂ غیب اُٹھا راہنما آیا ہے		لیکے بیماری فرقت کی دوا آیا ہے
دفترِ عشق مین جذبات نگاہِ عرفان		عالم حسن مین محبوب خدا آیا ہے

قطعہ

معراج کی شب آئینہ دین کی جلا ہے		محبوب سے اپنے کوئی محبوب ملا ہے
یکرنگی آواز کا عقدہ نہین کھلتا		ہان ہان کوئی دیکھے یہ علی ہے کہ خدا ہے

رباعی

طالب تھا جہان جسکا وہ مطلوب آیا		بخشش کا لئے ہاتھ مین مکتوب آیا
کس جوش مین کہہ رہے ہین جبرائیل		[illegible] خدا کا محبوب آیا

رباعی

عشاق کا کیا ذکر حسین گلچین ہین
جو عرش کے ساکن ہین یہان گلچین ہین
عرفان چمن نعت کا مختصر کیا ہو
اس باغ مین جبریل امین گلچین ہین

[illegible]

وقتِ بیماری و صحت وہ ہے روحانی طبیب
جسکو خلاقِ جہان نے کہدیا اپنا حبیب
جنبشِ لب سے ہزارون مردے زندہ کردیئے
گوہرِ مقصد سے دامن زندگی کے بھر دیئے
جسکی قدرت نے مسیحا کو مسیحا کر دیا
ایک دم مین حضرت عیسیٰ کو عیسیٰ کر دیا
آستان جس کا خدائی کے لئے دارالشفا
رات دن پاتے ہین صحت اوصیا و انبیا
چارہ سازِ اُمتِ عاصی محمد مصطفےٰ
اعتقاداً شہرِ حکمت جن کو کہنا ہے بجا
اُن کی خدمت مین ہوا اک روز حاضر اک حکیم
قدرتاً حامل فنِ طب مین جسکے طبعِ سلیم
دست بستہ عرض کی اے واقفِ اسرارِ غیب
آخر اسکی وجہ کیا اے عارفِ اسرارِ غیب
آپکے دارالامارہ مین ہے مدت سے قیام
زندگی اس ارضِ اقدس مین بسر کی صبح و شام
سخت حیران ہون علت کوئی بیمار ہوتا ہی نہین
صحت دائم ہے اور آزار ہوتا ہی نہین
بلکہ دلمین لیکے جاؤنگا تمنائے علاج
آرزو ہے کوئی مانگے جامِ صہبائے علاج
وہ طبیبِ نفس اتنا سنکے یون گویا ہوا
کچھ تجھے معلوم بھی ہے یہ حقیقی ماجرا
اپنے بیگانون سے بس یہ مختصر تعلیم ہے
میری پند سودمند ایک ایک کو تسلیم ہے
کہدیا مین نے کہ کھانا کھاؤ جب ہو اشتہا
اشتہا باقی رہے کچھ کردو بس ترکِ غذا
اس عمل سے کوئی ہو بیمار یہ ممکن ہی نہین
پاس آجائے اگر آزار ممکن ہی نہین
مختصر انسان کی صحت کا یہی ہے فلسفہ
ٹھیک ہو معدہ طبیعت کا یہی ہے فلسفہ
پیکرِ خاکی مین معدہ ہے تو ہی اُم المرض
جوہرِ اصلی ہے معدہ اور کل اعضا عرض

یہ سبق مختصر پڑھایا ہے رسول اللہ نے
پائی صحت جس کے صدقے مین گدا و شاہ نے

مناقب علویہ

باب مناجات

کافی ہے یہ لبیک پئے قطع مسافات
دل سوئے حرم لیکے چلا بہر مناجات

اللہ بھی ہے اور برہمن کے خدا بھی
دیکھوں کہ بدل کون سنے اب مرے حالات

ایمان کا بھی نور ہے دنیا کا بھی جلوہ
کیا جانیئے کس سے ہو مجھے کسب افادات

آئینۂ اسرار حقیقی و مجازی
دونوں ہیں پئے زینت گیسوئے خیالات

اک عمر سنے شیخ و برہمن کے فسادے
اب ذہن سے ہے اور ہمت تنقید مقالات

نیند اڑتی تھی آوازۂ ناقوس و اذان سے
مانند فغان دل میں نہاں ہیں وہ شکایات

الجھا کیا دم اور سمجھ ہی میں نہ آئے
وہ سبحہ و زنار کے پیچیدہ کرامات

ہے میکش و واعظ سے بھی محرومی تسکین
اسلئے ہی ملے مجکو سوالون کے جوابات

تصویر صفت خوف و رجا سے ہوئی حیرت
دیکھا ہی کیا میں نگہ پیر خرابات

کیں منتیں ان کی جو نہ تھے بات کے قابل
اس دل کی بدولت ہوئی کس کس کی مدارات

خلوت میں بھی بیٹھا ہیں پئے ذوق تصور
کچھ اور پریشان ہوئے گیسوئے خیالات

پوچھی نہ مری بات بھی ناکارہ سمجھ کر
چاہا تھا کہ ساقی سے کروں کسب افادات

محرومی تقدیر نے رکھا نہ کہیں کا
لپٹا رہا دامن سے مرے مجمع آفات

نشتر کا اثر کرتے تھے پیہم رگ دل پر
وہ مجھپہ کسی بزم میں غیروں کے اشارات

وہ چھیڑ عبث نکہت گیسوئے بتان کی
طول شب ہجر اور وہ انجمن وہ خیالات

آہوں پہ مری باد بہاری کا سسکنا
وہ رات اندھیری وہ گھٹا اور وہ برسات

زخم جگری پر مہ کامل کی وہ چشمک
وہ اشک فشانی مری و رتاروں بھری رات

وہ ہاتھ مرا دامن زخم جگری پر
تیر نگہ یار کے دلکش وہ اشارات

وہ شکوۂ قسمت پہ مرے دوست کا کہنا
مدت سے سنا کرتے ہیں یہ حرف حکایات

دنیا میں نہ پایا کہیں امن مرے دل نے
اس پر یہ بھی اب آیا ہوں کچھ کہنے کو حالات

دعوائے خدائی پہ یہ بت کبھی نہین سنتے
سن لے مری فریاد کو یا سامع الاصوات

حاضر ہے یہ گستاخ کرم ہاے فراوان
اب جو ترا ارشاد ہو لے قاضی حاجات

ہوتے ہین بڑے حوصلے کے بخشنے والے
ہر چند کہ انسان سراپا ہے خطیات

دل نے مجھے ناعاقبت اندیش بنایا
واقف ہے تو اے عالم اسرار خفیات

آئین محبت کو مین سمجھا کیا ایمان
تھا کوچۂ معشوق مرا قبلۂ حاجات

عالم کو بھلا بیٹھا تھا شوریدہ سری مین
ممنون کسی کا نہ زبان صرف شکایات

جب صبح نمودار ہوئی لے چلے مجھ کو
وہ جذبۂ شوق اور وہ دلبر کی ملاقات

ادراک و خرد کی ہوئی آخر مین خرابی
کی اتنے دنون خدمت ارباب خرابات

ہر چند صبا پیک نماز سحری تھی
یان شامت اعمال سے مین محو خیالات

اسدرجہ رہا نام حبیب اپنی زبان پر
پائی نہ قسم کھانے کو بھی فرصت طاعات

سرشار رہا نشۂ وصلت مین کچھ ایسا
کچھ ہوش نہ تھا آئے کب اوقات عبادات

ساقی سے رہا مشغلہ ساغر طلبی کا
وہ میرے سوالات کے سوکھے ہی جوابات

جب مین نے کہا مجکو بھی اک جام پر از مے
بولا کہ ذرا ہوش کی لے کیا ہین خیالات

جب مین نے کہا دیتا ہون دل قیمت ساغر
بولا طمع خام کے اچھے نہین عادات

جب مین نے کہا میری خوشامد پہ نظر کر
بولا کہ خوشامد تو ہوئی مجھ کو مساوات

جب مین نے کہا جان فدا تیرے کرم پر
بولا کہ بس اب ہنسے ہی دیجئے عنایات

جب مین نے کہا پی کے تجھے دونگا دعائین
بولا کہ بہت دیکھے ہین نشہ کے کرامات

جب مین نے کہا بوسۂ ساغر کا ہون مشتاق
بولا کہ کہین منھ کی نہ کھلوائین عبادات

جب مین نے کہا نشۂ مذاق عرفا ہے
بولا کہ ارے توبہ کرے او موجد بدعات

جب مین نے کہا نشہ مین ہے ذوق حقیقت
بولا کہ یہ ہے بیہودہ گوئی و خرافات

جب مین نے کہا مے سے ہے تولید لہو کی
بولا کہ یہ ہے علت سرسام خیالات

مین نے کہا تصویر مسرت کی ہے مستی
بولا کہ یہ ہے نقش [illegible]

ساقی کو جو کچھ دل لگی اور چھیڑ تھی منظور
واعظ کی طرح مجکو [illegible]

ہر چند نہان پردۂ ساغر طلبی مین — منظور یہ تھا دیکھیے قسمت کے کرامات
اب دل ہے نہ وہ شورش توبہ شکنی ہے — جس دن سے ہون لا یعقل صہبا مناجات
ساقیٔ ازل جام تمنا مرا بھر دے — ہم مشربون کے سامنے بیجا ہے مری بات
وہ سر ہے اب تیرے ہی سجدے مین ہمیشہ — جس مین کہ کسی زلف کے تھے جمع خیالات
ان آنکھون کو ہو شاہد عرفان کا نظارہ — جس سے کہ پڑھے مصحف رخسار کے آیات
ان ہونٹون کو اب شکر کی توفیق عطا کر — تھے جن پہ کبھی شومیٔ قسمت کے شکایات
ان ہاتھون کو اب ساغر بخشش ہو عنایت — جو گردن مینا مین حمائل رہے دن رات
کعبے کی طرح اب وہ بنے مامن ارمان — جو دل کہ شب ہجر مین تھا مورد آفات
فرسودہ ہون وہ پاؤن تری راہ طلب مین — جس سے نہ ہوا ترک کبھی طوف خرابات
ایام جوانی نہ وہ شوریدہ سری ہے — وہ شوق نہ وہ گرمی بازار کرامات
وہ دن گئے جب قیس سے صحرائے جنون مین — تھا سیکڑون کوس آگے مرا زور خیالات
وہ ہمت دل جہل جوانی کے سبب تھی — کی جس سے نواہی و اوامر کی منافات
لب کے خدا کہنے پہ جو کرتا تھا مجبور — وہ نفس تھا تعلیم کن دفتر بدعات
دل جو تھا حقیقت کے عناصر سے مخمر — جا کر مین چڑھا آیا سر طاق خرابات
حیرت زدۂ آئینہ خوف و رجا ہون — اور شرم گنہ وہ کہ نکلتی ہی نہین بات
تیری ہی عنایت سے ہوا فاعل مختار — اب تو ہی بتا دے مجھے ترکیب مکافات
کفارۂ اعمال زبون کی ہے تمنا — سو جان سے حاضر ہون پے مرگ مفاجات
دیوار حرم شق ہوئی امید بر آئی — جب حد سے بڑھی کاوش تاثیر مناجات
لبیک کی آواز نے پھڑکا دیا دل کو — لو کھل گئے باب کرم قاضی حاجات
محشر یہ ترا عذر ہے اس شرط سے مقبول — کہنے لگا دربان در سامع الاصوات
دے واسطہ اس کا کہ جو مولود حرم ہے — جبریل نے بھی جس سے کیا کسب افادات
سلطان عرب میر عجم شافع محشر — حامیٔ امم واقف اسرار خفیات
خیبر شکن و ضارب شمشیر دو پیکر — اژدر در و مرحب کش و حلال مہمات

کعبے کو شرف جسکی ولادت سے ہوا ہے
تھے دوش نبی جسکے لئے عرش کرامات

اے بنت اسد تم کو یہ مولود مبارک
جو مادر گیتی کے لئے وجہ مباہات

لو تم کو وہ دولت ملی اللہ کے گھر سے
دامن مین تمھارے ہو ترقی جسے دن رات

اِس طفل کی ہو پرورش اب تم کو مبارک
عالم کے یتیمون کا جو ہے قاضی حاجات

وہ طفل کہ جو بازوے پیغمبر عادل
وہ طفل کہ جو بت شکن و ماحی بدعات

وہ طفل کہ جو سیدہ خاتون کا ہے شوہر
وہ طفل کہ جو بو الحسن و سید سادات

وہ طفل ید اللہ جسے کہتی ہے خدائی
عالم مین جو آیا ہے پئے حل مہمات

وہ طفل نصیری کا خدا شیعون کا مولا
وہ طفل کہ جو جلوہ اسرار خیالات

وہ طفل کہ جو بذل کن حلقۂ خاتم
جو زیب دہ بارگہ سامع الاصوات

وہ طفل کہ جو باعث آبادی کعبہ
وہ طفل جو بربادکن دیر و خرابات

وہ طفل جو سر تا بہ قدم حسن خداداد
جس سے کہ ملاحت نے کیا کسب فاوات

وہ طفل کہ جو متحد ذات نبوت
وہ طفل جو اعجاز نما مظہر آیات

وہ طفل کہ جو قلب جہان روح نصیری
وہ طفل بہم جسمین خدائی کے کمالات

وہ طفل کہ جو زیب دہ دامن فطرت
وہ طفل کہ جو رونق ارضین و سماوات

وہ طفل مچلکر اگر آغوش مین رو دے
اِس میکدۂ دہر مین کوثر کی ہو برسات

وہ تو بہ شکن کالی گھٹا تھ بتھ آ اٹھی
ساقی سے ہوے بادہ پرستونکے اشارات

کھلاکر دہن شیشہ یہ محتشر کو پکارا
چل تیری مراد آئی ارے رند خرابات

لے ساغر لبریز کو اب منھ سے لگا لے
لے تجکو مبارک غم دنیا کی مکافات

لے تجکو مبارک ہو بہار آئی رجب کی
عالم مین ہوئی رحمت معبود کی برسات

سنکر یہ صدا اے دہن شیشۂ صہبا
کچھ منھ پہ ہنسی آگئی اور بدلے خیالات

ساقی سے کہا مین نے اے چاند رجب کے
لازم نہین اسوقت مین تردید سوالات

کھلوا دے مرے روزۂ مسنون کو مے سے
ہو تجھ پہ ہمیشہ کرم قاضی حاجات

نعمات الٰہی کا اگر ہو متمنی
محتاجون کو دے میکدہ شوق کی خیرات

مین بادہ نہین چاہتا دے دُرد ہی ساقی — بنجائے کہین خاکۂ تصویر خیالات
کھلنا دہن شیشہ کا دیکھون تو ہو باور — بے اصل ہین ورنہ قصص فتح خیالات
مدہوش کیا ہے طلب جام نے ایسا — دیوانون کی صورت سے ہین اندازِ سوالات
لایعقلی شوق کی یہ حد ہوئی آخر — باقی نہ رہی دہشت ارباب کمالات
ایتائے جلی سے ہے قصیدہ مرا مملو — کیونکر دم تعریض ہو تاویل خیالات
اب فرض ہے تجہیر کلی کہ یون مجھکو چپکا دے — بچ جاؤن مین اور نشہ کے سر جا پڑے ہر اک بات
اس نظم مین ہین جمع کے جتنے بھی قوافی — دے اُتنے ہی جام اے سبب زیب خرابات
گنجائش فن مین ہے ثنا خوانی حیدر — ہر عیب سخن جانتا ہون حسن کمالات
ہو شور درود اب صفت قلقل مینا — ہنگامہ فزا مطلع نو کے ہین خیالات

نکلا افق کعبہ سے وہ ماہِ کمالات
دل جسکا ہے آئینۂ اسرار الٰہیات

روشنگری بطن جہان جسکے سبب سے — سر تا بقدم کہیے جسے نور کے آیات
آغوش تمنا مین ہے یون بنت اسد کی — جیسے کہ نہان قلب محمد مین مناجات
یون لیکے چلی ہین طرف احمد مرسل — جس شکل سے نازل ہوے قرآن کے آیات
یون آگیا آغوش نبی مین وہ ہما کے — مقبول دعا جیسے سوے قاضی حاجات
یون آنکھین کھلین دید جمال نبوی کو — جسطرح کرے [illegible] انادات
یون سینے سے لپٹا لیا محبوب خدا نے — شق ہوکے تم جیسے کہ [illegible]
لو دیدی زبان اپنی محمدؐ نے دہن مین — لو بند ہوا کوزے مین دریاے ہدایات
محشر کوئی پھر مطلع نو زیب زبان ہو — لو دادِ سخن جمع ہین ارباب کمالات

اس طرح وہ مخدوم ملائک بڑھا دن رات
جیسے دل عشاق مین وصلت کے خیالات

سایہ سر اقدس پہ تھا دامان نبیؐ کا — تائید خدائے دوجہان شامل حالات
لو آگیا گہوارے مین وہ گود سے مانکی — جبریل امین ہوگئے آمادۂ خدمات

لو مشق ہوئی زور کی اثر در سکے وہین پر
لو والدہ نے نام رکھا پیار سے حیدر
پیدا ہوا اس عالم امکان مین وہ بندہ
مامور کیا جسکو امامت پہ خدا نے
ہنگام سخا تھا نظر لطف سے ظاہر
معراج مین کیون پہلے نبی کے نہ پہونچتا
وہ ضرب عمل بیٹھ گیا امن کا جس سے
آباد کیا خانۂ اسلام کو جس نے
کیا چشم حقیقت مین تھا انداز ترحم
کہتے ہین یداللہ تجھے سب اسے مظہر مولا
ہو عکس تیرے آئینۂ مہر مین جیسے
یہ عقدہ کشا خیبر سے کھلا ہے
سائل کو عبادت مین دیا حلقۂ خاتم
مغرب سے اسی شوق مین کی پھر سے رجعت
ہجر رسول مین تھی مار گزیدہ کی سی حالت
بول اٹھے گی دلمین تری تصویر محبت
شہر کے قرین جیسے کہ محبوب حقیقی
جلوہ ہے ترا جو ہر آئینۂ فطرت
معبود کی جانب سے ہے تو نائب منذر
تو خلقت ارواح کا ہے علت غائی
صدقے ہین ترے مہر امامت کی ضیا پر
کھنچتی تھی تری روح سوے مرکز اصلی
شاہ جسکو ہو وہ پوچھ لے پیکان کی بابت

لو ہوگئی بسم اللہ اعجاز و کرامات
لو خوش ہو علی کہنے لگے اہل سموات
جو آدم و آدم کے لئے وجہ مباہات
بندون نے کئے رجبہ خدائی کے خیالات
دیکھی ہی نہ تھی صورت تردید سوالات
دیکھے پڑے تھے عرش الٰہی کے مقامات
تلوار وہ تلوار کہ کاٹی رہ بدعات
برباد کئے کفر کے آباد مکانات
نظرون پہ چڑھے تھے دل سائل کے خیالات
موقوف ترے ہاتھ پہ فتح در حاجات
اس طرح عیان تجھ پہ ہین اسرار خفیات
بھیجا تجھے خالق نے پے حل مہمات
مشہور ہے دور دو جہان مین تری خیرات
نظارہ طاعت سے کرے کسب کرامات
اللہ رے ترا خوف و رجا وقت عبادات
شیعون سے نکیرین کے جب ہونگے سوالات
یون متصل اللہ و نبی سے ہے تری ذات
پر نور ترے نور سے ہین ارض و سماوات
عالم مین ہر اک قوم کو تو وجہ ہدایات
معدوم تھا عالم نہ اگر ہوتی تری ذات
سیارۂ خاک سطح زمین پر دل ذرات
اللہ رے وجدان حقیقی دم طاعات
ہم کچھ نہین کہتے ترے اسرار عبادات

ممکن نہین در پر ترے محروم ہو کوئی
لبیک ملک کہتے ہین ہنگام سوالات

ہو مصلحت وقت اگر لے مرے مولا
مفتاح پئے باب اجابت ہو مناجات

تصریح عبث ہے دم اظہار مطالب
کافی عقلا کو ہین غریبون کے اشارات

آواز نکلتی ہی نہین فرط حیا سے
اب دل مین ہے شوق کرم سامع الاصوات

لب خشک ہوے خاتم بخشش کی طلب مین
اس بندۂ درگاہ کی لازم ہے مراعات

محشر پہ ذرا اک نگہ لطف وہین سے
ہر چند کہ تو پیش خدا ہے دم خیرات

دکھلا دے ذرا خنصر رحمت کا اشارا
نکلے مرا کام اور ترے مقبول ہون طاعات

قطعہ

یہ صلائے عام ہے محشر گدا و شاہ کو
اور نوید تازہ ایک اک طالب حق آگاہ کو

آگے آگے قوت ایمان ہو استقبال مین
پہلوے کعبے سے لائین چلکے جنب اللہ کو

نقش بیمثال

نظر مشتاق جلوہ دل مین تصویر خیالی ہے
چلا ہون بتکدے ایمان کا اللہ والی ہے

سوا نیزہ پہ کھنچکر آگیا خورشید نظارہ
نگاہ شوق کے ہاتھون قیامت ہونیوالی ہے

کیا دیوانہ تحقیقات اسرار محبت نے
دلیل معرفت میرا مزاج [illegible] ہے

چلا جاتا ہون بند آنکھین کئے جوش محبت سے
طریق جستجو مین رہنما آشفتہ حالی ہے

ابھارا شوق نے تنقید دعواے برہمن پر
کہان [illegible] ہین حسن بیمثالی ہے

پہونچ جائینگی نظرین مرکز شان حقیقت تک
مری آنکھ [illegible] ازل سے [illegible] ہے

یہ پوچھونگا کہ عشق چشم میگون کیون نہ راس آیا
جبین [illegible] کسواسطے قشقے کی لالی ہے

خیال زلف کے سودے مین کی زناربندی بھی
مگر ابتک وہی بیماری آشفتہ حالی ہے

بگاڑا کیا قیامت شورش ناقوس سے ڈھاکر
سُنے کون اسکا شیون درد سے جسکا دل خالی ہے

سواد منزل مقصود کن آنکھون سے وہ دیکھے
کہ جسکی نظرون مین تصویر شام ہجر کالی ہے

یہ مانا شیون [illegible] ترجمان درد باطن ہے
مگر صبر آزمائی مین دلیل بے کمالی ہے

شکستہ دل سے نازِ دوست ہنس ہنسکر اُٹھاتے ہین
طبیعت اہلِ باطن کی زمانے سے نرالی ہے

حقیقت سن لو اے اہلِ نظر جذبِ محبت کی
یہ فردِ حسن کے عنوان مین اسمِ جمالی ہے

فنائے شوقِ وصلت مین یہ اکثر لذتین دیکھین
لہو ایک ایک رگ کا خشک جسمِ پر بحالی ہے

جمارِ رنگ فی فا ایسا کہ پھر چھٹتے نہین دیکھا
جہان مہندی بھرے تلووں سے دل کی پائمالی ہے

عبادت ہوگیا وقتِ فنا ایک ایک نفس اوسکا
کہ جو تسلیم تہِ محرابِ شمشیرِ ہلالی ہے

خدا آباد رکھے جان نثاران محبت کو
فنا ہو کر حیاتِ خضر کی بنیاد ڈالی ہے

بہارِ زندگانی خونفشان زخمون کو کہتے ہین
کہ شمشیرِ جفائے دلربا پھولون کی ڈالی ہے

شکستِ دل پہ تعمیر ہین مدد کو یا علی آؤ
بشکلِ آئینہ حالِ ضمیرِ ہمتِ عالی ہے

علی قومِ نصیری کا خدا نائبِ محمد کا
کہ جس کا رتبۂ اعلیٰ خدائی بھر سے عالی ہے

سفینہ اوسکی توبہ کا لبِ کوثر نہ پہونچے گا
شئے حبِ علی سے جام جس میکش کا خالی ہے

خدا دشمن ہے اُسکا دشمنی رکھے جو حیدر سے
خدا والی ہے اُس بندے کا حیدر جسکا والی ہے

لئے ہین زورِ روحانی سے دو کام ایک ساعت مین
درِ خیبر اوکھاڑا اور بنا ایمان کی ڈالی ہے

پڑہیو محشر وہ مطلع مدحتِ ساقیِ کوثر مین
زمانہ کہہ اُٹھے یہ روشِ رنگِ زلالی ہے

وہ مولودِ حرم کیا ہوگا عالم بھر پہ حالی ہو
کہ جس کا کھیل بچپن مین بتون کی پائمالی ہو

حرم مین راکبِ دوشِ رسول اللہ ہوا پیدا
خلیل اللہ تم نے کیا بنائے نیک ڈالی ہو

جناب بنت الاسد کعبے سے بچہ گود مین لیکر
وہ بچہ کل مخلوقاتِ عالم کا جو والی ہے

تشریف قطرت آئی اتفاقاً جب ردا سر کی
یہ بچہ صفحۂ ہستی پہ نقشِ بے مثالی ہے

محمد گود مین لینے کو پھیلائے ہین ہاتھ اپنے
ادا اسکے قدم تک رسمِ بیعت ہونیوالی ہے

خدا کے بعد اِس معصوم کو کہیئے تو کیا کہیئے
کہ جسکی زوجہ آغوشِ رسول اللہ کی پالی ہے

قطار اونٹون کی دی سائل کو گلزار خیبان ہمکو
یداللٰہی مین کیا کیا قدرتِ مُلکی و مالی ہے

خدائی صدقے اِس جولانگہِ حسنِ امامت پر
جہان مہرِ نبوت کو بھی شوقِ پائمالی ہے

بتاتا ہے اُسے کوثر کا رستہ نشۂ باطن
نجف کے میکدے کا جو کہ رندِ لاابالی ہے

اشارے مین انگوٹھی اُڑکے پہونچی دست سائل تک
دلی ہمت کو اتنی سرعت ایثارِ مالی ہے

شب ہجرت کا خواب ناز بھولا ہے نہ بھولے گا
فضائے دہر مین جس روز تاک دِرلیالی ہے

ہوئی جب بیان سے بار مسلمانون مین عید آئی
یہ ادنیٰ قدرت اعجاز شمشیر ہلالی ہے

محبانِ علی کی موت صبح عید ہے گویا
ہنسی ہونٹو نپہ وقت نزع چہرے پر بحالی ہے

حقیقی معنیِ شیرِ خدا ہم سے کوئی پوچھے
کہ تفسیر شجاعت مین یہ اک اسمِ جلالی ہے

دکھایا کلۂ ثعبان مین نقش فتح خیبر کا
یہ تمہید جوانی ہے کہ زورِ خورد سالی ہے

ید بیضے کلیم اللہ نے پایا ان کے صدقے مین
دم حسن عطایہ قدرتِ روشن خیالی ہے

وہ سیرت جو کہ سرتاپا مجسم نورِ خالق ہے
وہ صورت علم حق مین جو مثالِ بےمثالی ہے

لباس عنصری نے یون چھپایا روح کا جوہر
کہ جیسے لفظون مین مفہوم وحی لایزالی ہے

تمسک چاہئے قرآن سے چشمِ بصیرت کو
یداللہ فوق ایدیھم دلیل شان عالی ہے

یہ نص آیۂ بلّغ یہ ثابت ہوگیا ہم کو
نہون حیدر تو تمہارے دین کی بےکمالی ہے

سنائی بائے بسم اللہ کی تفسیر اور شب بھر
یہ ادنا وسعتِ آزادی نازک خیالی ہے

اثر نام اسد کا اِس طرح میراث مین پہونچا
عدو پر حکم سے پوتے کے غالب شیر قالی ہے

جمال حسن وجہ اللہ ہے آئینۂ قدرت
عیان جوہر کے بدلے جنمین عکسِ بےمثالی ہے

عذاب قبر اور دوزخ کی وہ صورت نہ دیکھے گا
محبانِ علی کی شکل ہی جسنے بنالی ہے

فضائے مشرق و مغرب یہ قبضہ مہر کیصورت
شہادت کیلئے قطب جنوبی و شمالی ہے

شجر بے بار ہوجاتے ہین انکار ولایت سے
نہو جوش ولا تو فصل مین بےاعتدالی ہے

بلایا مہر کو مغرب سے اپنے ایک اشارے مین
یہ شان معجزہ ہے اور یہ روشن خیالی ہے

دل سائل سے قلب ماہیت کا معجزہ پوچھو
کہ پیدا سنگریزون مین تجلّی لآلی ہے

لباس کہنہ سے خیاط شہ مایا توشہ ملئے
ہر اک پیوند جس کا دفتر ملکی و مالی ہے

محمدؐ کی وزارت شاہی ایمان یونہین ہوگی
قمیص کہنہ بر مین روکش ملبوس شالی ہے

مٹائینگے نشان محراب باب حصن خیبر کا
بوقتِ جنگ یہ ایماے شمشیر ہلالی ہے

قریبِ کوچۂ شہرگ بلایا عرش والون کو
محبانِ علی کا جذب الفت کیا ہی عالی ہے

پیے سبطین دُر ہم بلغ کی قیمت سے کیا سمجھا
سخی کا ہاتھ ہے جیب دیکھیے دنیا سے خالی ہے

بجوش منقبت مدہوشیان بھی عین ملت ہین
نہین پروا اگر محشر کو کہدے کوئی غالی ہے

غلو کا غم آئے گا یا دشمنی آل محمد سے
زمانہ دیکھ ہی لیگا قیامت ہونیوالی ہے

کہا ہے اور کہے جائینگے ہم جبتک کہ زندہ ہین
علی بعد خدا و مصطفیٰ عالم کا والی ہے

نجف کے خمکدے سے کر دیے لبریز اتنوا اے مولا
فقیر بے نوا ہون مین مرا کاسہ سفالی ہے

تمنا صورت فریاد کھنچکر منہ پہ کیون آئے
ترے علم لدنی پر ہو جو کچھ بھی وہ حالی ہے

ز تمہید بیت بصنی کے نظارے سے بسمل ہون
کہ چشم شوق اب ادای امین ہونیوالی ہے

خدا کے واسطے اعجاز طی الارض دکھلا دے
وہ یون آئے کہ جیسے سامنے شکل خیالی ہے

جدار کعبہ دل سے برابر آئین آوازین
کہ بزم باب حکمت کا یہ نقش بے مثالی ہے

در تہنیت ولادت مولود حرم ساقی کوثر و زمزم امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ظلم کیا ہے کیون کسی درد آشنا سے پوچھیے
دیکھکر آئینہ خود اپنی ادا سے پوچھیے

ختم ہے دو مختصر جملون مین تشریح ستم
گوش دل سے سنیے اور اہل وفا سے پوچھیے

داستان عشق سنیے انتہا تک میری جان
پوچھنے کا جب مزا ہے ابتدا سے پوچھیے

عالم آرا حسن کیونکر ہو گیا صبح ازل
یہ فسانہ اپنے ناز دلربا سے پوچھیے

ہجر کی شب فرقت پیکر مین جو تھین مشکلین
پوچھ لیجیے میری جان مبتلا سے پوچھیے

عالم ایجاد کس کی جلوہ گاہ ناز تھی
بندہ پرور اپنے حسن خود نما سے پوچھیے

دید کے مشتاق کیون بیخود ہوے انجام کار
یہ معما طور کی آب و ہوا سے پوچھیے

قدر دان جب تک نہو افسانہ غم راز ہے
پوچھیے میرے دل درد آشنا سے پوچھیے

کاروان اہل الفت کا پتہ شاید ملے
نقش پا سے پوچھیے بانگ درا سے پوچھیے

آپ کے نزدیک اگر دل نقطہ موہوم ہے
وسعت زینت حلقہ زلف رسا سے پوچھیے

ہجر مین آہین کہان ہو سکتین کہان پر رنگین
قوت تاثیر پہلے دعا سے [illegible] پوچھیے

کنج تنہائی مین اک اک سانس تھی سوہان روح
درد کی ایذا مریض بے دوا سے پوچھیے

انقلابِ عشق کے افسانے ہم کیا کہہ سکین
پوچھئے اور قوتِ صبر آزما سے پوچھئے

عشق کے بیمار پر ایک اک نفس مین کیا بنی
آپ عیسیٰ ہین لبِ جامِ شفا سے پوچھئے

کس طرح ساحل تک آئی کشتی بیمارِ عشق
یا خدا سے پوچھئے یا نا خدا سے پوچھئے

زخمہاے دل کے ٹانکے کیون اُدھڑ کر رہ گئے
آپ اپنے خندۂ دندان نما سے پوچھئے

خون شدہ دل کون پہلو سے اُڑا کر لے گیا
پوچھنے کی بات ہے دزدِ حنا سے پوچھئے

آپکی وہ بیرخی وہ منتون پر منتین
خیر جو گذری ہو اہلِ التجا سے پوچھئے

خواب مین کس نے بگاڑی زینتِ ترتیبِ زلف
صبحدم شوخیِ رفتارِ صبا سے پوچھئے

صبر کی قوت بڑھی کس طرح اہلِ عشق مین
بات اگر ضایع نہو اہلِ فنا سے پوچھئے

سرفروشانِ حسامِ ناز کا کیا ہوگا حشر
چلکے کعبے مین نصیری کے خدا سے پوچھئے

چاک دل طغراے فہرستِ مقاصد کیون ہوا
کعبہ کی دیوار یوسف کی قبا سے پوچھئے

قصۂ یوسف شنیدہ واقعہ دیدہ یہ ہے
جوشِ عشرت کا سبب اہلِ ولا سے پوچھئے

اپنی مانکی گود مین آیا ہے مولودِ حرم
کون یہ بچہ ہے خود چلکر زچا سے پوچھئے

شرمِ ناکامیٔ عرفان ہو اگر وجہ سکوت
پھر ذرا بڑھ کر خدا و مصطفا سے پوچھئے

ہو اگر منظور عرفانِ خدا و مصطفےٰ
بے زبان اس بچۂ معجز نما سے پوچھئے

بے زبانی مین بھی یہ بچہ لسان اللہ ہے
پوچھئے غیبی رموز اس حق نما سے پوچھئے

مطلعِ تازہ مین کیونکر کامیابی ہو نصیب
محشر اپنے خامۂ مدحت سرا سے پوچھئے

حبِ حیدر کے مزے اہلِ فنا سے پوچھئے
حشر کے دن کیون نہ کچھ پوچھا خدا سے پوچھئے

رفعتِ پاے علی پر کس لئے سطحی نظر
چلکے بیت اللہ مین کتفِ مصطفا سے پوچھئے

دستِ عیسیٰ بھی ہوا ممنون ہنگام سخا
کھولکر تفسیر شرح انّما سے پوچھئے

شاہدِ مقصود وہ ہوگا جو اپنا مثل ہو
عصمتِ مولا علی خیر النسا سے پوچھئے

بابِ آہن ہاتھ مین کیون اک گلِ افسردہ تھا
راز اسکا قدرتِ خیبر کشا سے پوچھئے

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقا
کون کہتا تھا اسے غیبی صدا سے پوچھئے

حالت ایثار بہم کس لئے مخفی رہے
قدرتِ عرفان سائل ہل اتیٰ سے پوچھئے

کھلگیا اہل یقین پر لو کشف سے ساقی صبا وقت
معنئ وحدت نصیری کے خدا سے پوچھئے

جو گیا سوئے نجف پلٹا وہ ہنستا ہی ہوا
ملگئی کیا شئے کسی محوِ دعا سے پوچھئے

دیکھئے مولودِ کعبہ کو پتا چل جائے گا
سمت سجدہ کس لئے قبلہ نما سے پوچھئے

کثرتِ اسرار وحدت میں ہے کچھ بحثِ عبث
پوچھنا جو کچھ ہو وہ عقدہ کشا سے پوچھئے

کون تھا معراج میں آگاہ اسرار نہان
ہو اگر باور نہ میرا مدعا سے پوچھئے

ہو جو شرمِ رازداری مانع اخفائے حال
مرکزِ اسرارِ جزو کل خدا سے پوچھئے

منقبت دان علی سب ہیں بقدرِ عقل و فہم
میرے کہنے میں جو شک ہو ماسوا سے پوچھئے

جن و انسان و ملائک ہوں کہ وحش و طیر [illegible]
آشنا سے پوچھئے نا آشنا سے پوچھئے

جنت و طوبیٰ و حوضِ کوثر و نہر لبن
لوح و کرسی و قلم عرشِ علا سے پوچھئے

قوتِ قطع منازل کس کے صدقے میں ملی
مہر و مہ سے پوچھئے صبح و مسا سے پوچھئے

گونج اٹھے گی فضا میں بانگ مولا یا علی
ساکنانِ وسعتِ ارض و سما سے پوچھئے

اہلِ باطن کی مدد کا مرکزِ اصلی ہے کون
دل جگر سے پوچھئے ذہنِ رسا سے پوچھئے

غنچوں کو گل کرکے کس نے دی شمیم عطر بار
باغ میں چلتی ہوئی بادِ صبا سے پوچھئے

کسلئے دم سے زندۂ جاوید اعجاز مسیح
یا مریض بے دوا سے یا قضا سے پوچھئے

کسکے صدقے میں عناصر کا ہے باہم امتزاج
زندہ دل لوگوں کی امیدِ شفا سے پوچھئے

بزم سیار و ثوابت کو دیا کس نے فروغ
پوچھئے بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ سے پوچھئے

بیچکر جان کس کو نیند آئی سرِ فرشِ رسول
واقفِ اسرار تسلیم و رضا سے پوچھئے

کس کو وجہ اللہ ٹھہرایا کلام اللہ نے
دے کے قرآن کی قسم لفظِ بقا سے پوچھئے

ہمزبان ہو کر غدیرِ خم کی موجیں دیں جواب
کون ہے مولا اگر جوشِ ولا سے پوچھئے

کسکی رفعت عرش تک پہونچی دمِ کسرِ صنم
یا خدا سے یا کہ دوشِ مصطفیٰ سے پوچھئے

کون ہے قرآن میں نقطہ بائے بسم اللہ کا
ہو اگر تحقیق کی حاجت خدا سے پوچھئے

عالمِ فطرت میں سبکا ہے سبسے پہلے کسکا نور
انجم و ماہ و کواکب کی ضیا سے پوچھئے

ظاہر و باطن مدد کی کسنے جب وقت آپڑا — اصفیا و اولیا و انبیا سے پوچھیے

کون ہے اسلام مین منصوص امام اوّلین — مخبر صادق حبیب کبریا سے پوچھیے

کون تھا بنیان مرصوص آتے ہی جنگگاہ مین — نقش بردیوار کیون بنئے خدا سے پوچھیے

چشم دل کی روشنی مین کچھ کمی رہ جاے اگر — طور پر برق تجلی کی ادا سے پوچھیے

خیبر سے جب ہو سیاحت عالمِ معنی کی ختم — سیّد ناصر حسین رہنما سے پوچھیے

منقبت خوان جن کا دل ہر وقت سوتے جاگتے — پوچھیے آئینۂ صدق و صفا سے پوچھیے

باے بسم اللہ کے نقطے مین نہان ہین جو نکات — حرف حرف اس واعظ مدحت سرا سے پوچھیے

اوستاد طائرِ سدرہ نشین کا طرزِ مدح — عندلیب خامۂ رنگین نوا سے پوچھیے

مصحفِ رُخ اوجِ منبر پر ہے ناطق اسطرح — نفسِ معنے اس حقیقت آشنا سے پوچھیے

علم ان کے خاندان مین زندۂ جاوید ہے — حجۃ اللہ قائم آل عبا سے پوچھیے

حشر تک یونہین رہے یارب یہ نسلاً بعد نسل — مسئلے ہر صاحب صدق و صفا سے پوچھیے

قطعہ

عید کا دن ہے پلادے مجھے ساغر ساقی — طبع کو جوش ہے پیدا ہوے حیدر ساقی

شق ہوئی کعبے کی دیوار جماہی آئی — پھوٹ نکلی ہے شمیم مے احمر ساقی

نورِ بیت اللہ

در تہنیت ولادت شاہ ولایت زینت بخش و رونقِ امامت امیرالمومنین علیہ السلام

شکستہ خاطر کا نالۂ غم نہ سمجھے کوئی رسا نہین ہے — جدار کعبہ کو دیکھ لیجیے شگاف ہے دلمین یا نہین ہے

جدار کعبہ کی کیا حقیقت بنائے ہین نقش عرش پر بھی — کلید باب قبول کہیے زبان محوِ دعا نہین ہے

کہین یہ مانند شمع سوزان زبان محو ادائے معنی — کہین یہ زخم کہن کے صورت دہن ہے لیکن صدا نہین ہے

ہلائین زنجیر عرش برسون جناب ناصح تو فائدہ کیا — بوقت جوشِ شباب اگر دل فداے زلف رسا نہین ہے

جمالِ حورانِ باغِ جنت کی معنویت بتائینگے کیا — سلامتی سے نگاہِ عرفان جو آشناے ادا نہین ہے

حیات پائی تو کس نے پوچھا وفات پائی تو کون دیکھا
جفائے دلبر پہ شور نالہ اور اسپہ دعوائے عاشقی بھی
شہید ناز حبیب ہے تا حیات جاوید کا ہے باعث
تصرفات نظام غیبی یہ اختیارات جزو کل ہین
مشاہدات وفا شعاری پکار اٹھے زبان بنکر
مزاج انکے ہین اور ہی کچھ جو طور الفت پہ جا کے ٹھہرے
دم تصور فراق دیدہ کو جو کہ دیکھے وہ صاف کہدے
وفا پرستون کی خوش نصیبی کہ عشق حد جنون تک آیے
ملا جو محبوب لب ہنسے ہین کہ حد سے گذری ہنسی کی ہنسی تھی
امید وصلت سے مرکز دل کبھی نہ چھوٹیگا اور نہ چھوٹا
فغان ارباب دل سے کھنچکر بتان طاق حرم گرے ہین
لبون کا ہلنا خلوص دل سے خدائی مین انقلاب آنا
دل حزین کو جلائے رکھنا یہ کہکے وعدے کی شب سحر تک
وفا پرستون نے اپنی دنیا بنائی ہے ایسے مادے سے
کہان کا اظہار رنج فرقت فقط یہ کہنے کے منتظر تھے
کسی کو دکھلایا طور سینا کسی کو عرش بریں پہ لائے
نثار آرام کوے جانان نہ فکر دنیا نہ خوف عقبی
نہ جانین موسے یہ کیا بنی تھی کہ طور کی شکل پھر نہ دیکھی
جناب یوسف پہ چاک دامن ہنسا تو دل کو ہوئی مسرت
حیات ظاہر نثار کر کے حیات جاوید پا گئے ہین
اسیر ہوتا ہے جب کبھی دل یہان اسرار حسن فطرت
جہان سکے پیکر مین صورت دل حریم قدر کا پہلا مہمان
حدیث و قرآن پہ چشم دل کی نظر جو ڈالی تو صاف دیکھا

نہو جو بیمار درد فرقت کسی مرض کی دوا نہین ہے
ہم اسکو انسان سمجھین کیونکر جو پابند وفا نہین ہے
گلے پہ تیغ ادا کا چلنا کرم ہے طرز جفا نہین ہے
لٹائی جس نے متاع ہستی نصیب مین اسکے کیا نہین ہے
ہوا ہے اجماع اہل باطن کہ عاشقون کو فنا نہین ہے
جناب موسی سے شخص کو بھی موافق آب و ہوا نہین ہے
نگاہ ظاہر مین یہ جدا ہے مگر بباطن جدا نہین ہے
ستم فلک کا نہین ہے ہرگز یہ ناگہانی بلا نہین ہے
پھٹا جو دلبر تو روے اتنا کہ رونے کی انتہا نہین ہے
کوئی یہ روح روان نہین ہے یہ آنیوالی قضا نہین ہے
یہ شور مرغ سحر نہین ہے یہ بلبلونکی صدا نہین ہے
قیامت اسکو کہو قیامت زبان محو دعا نہین ہے
کسی کا ہوگا وہ آشنا کیا جو خود ہی درد آشنا نہین ہے
کہ ظاہرا سابتا قیامت جسے امید فنا نہین ہے
کہ منہ سے کہہ اٹھے کہنے والا کوئی بھی شکوہ بجا نہین ہے
برائے عاشق ہے جان تازہ کسیکی دلکش صدا نہین ہے
مثال اہل جنان کسی کو کسی سے کچھ واسطا نہین ہے
برا نہ مانے کوئی تو کہدین یہان شوق لقا نہین ہے
ارے زلیخا ذرا خبر لے یہ مقتضائے وفا نہین ہے
گناہگاران عاشقی کی بجز جزا کے سزا نہین ہے
بغیر مولود بطن کعبہ کوئی بھی مشکلکشا نہین ہے
جواب کون و مکان مین جسکا کوئی بفضل خدا نہین ہے
علی سا عقدہ کشا نہین ہے علی سا معجز نما نہین ہے

امیر دنیا و دین علی ہے وزیر محبوب کبریا کا
گدا ہے سلطان چشم بظاہر مگر بباطن گدا نہین ہے

اُٹھایا خیبر کا آہنی در بنایا پل تختہ فوج اُتری
صدا نہین دیتا تھا زور باطن کہ ہاتھ اُٹھی تک کھلا نہین ہے

اگر ہو تفسیر معنویت علی خدا ہے قسم خدا کی
اگر حقیقت سے بحث کیجیے علی علی ہے خدا نہین ہے

نہ بوسہ گیر دہان ساقی نہ ظرف کوثر ہی بن سکیگا
جو اب جام شکستہ کہئے جو دل کہ محو ولا نہین ہے

شراب خم غدیر پیکر حیات جاوید پا گئے ہین
ہین سکندر صفت جہان تلاش آب بقا نہین ہے

ہمارا کوثر ہماری جنت رسول اپنا خدا ہمارا
فدا ہون تقدیر پر نہ کیونکر علی کے صدقے مین کیا نہین ہے

دکھا دے مدحت کا جوش محشر سنا دے محفل کو مطلع نو
عبث ہین نغمہ سرائیان سب جو شور صل علا نہین ہے

رسول قرآن ہین اسکے شاہد وہ ذکر ذکر خدا نہین ہے
زبان و دل سے شریک ہین ولی حق کی ولا نہین ہے

ولی حق وہ کہ جسکا مولد حریم کعبہ ہوا رجب مین
شرف یہ حاصل ازل سے دل سے کیسکو جسکے سوا نہین ہے

جناب مریم کو حکم غیبی ہا نے اپنی حد ادب پہ رو کا
جناب بنت الاسد کو ٹوکے کوئی یہ خطرہ ذرا نہین ہے

لب شعا کی طرح سے کھل کے جدار کعبہ نے یہ صدا دی
حضور داخل ہون بے تکلف مقام سوہن کا نہین ہے

اُدھر سے آیا جو حکم محکم جگہ دی کعبے نے اپنے دلمین
شگاف ملکر پکار اُٹھا یہ میہمان ہے زچا نہین ہے

خدا کے گھر مین نصیر ہونکے خدا کا جلوہ نظر جو آیا
تو اپنے ہوش و حواس ہی مین برہنہ کا خدا نہین ہے

جناب بنت الاسد کی گودی مین آج آیا ہے طفل ایسا
کہ جسکی خلقت کو سمجھے دنیا کسی مین پیدا نہین ہے

ہنوز مین بنا تا چھا گیا ہے خود اپنی ہستی سے خفا ہین
یہ اعتقاداً سمجھ چکے اب کہ عارضی بھی بقا نہین ہے

چلین ہین بنت الاسد حرم سے وہ رشک یوسف ہے زیب دامن
کہ مصر الفت مین جسکا گاہک بجز رسول خدا نہین ہے

ابو الائمہ کی والدہ کا کلیجہ ہاتھون بڑھا خوشی سے
کبھی جو مانگی تھی گود مین ہے زبان پر وہ دعا نہین ہے

ابھی سے بچے کی گہری نظرین بتا رہی ہین یہ آپکے رتبے
سمجھئے تصویر باغ جنت زمین پہ نقش پا نہین ہے

ہر ایک اشارہ ہے کل بیان ہر اک کنایہ تمام عرفان
مچل مچل کے کنار مادر مین بھولی بھولی ادا نہین ہے

میان دار النبوت آکے امانت اپنی سپرد کر دی
امانت ایسی کہ دو جہان مین جواب جسکا ہوا نہین ہے

لئے ہین آغوش مین محمد دلی مسرت خدا ہی جانے
یہ نفس کہتا ہے اس سے بڑھ کر کوئی بھی نعمت عطا نہین ہے

جمال احمد کو دیکھتے ہی کھلی ہین خیبر شکن کی آنکھین
یہ جذب میلان جنسیت ہے طلسم شوق لقا نہین ہے

لگا کے سینے سے اہل باطن پہ صاف ظاہر کئے ہین معنیٰ
اسی کی ترکیب کیمیاوی سے کام معراج کا مکمل
علی کے قدمونپہ ہم تصدق کہ جنمین شکل ثبات پیدا
چھپائین کیونکر عقیدہ اپنا کھینچنے جنتا ہے رنج باقی
غدیر خم نے تصرفات جہانکی وسعت دکھادی ہم کو
پھرا جو مغرب سے مہر تابان [illegible]
مئے محبت کے پینے والو یہ اہل غفلت سے ڈر کے کہدو
جنون الفت مین پند ناصح کو نقش بر آب ہمنے دیکھا
بشر بھی ایسا کہ نام جسکا ثبوت لفظ قدم کا باعث
بشر بھی ایسا کہ جسکا عرفان بشر کو ہو جائے غیر ممکن
علی کی مدح و ثنا مین نشتر پڑھے ہو کس جوش سے [illegible]
جناب ناصر حسین خوش ہین ہمیشہ خوش رکھنا انکو یارب
سعید و سید نصیر کو ہو جہان علم و عمل کی شاہی

کہ بیقراری دلکی اس سے کوئی بھی بہتر دوا نہین ہے
اسی مین تاثیر اس طرح کی بجز شفا کے قضا نہین ہے
جہان ایمان کی زیب زینت مین کوئی بیم فنا نہین ہے
وصی و داماد مصطفےٰ کا سوائے شیر خدا نہین ہے
نیان ہے شان ید اللٰہی سے کہ دست قدرت مین کیا نہین ہے
علی سا قدرت نما نہین ہے علی سا معجز نما نہین ہے
قسم خدا کی وہ دوزخی ہے جو مست جام ولا نہین ہے
یہ کون کہتا کہ اے نصیری علی بشر ہے خدا نہین ہے
بشر بھی ایسا کہ جسکی خلقت کے مادے کو فنا نہین ہے
یہ تاب ذہن و ذکا نہین ہے مجال عقل رسا نہین ہے
وہ کون دل ہے جو مست بیخود میان بزم ولا نہین ہے
دعائے خدام ہے تو یہ ہے بس اور کوئی دعا نہین ہے
درود پڑھ کر کہین سب آمین کہ اور کچھ مدعا نہین ہے

گوہر یکتا

در میلاد امیر المومنین نائب خاتم المرسلین مولانا علی علیہ السلام

اُبھارین جوش بیتابی بہ آتش تمنا ہم بھی
بتون کو تو سہی توبہ بلا دی ہو دم بھر مین
سمجھنے والے اس فرق حقیقی پر نظر ڈالین
مجازات محبت کا نہ جانے حشر کیا ہوگا
یہ جور ناروا صرف اسلئے ہین دار دنیا مین
نمود حسن کی سوجی کسکو نقصان جبکہ تدبیرین
گری جب کڑکڑا کے برق سوزان کوہ سینا پر

نصیحت ہین باب حرم پر دین صدا ہم بھی
غرور حسن وہ رکھتے ہین تو آہ رسا ہم بھی
وہ جتنے بیوفا ہین اُتنے ہی ہین باوفا ہم بھی
ستم پر انکو نازش ہے تو خواہان قضا ہم بھی
معاذ اللہ ڈر کے کہہ اٹھین آخر خدا ہم بھی
لئے تھے محفل فطرت مین دلکا آئینا ہم بھی
لئے دل ہین کھڑے تھے حسرت صورت نما ہم بھی

جہانِ عشق مین نیرنگ بدنامی کا خطرہ کیا
مہ کنعان کے پہلے سے ہین تہمت آشنا ہم بھی

بڑھے جتنی محبت باطنی احساس بڑھتے ہین
نگاہون سے سمجھ لیتے ہین دل کا مدعا ہم بھی

ادا سے امتحانگہ مین اُٹھے تو ہاتھ قاتل کا
تلے بیٹھے ہوئے ہین بہر توصیف جفا ہم بھی

جراحاتِ زبان کی چاشنی درد کیا کہئے
کہ ہنس پڑتے ہین سنکر کوئی حرف ناسزا ہم بھی

شکستہ خاطری مین آہ ہونکا دم کس قیامت ہے
الٹا جلتے ہین پردۂ خلوت سرا ہم بھی

جنون عشق مین دنیا ہے پاس اور پھر نہین کوئی
بنا نا جانتے ہین محفل خلوت نما ہم بھی

خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمے آید
کہ پتھر بنگئے ہین وقت عرض مدعا ہم بھی

رہی پردے مین برق طور بھی تحریک کی خواہان
کوئی چھیڑے تو چھیڑین اپنے دلکا ماجرا ہم بھی

طلسم عشق مین مشکل پہ مشکل ہو مگر ڈر کیا
کہ رکھتے ہین خدا کے فضل سے مشکلکشا ہم بھی

امیرالمومنین مشکلکشا مولود بیت اللہ
جہاز شرع کا کہتے ہین جس کو ناخدا ہم بھی

لگائے ہین اگر بنت الاسد بچہ کلیجے سے
لئے رہین مثل ایمان قلب مین جوش ولا ہم بھی

جگہ پھر دی جدار کعبہ نے بنت الاسد نکلین
چلو سے آئین کحل دیدۂ حق آشنا ہم بھی

رسول اللہ کا نائب خدا کے گھر سے آتا ہے
چلین صل علے کہتے ہوئے دیکھین ذرا ہم بھی

جمالِ حسن کے جذبات [illegible] کا اثر دیکھو
یہ کہکر بت گرے سرمہ بنالین خاک پا ہم بھی

نگاہین اپنی اب جبریل کی نظرون کے آگے ہین
نبی کی گود مین دیکھ آئے بندۂ حق نما ہم بھی

پھرین محروم جس دارالشفا سے مادرِ عیسے
وہین سے لائے بیماری عصیان کی دوا ہم بھی

کلیم اللہ کو اس وادی مین یکتا کہہ سکین کیونکر
بعینہ دیکھتے ہین آنکھ سے نور خدا ہم بھی

ہوئی جب فکر مطلع غیب سے محشر صدا آئی
ہین مدح دوست مین آمادۂ صل علا ہم بھی

چلے اب حرم سے لیکے نفس مدعا ہم بھی
علی کو یا سمجھے رکھتے ہین کوئی خدا ہم بھی

غدیرِ خم کا افسانہ قیامت تک نہ بھولینگے
تصدق تجھپہ اے قائم مقام مصطفا ہم بھی

علی کی پیروی سے اتنی قدرت ہوگئی حاصل
کوئی پوچھے تو بتلا دین جنان کا راستا ہم بھی

قیامت مین جو چشم لطف چھلکے گی غلامون کو
صدا ہر موئے تن دیگا کہ ہم بھی ہین شہا ہم بھی

ترے جوشِ سخاوت کا یقین تفسیرِ ایمان ہے
ملائک کے مقابل عرش پر ہے اب دماغ اپنا
حرم میں آنکھوں سے دوشِ رسول اللہ پر دیکھا
ترے دعوائے الفت میں اگر کاٹے زبان کوئی
ملائک پر نہیں موقوف اے نفسِ رسول اللہ
دو عالم گونج اُٹھے تعریف سے شمشیر ضربت کی
اُمیدِ لطف مولا خود ہی بڑھ کے بخشوائے گی
مے حبِ علی کافی ہے عیسیٰ کی ضرورت کیا
خدا چاہے تو مرتے دم زبان سے یا علی نکلے
نصیری پر نظر کرتے ہیں اور اپنی محبت پر
دیا جب واسطہ حبل المتین کا بس مراد آئی
لڑائی میں حوالے کر دی تلوار اپنے دشمن کو
ہمیں پر کچھ نہیں موقوف قول انبیا یہ ہے
تمنائیں یہ کہتی ہیں کہ برپا حشر جلدی ہو
کوئی روح الامین سے پوچھے تو بازو پہ کیا گذری
نجف کی خاک کے دو ذرّے آنکھوں میں جو سرمہ ہوں
وہ استغنائے باطن ہے نظر سے گر گئی دنیا
ارے صوفی علی کا نام لے لے اور فنا ہو جا
فقیرانہ لگائی جب صدا باب الحوائج پر
زیارت کر کے وجہ اللہ کی چشمِ دوربین پائی
خدا سے یا علی تجھکو جدا کہنا قیامت ہے
ملائک ہم زبان کیونکر نہوں امرِ حقیقی ہے
نصیری صرف اسمِ ذات سے قطعِ نظر کر لے

کتاب اللہ میں دیکھے ہوئے ہیں انّما ہم بھی
غرور اسکا کہ رکھتے ہیں تجھ ایسا پیشوا ہم بھی
سمجھتے ہیں ترے قدموں کی جائے ارتقا ہم بھی
کرینگے اُف نہ منھ سے ہیں اگر پُرکھ بادفا ہم بھی
ترا نام آتے ہی کہہ اُٹھتے ہیں صلِ علیٰ ہم بھی
ملائک کی زبانی سُن چکے ہیں لافتا ہم بھی
جب آئینگے قیامت میں سرِ دار القضا ہم بھی
کہ رکھتے ہیں یہ بیماریِ عصیاں کی دوا ہم بھی
کبھی جو کچھ کہا کر دینگے اُسکی انتہا ہم بھی
الٰہی خیر بیخود ہیں دمِ جوشِ ولا ہم بھی
ہلا دیتے ہیں یوں زنجیرِ عرشِ کبریا ہم بھی
تصدق اس کرم پر اے علی مرتضیٰ ہم بھی
لگائے ہیں ترے بابِ کرم سے آسرا ہم بھی
تجھے آنکھوں سے دیکھیں صاحبِ تاجِ لوا ہم بھی
تمنا تھی کہ دیکھیں قوتِ خیبر کشا ہم بھی
سمجھ لیں پا گئے بس حالِ ارض و سما ہم بھی
گدائی سے نجف کی ہو گئے ہیں بادشا ہم بھی
تو سچے دل سے پھر مانیں ترا عشقِ خدا ہم بھی
پکارے انبیا اس آستان کے ہیں گدا ہم بھی
اشاروں میں بتا سکتے ہیں معنیٔ بقا ہم بھی
سُنے بیٹھے ہیں افسانہ شبِ معراج کا ہم بھی
سمجھتے ہیں تجھے سردارِ جملہ اوصیا ہم بھی
تو پھر دیکھے علی کو کہتے ہیں معنًا خدا ہم بھی

علی حامی ہوئے جنت سے اپنی اور خدا اپنا | ڈرین کیون وار دنیا مین اگر ہین خبطا ہم بھی
جلا دل سوز عشق حیدری سے اور ہوا پارس | بنا لیتے ہین یون فضل خدا سے کیمیا ہم بھی
نظر سیاہ سے روشن پر جو کی آنکھین بکار اٹھین | اگر شمس الضحیٰ وہ ہے تو ہین بدر الدجا ہم بھی
محمد جوش وصف حیدری کو روکے رہتے تھے | یہ ڈر تھا گر کے سجدے مین نہ کہہ اٹھین خدا ہم بھی
زبان کلک سے شان غلو پیدا نہ ہو جائے | کئے دیتے ہین مختصر ختم اب مدح و ثنا ہم بھی
ملائک کی صفون مین شور اگر برپا ہے آمین کا | زبان تک بے تکلف لاتے ہین حرف دعا ہم بھی
رہے قائم یہ محفل تا ظہور حضرت حجت | حضور ناصر ملت مین ہون مدحت سرا ہم بھی
ظہیر شرع کہلائین نصیر ملت پیشوا | کھڑے ہون کعبہ طاعت مین با اقتدا ہم بھی

قطعہ

رجب کی تیرھوین تاریخ آئی اے ساقی | دکھا دے جلوہ صہبا دعائین لے ساقی
عروج سے مہ کامل کے آنکھ جھپک نہ جائے | پئے خدا مجھے چھلکا کے جام دے ساقی

رباعی

اسلامیون کا عقدہ کشا آتا ہے | ہادی و امام رہنما آتا ہے
کیونکر نہ کرین شکر کے سجدے | کعبے سے نصیری کا خدا آتا ہے

گوہر مراد

در ولادت فرزند ابوطالب اسد اللہ الغالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

اہل نظر دیکھ لین جذبہ عشق صنم | محشر شوریدہ سر جاتا ہے سوئے حرم
اہل تماشا کی بھیڑ ساتھ مین ہے دور دور | سننے کو اسرار عشق چھیڑ رہے ہین بہم
جوش مین مجذوب کو سوجھتا کچھ بھی نہین | بھرتا ہے ہر سانس مین شدت وحشت کا دم
عالم باطن کی شرح وسعت جنون سے ہوئی | چاک گریبان کا شکل [illegible]
عشق مجازی کی قدر دیکھئے اب تو ہوئی | ناصح و واعظ سے یون کہہ رہا ہے [illegible]
کرتے ہین جس سمت سب سجدے بصد احترام | آج وہ ہے سر زمین اور یہ نشان قدم

فشقۂ صندل پہ تھا کفر کا فتویٰ حضور
رشتۂ زنار سے راہ تمنا ملی
آہ دلِ مضطرب نقش جما ہی گئی
تزکیۂ نفس ہے خضر طلسمات حسیر
نقشِ خیال وفا دیکھ کے آئے ہنسی
اُن کے دہن پر فدا اُن کی زبان کی نثار
دل کی خوشی ناخوشی راحت و ایذا کا فرق
شورِ قیامت اُٹھے یا ہو جہان منقلب
خون رگِ جان مین ہو اتنا تو رنگ سواد
ضبطِ سرشکِ فراق اتنا ہو فرحت فزا
دیدۂ دل سے ہو یون سیرِ طلسم حیات
تکملۂ شوق مین ظاہر و باطن ہو یون
شبنم و خورشید کا پیش نظر ہو سمان
مرکزِ اعمال تک نیت خالص رہے
درد کی تکلیف مین پھر تلاش دوا
نفس اگر پاک ہو باب تمنا تو کیا
بنت اسد کی دعا کر گئی کار عجب
ایسے تو مہمان ہون کوئی تکلف نہین
کعبے مین بنت اسد آئی ہین اس شان سے
مرکزِ اسلام کے دل کی مراد آ گئی
کعبے سے تا عرش پاک ہو گئی فصلِ بہار
طیبِ طاہر چہ گھر سے خدا کے چلی
پیش حبیبِ خدا نذر چڑھانی جو ہے

دیکھئے اب سر پہ ہے کس کے خدا کا کرم
ڈھونڈھ لیا نظرون نے جادۂ بیت الصنم
کیا ہوا اتنا قوس کا دم جو بھرا دمبدم
دیر کا ہو معتکف یا کہ اسیر حرم
لوحِ مقدر مین ہون گو کہ لکھے غم پہ غم
کھاتے ہون جو بوالہوس دوست کی سو سو قسم
ذوق خیالات ہے دوزخ و باغ ارم
ہے مگر انسان وہی جو رہے ثابت قدم
حرف وفا کے نہین جوہر تیغ ستم
آئے پسینہ سے بھی نکہت ایذائے غم
آئے نظر ایک ہی شکل وجود و عدم
لذت تکلیف سے منھ پہ ہنسی دل مین غم
جذب کرے سوز دل آنکھو نہین آئے جو نم
خوف جہنم کا ہو اور نہ شوق ارم
چاہیئے گھر سے سفر سوئے دوکان عدم
ایک اشارے ہی مین شق ہو جدار حرم
مولد حیدر بنا جو کہ تھا بیت الصنم
کھول لیا اپنے ہی ہاتھ سے باب کرم
نقش قدم ہو گئے وجہ ثبوت قدم
لیجئے پیدا ہوا ناسب فخر امم
گلشن دین بن گیا رو کش باغ ارم
ہاتھون مین اپنے لیے طفل امامت حشم
اُٹھتے ہین جلدی قدم بڑھتا ہی دل دمبدم

مطلع تازہ سنا جوشش کا ہنگام ہے — کلک مناقب نگار تجھکو خدا کی قسم
جس کے ہر اک لفظ کا اتنا ہو حسن قبول — اہل زبان مین ترا نام ہو معجز رقم

آگیا عالم مین وہ رہبر عالی حشم
رفعت عرش خدا جسکے ہے زیر قدم

حیدر صفدر علیؑ مالک کوثر علےؑ — فاتح خیبر علے دافع کفر و ظلم
قاسم نار و جنان حاکم کون و مکان — راہبر انس و جان دافع جور و ستم
باعث اکمال دین ہادی شرع مبین — ساقی خم غدیر نائب فخر امم
کاسر کفر و نفاق ناصر صدق اتفاق — زینت ملک عرب رونق شہر عجم
قوت دست نبی موجد عنتر کشی — افسر فوج خدا حامل تیغ و علم
فخر شجاعان دہر ضارب سیف دو سر — فاتح بدر و احد خندق و بیر العلم
دل سے ہے خدائی جسے کہتی ہے مولا علی — بھرتے ہین سب انس و جن جنکی محبت کا دم
الفت حیدر کے داغ سینے مین ٹرھلین ذرا — خلد برین اپنے ہی ہاتھون بنالینگے ہم
معنیٔ نام علی ہم سے کوئی پوچھ لے — نقش طلسم ابد مہر ثبوت قدم
ہاتھون کو اس کے رسا کوئی کہانتک کہے — مہر نبوت پہ ہون کعبہ مین جس کے قدم
گھر سے کھلا بارہا چرخ ابر بہار — رک نہ سکا ایک پل آپ کا دست کرم
ذات علی سے ہوا دفتر کن باسواد — نام علی سے ہوئی رونق لوح و قلم
آئینہ قدرت کا بھی کچھ نہین دیتا جواب — پوچھتے ہین آپ کا جب کوئی مانند ہم
حب علی پر فدا یہ بھی ہے اک معجزہ — دل کو نہ بیم رقیب اور نہ فرقت کا غم
آپ ہین نفس نبی آپ ہین وجہ خدا — اس کے سوا اور کیا لائین دلیل قدم
قوت ادراک سے آپ پہ جب کی نظر — ذہن مین مہمل ہوئی صورت لفظ عدم
شان عطا پر فدا آپ کی توصیف مین — جسنے کہا کوئی شعر مل گیا باغ ارم
محشر دیوانہ بھی شاعر سرکار ہی — خادم دیرینہ پر کوئی نگاہ کرم
واقعہ حمیری یاد ہے بھولا نہین — میرے بھی رخ کی صفا اب ہو چراغ عدم

تخمیس مطلع جناب اقبال شاہ (؟)

ملائک پر نظر کی اور سب کو صف بہ صف دیکھا
تحیر سے جمالِ انبیاے ماسلف دیکھا

مگر جب چشمِ الفت سے سوئے شاہ نجف دیکھا
نہ یہ رتبہ کسی کا اور نہ یہ عز و شرف دیکھا

خدا نے دیکھ کر روئے علی اپنی طرف دیکھا

مرقع حسن

در تہنیت ولادت شیر خدا جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام

دوستو حُسنِ خداداد آؤ آکر دیکھ لو
جو کہ موسےٰ نے نہ دیکھا ہو وہ منظر دیکھ لو

ایک تصویرِ حقیقت اور جلوے مختلف
دیکھ لو نیرنگیِ قدرت سراسر دیکھ لو

وقتِ نظارہ جو حائل ہون حجابانِ حجاب
خاکِ پائے دوست کا سرمہ لگا کر دیکھ لو

قوتِ باطن اگر ہو اپنا گھر ہی طور سے
چشمِ بینا سے جمالِ روئے دلبر دیکھ لو

شوق کا ممنون ہو کر جذبِ دل بڑھ جائیگا
دیکھو کیا دکھلاتی ہے چشمِ فسونگر دیکھ لو

عشق مین یہ ہے مداوے پریشان خاطری
میری آنکھون سے سوئے زلفِ معنبر دیکھ لو

یہ بھی فرمائش حیاتِ عاشقی کی روح ہے
شوق کہتا ہے ادائے بندہ پرور دیکھ لو

لن ترانی آجکل اک دور کی آواز ہے
بے تکلف دیدۂ دل سے مکرر دیکھ لو

جلوہ گاہِ ناز مین حیرت زدون پر اک نظر
دیکھتے ہین حسن عالم سوز کیون کر دیکھ لو

حسن اگر رشکِ شاہی ہے چتون فقر کی
مصر مین چلکر ذرا یوسف کے تیور دیکھ لو

کر لیا بازار کے بازار کو اپنا غلام
ایک بندے کی نگاہِ بندہ پرور دیکھ لو

سوئے کوہِ طور جانا ہو کہ بزمِ ناز مین
سب کے پہلے جلوۂ لوحِ مقدر دیکھ لو

مشق دنیا ہی مین بڑھ لے صبح محشر کیلئے
چشمِ دل کی قوتِ ضبط آزما کر دیکھ لو

ہمنے مانا طالبِ ہوش و خرد ہے چشمِ مست
نشۂ ہستی مین رنگِ دورِ ساغر دیکھ لو

اتفاقاً دیکھ لین بھولے سے جس کو اہل حسن
عمر بھر کہتا رہے وہ پھر پلٹ کر دیکھ لو

اہل دل کا گریہ خون ہے کیسا دن کے لئے
دامن امید پہ یاقوت احمر دیکھ لو

اک مرقع ہے نیا حسن و ہجر عشق کا
پائے جانان پر کسی بیتاب کا سر دیکھ لو

ہر نیرنگ یا فہرست مدح حسن ہے
فصل گل کے جوش مین سوکھ گل تر دیکھ لو

اہل دل کے تذکرے مین تشیع ہے کبھی یا نہین
جاگتے ہین ہجر کی راتون مین کیونکر دیکھ لو

گہری نظرین ڈالو گے تو دیکھنا آجائے گا
دیکھتے ہین کس طریقے سے سوے در دیکھ لو

عالم روحانیت کیا کیا تغیر خیز ہے
عاشقون کا اضطراب قلب مضطر دیکھ لو

کس طرح ولکا کنول کھلتا ہے صبح و شام ہجر
بھیگتی راتون مین نور ماہ و اختر دیکھ لو

دیکھتے ہین سب اسے جیسی نگاہ حسن ہو
دیکھو آئینہ کہ آئینے کے جوہر دیکھ لو

مردم دیدہ اگر ہو سکتے ہون تصویر شوق
اک مرقع زیب بزم عالم زر دیکھ لو

مو بمو کھل جائینگے جتنے بھی ہو اسرار حسن
دیدۂ باطن سے سوے شکل حیدر دیکھ لو

ہر بشر کے ملینگے وصف صوری معنوی
چشم بینا چاہئے دفتر کے دفتر دیکھ لو

شاہد غیبی اٹھا دے روئے حیرت سے نقاب
وجد ہو گا قدرت خلاق اکبر دیکھ لو

آنکھ مین پھرنے لگے گی علم آدم کی شبیہ
دیدۂ عرفان سے شہر علم کا در دیکھ لو

دیکھنا چاہو اگر اسرار عزم نوح کے
کشتی دین رسول اللہ کا لنگر دیکھ لو

ہیئت موسیٰ کے نظارے کی رکھتے ہو جو تاب
شیر حق کو وقت فتح باب خیبر دیکھ لو

زہد عیسیٰ کی ہین جو چوتھے فلک تک شہرتین
فقر کی حالت مین فخر نفس حیدر دیکھ لو

مطلع نو پڑھ دو اے مختشر فروغ بزم ہو
آز ما کر قوت طبع سخن ور دیکھ لو

سوے بیت اللہ چلو اسرار داور دیکھ لو
خوبی قسمت سے بندہ پرور دیکھ لو

ہوگیا روشن خدائی مین بتون کی صبح ہے
خط ابیض آج دیوار حرم پر دیکھ لو

جس جگہ مریم کو آئی تھی صدائے دور باش
بنگیا مولود حیدر آج وہ گھر دیکھ لو

روح یوسف مصر سے کعبے کو یہ کہتی چلی
آؤ آؤ حسن دلدادہ پیمبر دیکھ لو

فلک قدرت نے لکھی تفسیر خرق والتیام
خط توام لوح دیوار حرم پر دیکھ لو

محفل اہل ادب ہین اور ایک مطلع پڑھو
قدرت کا ایک روان محشر مکرر دیکھ لو

مشرق کعبہ سے نکلا مہر انور دیکھ لو
جم سکین نظرین تو نور روئے حیدر دیکھ لو

لاتی ہین بنت الاسد زیب حیات دنیوی
بے بہا گنجینۂ قدرت کا گوہر دیکھ لو

قالع خیبر کو قبضے مین کیا پھیلا کے گود
آج زور دست و بازوئے پیمبر دیکھ لو

نظرین کہتی ہین الٹ جائینگی اب دنیا کی کفر
اللہ اللہ کس قیامت کے ہین تیور دیکھ لو

لفظ کن مین ہین جو دو حرف اسکے معنی کھل گئے
آیا آغوش برادر مین برادر دیکھ لو

کرتا ہے اسلام آغوش محمد کا طواف
شور ہے مولود بیت اللہ کو آ کر دیکھ لو

مہد مین اترا نبی کی گود سے لیکر وہ زور
پارہ پارہ کلۂ خونخوار اژدر دیکھ لو

کر چکا تیار غیبی کارخانہ ذوالفقار
مردنی چھائی ہوئی مرحب کی منہ پر دیکھ لو

آمد مشکلکشا پر اف رے ہیبت کا اثر
ڈر کے مارے کانپتا ہے باب خیبر دیکھ لو

رویت معبود مین کھوتے ہو کیون ہوش و حواس
صوفیو آؤ جمال روئے حیدر دیکھ لو

مجمع قوم نصیری کو بھی لیتے آؤ ساتھ
ہر ادا مین اک نگاہ بندہ پرور دیکھ لو

جوہر آئینۂ رخ ہے کہ برق کوہ طور
دیکھو کیون صنع سکندر صنع داور دیکھ لو

یان مجال عقل کا جھگڑا نہ خرق والتیام
قدرت معراج کو بالائے منبر دیکھ لو

رات اندھیاری نہ چشم اہل عالم بند ہے
کعبۃ اللہ مین سر دوش پیمبر دیکھ لو

کوشش نور خدا کیونکر نہ ہستی سوز ہو
ہین جہنم واصل اب معبود آذر دیکھ لو

آئینہ ہو جائیگی تشریح اسرار قدیم
چلکے مولا کو میان عالم ذر دیکھ لو

قوت باطن سے تھم تھم کر عمود دین سنے
کعبے مین دوش نبی پر پائے حیدر دیکھ لو

آندھی آتی ہے خدائی اپنی بخشش کیلئے
حشر مین جذب شفیع روز محشر دیکھ لو

مدح باب علم اے محشر کہان تک چپ رہو
کھل چکے ہین رحمت معبود کے در دیکھ لو

آرزوئین دل مین نقش کامیابی ہوگئین
او بھرے ہین آئینہ مقصد مین جوہر دیکھ لو

قندیل بیت اللہ

در ولادت امیر عرب و عجم شفیع امم علی علیہ السلام

ثنا را نیر کہ جو کعبے کو بتخانہ بناتے ہین — اگر ٹوکے کوئی تو اسکو دیوانہ بناتے ہین
زمانے مین یہ کیسا انقلاب حسن معنے ہے — کہ شمع بزم کو شیدائے پروانہ بناتے ہین
جسے کیا نقش دلپذیر آخر اس تفسیر عقلی کا — کہ آیات وفا معنی کا افسانہ بناتے ہین
سر خمخانۂ دنیا یہ صنعت راس کیا آئے — ستم ہے دلکو چور اکرکے پیمانہ بناتے ہین
اگر دعولئے جذب عشق ہے شور فغان کیسا — کہ ایسون ہی کو اہل عقل دیوانہ بناتے ہین
نظر اور موقلم کی گتھیان سلجھا نہین سکتے — تکلف دیکھئے تصویر جانانہ بناتے ہین
ہجوم آہ بے تاثیر کی تزئین ظاہر ہے — فریب اہل عالم شان شاہانہ بناتے ہین
حواس خمسہ مختل ہوگئے عشق مجازی مین — اور اسیر لطف بہ اپنے کو فرزانہ بناتے ہین
حقیقت جذب باطن کی نہ سمجھے اور نہ سمجھین گے — مگر یہ کیا قیامت دلمین کاشانہ بناتے ہین
سنا کر دل کو کیا کیا نغمے ناقوس برہمن کے — نگارستان معنی کو صنم خانہ بناتے ہین
گل مقصد کے بدلے خار دامن مین نظر آئے — اگر سچ پوچھئے گلشن کو ویرانہ بناتے ہین
دماغ جان اصول نشۂ الفت سے بے پروا — فریب چشم عالم وضع رندانہ بناتے ہین
سلیقہ گریۂ غم کا نہ سیکھا دیدۂ تر نے — مگر آنسو کو در تاج شاہانہ بناتے ہین
دم خلوت ہے ممکن شاہد معنی کی آرائش — کہین زلف مسلسل بے حجابانہ بناتے ہین
کرین قبضے مین اپنے تخت شاہی بھی اگر پائین — تو پھر کسواسطے صورت فقیرانہ بناتے ہین
زمین پر یہ گھروندا بنکے قائم رہ نہین سکتا — بنائین وہ حرم کو جو صنم خانہ بناتے ہین
ہم اس خلوتکدے کو آمد ساقی کوثر سے — اگر سچ پوچھئے تو بزم رندانہ بناتے ہین
وصی مصطفےٰ سلطان دین پرور ہوا پیدا — عبادت خانہ کو دربار شاہانہ بناتے ہین
خدا کا گھر منور ہو گیا شمع امامت سے — خوشا تقدیر ہم بھی دل کو پروانہ بناتے ہین
جہان سے والیس اُلٹے پاؤن آئین حضرت مریم — بنانے والے اس گھر کو زچاخانہ بناتے ہین

تولائی ہون سرمست سخن محشر پڑھو مطلع
کہ بزم منقبت کو بزم [illegible]انہ بناتے ہین

مئے حب علی کا دل کو پیمانہ بناتے ہین
خدائی جسین گھر کرلے وہ میخانہ بناتے ہین

کوئی پیمان شکن مانگے جو ساغر منھ کی کھائیگا
غدیر خم سے مئی لا کے پیمانہ بناتے ہین

یہ وہ پیمانہ ہے جسکو جگہ دیگر سر آنکھون پر
جن وانس وملائک تاج شاہانہ بناتے ہین

یہ وہ پیمانہ ہے اہل نظر جس کی تجلی کو
چراغ محفل ایمان کا پروانہ بناتے ہین

یہ وہ پیمانہ ہے جسکی حدیث ارباب دل سنکر
دماغ وچشم کو مدہوش ومستانہ بناتے ہین

مدد اے جذبۂ باطن بڑھا دے حب حیدر کو
خدا و مصطفےٰ کے دل ہین کاشانہ بناتے ہین

قیامت کے انھین دکھلائینگے فرزانگی اپنی
ہمین عشق علی مین جو کہ دیوانہ بناتے ہین

انھین کو غیب سے ملتی ہے شاہی ملک یکتائی
ہیولون کو جو شاک چتر شاہانہ بناتے ہین

قیامت تک وہ باغ خلد کی پروا نہین کرتے
گلستان نجف مین جو کہ کاشانہ بناتے ہین

فروغ بزم قدس ایسون ہی کی شمع عبادت سے
جو قرص نیر اعظم کو [illegible] دانہ بناتے ہین

ولی اللہ ہوکر جو کی روٹی عمر بھر کھائی
یونہین دنیا سے اپنے دل کو بیگانہ بناتے ہین

خدا کی راہ مین یہ اوج نقش پائے حیدر ہے
ملائک عرش کے تاج ملوکانہ بناتے ہین

علی معمورۂ دنیا کو ویران اسلیئے سمجھے
حریم قدس کی وسعت مین کاشانہ بناتے ہین

چھٹے گا عمر بھر محشر نہ شوق منقبت خوانی
بہار گلشن جنت مین کاشانہ بناتے ہین

قطعہ

آزمائین تھین مریم بھی مقدر اپنا
پھرین محروم ہی لیکر دل مضطر اپنا

جائے میلاد علی کعبہ تعجب کیا ہے
میہمان اپنا ہے شوق اپنا ہے اور گھر اپنا

مولود مسعود

مولود امام ہمام قاتل مرحب و عنتر

چلے ہو طور پہ سننے کو موسے یار کی باتین
خدا ہی راس لائے حسرت دیدار کی باتین

غضب ہے شوق کے جذبات مین حد سے گذر جانا
کہین رسوا نہ کر ڈالین دلِ سرشار کی باتین

دمِ فکرِ جواب لن ترانی غش نہ آجائے
کہان انسان کا ذہن اور کہان اسرار کی باتین

سخن کی شوخیان اِک حد پہ قائم رہ نہین سکتین
ملال انگیز اکثر ہوتی ہین تکرار کی باتین

گواہِ شوق و استغنا ہین نظارے کے مرکز پر
کسی سرمست کی باتین کسی ہشیار کی باتین

اُٹھائے دیتی ہین کس لطف سے پردے تکلف کے
کسی ساقی کی باتین اور کسی مے خوار کی باتین

گئے وہ دن کہ پہرون بیٹھکر مجبور سُنتے تھے
اثر کے رنگ مین ڈوبی ہوئی غمخوار کی باتین

قیامت ہے مزاجِ اہلِ باطن کی بھی آزادی
کہ جس محفل مین بیٹھے چھڑ گئین دلدار کی باتین

نزاکت مین مزاجِ دوست کی تصویر بن بیٹھا
اُٹھائی جائین گی کس سے دلِ بیمار کی باتین

کبھی یہ فکر اوٹھے کیونکر نقاب عارضِ جانان
کبھی ہین چارہ کارِ زخم دامندار کی باتین

کبھی قصے طلسمِ حسن ایامِ جوانی کے
کبھی یوسف کا ذکر اور گرمی بازار کی باتین

کبھی تیرِ ادا کا زخم کھا کر دل پہ چُپ رہنا
کبھی سننے کو آمادہ لبِ سوفار کی باتین

کبھی ہمراز کی بھی چھیڑ سے تیوری پہ بل آنا
کبھی پہرون بنانا بیٹھکر بیکار کی باتین

کبھی اسلامیون کے دلپسند اخلاق کی مدحت
کبھی دیرانیون کے نخوت و پندار کی باتین

کبھی برہم مزاجی ہجر مین اپنی طبیعت سے
کبھی دلسے بوقت یادِ جانان پیار کی باتین

خلافِ عقل کہہ دینا کبھی اسرار ایمان کو
کبھی وہ گفتگو جیسے کسی دیندار کی باتین

کبھی یہ ضد کہ ہو اضداد مین بھی سلسلہ بندی
کبھی وردِ زبان ہین سبحہ و زنار کی باتین

کبھی تقریرِ ناصح پر یہ عاجز ہوکے کہہ اُٹھنا
جہان بیکار بیٹھے چھیڑ دین بیکار کی باتین

کبھی دامانِ دل کو گوہرِ مقصد سے بھر لینا
کبھی مولودِ کعبہ حیدرِ کرار کی باتین

کبھی کہنا گئین بنت الاسد اللہ کے گھر مین
کھلی دیوار سے ظاہر ہوئین اسرار کی باتین

حدیثِ جذبِ باطن ختم ہے خاموش ہم بھی ہین
خدا ہی جانے بعد اسکے پسِ دیوار کی باتین

یہ رازِ غیب عالم مین کسی سے کھل نہین سکتا
سنین اربابِ تحقیق احمد مختار کی باتین

وہ خلوت تین دن کی اور وہ مہمانی اسے توبہ
کنارِ شوق مین بچہ وہ پیہم پیار کی باتین

خدا کے شیر کی مادر وہ بیت اللہ سے نکلی
نظر مصروفِ نظارہ ہے اور دلدار کی باتین

بڑھے آغوش پھیلا دی ہمکتے آرہا حیدر
یہ دلکش ہین حبیب ایزدِ غفار کی باتین

لسان اللہ خدا کا ذکر کرتا آیا کعبے مین
کہ مہمل ہوگئین اصنام دل آزار کی باتین

پڑھو محشر وہ مطلع کہتے ہین روحِ سخن جس کو
فروغِ محفلِ اربابِ دین ہین یار کی باتین

رہین جاری زبان پہ حیدر کرّار کی باتین
یہی کام آئین گی باقی ہین سب بیکار کی باتین

مناقب ساقیِ کوثر کے لکھے یہ شرف پایا
حدیث جام ہین کاغذ یہ مجھ میخوار کی باتین

حدودِ شرع جاری کرنیوالے صاف تبلادین
یہ ہین عاقل کی باتین یا کسی سرشار کی باتین

شبِ معراج اُسی لہجہ مین اندازِ سخن رکھا
یہ مقبولِ خدا ہین حیدر کرار کی باتین

نجف مین ہر سحر اک عید تازہ ہوتی ہے مولا
ترے زوار کی خوشیان ترے زوار کی باتین

سلایا قبر مین ہم کو دکھا کر جلوۂ حیدر
نہ بھولین گی ابد تک طالعِ بیدار کی باتین

یہ اُلجھن نزع مین ہے کیون نہین ابتک علی آئے
مجھے چُپ لگ گئی سُن کر دلِ بیمار کی باتین

فضیلت سیّدہ سے کوئی پوچھے اُنکے شوہر کی
سنین شب بھر زمین و حیدرِ کرار کی باتین

لہو کی چھینٹ بعد قتل عنتر مہر نصرت تھی
کھلا یہ رمزِ مخفی جب سنین تلوار کی باتین

فضائل جانشین مصطفٰے کے روحِ ایمان ہین
کہ قرآن مین رقم ہین ایزدِ غفار کی باتین

علی کے کارنامے سُنکے اکثر ہمنے یہ دیکھا
شدید الکفر کرنے لگتے ہین دیندار کی باتین

جسے جو کچھ دیا اتنا دیا جو حد ہے دینے کی
یہ ہین مشہور عالم مین اِسی سرکار کی باتین

کشادِ بابِ خیبر اور رجز خوانی سے ظاہر ہین
علمبردار کی طاقت علمبردار کی باتین

عبورِ فوجِ حق اور باب آہن دستِ قدرت مین
قدم اوجِ ہوا پر سب یہ تھین اسرار کی باتین

دلیل سابق الاسلام یا تفسیر عرفان ہین
میانِ بطنِ مادر حیدرِ کرار کی باتین

خیالات نصیری عشق مین دیکھے تو ہم سمجھے
کہ دیوانہ بنا دیتی ہین اکثر یار کی باتین

ذرا اے ابن عباس آکے ہمسے بھی بیان کردو
سنین شب بھر جو تم نے حیدر کرار کی باتین

یہ ہے معجز بیانی اور یہ اندازِ فصاحت ہے
کہین دو جملون مین جبریل سے اسرار کی باتین

ریاضِ منقبت مین نغمہ سنجی بس لیے اے محشر
یہ مانا روح بلبل ہوتی ہین گلزار کی باتین

مدیح ساقیٔ کوثر کا جی بھر کے صلہ لے لو
دعائین بھی ہون یون جیسے کسی سرشار کی باتین

خداوندا مرے اسرار دل سے تو ہی واقف ہے
اُنھین حرف غلط کردے جو ہون آزار کی باتین

علی محبوب روحانی ہو اور مین عاشق صادق
نہ چھوٹین مرتے مرتے حسن و عشق یار کی باتین

نوید روحانی

عداوت مجھ سے تجھکو چرخ دون پرور مبارک ہو
شفق کی طرح میرا خون ترے سر پر مبارک ہو

تری لاکھون جفائین ہون تو میرا کیا بنائیگی
مجھے پہلو مین اپنے مہربان دلبر مبارک ہو

ترے جام مہ و خورشید سے کیون نہ شک ہو مجکو
مجھے خالی ہی دست یار سے ساغر مبارک ہو

مبارک ہون تجھے سو سو طرح کی کاوشین ظالم
مجھے صبر اور نظم مدحت حیدر مبارک ہو

علی پیدا ہوے اے خانۂ داور مبارک ہو
خدا کے بندون کو سلطان دین پرور مبارک ہو

جدار کعبہ شق ہونے سے شاید مدعا یہ تھا
خود اپنے منہ سے بول اٹھا خدا کا گھر مبارک ہو

کھلا خمخانۂ عرفان کا دروازہ چلو زندو
پیو باہم یہ کہکر ساغر کوثر مبارک ہو

چراغ اللہ کے گھر مین جلا ہے بعد مدت کے
تجھے کسب ضیا اے خسرو خاور مبارک ہو

عجب کیا ہے اگر اب داغ دل ہو مہر کی صورت
نصیبہ جاگ اُٹھا تیرا مہ انور مبارک ہو

جہان مین قاتل مرحب جو ہے اُسکے قدم آئے
تجھے بھی فتح اپنی اے در خیبر مبارک ہو

خدا نے جسکی الفت کے لئے تجکو بنایا تھا
نظارہ آج اُسکا اے دل مضطر مبارک ہو

پھری تیغ جفا جور و ستمگاری کی گردن پر
زمانے کو یہ شاہ معدلت گستر مبارک ہو

علی کے فیض خدمت سے ہے زور عرش پروازی
مبارک رفعت اے جبریل کے شہپر مبارک ہو

ملا ہر شعر پر اک قصر جنت مدح مولا مین
نجات آخرت محشر مین اے محشر مبارک ہو

قطعہ

بیٹھے بٹھلائے نہ چھن جائے مکان کعبہ
اپنی ہستی سے خبردار بتان کعبہ

عرش پرواز کبھی تو ہون پستی نظرین
دیکھ لو دیکھو کون آیا مہمان کعبہ

ماننے والون نے مانا ہے جسے نفس نبیؐ
کہنے والون نے کہا ہے جسے جان کعبہ

آج کچھ اور ہے اسلام کا اعزاز و وقار
آج کچھ اور نظر آتی ہے شان کعبہ

آگیا عالم اسلام مین قطب ایمان
کیون نہ تا حشر رہے نام و نشان کعبہ

دہن مہر نبوت سے یہ آواز آئی
نقش بر آب ہوئی شکل بتان کعبہ

بچے کی شکل مین ایک شیر نظر آتا ہے
خوف سے پڑگیا سناٹا میان کعبہ

فاطمہ بنت اسد نکلین ہین لیکر خوش خوش
ایک عالم کا دل اور روح روان کعبہ

پایا وہ طفل کہ جسپر ہے خدائی شیدا
تیرے قربان مین لے بخت جوان کعبہ

اپنے دامن مین گل باغ امامت پایا
دفعۃً کھل گئی دیوار مکان کعبہ

گھر مین بیٹھے رہے اور حبل متین کو پایا
پھینک دین توڑ کے زنار بتان کعبہ

مردنی چھاگئی اصنام پہ سر تا بہ قدم
آیا کعبے مین وہ کہئے جسے جان کعبہ

محشر آنکھون کو میسر ہوا دیدار علی
آگیا کام مرے عشق بتان کعبہ

قلب عالم

لو مبارک حال فطرت خدا سے مل گیا
گوہر مقصود کعبے کے خدا سے مل گیا

مسکراہٹ بن گئی تصویر دیوار حرم
مطلب دل خندۂ دندان نما سے مل گیا

یہ خزانہ غیب کا ہے یا کہ دامان مراد
مجکو جو ملنا تھا وہ بخت رسا سے مل گیا

اے زہے قسمت کہ آخر جستجو کام آگئی
جادۂ منزل کسی کے نقش پا سے مل گیا

ہر جفائے دوست ہے گویا کہ منھ مانگی مراد
زندگی کا ذائقہ آخر شغلے سے مل گیا

منزل راہ عدم کا لطف اس سے پوچھئے
دو قدم چلکر جو اپنے دلربا سے مل گیا

ذوق بربادی ہے فرط ہجر مین عین وصال
یون غبار اپنا اڑا آخر ہوا سے مل گیا

ہر نفس اسکو حیات دائمی کا لطف ہے
زندگی مین جو کوئی اہل فنا سے مل گیا

عشق کا سرمایہ جو کچھ حسن کی دنیا مین تھا
شکر کرتا ہون مجھے میری فنا سے مل گیا

[illegible] کا دشمن نے لوٹا ہاے کیا کیا ہر نفس
عشق کی منزل مین رہزن ابتدا سے مل گیا

جان مین جان آگئی یون دو دو باتین ہوگئین
اتفاقاً جب کسی درد آشنا سے مل گیا

رازدارِ عشق کو خاموش رہنا چاہیے
کیا بتاؤن جو کہ تسلیم و رضا سے مل گیا

جب ہوئی تقدیر سیدھی آسمان بھی دوست تھا
مین نے جو مانگا وہ بابِ مدعا سے مل گیا

برہمن کو ہو مبارک جنبشِ زنجیرِ دیر
لیجیے حبل المتین مجکو خدا سے مل گیا

اب مجھے یہ رازِ نورانی بتائین جبرئیل
کعبے سے پایا کہ عرشِ کبریا سے مل گیا

ہو گیا آئینۂ دل قابلِ بزمِ رسول
فاطمہ بنت الاسد کے دلربا سے مل گیا

دَور مین ملکِ امامت کے یہ ہے پہلی نوید
مجمع اربابِ ایمان رہنما سے مل گیا

عرش سے آتی ہے آغوشِ محمد تک صدا
بعد مدت آشنا اِک آشنا سے مل گیا

لو مبارک ہوگئی تفسیرِ اقرارِ الست
ابتدا کا سلسلہ آج انتہا سے مل گیا

وادیِ ایمن بنی بنت الاسد کی گود آج
مجمع اہلِ نظر نورِ خدا سے مل گیا

دونون ٹکڑے پھر ملے جیسے پسِ شق القمر
تیرھوین کو مرتضےٰ یون مصطفا سے مل گیا

مطلعِ برجستہ سرمایہ ہو دستِ غیب کا
سب کہین محشر کو بابِ مدعا سے مل گیا

جب خدا بندون کو حبِّ مرتضا سے مل گیا
مرتضیٰ آغوشِ کعبہ مین خدا سے مل گیا

ہجرِ حیدر مین غمِ فرقت ہے روحانی خوشی
زندگی کا لطف دردِ لا دوا سے مل گیا

مل گئی انگشتری سائل کو ہنگامِ نماز
ہم کو سلطانِ ولایت انما سے مل گیا

جشمِ رضوان نے نہ دیکھا ہو جو بزمِ خلد مین
ہم کو وہ سرمایۂ خوانِ اہلِ اتیٰ سے مل گیا

آجکا دن نقشِ اول صفحۂ ایمان پہ ہے
مجمعِ اسلام پہلے مقتدا سے مل گیا

جاتے ہین سب بے خوف بند آنکھین کیے اہلِ عدم
راستہ خلدِ برین کا رہنما سے مل گیا

حاصلِ کون و مکان کیونکر نہ صدقہ کیجیے
آپ کے در پر جو سائل کو صدا سے مل گیا

قدرتِ اعجاز کا ادنیٰ کرشمہ ردِ شمس
جو رجوعِ قلب نے چاہا دعا سے مل گیا

وجہ تزئینِ خدائی کیون نہو اسکا ورود
کعبے کو آئینہ جسکے نقشِ پا سے مل گیا

کعبے مین ہاں وجہِ ید اللہی کا نقشہ یون کھنچا
بُت گرے اور ہاتھ عرشِ کبریا سے مل گیا

فہم انسان مین خدائی راز آسکتا نہین
کیا کہون جو دامن مشکل کشا سے مل گیا

عقل گم تھی مدتون اوجِ علے کی فکر مین
یہ پتہ معراج مین عرشِ علا سے مل گیا

کیون گروہ اہل دین ہو غرق دریائے گناہ
کشتیِ دینِ خدا کے ناخدا سے مل گیا

قوتِ جذبِ رسالت یون شریکِ نفس تھی
دل ازل ہی مین حبیب کبریا سے مل گیا

غیب سے پیدا ہوئی اِک صورتِ تکمیل دین
آشنا منبر پہ جب دم آشنا سے مل گیا

زائرون کے واسطے راہِ نجف معراج ہے
منہ اُٹھا کر جو چلا اپنے خدا سے مل گیا

عالمِ ایجاد پر فیضِ یداللّٰہی ہے عام
حسبِ قسمت سب کو اِس حاجت روا سے مل گیا

عرضِ محشر بھی پہونچ جائے سوے بابِ قبول
دیکھے جو دل مین ہے وہ التجا سے مل گیا

خلق مین دور بقائے ناصر الملت ہو یون
دوست دیکھین قائم آلِ عبا سے مل گیا

باپ اور بھائی کے سایے مین بڑھے عمر سعید
دل پکارے یہ ثمر نخلِ دعا سے مل گیا

اہلِ ایمان مین ہو غل ہنگام فیض اجتہاد
یہ خزانہ بابِ علم مصطفا سے مل گیا

خلوتِ راز

صورتِ خلوت اور ہے محفلِ ناز اور ہے
تیرے حریم حسن کا مشاہدِ راز اور ہے

صنع سکندری پہ کیا دیدۂ دل نظر کرے
حُسنِ جہان فروز کا آئینہ ساز اور ہے

لیتے ہی جان و دل حضور سمجھے کہ دو جہان ملے
کہئے تو صاف کہدین ہم قدرتِ ناز اور ہے

مان لیا خدائی بھر نظر دین خاک ہو گئی
مذہب اہلِ ذوق مین شرح نیاز اور ہے

حق تو یہ ہے کہ ٹھوکرین معنی قم کی روح ہین
پھر بھی یہ کہہ رہا ہے دل بندہ نواز اور ہے

شمع کی زیست مختصر تجربے کس طرح بڑھین
بزم وفا مین لذت سوز و گداز اور ہے

قبر سے باغ خلد تک کتنی ملین ہین منزلین
پھر بھی یہی سُنا کئے خلوتِ راز اور ہے

خضر کی پیروی عبث کیون ہو غلامی مسیح
اہلِ فنا مین مصرفِ عمر دراز اور ہے

اُف ری خلوص بندگی بندہ بنا ہے ماہ صبر
عالمِ امتیاز مین شانِ ایاز اور ہے

جادۂ جستجو مین پاؤن اُٹھین بطرز مختلف
راہِ حقیقت اور ہے راہ مجاز اور ہے

آئینہ دار حسن دوست سیکھ لے اہل شوق سے
صورت زیب و زینت زلف دراز اور ہے

لاش شہید عشق سے پوچھے کوئی تو بول اُٹھے
اپنا ہے غسل اور کچھ اپنی نماز اور ہے

قدرت دیدۂ کلیم آگے بڑھے تو دیکھ لے
کوئی اسی حجاب مین جلوہ طراز اور ہے

جذب اگر ہو فطرتی گوہر مدعا ملے
لیکے علی کی گود مین کعبے کا ناز اور ہے

وجد مین ہین ملائکہ جھوم رہے ہین انبیا
جوش طرب مین نغمۂ اہل حجاز اور ہے

نفس رسول آگیا شرح بسیط دین ہوئی
آج کنار کعبہ مین دفتر راز اور ہے

روے علی کو دیکھ کر بنت اسد یہ کہتی ہین
ایسے جمال حسن کا آئینہ ساز اور ہے

دولت لازوال کو گھر سے خدا کے لیچلین
حسرتین دل کی اور کچھ شان نیاز اور ہے

پاکے کنار مصطفےٰ جانب دوش کی نظر
دل نے کہا کہ ایک ابھی جائے فراز اور ہے

محشر اگر ہو مدح خوان مطلع نو بھی چاہئے
آج تمھاری نظم کا سوز و گداز اور ہے

عشق علی مین صورت راز دنیا زاور ہے
رمز حقیقت اور کچھ ستر مجاز اور ہے

قدرت ممکن و محال کہتی ہے ان کو دیکھ کر
صاحب معجزہ یہ ہین شعبدہ باز اور ہے

وقت نزول انما اہل ولا پکار اُٹھے
اسکے علاوہ قدرت شاہ حجاز اور ہے

کھولئے مصحف خدا دیکھئے شرح ہل اتیٰ
انکا ہے روزہ اور کچھ ان کی نماز اور ہے

ترک متاع دنیوی بات تھی اک خفیف سی
زہد مین ورنہ قدرت شاہ حجاز اور ہے

خضر نبی کا قول ہے خلد ملی تو کیا ملی
عشق علی مین حاصل عمر دراز اور ہے

جذبۂ حسن و عشق سے راز کھلا یہ عرش پر
خلوت اہل شوق کا محرم راز اور ہے

فرد گنہ جلی تو کیا باغ ارم ملا تو کیا
عشق علی مین حاصل سوز و گداز اور ہے

مرکز دو کمان سے مین آگے بڑھا تو کھل گیا
نفس رسول پاک کی خلوت راز اور ہے

پاؤن سے تیر جب کھنچا قوت حس نے دی صدا
انکا رجوع قلب اور ان کی نماز اور ہے

محشر اُٹھا دعا کو ہاتھ باب قبول کھل گیا
آج ترا طریقۂ عرض نیاز اور ہے

کعبۂ دل کی جیب مین نقد مراد آگیا
جب یہ خیال ہو گیا بندہ نواز اور ہے

رُباعی

قسمت کو محبت نے جگانے والے ... دیکھین تو بتون کے ناز اٹھانیوالے
خود بول اُٹھی ہنس کے جدائے کعبہ ... رک سکتے نہین غیب سے آنیوالے

قطعہ

تیرھوین ماہِ رجب کی ناصرِ دین کا بیان ... قول سلطان الملائک کے مطابق ہو گیا
جوشِ عرفان مین کہی تفسیر سلطانِ نصیر ... جملہ جملہ منزل قرآن ناطق ہو گیا

مناظرۂ حقیقی

وہ مجھسے پوچھتے ہین تمکو ہمسے کتنی اُلفت ہے ... مین کہتا ہون دلِ بیتاب مین جتنی کہ قدرت ہے
وہ کہتے ہین کہ دل کیا اور بیتابی کی قدرت کیا ... مین کہتا ہون کہ یہ سب زخم فرقت کی بدولت ہے
وہ کہتے ہین ذرا تشریح کرنا زخمِ فرقت کی ... مین کہتا ہون کہ ایک ایک سانس گویا اک قیامت ہے
وہ کہتے ہین قیامت کیا ہے اور کس طرح آئیگی ... مین کہتا ہون خرام ناز و شوخیِ طبیعت ہے
وہ کہتے ہین کہ شوخیِ طبیعت کسکو کہتے ہین ... مین کہتا ہون دلِ عشاق کو اک برقِ آفت ہے
وہ کہتے ہین دکھا دو شکل مجکو برقِ آفت کی ... مین کہتا ہون حجابِ حسن مین پنہان یہ صورت ہے
وہ کہتے ہین کہ صورت کا ہیولا کیون ہوا پیدا ... مین کہتا ہون نہ پوچھو اسکو یہ اک رازِ فطرت ہے
وہ کہتے ہین ہٹے کس طرح پردہ رازِ فطرت کا ... مین کہتا ہون کہ امکانِ بشر مین کب یہ قدرت ہے
وہ کہتے ہین بذوقِ معرفت قدرت کے معنے کیا ... مین کہتا ہون اسے جانے دو یہ رازِ حقیقت ہے
وہ کہتے ہین کہ تفسیرِ حقیقت پوچھین ہم کس سے ... مین کہتا ہون ازل سے جو کہ پابندِ محبت ہے
وہ کہتے ہین کہ ہو کس طرح پابندی محبت کی ... مین کہتا ہون تم ہی جانو کہ جسکے دل کو لذت ہے
وہ کہتے ہین کہ لذت آشنا دلکی ثنا کیجیے ... مین کہتا ہون کہ جسکی زندگی ایذائے فرقت ہے
وہ کہتے ہین کوئی جیتا بھی ہے ایذا آفرین ... مین کہتا ہون کہ ایک ایک سانس گویا خوابِ راحت ہے
وہ کہتے ہین ہنسی آتی ہے ایسے خوابِ راحت پے ... مین کہتا ہون کہ ہنسئے آپکو ہنسنے کی عادت ہے
وہ کہتے ہین کہ ہنسنا داخلِ عادت نہین ہوتا ... مین کہتا ہون کہ خوبانِ جہان کی یو نہین فطرت ہے

وہ کہتے ہیں کسیکا حال فطرت کوئی کیا جانے
میں کہتا ہوں نہ بالغ دو ملین اس سے بڑھکے قدرت ہے

وہ کہتے ہیں دو بالغ ودلکی قدرت معجزہ مانوں
میں کہتا ہوں کہ مانوگے اگر حسن عقیدت ہے

وہ کہتے ہیں اس حسن عقیدت کا نتیجہ کیا
میں کہتا ہون بتاؤ کیا تمہارا دین وملت ہے

وہ کہتے ہیں کہ میرا دین وملت کوئی کیوں پوچھے
میں کہتا ہون مجھے معلوم ہے جو کچھ حقیقت ہے

وہ کہتے ہیں حقیقت وان اگر ہو خود ہی بتلا دو
میں کہتا ہون چلو سینے کبھی دو بس کیا ضرورت ہے

وہ کہتے ہیں ضرورت امتحان بدگمانی کی
میں کہتا ہون یہ استفسار بھی عین شرارت ہے

وہ کہتے ہیں شرارت دیکھی تھی برق تجلی کی
میں کہتا ہون مرے نزدیک شرح حسن لکنت ہے

وہ کہتے ہیں کہ شرح حسن لکنت کوئی سمجھا دے
میں کہتا ہون وہی جو واقف اسرار قدرت ہے

وہ کہتے ہیں کہ واقف کون سے اسرار قدرت کا
میں کہتا ہون وہی جو باب شہر علم وحکمت ہے

وہ کہتے ہیں کہ باب علم وحکمت سے ملیں کیونکر
میں کہتا ہون چلو کعبے میں آج اسکی ولادت ہے

وہ کہتے ہیں کہ کعبہ اور ولادت امر نا ممکن
میں کہتا ہون کہ دیکھو آؤ اگر چشم بصیرت ہے

وہ کہتے ہیں کہ مریم ہیں مری چشم بصیرت میں
میں کہتا ہون کہ اپنی اپنی یہ خوبی قسمت ہے

وہ کہتے ہیں حرم قسمت سے مولد ہو نہیں سکتا
میں کہتا ہون یہ ہیہات ہیں کیوں بحث وحجت ہے

وہ کہتے ہیں کہ بطلان بدیہی کیا نہیں ممکن
میں کہتا ہون کہ یہ مسلک خلاف عقل وملت ہے

وہ کہتے ہیں امور عقل وملت پوچھئے کس سے
میں کہتا ہون زبان سے اسکی جو نفس رسالت ہے

وہ کہتے ہیں تصدق جان و دل نفس رسالت پر
میں کہتا ہون فدا تم پر جو یہ جوش عقیدت ہے

وہ کہتے ہیں کوئی مطلع پڑھو جوش عقیدت کا
میں کہتا ہون کہ میری فکر کیا شایان مدحت ہے

وہ کہتے ہیں علی اسرار دان بزم وحدت ہے
میں کہتا ہون تعالی اللہ اس سے بڑھکے قدرت ہے

وہ کہتے ہیں کہ اس قدرت کا پردہ کون اٹھائیگا
میں کہتا ہون کہ واقف کو کشف جو طبیعت ہے

وہ کہتے ہیں کہاں سے اس طبیعت والے کو پائیں
میں کہتا ہون غدیر خم مناسب جائے بیعت ہے

وہ کہتے ہیں کہ بیعت کیا ہے تفسیر ید سنئے
میں کہتا ہون یہ اک ادنا ید اللہی کی قدرت ہے

وہ کہتے ہیں ید اللہی کی قدرت اور کچھ آخر
میں کہتا ہون کہ ظاہر فوق ایدیہم سے رفعت ہے

وہ کہتے ہین کہ اس نعمت کی تفصیل اور کچھ کیجئے — مین کہتا ہون شب معراج کی مشہور خلوت ہے
وہ کہتے ہین ابھی تک جنتی خلوت بھی مجمل مین — مین کہتا ہون نبوت آئینہ جوہر امامت ہے
وہ کہتے ہین کہ عرفان امامت ہو تو کیونکر ہو — مین کہتا ہون خدا و مصطفی مین بس یہ قدرت ہے
وہ کہتے ہین مناقب کیا ہین اس [illegible] کی قدرت کے — مین کہتا ہون کہ قلب اللہ اور نفس نبوت ہے
وہ کہتے ہین کہ دیکھین کس طرح نفس نبوت کو — مین کہتا ہون نجف چلئے کہ وہ طور حقیقت ہے
وہ کہتے ہین نہ دیدار اگر طور حقیقت پر — مین کہتا ہون کہ اسکا ذکر بھی عین عبادت ہے
وہ کہتے ہین جو ذکر اسکا عبادت ہے تو بسم اللہ — مین کہتا ہون عبادت ہی نہین ہے خضر جنت ہے
وہ کہتے ہین پھر اگر کوئی اگر اس خضر جنت سے — مین کہتا ہون کہ اسکے واسطے دنیا کی نعمت ہے
وہ کہتے ہین کہ ہو دنیا کی نعمت پاسے تو دنیا — مین کہتا ہون انہی کے واسطے ہول قیامت ہے
وہ کہتے ہین قیامت کا ہو کیونکر مرحلہ آسان — مین کہتا ہون جو دلمین الفت شاہ ولایت ہے
وہ کہتے ہین شہنشاہ ولایت حشر مین ہونگے — مین کہتا ہون انھین کے فرق پر تاج شفاعت ہے
وہ کہتے ہین کہ مین صدقے سر تاج شفاعت کے — مین کہتا ہون یہی تو مذہب اہل حقیقت ہے
وہ کہتے ہین حقیقت دان مذہب بات ہے کسکی — مین کہتا ہون کہ جس بندے مین پیدا شان وحدت ہے
وہ کہتے ہین بشر اور شان وحدت اسکے معنی کیا — مین کہتا ہون سراپا سے علی خالق کی قدرت ہے
وہ کہتے ہین علی خالق کی قدرت شک نہین کوئی — مین کہتا ہون یہی میرا بھی مذہب در حقیقت ہے
وہ کہتے ہین حقیقت مل گئی باہم مذاہب کی — مین کہتا ہون تو پھر بیکار طول بحث و حجت ہے
وہ کہتے ہین جو حجت ہے عبث محشر دعا مانگو — مین کہتا ہون لبون تک آئے جو کچھ دل مین حاجت ہے
وہ کہتے ہین یہ حاجت ہے گلستان نجف دیکھون — مین کہتا ہون کہ دیکھو گے جو خالص جذب الفت ہے
وہ کہتے ہین کہ خالص جذب الفت کیون ہے سمجھے بھی — مین کہتا ہون کہ طینت سے علی کی اپنی طینت ہے

قطعہ

کعبہ سے بنت الاسد نکلی ہین کیا ہی جوش مین — تیرھویں رات ایسی کب دیکھی تھی اپنے ہوش مین
عالم بالا پہ نظرین سوے دامن چشم دل — اک فلک پر ماہ کامل اک ہے آغوش مین

قطعہ

اللہ اللہ رات پر دن کا گمان ہونے لگا — آفتاب عالم آرا ہے خوشی کی روشنی
آسمان پر ماہ و انجم اور چراغان اسطرف — دو جہان مین آج پھیلی ہے علی کی روشنی

در تہنیت ولادت امیر المومنین علیہ السلام

حسن سخن

دوست کہا بگڑ گئے چاہتے ہو خدا کہین
صاف کہو ہئے خدا تمکو کہین تو کیا کہین

آئینۂ کلام کو ہوگا فروغ یا نہین
کہیے تو قصہ مختصر زلف دراز کا کہین

ڈرتے ہین جذبۂ نظر اور بھی ڈھائیگا ستم
ورنہ ہزار مرتبہ شوق سے دلربا کہین

روح روان کے پیشتر گم ہوا دل تو یہ کھلا
چشم فسون طراز کو معجزہ ادا کہین

دے کے جواب خود ہی تم عقدہ دہن کا کھولدو
وقت سکوت کیا کہین وقت کلام کیا کہین

چاہو تو گھر کے ابر اُٹھے حکم جو دو برس پڑے
دلمین جو ہے زبان کو تاب ہو تو کی دعا کہین

رخکا طلسم دلفریب دیکھین تو پھر کھلے زبان
چین بجبین ہو اگر جام جہان نما کہین

ہاتھ پہ جام آفتاب جلوہ فروز مثل دل
دیکھین اگر مسیح بھی دارو دے دوا کہین

بار شباب اُٹھاتے ہین آئیے چوم لین قدم
حسن کی جلوہ گاہ کا رہبر دو رہنما کہین

دل کی حقیقت مزاج ہمپہ کھلی نہ آج تک
تیوری پہ بل نہ آئے اگر مدعی جفا کہین

ناز و نیاز حسن و عشق ہمسے بتاتے ہین کچھ اور
تم تو بتاو چپ رہین جوش بیان یا کہین

ڈرتے ہین سنگ اگر کہین اپنا ہی دل نہ چوٹ کھائے
خواب و خیال ہے گداز موم کہین تو کیا کہین

شیخ و برہمن ایک ہین واہ رہی قدرت خیال
فیصلہ اب تمہین پہ ہے کعبہ کہ بتکدا کہین

جوش غرور حسن مین کسنے بنایا ہے نیاز
کسکی ہے یہ مراد خاص لوگ ہمین خدا کہین

پوچھو ستم کشون سے بھی تاب جواب ہو اگر
کچھ نہ کہین تو مرکز قدرت ناروا کہین

سینے مین ایک قطرہ خون فکر و خیال سے بری
آؤ سنو جو تم سکو حالت ابتدا کہین

پاتے ہی قوت شباب عالم عشق اُلٹ دیا
اسکے سوا کچھ اور بھی قصہ انتہا کہین

مشق غرور ناز سے یہ بھی ہو سعی باطنی
بزم سخن مین غیر بھی آئینہ ولا کہین

جذبۂ حسن کامیاب تمکو حسین بنا چکا
عشق بھی ہو معین اگر عاشق مرتضیٰ کہین

آئی رجب کی تیرھوین کعبے مین آئے مرتضیٰ
کہتے ہین خدا سے برہمن کیون نہ خدا نما کہین

ماہ فلک کے ساتھ زمین کو ہو گیا کمال
واقعہ آج ہی سے ہم خم غدیر کا کہین

بنت اسد کی گود کو دیکھ کے کہتے ہین ملک
باب شبیہہ بند ہے کوئی بتائے کیا کہین

جلوۂ نور کبریا دیکھ کے سجدے مین گرے
کیون نہ بتان کو شیخ جی آج سے پارسا کہین

کعبے کا دورۂ قدیم دور جدید سے مٹا
کہتے تھے جو صنم صنم اب وہ خدا خدا کہین

بزم حریم قلب سے مطلع نو کا ہو ظہور
سنتے ہی زبان حال مین نغمہ ہی ادا کہین

کعبے کو آج اے خدا تو ہی بتا دے کیا کہین
کعبہ کہین کہ مولد نائب مصطفٰے کہین

عرش سے آ کے فرش پہ ہمکو بتائین جبرئیل
کعبہ کہین کہ مسقط الراس شہ ہدا کہین

سائل عرش سیر ہی کاش یہ عقدہ کھول دے
کعبہ کہین کہ مسکن خسرو انما کہین

ذلہ ربائے خوان جود کیلیے چپ ہین بول اٹھین
کعبہ کہین کہ منزل سورۂ ہل اتی کہین

جنگ احد کے جان نثار زندہ ہین کچھ جواب دین
کعبہ کہین کہ مرکز خسرو لافتا کہین

مہر نبوت اٹھتے ہی جلد یہ عقدہ کھولدے
کعبہ کہین کہ مظہر رفعت مرتضا کہین

اپنی خدائی کی قسم کھاکے صنم پکار اٹھین
کعبہ کہین کہ بتکدہ ہمکو بتائین کیا کہین

طور نظارہ سوز سے آپ بتائین اے کلیم
کعبہ کہین کہ مامن جلوۂ کبریا کہین

بنت اسد کی گود سے کاش صدا بلند ہو
کعبہ کہین کہ مخزن حاصل ماسوا کہین

کعبے کو جسکی ذات سے اتنی ملین فضیلتین
عالم ممکنات مین اسکو کہین تو کیا کہین

مین تھا اسی خیال مین بولا نصیری اسطرح
نور خدا کا تم کہو ہم جو کہین خدا کہین

مین نے کہا کہ الحذر اتنا غلو جنون ہے
اسنے کہا تو کیون نہ پھر سب مجھے بے خطا کہین

مین نے کہا کہ یہ خطا ایک عظیم درد ہے
بولا کہ ایسے درد کو کیون نہ مری دوا کہین

مین نے کہا الگ ہوا جادۂ مدعا سے تو
بولا اسی طریق کو مسلک مدعا کہین

مین نے کہا یہ جوش ہے مذہب عشق کے خلاف
کہنے لگا مشاہدات کیا ہین ہم اسلیے کیا کہین

مین نے کہا ولی حق نور خدا ہین شک نہین
کہنے لگا تو کیا محال ان کو اگر خدا کہین

مین نے کہا خدائی بھر کلمہ علی کا پڑھتی ہے
کہنے لگا تو کیون نہ پھر خالق دوسرا کہین

مین نے کہا مکالمہ ختم بھی ہوگا یا نہین
کہتا ہے حسن اعتقاد منزل ابھی بعید ہے
بڑھ کے خدا کی راہ مین لین جو خبر فقیر کی
سائلوںنسے اگر کوئی انکی سخا کا پوچھے حال
منطقۃ البروج مین آپکا دور مثل شمس
قدرت ممکن و محال ذات وصفات سے عیان
کفر کی لاکھون بستیان آندھیوںنسے اُجڑ گئین
پہلے ہو وصل مصطفے بعد خدا ملے ہمین
نفس محمدی ہوے نور خدا ہین فطرتاً
گھر کو خدا کی راہ مین دے کے متاع فقر لی
حشر کا روز آئے تو عید خدا دکھائے تو
کہہ کے امام دو جہان رہتی ہے فکر نا تمام
قوت ناطقہ کا زور اور بھی ہوگیا دوچند
مہر پھر آیا غرب سے پڑھ لی نماز وقت پر
حکم قضا بدل گیا روح کو عید ہوگئی
شاہد راز ہین انیس واقف کار ہین دبیر
جھاڑے جو گرد پاؤن کی سالک جادۂ خدا
مدرسۂ غدیر خم دیتا ہے یہ خبر ہمین
دیر و کنشت مین اگر جلوہ فروز ہون حضور
خدمت مصطفے مین ہے فرط ادب سے یہ سوال
محتشم بذلہ سنج بس نغمۂ مدح تا کجا
دامن دل عطائے غیب قبل دعا کے بھر گئی

بولا خدا کہین گے ہم آپ خدا نما کہین
دل کی یہ ضد علی کو ہم قبلۂ اتقا کہین
نقش قدم کو مرکز دائرہ سخا کہین
حلقہ بگوش ہوتے ہی معنی انما کہین
نور کا مبتدا کہین نور کا منتہا کہین
ایسے بشر کو اے خدا تو ہی بتا دے کیا کہین
موجۂ تیغ تیز کو چلتی ہوئی ہوا کہین
قصہ اگر زبانسے انکے فراق کا کہین
کیون نہ انھین بھی باعث خلقت ما سوا کہین
کیون نہ سریر عرش کو آپکا بوریا کہین
جسکی سند کہ انبیا آپ کو مقتدا کہین
بن نہین پڑتی کہتے کچھ فکر بھی ہے کیا کہین
حکم رسول جب ہوا دین کا منتہا کہین
جذبۂ دل کو کیون نہ ہم ناوک بے صدا کہین
عشق علی کو درد دل کیون نہ تری دوا کہین
کہدین کہ انکے حملے کو اپنی زبان مین کیا کہین
اہل نگاہ ذرون کو جام جہان نما کہین
نائب ختم انبیا خسرو دوسرا کہین
قدمون پہ گرتے ہی صنم کیسے خدا خدا کہین
ضرب کی مدح سن چکے تیغ علی کو کیا کہین
دور نہین ملائکہ وجد مین واہ وا کہین
شوق طلب ہے بے نیاز آگے کہین تو کیا کہین

رباعی

اللہ کے گھر مین کون مہمان ہے آج — کیا دور خدائی مین یہ سامان ہے آج
میلاد علی یہ راز فطرت کا کھلا — اک نور سے عالم مین چراغان ہے آج

رباعی

طاقت ہوئی کچھ اور نبوت کی آج — اصنام کو ساعت ہی قیامت کی آج
کہتی ہے یہ شق ہو کے جدار کعبہ — مضبوط ہوئی نیو خلافت کی آج

در تہنیت ولادت مولود کعبہ

ہادی اول امام رہنما پیدا ہوا — لو حجاب کعبہ سے قبلہ نما پیدا ہوا
تیرھوین ماہ رجب کی ماہ کامل کو فروغ — آسمان شرع کا بدر الدجی پیدا ہوا
مہر مغرب سے پھرا جسکے لیے بعد غروب — آسمان دین پہ وہ شمس الضحی پیدا ہوا
ہنس کے مثل گل جدار کعبہ نے آواز دی — گلشن اسلام مین مشکلکشا پیدا ہوا
آرہی ہے یہ رگ جان نصیری سے صدا — خانۂ معبود مین میرا خدا پیدا ہوا
بڑھ گیا سائل کا دل ہاتھون انگوٹھی لیکے — سن لیا جب تاجدار انما پیدا ہوا
عرش سے آواز دیتی ہے زبان ذوالفقار — اے نبی ہے قسمت کہ شاہ لافتا پیدا ہوا
کہتی ہے جسکو خدائی بھر امیر المومنین — دور مین اسلام کے وہ مقتدا پیدا ہوا
آخری پوتا ہے جسکا رہبر عیسی و خضر — وسعت عالم مین ایسا رہنما پیدا ہوا
کعبے سے عرش خدا تک یون فرشتون مین ہے شور — زوج زہرا جانشین مصطفا پیدا ہوا
روح مرحب پیکر خاکی مین گھبرانے لگی — حامل تیغ دو دم خیبر کشا پیدا ہوا
سوتے سوتے جاگ اٹھے یہ کعبے کے اصنام حرم — صبح طالع ہو گئی نور خدا پیدا ہوا
اے بتان کعبہ سجدے کو جھکو بہر خدا — غل ہے دنیا مین نصیری کا خدا پیدا ہوا
روشنی ہے لکھنؤ سے آج کوہ طور تک — آؤ محشر دیکھین نور کبریا پیدا ہوا

قطعہ

گھیرے بیٹھے ہین غدیر خم نفیر مست آج
اپنا صدقہ سا قیا آشفتہ حالون کو سے

جوش مین من کنت مولا کہکے دل توڑے لیا
ہاتھ اُٹھا کر کوئی جام اللہ والون کو سے

خمکدۂ غدیر

اللہ صلہ دیگا صحرائے قیامت مین
قاصد نہ کمی کرنا تبلیغ رسالت مین

کوشش سے نہ باز آنا دیوانہ کہے کوئی
گل ہوتے ہین کانٹے بھی گلزار مودت مین

یہ خط نہین خطبہ ہے تفسیر بلاغت کا
سطرین کہ رگ جان ہین تصویر فصاحت مین

انسان تو کیا شے ہے جبریل سبق لینگے
مضمر ہین رموز ایسے الفاظ عبارت مین

یہ امر بدیہی ہے ہو جذب اگر خالص
گلشن کی ہون تاثیرین آتش کی حرارت مین

سب وحی من اللہ سے لفظین مترادف ہین
پائی ہے مدد غیبی عنوان کتابت مین

کوثر سے وضو کرکے تحریر دفا چھوتا
آیات نہین نقطے ہین صفحۂ فطرت مین

تصویر وفا نامہ دیتے ہی یہ کہدینا
کچھ سُن لو زبانی بھی اقرار مودت مین

عالم پہ ہوا روشن یون دلکو کیا صدقہ
ٹوٹا تھا کوئی تارا شام شب فرقت مین

سرگرمی بیتابی جانسوز ہوئی ابتو
بجلی کی ہین تاثیرین اجزائے طبیعت مین

بستر پہ قدم رکھا دلبر کی شمیم آئی
کس طرح نہ نیند آئے شام شب ہجرت مین

شوقِ دلِ بسمل کی للہ خبر لے لو
کام آؤگے کیا آخر فردائے قیامت مین

صدقے مین تغافل کے پیام تو ظاہر ہو
دل کس کو پکارا اُٹھے تڑپے جو مصیبت مین

سوز غم فرقت کے دوزخ سے بچین کیونکر
یہ مان لیا ہمنے لیجا ؤ گے جنت مین

جب بند ہوئین آنکھین اسرار وفا دیکھے
کیا کیا نہین قدرت سے اخلاص محبت مین

تارے بھی دھندلے سے عالم کو نظر آئے
آہین جو شرر افزا کھینچین شب فرقت مین

تحفانۂ ہستی کی ہلنے لگین بنیا دین
یون تمکو پکارا ہے انجام مصیبت مین

اسرار وفا مطلب ہنس ہنس کے بیان کرنا
لکھوا دیا نام اپنا آزادونکی قسمت مین

دلکو وہی ڈھارس ہے اپنا ہو کہ ہو راحت
چہرے کی وہی رونق بیماری و صحت مین

گرتے ہوے اشکو نمین کیفیت وجدانی
بیتابی روحانی اُڑتی ہوئی رنگت مین

اک اُف یہ بلا غمکی ہر شام و سحر ٹالی
نا واقف گویائی ہنگام شکایت مین

یہ ضبط معاذ اللہ اعجاز و کرامت ہے
انسان سینے رہنا جا نکاہ مصیبت مین

یہ صبر بھی اک غیبی قوت کا نتیجہ ہے
حد سے نہ گذر جانا فکر شب و حلت مین

گردون کے ستم سہکر تیور پہ نہ بل آنا
کہنا کہ سمجھ لینگے فردائے قیامت مین

شاخونمین بجولونکی لاکھون ہی بناسے چلے
جو سانس بھری ٹھنڈی جوش غم وحشت مین

اُف کرکے اگر دیکھا سینے کے شگافون کو
کچھ اور جلا آئی آئینۂ اُلفت مین

سمجھا کہ اجل کیا ہے کہتے ہین کسے میت
جب صبح کو منہ دیکھا آئینۂ عبرت مین

ہر کام مین عاشق کو ہوتا ہے یدطولا
شاہی کا سمان باندھا محتاجی غربت مین

دکھلا دیا جو بندہ یا بندہ مثل سچ ہے
تا خم غدیر آیا ہنستا ہوا وحشت مین

لو ختم ہوئی منزل جذبات تعلق کی
لو مل گیا آتے ہی ارباب حقیقت مین

جنگل کی ہوا کھا کر سنبھلا دل دیوانہ
وسعت ہوئی نظرونکو میدان بصیرت مین

دیکھا کہ ہیولونکا مل مل کے بنا سایہ
وہ دود فغان گھٹ کر نکلا تھا جو فرقت مین

صحرا مین وہی محفل قسمت سے ہوئی برپا
آنکھون نے جسے دیکھا تھا عالم وحدت مین

لو پہنچے ہیولے نکے حجاج رسکے آکر
لو فصل بہار آئی گلزار امامت مین

منبر ہم .. مین ہمراہ ولی اللہ
ہے عکس امامت کا مرآت رسالت مین

تصویر شب اسری دکھلائی گئی دن کو
کچھ شک نہ رہے بزم ارباب بصیرت مین

لو دست محمد سے ہاتھ اُٹھا ید اللہ کا
برہان بدیہی ہے قوسین کی صورت مین

اُس ہاتھ پہ سب ملکر کیونکر نہ کرین بیعت
پردے سے جو نکلا تھا معراج کی خلوت مین

اُس ہاتھ کو آنکھون سے کیونکر نہ لگا لیجیے
جسنے کہ جلا کی ہو آئینہ قدرت مین

اُس ہاتھ کی دیرانی کیونکر نہ بلائین لین
جسنے نہ کسر رکھی کعبے کی طہارت مین

وہ ہاتھ نصیری کا کیونکر نہ بنے رہبر
اعجاز مسیحائی دکھلائے جو ضربت مین

آوازۂ من کنت جنگل مین جو گونج اُٹھا
اک شور ہوا برپا اقرار مودت مین

جھوما جو سر منبر خطبے مین کوئی واعظ
طوبا کو ہوئی جنبش اظہار مسرت مین

پھولون نہ سمائے تھے رندون کی خوشی یہ تھی
جلسون پہ ہوئے جلسے ہر گوشۂ جنت مین

معبود نصیری ہین اسلام کے رہبر ہین
عالم پہ تصرف ہے حیدر کا وزارت مین

ہمراہ نبی جانا منبر پہ نہ تھا آسان
جب تک نہ قدم پہونچین معراجکی خلوت مین

منھ سے نہ کہے کوئی تیور تو بتاتے ہین
مضمر ہے شہنشاہی اجلال خلافت مین

اے خم غدیر اپنی تقدیر پہ نازان ہو
فطرت نے ملایا ہے گلزار امامت مین

دنیا مین کوئی ردکے دھارے کو تو بے کیونکر
یہ زور بڑھا ملکر دریائے ولایت مین

اُٹھتی ہوئی موج نہر رفتار خضر صدقے
اسلام کے بیڑے کو پہونچائیگی جنت مین

پانی ہے کہ آئینہ قدرت کی تجلی کا
لہرین نہین جوہر ہین مرآت حقیقت مین

ساقی بھی وہی پایا میکش بھی وہی پلے
ملتا ہے مزاج اسکو کوثر کی طبیعت مین

مستان غدیر آؤ کوثر سے کرین بیعت
ہو بادہ کشی عید تبلیغ رسالت مین

اک چھیڑ ہے رندانہ تکرار طلب ورنہ
سب کچھ تو ملا ہمکو اس عید کی عشرت مین

سننے کے لیے مطلع بیٹھے ہین یہ متوالے
کوثر کی طرح طوفان ہو بحر فصاحت مین

مے پیکے ہون بند آنکھین یون نشہ کی غفلت مین
جس چین سے سویا تھا کوئی شب ہجرت مین

جھوٹی ہی پلا ساقی آنکھون مین پڑے ڈورے
آثار رمد جیسے ہون حالت صحت مین

شیشے سے ملا ساغر بیعت کا کھینچے نقشہ ... ہر شے سے ہے بھرتی جوش تبلیغ رسالت میں
ہون میکش دریا دل اُس ظرف مین ہٹ دینا ... باطن کا غدیر خم پیمانہ ہو صورت مین
سرمست ہوئی محفل ہان اور کوئی مطلع ... تاخیر نہ ہو محشر دورِ مے اُلفت مین

مدہوش رہو حب سلطان ولایت مین
اے نیند کے متوالو سوتا ہو جو تربت مین

قدرت کے خزانونکا سلطان جہان پرور ... کونین کا سرمایہ جسکے ید قدرت مین
توحید کے عالم کا اک شہر جسے کہئے ... اک باب کشادہ ہے جو شہر نبوت مین
یہ حد ریاضت ہے بعضون نے خدا مانا ... اجزائے حیات آخر جب ملگئے وحدت مین
بندے سے نصیری نے اسرار خدا دیکھے ... کیا دخل ہے انسانکو اللہ کی قدرت مین
یہ رمز نبی جانے یا علم خدا جانے ... پوچھو نہ علی کیا تھے انسان کی صورت مین
اخلاص عقیدت سے کہتی ہے یہ فضل اپنی ... اک نور تھا پوشیدہ ملبوس حقیقت مین
سلطان عرب بیچے نفس اپنا شب ہجرت ... اے امتیو تمکو غیرت ہو تجارت مین
مومن کی اجل کیا ہے اک جذبۂ روحانی ... مولا کا ہو نظارہ تاریکی تربت مین
جبریل کو سب بخشی خدمت کا صلہ یہ ہے ... جو کچھ کہ کرامت تھی کرسی کرامت مین
صدقے مین علی کے ہے یہ اوج محبونکا ... سب نور کی کرسی پر بیٹھین گے قیامت مین
وہ نور کی پوشاکین وہ نور فشان چہرے ... خورشید مبین جیسے ہو عالم حیرت مین
اعضا کے تناسب سے چلتا ہے پتہ اسکا ... یہ فاضل طینت ہے انسانکی صورت مین
رات آئی بہت محشر اب طول سخن کبتک ... ہے صورت خمیازہ در ہاے اجابت مین
الفاظ دعا نکلین یون برق صفت منہ سے ... آپے سے کوئی باہر جیسے ہو شرارت مین
مستان غدیر خم کیون لین نہ امنگون کی ... ہے جوش جوانی کا ایک ایک طبیعت مین
اک محو شباب اپنا مقصود دعا ٹھہرا ... آمین کا شور اُٹھے اس محفل مدحت مین
یعنے کہ تصنیف دین یون بعد کمال آئے ... سب سمجھین بہار آئی گلزار حقیقت مین
یہ علم کے گلشن کی ہے سالگرہ پہلی ... پروان چڑھے یا رب آغوش شریعت مین

دل ناصر ملت کا دیدار سے روشن ہو		شادی کے بندھن سہرے دستار فضیلت ہیں

دو ساغر دُرِّ نجف اکمالِ دین و اتمامِ نعمت

جام محبت

شب غم کا پوچھو نہ ماجرا کہ مرے دہن میں زباں نہیں
جو زباں ہو بھی تو کیا کروں کہ مجال و تاب بیاں نہیں

جو مجال و تاب بیاں بھی ہو تو نصیب ایسے کہاں سے ہوں
کہ سناؤں دل کی کہانیاں کوئی سن بھی لے یہ گماں نہیں

کوئی سن بھی لے تو یہ خوف ہے کہ ہنسی ہنسی میں نہ کہہ اٹھے
ہے بیاں میں طول تو اسقدر اور اثر کا نام و نشاں نہیں

ہزار کاوش جان و دل ہو اگر اثر بھی بیاں میں
تو یہ کس کلیجے سے سن سکوں تجھے تاب ضبط فغاں نہیں

تجھے مشق ضبط فغاں اگر تو کہے گا کون یہ طعن سے
کہ خلاف دعوی عشق ہے جو کلیجہ غم سے تپاں نہیں

جو کلیجہ غم سے تپاں بھی ہو تو یہ بات سننے میں آئیگی
نہ چھپا یا راز وفائے عشق تجھے اتنی تاب و تواں نہیں

جو چھپاؤں راز وفا کو میں کبھی تیوری پہ نہ آئے بل
وہ کہے گا کیسا یہ عشق ہے کہ مریض درد نہاں نہیں

اگر آئے درد نہاں سے غش وہ کہے گا ٹھوکریں مار کے
ارے اٹھ زمیں سے یہ ہے خدایا یہ اجل ہے خواب گراں نہیں

اگر آئے خواب گراں کبھی تو کہے گا نبض وہ دیکھ کے
اسے کیا پلائے دوا کوئی کہ بدن میں روح رواں نہیں

جو نہ پائے روح کو جسم میں تو کہیگا ہنس کے وہ غیر سے
یہ سلامتی سے وہی تو ہیں جنھیں غم تھا کاہش جاں نہیں

مجھے غم جو کاہش جاں نہ ہو تو ستم پہ اور ستم یہ ہے
وہ کہیگا جذبۂ عشق کا کہیں دل میں نام و نشاں نہیں

میں دکھاؤں جذبۂ عشق کے جو نشان زخم کی شکل میں
وہ کہیگا آکے یقیں کیا اگر آنکھ اشک فشاں نہیں

اگر آنکھ اشک فشاں بھی ہے میں بھگوؤں دامن و آستیں
وہ کہیگا اس سے حصول کیا جو لہو کی نہر رواں نہیں

جو لہو کی نہر رواں ہوئی تو ستم ظریف سے یہ سنا
کہ ہزار کوئی بنا کرے یہ وہ بیستوں کا سماں نہیں

جو دکھایا منظر بیستوں ہوئی کوہکن کی بھی ہمسری
تو کہا طریقۂ خودکشی ہے قبول اہل جہاں نہیں

جو کہا خلاف جہاں سہی یہی نا کہیں گے برا مجھے
وہ بگڑ کے بولا خبر بھی ہے کہ علاج زخم زباں نہیں

کہا میں نے زخم زباں سے مرا دل ہے خود ہی اٹھاؤنگا
وہ دکھا کے زلف کو بول اٹھا ترے دل کا اس میں نشاں نہیں

جو کہا کہ آؤ نشان دل کا نشانہ باندھ کے دیکھ لو
تو وہ بولا خاص ترے لیے مرے پاس تیر و کماں نہیں

جو کہا کہ تیر و کماں سے کیا تم ادائے ناز سے کام لو
تو وہ بولا ہوش بھی ہیں تجھے مرا ناز حسن سناں نہیں

کہا مین نے حیرستان ہو مگر آئینے پہ نظر کرو
تو وہ بولا دیکھا ہی آئینہ تیرے دلکا راز نہان نہین

جو کہا کہ راز دلی مرا وہ ہے نالہ جسکی پہنچ کہان
تو وہ بولا کیا مرا چارہ ساز علی سا شیر ژیان نہین

کہا مین نے نام علی لیا مین نے ہر گھڑی زبان سے
یہ محب کے واسطے حرز ہے یہ عدو کو وجہ امان نہین

کہا اُسنے دوست علی کا وہ کبھی ہو سکا اور نہ ہوا کبھی
جو فدا لیے نام محب نہین جو عدو کا دشمن جان نہین

کہا مین نے تیرے عقیدے کا جو نہان تھا راز وہ کھل گیا
ارے لب سخن کو ہو طول کیا کہ مجال و تاب بیان نہین

یہ محبت نہ معارضہ تھا دلیل جذبہ باطنی
کہوں ورنہ تجھسے خلاف مین کبھی آئی وہم و گمان نہین

گلے مل کے بڑھ کے بے خدا کہ ہو ملکے مدح شہ ہدا
وہ شہ ہدا کہ عدیل جسکا میان کون و مکان نہین

کہا اُسنے تیغ علی وہ ہی کہ عدیل جسکا محال ہے
کہا مین نے یہ بھی تو کہہ ذرا کہ علی سا کوئی جوان نہین

کہا اُسنے حال غدیر خم کی خبر ہے کیا سناؤن مین
کہا مین نے سارے جہان پر یہ عیان ہو را نہان نہین

کہا اُسنے حج وداع سے وہ پلٹ کے آنا رسول کا
کہا مین کہ کون وہ بزم ہی یہ بیان آج جہان نہین

ہوا زیب مسند احمدی وہ جہان کا رہبر و رہنما
کوئی مثل اسکا جو ڈھونڈئیے تو میان کون و مکان نہین

یہاں شہر تھی روز غدیر کا کہ خوشی سے عید ہی ہر طرف
کوئی آج کہ اشک نشان نہین کبھی دیکھین ہم کا نشان نہین

شہ لو کشف ہوا بادشاہ ہو مین آنکھین خلق کی دیکھین
یہی منتہائے نگاہ ہے کہ رہ غیب ہی نہان نہین

دم شادمانی و عیش ہی مین سناؤن مطلع نو کوئی
سر بزم شور درود ہے کہ ترانہ ہے یہ فغان نہین

ترے پوچنے کو اگر لیے علی جو کہ امام زمان نہین
مرا اعتقاد کیا رہیگا یہ عیان ہے کفر نہان نہین

ترے واقعات غدیر خم کو بھلا سکے دلسے اگر کوئی
اسے کیسے شوق تھے روز حق بجز اہل جہان نہین

نہین چارہ ساز مسیح بھی تو خدا ہی جانے کریگا کیا
ترے تیر عشق کی زد سے جو کسیکا قلب نشان نہین

یہ علاوہ زور ید اللہی ہے پہ شرف یون ہے فنا اثر
رکھے پاؤن دوش رسول پر جو حرم مین نقش بتان نہین

جو رہا بھی نقش بتاؤن تو کہا وہ نظر میں نقش بر آب ہے
کہ خدائی پر ہے مین خدائی کا کہین نام او نشان نہین

وہ بشر ہون یا ہون ملائکہ کوئی جن ہو یا کہ پیمبر ہو
دم نطق تجھکو ہو یا مین کسی سے کبھی عجز لسان نہین

دیا ایک کو جواب صاف کسی نے بھی پوچھا جو مسئلہ
ہے کھلا یا باب علوم کی یہ دہن مین ہیچ زبان نہین

جو ہزار جانین بھی دے خدا مین نثار حب علی کرون
غم ہجر جتنا بڑھے بڑھے کبھی دلپہ بار گران نہین

جذبات روحانی

پیام وصل حبیب لے آ کہ وقت ہی بندہ پروری کا ۔ خدا کی جانب سے تم کو قاصد ملیگا رتبہ پیمبری کا

رسول ارباب عشق ہے تو زبان سے پتھر کو موم کرنا ۔ دکھاتا جاتا ہر اک نفس مین جواب اعجاز دلبری کا

جہان کے شر سے بچائیگا وہ زبان پہ تائید جسکی ہوگی ۔ لگائے الزام لاکھ کوئی سخن پہ طرز فسونگری کا

یہ باتون باتون مین پوچھ لینا نصیب الفت جسے کا کیونکر ۔ نگاہ جان بخش سے بتادو تصدق اپنی ستمگری کا

نشانہ بازی کی تجربت مین خیال اسکا بھی کچھ کیا تھا ۔ بھر گیا ناسور کس ادا سے خدنگ ترکش کی سری کا

بیان حال فراق یون ہو وہ ہنس دین اس کو منہ پہ رکھ کے ۔ چھپا لے حسن سخن کا پردہ جو راز ہے شکوہ گستری کا

لہو مین رگ کھانے لگی آیا وہ جوش جس سے کہ شوق ابھرا ۔ بندھا جو مانند راز الفت خیال گیسوے عنبری کا

نفیر خواب شباب سے کچھ ہوئی نہ تسکین شام وعدہ ۔ جواب معقول کوئی دیتے دل حزین کی نوا گری کا

غلام یوسف بنائے جائین بری ہو غم سے دل زلیخا ۔ ازل کے نسخے یہی ہی شاید رواج بازار دلبری کا

بڑھا غرور شباب اتنا رہا نہ ادراک دوست دشمن ۔ یہی ادا ہی تو بندہ پرور خدا ہی حافظ ستمگری کا

مسیح بنکر دماغ پہونچا فلک پہ لیکن نہ کام آئے ۔ ہزار فریاد کی کسی نے کہ وقت ہی بندہ پروری کا

طلسم نیرنگ عاشقی کو دکھا کے منہ پر نقاب ڈالی ۔ دماغ وہ دیکے بھی نہ نکلا عمل ہم ایسونکی جانبری کا

یہ گھر سے گھر سے ہین زخم کیسے دل حزین مین بتائے کوئی ۔ لکھا ہوا ہے خط جلی مین فسانہ کسکی ستمگری کا

نشانہ بازی آہ کسکو دکھاتے دنیا تو سو رہی تھی ۔ بجھا بجھا سا رہا ہی شب بھر چراغ گردون اخضری کا

ہٹاؤن داغ جگر سے پھاہا دکھاؤن سوز وفا کا عالم ۔ مروت اسکی ہی گھٹ نہ جائے فروغ سلطان خاوری کا

وہ وقت آیا کہ روح پیکر کو چھوڑ کے چلی ہی پیام رخصت ۔ کہانتک آخر کرون سہارا یہین تمسے الطاف گستری کا

کبھی تو دم بھر کو دیکھ جاؤ کہ دیکھتا ہین جہان کے تیور ۔ ہمارا ذمہ جو کچھ بھی بگڑے غرور و ناز ستمگری کا

اگر نہ آئے تو یہ شکایت بعید کیا ہی کہ خود ہی پہونچے ۔ غدیر خم تک جو محکمہ ہے فروغ انصاف پروری کا

یہی وہ مرکز ہی جسجگہ پر رسول جبریل بنکے آئے ۔ یہین حبیب خدا نے آکر خطاب پایا پیمبری کا

کہان ہو اہل بصیرت آؤ جمال قدرت تو دیکھ جاؤ ۔ فراز منبر پہ ہے مرقع شکوہ و اجلال حیدری کا

[illegible] کھینچے جاتی عبا سے دامن زمین کا جھاڑا ۔ کہ چشم جبریل کا بنا سرمہ غبار اس بزم قیصری کا

بنایا پالان کا جو منبر تمام اسلامیوں نے ملکر
دل زمین سے صدا یہ آئی جواب ہے عرش داوری کا

خطیب اُمی لقب کے تیور عروج منبر پہ دیدنی تھے
زبان کی تحریک سے کھلا جب دہانہ بحر سخنوری کا

اشارہ مین ڈوبی ہوئی وہ لفظین بہم وہ جلوئین کہ بط تھی
کہ جیسے قرآن مین سلسلہ ہو نزول احکام داوری کا

حجاب اسرار سے نکلکر بنا ہے تفسیر نفس آخر
وہ تین حرفونکا لفظ بلّغ کہ جزو تھا جو پیمبری کا

نہ پوچھو من کنت کی بلاغت لسان عیسیٰ کے لب سے پیچھے
لبون سے دو لفظ باہر آکے ادا ہوا حق برادری کا

نبی نے دست علی اُٹھایا عمود نور بلند کا چمکا
ستارہ مانند بدر نکلا فروغ اقبال افسری کا

فراز منبر سے نیچے اُترا امیر ملک خدا سے برحق
جہان کے سکہ پھر ایک دلپر شکوہ وا جلال حیدری کا

اشارے کرکے بلا رہی ہین بہشت آنکھین بچھا رہا ہے
کہ دور رہا وہین چل رہا ہو زلال صہبا کوثری کا

حقیقت اس دل کے ملنے کی کہلی نہ مانند افسر قدرت
کہ جسکی روحانیت ہے مرکز کمال دین پیمبری کا

نبی کے نائب علی ہوئے ہین برائے بیعت چلی خدائی
کہ سر پہ ہے تاج افسری کا بدن پہ ملبوس افسری کا

شدید گرمی مین دوپہر کی یہ حسن محنت کا ہے نتیجہ
عرق جبین پر بنا ہوا تھا زلال صہبائے کوثری کا

نگاہ شمشیر زن کے تیور دکھا رہے ہین وہ رعب و ہیبت
خدا نے چاہا تو پوچھ لینگے مزاج ایک ایک خیبری کا

علی چلے ہین غدیر خم سے نقیب ہاتف ہے آگے آگے
زمین پہ نقش قدم نہین ہین یہ آئینہ ہے غضنفری کا

مدیح ساقی حوض کوثر مین پڑھ دو محشر تم لیا مطلع
کہ مست و مدہوش ہو زمانہ شراب جام سخنوری کا

رضائے اسلام سے نہ کیونکر خطاب پائے وہ رہبری کا
کہ بزم معراج جسنے دیکھی فروغ دیکھا پیمبری کا

جہان فطرت مین اُسکا ہمسر خیال انسان کہاں سے لائے
کہ جسکی ذات و صفات احمد سے ادعا ہو برابری کا

یہ جسکے بچپن کی ہو کرامت وہ کیون نہ دست خدا ہو بڑھکر
پڑھا ہے کلمہ دہان اژدر نے زور بازوئے حیدری کا

شکست خیبر کی اصل ہی کیا کشاد کار محال کیا ہے
اگر یہ چاہین نشان مٹا دین جہان سے سد سکندری کا

جمال وحدت کی ضو فشانی دل علی مین ہوا اسطرح پر
ہمیشہ روشن رہیگا جس سے چراغ دین پیمبری کا

جلا اُٹھا صحرائے بدر جس سے لگا دی خندق مین آگ جسنے
وہ ایک شعلہ تھا برق افگن جمال شمشیر حیدری کا

اگر نصیری کو ہو اشارہ زبان حق کو سبق پڑھا دے
خضر پیمبر کو رہبری کا مسیح کو بندہ پروری کا

قدم جو دوش نبی پہ رکھے حرم کی دیوارین کانپ اُٹھین
بتون مین اک تازہ حشر اُٹھا جلال و تشریف حیدری کا

ہوئے اعجاز سے زمین پہ خدا برہمن کے آگئے ہین
بہت جگایا مگر نہ جاگا نصیب افسون دلبری کا

میہمان بزم قدیم ہم اسکو ضرور دیکھینگے چشم دل سے
قرار پائے ازل کے پہلے جو نفس محبوب داوری کا

اٹھا کے پردہ اسی پہ نظرین پڑینگی معراج مین کبھی جو
کہ جسکی آواز مین ہی مضمر سکون قلب پیمبری کا

در خیبر اسی کا ہاتھ ہر ایک سے ہی بلند و بالا
بلا کے گھر سے جسے نبی نے نشان بخشا ہو افسری کا

لپیٹ کے نام سے اسکے ہم بھی ضرور جائینگے سوئے جنت
کہ بزم فطرت مین جسنے پہنا تھا تاج و ملبوس افسری کا

اگر ہو خواہان رحمت حق علی علی کہہ علی علی کہہ
علی علی کہہ جہان دین مین اگر ہو ارمان برتری کا

علی علی کہہ کہ نقش ایمان کا تزکیہ ہو ہر اک نفس مین
علی علی کہہ اگر ابو ذر سے شوق رکھتا ہو ہمسری کا

علی علی کہہ کہ ساز نغمہ سے اہل جنت کو وجد آئے
رہا جو خوشنودئ خدا مین یونہین فراہم نواگری کا

علی علی کہہ کہ فرد عصیان ہو خاک سوز اثر سے جلکر
دل مخالف بھی جل اٹھے اثر ہی یہ حب حیدری کا

علی علی کہہ کہ ہر نفس مین ہوائے عرفان کے آئین جھونکے
علی علی کہہ کہ تجکو ہمدم سمجھ لین نفس پیمبری کا

علی علی کہہ کہ شش جہت مین قبول حسن عمل ہو تیرا
علی علی کہہ کہ تجکو پیرو مجتہد لین سب این جعفری کا

علی علی کہہ مگر غلو مین کہین انسیری نہ بنکے جینا
علی علی کہہ کہ وقت شغل عمل نہ ترب ہو جانبری کا

علی علی کہہ علی علی کہہ کلید باب دعا یہی ہے
یقین بتلا رہا ہے محشر کہ وقت ہی لطف داوری کا

بحق الیوم قول اکملت تبلیغ حکم غیبی
نصیر ملت کو ہو خدایا کمال شرع پیمبری کا

خیال علم و عمل کو لیکے وطن مین شکل سے ہو نمایان
کہ جیسے ہنگام صبح جلوہ نمود خورشید خاوری کا

۱۸ ذالحجہ سنہ ۱۳۳۲ ہجری

مجمع النورین

در اشتراک غدیر و نعت سرور و منقبت زوج بتول

نثار حسن و عشق آرام جان وہ بھی ہے اور یہ بھی
رہ عرفان کا میر کاروان وہ بھی ہے اور یہ بھی

تجسس چاہیئے خمخانہ ہستی کی وسعت مین
کھلے گا خود بخود پیر مغان وہ بھی ہے اور یہ بھی

[illegible]
دل پر غم کو وجہ امتحان وہ بھی ہے اور یہ بھی

[illegible] اہل دعا [illegible] دیدہ و دل کی
تماشا دیکھیے بحر لا مکان وہ بھی ہے اور یہ بھی

حرم اور دیر مین دیکھا ہے اکثر ہمنے دونون کو
کہ اک آئینۂ ناز بتان وہ بھی ہے اور یہ بھی

وفا کی قدر اُسکو اور نہ اسکو دور عالم مین
جفا مین ہمخیال آسمان وہ بھی ہے اور یہ بھی

بری پایا ہمیشہ انقلابات حوادث سے
کوئی مو ستم ہے لیکن نوجوان وہ بھی ہے اور یہ بھی

تمناؤن نے کیا کیا لطف اُٹھائے میزبانی کے
دل اہل وفا کا میہمان وہ بھی ہے اور یہ بھی

اداسے جبکہ دل مانگے کوئی محبوب روحانی
تو پھر حسن طلب مین ہمزبان وہ بھی ہے اور یہ بھی

فروغ خلوت خمخانہ مین دونون برابر ہین
میان بزم عشرت میزبان وہ بھی ہے اور یہ بھی

مصیبت ہاے فرقت مین جو اہل صبر سے پوچھو
کہینگے بے تکلف حرزجان وہ بھی ہے اور یہ بھی

فناے عام مضمر دونونکی ادنی سی کاوش مین
شبیہ یوسف کاروان وہ بھی ہے اور یہ بھی

فراق دوست کی لذت مین کیا کیا آزما دیکھا
مثال عیسی دردنہان وہ بھی ہے اور یہ بھی

ہوا مشہور عالم بلبل وگل کی کہانی سے
کہ فصل گل مین زیب بوستان وہ بھی ہے اور یہ بھی

موافق ہو جو قسمت مہربان ہین ہر نفس دونون
پھرے تقدیر اگر نامہربان وہ بھی ہے اور یہ بھی

ہزارون آرزوئین اس سے اور اُس سے بھی وابستہ
دم خلوت نشینی اک جہان وہ بھی ہے اور یہ بھی

اندھیری رات مین جذبات شوق حضرت موسی
فراز طور پر برق طپان وہ بھی ہے اور یہ بھی

شکست دلپہ اہل صبر کی قدرت نمائی سے
ہمیشہ محو شور الامان وہ بھی ہے اور یہ بھی

ہوا غل شمع کی لو پہ گرا جب آکے پروانہ
شریک جذبہ سوز نہان وہ بھی ہے اور یہ بھی

چھپانے کی بہت کچھ کوششین کین اہل باطن نے
مگر دیکھا تو مشہور جہان وہ بھی ہے اور یہ بھی

بشر کو خلوت قدرت مین لایا کون بستر سے
خدا شاہد حقیقی رازدان وہ بھی ہے اور یہ بھی

خبر اکثر سنائی ذوق وجدان حقیقی نے
کہ رہ پیماے اوج لامکان وہ بھی ہے اور یہ بھی

میان بزم ناز اکثر ہمین قسمت نے دکھلایا
کہ غماز نگاہ عاشقان وہ بھی ہے اور یہ بھی

دم شوخی تقریر اک زمانہ والہ وشیدا
نگاہ ظاہری مین بے زبان وہ بھی ہے اور یہ بھی

خدا محفوظ رکھے قوت رشک ورقابت سے
نفاق افزاے بزم دوستان وہ بھی ہے اور یہ بھی

تغیر ہر نفس پیدا طلسمات طبیعت مین
کہ نیرنگ مزاج بدگمان وہ بھی ہے اور یہ بھی

خدا معلوم قسمت کو کہان جا جاکے چھوڑ آئے
سر و پیر اہل دل سکے آسمان وہ بھی ہے اور یہ بھی

انھین کی کاوشونسے ہمنے دیکھا دوست دشمن کو
کہ بزم شوق مین نالہ کنان وہ بھی ہے اور یہ بھی

خرام ناز جانان دیکھکر عالم پکار اُٹھا
لہو کے ساتھ رگ رگ مین نہان وہ بھی ہے اور یہ بھی

کوئی دزدیدہ نظرین بزم مین بتلا گئین ہمکو
کہ شوخی بنکے چتونسے عیان وہ بھی ہے اور یہ بھی

بڑھا دی اسقدر روحانیت فیضان قدرتنے
علی و مصطفے کا رازدان وہ بھی ہے اور یہ بھی

محمد اور علی کا نام سنکر دل پکار اُٹھا
کہ نور خالق کون و مکان وہ بھی ہے اور یہ بھی

صدائین خلوت معراج سے کانونمین آتی ہین
کہ زینت بخش فصل دو کمان وہ بھی ہے اور یہ بھی

کھلا عالم پہ معنی رسالت اور امامت کے
خدا کا رازدار و رازدان وہ بھی ہے اور یہ بھی

دل اُمت سے سوتے جاگتے آوازین آتی ہین
پدر کے مثل ہمپر مہربان وہ بھی ہے اور یہ بھی

اگر باور نہو میرا تو پوچھو روح آدم سے
ازل سے رہنمائے انس و جان وہ بھی ہے اور یہ بھی

دم بیم و رجا کہتے ہین جملہ مومن و کافر
قسیم نار و گلزار جنان وہ بھی ہے اور یہ بھی

غدیر خم کا منظر دیکھ لو اے دیکھنے والو
کہ اہل دین کا میر کاروان وہ بھی ہے اور یہ بھی

پڑھون وہ مطلع نو جسکے ہر مصرعے کو سنتے ہی
کہے محفل سخن کی روح و جان وہ بھی ہے اور یہ بھی

دم تشریح بلغ شادمان وہ بھی ہے اور یہ بھی
کہ غیبی آیتونکا نکتہ دان وہ بھی ہے اور یہ بھی

دماغ و دل قریب عرش ہین معراج منبر پر
خدا کی حمد مین رطب اللسان وہ بھی ہے اور یہ بھی

کسیکی خانشینی ہو یا کسیکی خطبہ خوانی ہو
دل اہل سخن کو حرز جان وہ بھی ہے اور یہ بھی

ہوا عالم مین غل تکمیل دین اتمام نعمت پر
خدائی بھر کو فیض جاودان وہ بھی ہے اور یہ بھی

پہونچ جائے نہ کیون اسلام سوے منزل مقصد
کہ میدان رضا مین ہمعنان وہ بھی ہے اور یہ بھی

سپٹے بیعت کہین کیونکر نہ دل اہل صداقت کے
کہ مولا و امیر مومنان وہ بھی ہے اور یہ بھی

جواب روح کوثر کیون نہو مستون کا خمیازہ
خدا کے فضل سے پیر مغان وہ بھی ہے اور یہ بھی

بلا گردان وفور شوق مین ہے چشم نظارہ
کہ قطب نور حق کا فرقدان وہ بھی ہے اور یہ بھی

خدا ملجائیگا دار النبوت یا امامت مین
زمین پر مثل ادنیٰ لامکان وہ بھی ہے اور یہ بھی

حقیقت مین اگر دیکھو تسلط کل خدائی پر
بظاہر اک وجود ناتوان وہ بھی ہے اور یہ بھی

شکست کفر مشکل کیا جو دو دل ایک ہو جائین
حرم مین دشمن شکل بتان وہ بھی ہے اور یہ بھی

صدائے فطرت آئی اور آئیگی قیامت تک
ضیائے محفل کون و مکان وہ بھی ہے اور یہ بھی

دم تحقیق عرفان پوچھیے قرآن ساطع سے
صدا آئے گی میر نکتہ دان وہ بھی ہے اور یہ بھی

شب معراج یہ خلوت ہی گویا عین جلوت تھی
محب کے پاس جا کر میہمان وہ بھی ہے اور یہ بھی

محبون لو وہ مژدہ کہ جس سے دل پھڑک اُٹھے
جنا ئین تم سبونکا میزبان وہ بھی ہے اور یہ بھی

پکارو تو صدا لبیک کی آئے گی کانون مین
اگر وقت آ پڑے وجہ امان وہ بھی ہے اور یہ بھی

خلافت خالق باقی کی عالم کو بتا آئی
سریر آرائے ملک جاودان وہ بھی ہے اور یہ بھی

میان آب و خاک آدم کی روح پاک کہتی تھی
مرے پہلے سے زیب کن فکان وہ بھی ہے اور یہ بھی

دم تشریح نفس خلقت آخر ہو گیا روشن
تمام ارواح کا روح روان وہ بھی ہے اور یہ بھی

سطور دفتر معنی کی تفسیر دن نے بتلایا
علوم غیب کا اسرار دان وہ بھی ہے اور یہ بھی

بشر کی منطق عقل اور کیا سمجھے بجز اسکے
ہیولائے قدم مین شکل جان وہ بھی ہے اور یہ بھی

گذر کر سرحد ملک فنا سے کھل گیا آخر
کہ اقلیم بقا کا حکمران وہ بھی ہے اور یہ بھی

صفوف انبیا پر اک نظر ڈالو تو دیکھو گے
اُنھین کی مدح مین ہم داستان وہ بھی ہے اور یہ بھی

رسالت اور امامت کی کمی بیشی خدا جانے
حقیقت مین شہنشاہ جہان وہ بھی ہے اور یہ بھی

مراتب انکے فرزندونکے ظاہر ہین دو عالم پر
کہ سردار جوانان جنان وہ بھی ہے اور یہ بھی

طلب کر گوہر مقصود خاموشی سے اے محشر
خوشا قسمت کہ بحر بیکران وہ بھی ہے اور یہ بھی

بر آئین حسرتین اہل ولا کی دین و دنیا مین
ہر اک محفل مین دیکھین شادمان وہ بھی ہے اور یہ بھی

قطعہ غدیریہ

ہوا کا ہمنفس و ہمصفیر بن کے چلا
مین راہ شوق مین گویا کہ تیر بن کے چلا

برنگ نقش قدم رہ گیا کہین پیچھے
کہین غبار صفت راہ گیر بن کے چلا

کبھی سلاسل الفت پہن کے بیٹھ رہا
کبھی کمند وفا کا اسیر بن کے چلا

کبھی چمن مین رہا گر کے صورت شبنم
کبھی بہار مین ابر مطیر بن کے چلا

وفور جذب کی جبرئیل ہی جبائین — کہ مست بادۂ خم غدیر بن کے چلا
سشر صریر امامت علی ولی اللہ — وزیر شاہ بشیر و نذیر بن کے چلا
قدم سے نقش ہین خوان مستم نعمت — فداسے شان روش یون امیر بن کے چلا
صدائین غیب سے اکمال دین کی آنے لگین — جہان بھر کا جو مولا وزیر بن کے چلا
کبھی تھا فرش پہ جیسا کہ خواب تمہید آ — وصی نائب رب قدیر بن کے چلا
غدیر خم مین نہان ہے خزانۂ قدرت — خدا کے فضل سے سکین امیر بن کے چلا

ریاض مدح علی کا یہ فیض ہے محشر
کہ جبرئیل کا تو ہمصفیر بن کے چلا

قطعہ

عادت بادہ کشی مجھسے نہ چھوٹی ساقی — بنگئے کام جو پائی تری بھوٹی ساقی
صوری و معنوی اتنی ہے ثنا اُس مے کی — پی بھی جی کھول کے توبہ بھی نہ ٹوٹی ساقی

قطعۂ مباہلہ

چشم انسان کس طرح دیکھے جلال پنجتن — رمز قدرت کا ہوا آئینہ حال پنجتن
کیون نہ اُڑ جائین حواس خمسہ اہل کفر کے — آیۂ نصرٌ من اللہ ہے جمال پنجتن

ایضاً

عید مباہلہ ہے اے مومنو مبارک — ایمان پر ہے رحمت خلاق ذوالمنن کی
کفار کے نہ کیون ہون مختل حواس خمسہ — تائید غیب سے ہے یہ فتح پنجتن کی

موقع غدیر

طریق عشق مین دشوار کیون ہو رستا اپنا — جرس اپنا ہے ہی خوان اپنا پورا قافلہ اپنا
رسائی ساحل مقصود تک مشکل نہین کچھ بھی — سفینہ اپنا دریا اپنا لطف ناخدا اپنا
مذاق اہل باطن ساری دنیا سے نرالا ہے — کہ مشکل کو بنا لیتے ہین یہ عشر تکدا اپنا

حقیقت مین عجب اعجاز ہے حسن تکلم بھی
صدا لبیک کی کانونمین آئی بزم فطرت سے
محال عقل ہے باب قبول اب بھی نہ کھل جائے
خطر کیا ہو دل پر شوق کو صیاد و گلچین کا
ہمارا نشہ اب لیجائیگا ہمکو سوئے کوثر
فنا فی العشق ہوکر جاودانی زندگی پائی
بس اب مخانۂ مقصود تک لیجائیگی قسمت
ہوے ہین آج ایفا جو تھے وعدے بدو فطرت کے
جواب کعبۂ دل پہلے تھا اب تفسیر قرآن ہے
رضائے حق تعالی غیر کی پھر ہو نہین سکتی
بخیر و عافیت پہونچیگا بیڑا تا لب کوثر
دیار دلمین ارمان جوش عشرت سے بہت کہتے ہین
شعاعین شاہ خاور کی خدائی کو بتا آئین
عدم کی پر خطر راہونمین اندیشے سے مطلب کیا
حکومت اب ہمین دنیا سے استغنا کی ہاتھ آئی
خبر قرآن نے دی اکمال دین اتمام نعمت کی
حقیقت خیبر و خندق کی کیا دنیا الٹ جائے
ہمارا جذبۂ دل جذبۂ معراج ہے گویا
علی کے نام پر مر کر حیات جاودان پائی
علی کے اختیار ظاہر و باطن کا کیا کہنا
سحر تک شام سے خورشید کو رجعت ہی رجعت ہو
حرم سے بعد حج کے کیا ہی منہ مانگی مراد آئی
کسیکی آستان بوسی سے محتاج جو نکو مطلب کیا

کیا دو جلوؤنسے نا آشنا کو آشنا اپنا
دکھایا وہ قیامت خیز اثر و قمت دعا اپنا
زبان اپنی اثر اپنا دل اپنا مدعا اپنا
بہار اپنی گل اپنے گلشن عشرت فزا اپنا
خدا کے فضل سے ہے خمکدے کا خمکدا اپنا
خدائی سے الگ ہے طرز اظہار وفا اپنا
کہ ساقی غدیر خم ہوا ہے رہنما اپنا
علی اپنے رسول اللہ اپنے اور خدا اپنا
سبب یہ ہوگیا وجہ نزول انما اپنا
خدا کے فضل سے جب ہو علی مرتضا اپنا
ہوا ہے کشتی دین خدا کا ناخدا اپنا
مبارک ہو مبارک ہو گیا مشکلکشا اپنا
گئے وہ دن کہ جب تک تھا سہارا تھا اپنا
غدیر خم کا میر کاروان ہے مقتدا اپنا
امیر المومنین سا بادشا ہے بادشا اپنا
لٹاتا ہے خزانہ جانشین مصطفا اپنا
اگر دکھلا دے پورا زور شاہ لافتا اپنا
کہ حامی ہو گیا آخر نصیری کا خدا اپنا
مسیحا ہوگیا بڑھ بڑھ کے درد لا دوا اپنا
خدائی اپنی ہے روز ازل سے اور خدا اپنا
اگر چشم کواکب کو دکھا دین معجزا اپنا
چلی امت غدیر خم سے لیکر بادشا اپنا
کہ والی ہوگیا سر خیل ارباب سخا اپنا

بنا سکتا تھا کیا معراج مین پردہ تکلف کا — حبیب اپنا تھا خلوت اپنی تھی عرش علا اپنا
یہ مانا اپنے تھے جبریل پھر بھی ساتھ کیون لیتے — کہ پہچانا ہوا تھا انتہا تک راستا اپنا
کہین کیونکر نہ تفسیر حقیقت اُسکے باطن کو — پھرا ہو جو کہ حاصل کرکے نفس مدعا اپنا
علی کے واسطے مغرب سے پلٹا مہر یہ کہکر — خوشا قسمت عبادت کو ملا قبلہ نما اپنا
یہی ہنگام ہے عرض نیاز شوق کا محشر — اثر دکھلائیگی دامان حاجت کو دعا اپنا
اثر بھر دے خدایا اسقدر میرے قصائد مین — علی ابن ابی طالب کہین مدحت سرا اپنا

گلستان جوانی

جوانی کیا تھی دور عمر کی ہنگامہ آرائی — مری عالم فراموشی کا تھا عالم تماشائی
چراغ دیر کی جلوہ گری پر دل کبھی مائل — کبھی شمع حرم کا صورت پروانہ شیدائی
کبھی آسان سمجھنا چارۂ درد محبت کو — کبھی دشوار کہدینا علاج ناشکیبائی
کبھی جاکر کسی محفل مین شادی مرگ ہوجانا — کبھی دربان کے قدمون پہ شغل ناصیہ سائی
طلسم نفس کی نیرنگیان جزو طبیعت تھین — کہین تھا ناصح مشفق کہین بنتا تھا سودائی
کبھی گرم سخن بزم خیالات محبت مین — کبھی محو سکوت اور سامنے تصویر تنہائی
دماغ و دل مین شور عاشقی شور قیامت تھا — فغان پچھلے پہر جب کی زمانے کو جگا آئی
سر محفل کبھی حیرت زدونکو دیکھکر ہنسنا — کبھی آپ اپنی حیرانی کا خلوت مین تماشائی
رگون مین خون کا دوران تھا دمساز بیتابی — جہان بیٹھا اُٹھا تھا تڑپ کر قلب شیدائی
نہ بیم محتسب دل مین نہ خوف حضرت واعظ — چلا اُٹھکر جہان رندانہ محفل کی خبر پائی
کبھی دل سے مؤید مذہب توبہ پرستی کا — کبھی ہر سانس مین سعی فروغ بادہ پیمائی
کبھی ذکر وصال دلربا مین خندۂ شادی — کبھی بیٹھکر غم فرقت سے منہ پر مردنی چھائی
جہان جھوٹون بھی اتنا سن لیا محبوب آتا ہے — بنا دیتا تھا دیوانہ خیال خلوت آرائی
جہان معشوق کی نظرون مین انداز کرم دیکھا — سنایا بے تکلف قصۂ قلب تمنائی
کبھی ہنستا تھا سن سن کے ترنج و کار دکا قصہ — کبھی روتا تھا رکھکر آنکھ پر دامان رسوائی

نکات حسن اندھیری رات مین دکھلائی دیتے تھے
طبیعت ہر مرض کی آپ ہی اصلاح کرتی تھی
ہوئی تحریک پیدا دلمین غنچون کے چٹکنے سے
کرامت تھی دل عشق آشنا کی قوت موسم
زمانہ پورا پورا عقل و دانائی کی باتو نکا
ہنسا جی کھولکر اور ونکی وضع لا اُبالی پر
کہانکی حد کسے کہتے ہین تکلیفات شرعیہ
کبھی قشقہ لگاکر برہمن کی بزم مین جانا
خدا رکھے دل عشق آشنا مین اتنی قدرت تھی
کہین طغرائے فرد بیگنا ہی چاک دامن پر
لہو گھٹتا نہ تھا روتا تھا جتنے خون کے آنسو
کبھی روحانیت کا نقش اُتارا صفحۂ دلپر
شباب اورمے پرستی سامنا تھا دہری قوت کا
وہ طاقت کسقدر آشوب غم مین کام دیتی تھی
رگو نمین جوش خون پیم اجل سے بھی نہ گھٹتا تھا
طبیعت دشمن جان اختلافات عناصر کی
گل امید پر افسردگی کا رنگ کیا جمتا
سحر کو جھومتا یون بزم ساقی سے نکلتا تھا
دل پر شور مستغنی تھا تو فیقات تو بہ سے
ہٹاتی تھی یہ گردش آنکھ کی مستانہ لغزش مین
کھلا جاتا تھا یہ بھی پپڑیوسے خشک ہونٹو نکی
خمار نشہ کی آواز یون بھرا کے کہتی تھی
کسیکا اتنا کہنا بیخودی مین کون سنتا تھا

بہت ہی دور بین تھی قوت اعجاز بینائی
کہ بار روح تھا احسان اعجاز مسیحائی
لہو دوڑا رگون مین جب سنا فصل بہار آئی
مزا دیتی رہی تکلیف درد ناشکیبائی
مگر جو بات کی وہ تھی خلاف عقل و دانائی
نہ دیکھا مڑکے اور ونکو اگر مجھپر ہنسی آئی
زمانہ کہتا تھا جانے دو سودائی ہے سودائی
پے تو بہ کبھی مسجد مین پہرون ناصیہ سائی
اُٹھایا ایک مدت بے تکلف نازرعنائی
کہین جرم محبت کی سزا زندان تنہائی
فراق دوست کا غم کھاکے بڑھتی تھی توانائی
نگارستان معنی مین کبھی تصویر کھنچوائی
رگ دل پر اثر پڑتا تھا جب لیتا تھا انگڑائی
بھری جسوقت آہ سرد ڈوبی نبض اُبھر آئی
قوائے نامیہ سے ملکے بڑھتی تھی توانائی
مزاج اعتدال آمیز پر صحت تھی شیدائی
طبیعت سرد مہری فلک سے اور گرمائی
جماہی پر جماہی اور انگڑائی پہ انگڑائی
مکافات عمل سمجھا لیا دنیا کی رسوائی
چلا تھا کیونکر آزادی سے شب ماہتاب آئی
حضور محتسب کن لفظو نمین جھوٹی قسم کھائی
یہی ہوگی جناب شیخ سے کیا شان گویائی
سنبھل کر راستہ چل کیا ہوئی آنکھونکی بینائی

رموز لغزش مستانہ پنہان کس طرح کرتا
بنے تھے نقش پا آئینۂ تصویر رسوائی

اُبھارا کیسا کیسا قوت تقریر واعظ نے
مگر ہرگز نہ چھوٹی خشت خم پر ناصیہ سائی

پئے تکمیل شوق میگساری راہ یہ سوجھی
غدیر خم کے میخانے مین جا کر چھاؤنی چھائی

دہان شیشہ پر آوازۂ اتمام نعمت ہے
برابر جام دیتا ہے نوید بادہ پیمائی

مبارک فصل اور ساعت مبارک دن مبارک ہے
روش پر مہر کی چلتا تھا دور جام مینائی

وہ جلتی دوپہر اور نشہ مین ڈوبی ہوئی محفل
اثر سے آتش تر کے طبیعت اور گرمائی

زلال بادۂ روحانیت سے جام مملو ہین
وہ جوہر جسکا اک قطرہ کرے کار مسیحائی

وہ محفل جسجگہ روح الامین اُترا سا اک دربان
وزیر اور بادشا کی تخت قدرت پر ہی یکجائی

در میخانہ بلغ پہ مجمع بادہ خوارون کا
دکھلانے ہی کو ہی جنگل مین ساقی قدرت آرائی

کسیکی جنبش لب منبر پالان اشتر پر
معما کھول دے گی لہر پر کوثر مین لہر آئی

فراز طور معنی پر پڑھون وہ مطلع دلکش
سمجھ لین سرمۂ چشم بصیرت جسکو سودائی

نظر آئیگا تصویر دوئی مین رنگ یکتائی
چلا منبر پہ اپنے ساتھ لیکر بھائی کو بھائی

جمال نیرین برج قدرت کی زیارت کو
رُکا مرکز پہ اپنے آفتاب چرخ مینائی

گئے منبر پہ مہر و ماہ انجم کواکب ہین
دم نصف النہار اس سرزمین پر چاندنی چھائی

صدا دیتی تھین وجد وحال سے شاخین ہونگی
مبارک گلشن تکمیل ایمان مین بہار آئی

سر منبر ہوا یون محو خطبہ افصح عالم
پڑھیگا جسکا کلمہ حشر تک اعجاز گویائی

وہ خطبہ جسکا ایک اک حرف شرح دفتر کن تھا
وہ خطبہ جسکے ایک اک لفظ مین اسرار یکتائی

وہ خطبہ جسکی اصلی معنویت بس خدا سمجھا
جو دُنیا مین کوئی سمجھا تو باب علم سا بھائی

کیا جب ختم خطبہ اس کلیم طور عرفان نے
تو پھر کون و مکان کے فائدے کی بات فرمائی

سنایا مژدۂ من کنت مولا اہل امت کو
خوشی سے ہنس پڑے بیساختہ جنت کے شیدائی

خیال آیا کہ تقریر اور بھی پر زور ہو جائے
حقیقی راز کا آئینہ ہو انداز گویائی

اُٹھایا ہاتھ پھر اپنے جوان نائب کا منبر پر
کہا یہ ہے علی مولا سنے ہر اک تولائی

سفیدی لبغل کی روشنی شمع ہدایت تھی
نظام عالم کون ومکان پر کیون نہ قبضہ ہو
وزارت دی جوان بھائی کو حبیب محبوب خالق نے
بتاتی تھی جھلک یہ جلد سے خون امامت کی
کشادہ باب خیبر کا ہوا پھر نشہ آنکھون مین
ادا کہتی ہے پھر فرش نبی مل جائے سونے کو
تلاش عم مین برق تجلی مست نظرین ہین
شب معراج کا پھرتا ہے نشہ مست آنکھون مین
وہ طاقت دلکی جبین بادہ جذب رسالت کا
جوانی چاہیئے فاقون مین قوت دونی ہوتی ہے
شب ہجرت حقیقت کھولدی خواب جوانی کی
ید اللہی کی قوت ولولون سے دلمین کہتی تھی
ادائین بے تکلف اہل باطن کو بتاتی تھین
وہ صدقہ تھا اسی نوبادہ گلزار عصمت کا
فروغ جلوہ رخ کی یہ ہمنے انتہا دیکھی
نگاہون سے ستا کھل گیا برق تجلی کا
مرقع بن گئی حد بندی دور شجاعت کا
جلال ایسا کہ تیور سے زمانہ کانپ اُٹھے
اب آگے اور کیا بڑھتی کشش حسن جوانی کی
اُٹھائی ذوالفقار اور بن پڑے کار اہم کیا کیا
کھیا تھا نور زہرا جبین چشم معرفت ایسی
جوانی مین حد اُسکے قبضہ قدرت کی کیا ہوگی
ثبوت انگشت سے احمد مرسل کا یہ کہنا

جو موسی کو حقیقی راہ نظارہ دکھا آئی
ملائین ہاتھ اپنے ایک دل ہو کر جو دکھائی
مبارک باد کی ہر دوست دشمن سے صدا آئی
سراپا آج پیدا ہو گئی دونی توانائی
شجاعت کا مرقع بنگئے لیتے ہی انگڑائی
مہ کنعان بھی حسن خواب پر ہو جائے شیدائی
تمنا یہ چلی تیغ اور ملائک ہون تماشائی
تقاضا جذب کا پھر ہون شریک بزم یکتائی
خلافت قبضہ قدرت مین ہے ملتے ہوے آئی
اُلٹ دی کفر کی دنیا مگر نان جوین کھائی
کہ خود سویا کیے سویا نہ پل بھر قلب شیدائی
چلو کیسے مٹا آئین بتون کا نازیکتائی
کہ یون ہو حسن سیرت جب خدا ہوتا ہے شیدائی
پئے یوسف زلیخا کی جوانی عود کر آئی
شب معراج مین جس سے ہوئی تھی جلوہ آرائی
پہنکر خلعت شاہانہ جب منبر پہ بیٹھی آئی
رسول اللہ کی نصرت پہ لی جب تیغ انگڑائی
جمال ایسا کہ چہرے پہ خدائی [illegible] شیدائی
خدا کہنے لگے [illegible] نصیری [illegible] فدائی
کہ تفسیر ید اللہ [illegible] قرآن کی توانائی
دل [illegible] شوق [illegible] کا شیدائی
خدا کے گھر [illegible]
کہ شہر علم [illegible]

بحق باب شہر علم یارب یہ دعا سن لے
دماغ معرفت روشن ہو مثل نیر اعظم
پدر کے سایہ مین عہد جوانی شیب تک پہونچے
حقیقی مدعا سے دل پہ ہو ختم سخن محشر

نصیر نوجوان کو علم مین حاصل ہو یکتائی
کہ باب علم کی چوکھٹ پہ کی ہے ناصیہ سائی
کمال معرفت مین ہو جوانی کی توانائی
ملے وہ منصب عالی کہ جو منصب ہے آبائی

در مناظرۂ عاشق و معشوق و تہنیت عید غدیر

بے طلب جاتا ہون سوئے بزم یار مہ جبین ۔ شوق رسوائی ہے دامنگیر جذب دل نہین
دل بڑھاتی جاتی ہین بڑھ بڑھ کے لاکھون حسرتین ۔ ہر قدم پہ دیتے ہین ارمان صدائے آفرین
اضطراب شوق نے دی قوت رفتار برق ۔ غیر ممکن ہے کہ اب دم بھر ٹھہر جاؤن کہین
عجالت امید و حسرت ہے کہ یہ اعجاز ہے ۔ ہر قدم گویا کہ طے ہوتی ہے منزل بھر زمین
سعی باطن نے در جانان کی دکھلا دی بہار ۔ کھل گیا مارے خوشی کے غنچۂ قلب حزین
بڑھ کے قسمت نے صدا دی کعبۂ مقصود ہے ۔ جلد رکھ فرط ادب سے آستانے پہ جبین
بزم جانان مین گیا یہ بسمل شوق اس طرح ۔ جیسے بیکس کی دعا جائے سوئے عرش برین
بیٹھنے ہی کو تھا چھپ کر اس ستم ایجاد سے ۔ اتفاقاً پڑ گئی مجھ پر نگاہ خشمگین
اب کہان تاب تحمل بس قیامت ہو گئی ۔ غیر سے کہنے لگا دیکھو یہ محشر تو نہین
نے بلائے بزم مین آیا اور اس پہ یون نڈر ۔ جس طرح ممکن ہو لے آؤ اسے میرے قرین
خود چلا مین پھر تو بنکر قیدئ امید و بیم ۔ ڈرتے ڈرتے آخر آیا پیش یار مہ جبین
آنکھ چار اس ظالم بیگانہ خو سے جب ہوئی ۔ مجرمون کی طرح نیچی کی نگاہ شرمگین
خنجر ابرو کو ناز حسن نے کھینچا ادھر ۔ خوف سے یان عشق نے دل کی سپر لی وقت کین
ہو گئے [illegible] پھر یہ کہا سن تو سہی او بے ادب ۔ کیون چلا آیا میان محفل عشرت قرین
[illegible] کیا خدا کی شان ہے ۔ ذرے کو خورشید سے ہرگز کوئی نسبت نہین
[illegible] باطن مین نیت ہی کچھ اور ۔ اس طرح کی عاشقی کا ہمکو خاک آئے یقین
[illegible] اس سے ۔ رحم کھا کر جو بٹھائے ایک دم اپنے قرین

روز کا مرنا تمھارے سامنے اک کھیل ہے
روز کہتے ہو کہ نکلی جاتی ہے جانِ حزین

کیون ہمین تو کرتے ہین دعوا وفاداری کا بھی
کیون شکایت بھی شبِ فرقت کی کرتے ہین ہمین

کون سے نالے ہین وجہ جنبش دیوار و در
کون سی آہین ہین رخنہ سازِ چرخ ہفتمین

کیا تمھارا ہی وہ دل ہے باعثِ آزار خلق
شعلۂ نار سقر ہے جسکی آہِ آتشین

خوب ہی سمجھے حقیقی و مجازی کے رموز
خوب اس سودے مین کی بربادیٔ دنیا و دین

پختہ کاریٔ جنون اور یہ خیالِ خام واہ
میرے عاشق بنکے آئے شکر ربُّ العالمین

سچ کہو چشمِ حقیقت بین اگر رکھتے ہو تم
دوسرا دیکھا ہے مجھسا کوئی عالم مین حسین

حیرت افزائے جہان کیونکر نہو صورت مری
آئنہ ہے مجھسے گویا صنعتِ حسن آفرین

میرے ہی دم سے ہوا ہے بزمِ عالم کو فروغ
میرے ہی رخ پر فدا ہین ماہ و خورشید مبین

حالتِ نرگس زمانے بھر پہ روشن ہو گئی
باغ مین مجھ سے لڑائی تھی نگاہِ سرمگین

کون ہے وہ جو نہین میری جوانی پر نثار
کون ہے وہ جو نہین کھو بیٹھتا دنیا و دین

ہر عاشق نقشِ حُب ہے میرا ہر نقشِ قدم
میرا دردِ عشق دار و ئے دلِ اندوہگین

مژدۂ وصلت مرے منھ سے ہے کارِ عیسوی
بارہا زندہ ہوئی ہے میتِ قلبِ حزین

میرے کوچے کو کہا رضوان نے بھی باغِ بہشت
میرے گھر کیا اوج پر صدقے ہے قصرِ حورِ عین

سنکے مین نے یہ کہا اے دستِ صہبائی غرور
حسنِ عارض پر رعونت اسقدر زیبا نہین

ہو کسی کو خاک یکتائی کا دعوی خلق مین
عیب ہر صورت مین ہے جز ذاتِ صورت آفرین

فتنہ پردازی تمھاری مدتون سے ہے عیان
حضرتِ آدم سے چھوٹا گلشنِ خلدِ برین

حسن پر خوش قامتی کے اس قیامت کا غرور
پاؤن رکھتے ہی نہین نخوت سے بالائے زمین

صاف تو یہ ہے کہ ہمسے شاعرون کو دو دعا
کہدیا رخ کو جنھون نے رشکِ ماہِ مبین

خود ہی اپنے دلمین سمجھو قدر گیسوے دراز
کہنے والون نے کہا ہے جس کو مارِ آستین

یہ جوانی کا زمانہ چلتی پھرتی چھاؤن ہے
آنکھ سے جسکو ابھی دیکھا ابھی کچھ بھی نہین

پھر زلیخا کی طرح تم خود کرو اظہارِ شوق
سامنے سے بھاگے جو آئے یوسفِ دل کے قرین

اپنے گھر بیٹھے رہا تم کو مسیحائی پہ ناز
سیکڑون بیمارِ فرقت چھپ گئے زیرِ زمین

دلفریبی کے لیے چلتے ہوے جادو یہ ہین
نام رکھا ہے بدلکر جنکا چشمِ سرمگین

شاد ہوتے ہو جو شاعر تمکو کہتے ہین صنم
اب ذرا ایمان سے کہنا یہی ہے طرزِ دین

بیوفائی سے ہزارون کو لہو رلوا دیا
کج ادائی سے کیا خونِ دلِ اندوہگین

کیا سمجھکر اپنے کوچے کو کہا رشکِ بہشت
خواب مین بھی تمنے دیکھا ہے کبھی خلدِ برین

مجھکو دعوا ہے کہ مین ہون رونقِ بازارِ عشق
مین نے یہ سودا خریدا بیچکر جانِ حزین

مجھکو زیبا ہے زبان سے لون اگر نامِ وفا
جان جانے پر نہ چھوڑون دامنِ صدق و یقین

محفلِ عالم مین کیا ہوتا فروغِ شمعِ حسن
خاک اگر ہوتا نہ جل جل کر دلِ اندوہگین

جانِ دیگر عاشقی کو مین نے زندہ کر دیا
میرے ہون ممنون اگر انصاف رکھتے ہون حسین

لو ادھر آؤ دکھادون مین تمھین داغِ جگر
تو سہی شرما کے مغرب مین چھپے مہرِ مبین

اپنے سینے مین وہ رکھتا ہون دل پر داغ مین
خوش کیے رضوان جیسے گلدستۂ خلدِ برین

بے اثر کہتے ہو نالون کو مرے یہ تو کہو
تھامتا تھا کون بیتابی سے قلبِ نازنین

مین وہ دیوانہ جہان پیمان ہون راہِ عشق مین
ننگِ الفت ہو جو مجنون کو بنادون ہمنشین

تمکو حسنِ صورت اور مجھکو ملا سیرت کا حسن
اب اگر اٹھے تو پھر دیکھون نگاہِ شرمگین

شرط یہ ہے لافِ بیجا سے اگر توبہ کرو
اپنے اس دعوی کا دلوا دون ابھی تمکو یقین

بادۂ پندار کا نشہ تمھارے سر مین ہے
مین ہون سرمستِ مےِ حبِّ امیر المومنین ع

کون امیر المومنین ع فرمانروائے ملکِ شرع
ہادیِ اوّل علی یعنی امام المتقین

وہ علی روشن ہین عالم بھر پہ جنکے معجزے
جنکا اک بندہ ہے ہر حالت مین خورشیدِ مبین

آپکو فاقون مین خالق نے وہ قوت کی عطا
توڑ ڈالا بابِ خیبر صورتِ نانِ جوین

زالِ دنیا پہ نکی ادنا توجہ آپنے
اسقدر تھا شوقِ وصلِ شاہِ ایمان و دین

آپکی شمشیرِ ضربت کا ہے یہ بھی معجزہ
کم ہوا جس سے نہ زورِ بازوئے روح الامین

آپکے رتبے کی ثنا خوانی اگر ہو رات کو
اشتیاقِ سمع مین ہو رجعتِ مہرِ مبین

طاعت اسکی فہمِ انسانی مین کیونکر آ سکے
جسکے پوتے کو خدا فرمائے زین العابدین

کیا عجب نے ہین رسالے ہو جو کارِ جبرئیل
مطلعِ نو کا تصور ہو گیا دل مین کمین

اب نہیں دشوار مضمون حقیقت کا شکار — وہ کمند فکر جا پہونچی سر عرش برین

آپکو شاہی مبارک اے خدیو مسلمین
ہو مبارک مومنون کو نعمت تکمیل دین

آگئے جبریل مثل رحمت پروردگار — اپنے دل ہی دلمین ہین بشاش ختم المرسلین
عارض پر نور سے طالع ہے عشرت کی سحر — صاف ظاہر ہو گیا آج آئی عید مومنین
عید وہ مشہور عالم جو کہ ہے عید غدیر — عید وہ جسکی تجلی سے ہوئی روشن زمین
ہو گئی تبلیغ احکام خداوند کریم — ہو گئے مالک خدائی کے امیر المومنین
جانشین حضرت خیر الوری ایسا تو ہو — واں ہوا شق القمر یہاں رجعت مہر مبین
ہو چکی جب ہم وصی مصطفے منبر پہ آپ — شش جہت مین گونج اٹھا آوازہ شرع متین
ہو ازل کی صبح یا معراج یا شام ابد — آپ سے ہے زینت درگاہ رب العالمین
اس لئے در پردہ تھے معراج مین احمد کیساتھ — نفس کی فرقت کسی صورت مین ہو سکتی نہین
انکی اعمال حسن کا ہے یہ ادنی سا شمار — ایک ہی مصرف مین تھا کلک کرام کاتبین
بائے بسم اللہ کی تفسیر سے روشن ہوا — ہین نہان دلمین علوم اولین و آخرین
آپ وجہ اللہ ہین فضل خدا سے اے حضور — حل مشکل مین نہون کیونکر رگ جان کے قرین
ہو گئی اک پل مین تکمیل رموز معرفت — آپنے جسوقت کی تعلیم جبریل امین
دامن نسیان او چھے مارے کیونکر کہ سکون — وقت بخشش دامن رحمت ہے انکی آستین
بت کعبے کو آپنے کعبہ بنایا ہاتھون ہاتھ — اس ید اللہی کے صدقے کیون نہون اعدائے دین
بے تکلف مہد مین اژدر کو دو ٹکڑے کیا — بچپنے مین یون دکھایا زور رب العالمین
کیا ٹھہرتے آپکی برق نگہ کے روبرو — ہوتے لاکھون ہی حجاب پردہ صدق و یقین
عالم انوار مین کی ایسی تسبیح خدا — ہو گیا جس سے حقیقت دان دل عرش برین
دیئے سائل کو انگوٹھی اپنے وقت نماز — مول لے لی کل متاع قرب رب العالمین
قدرت اعجاز کی شناس پہ ظاہر اسطرح — سنگریزے ہاتھ مین آکر ہوئے در ثمین
آپکے سامنے کھینچی حسن یوسف کی شبیہ — اے تعالی اللہ زور خامہ حسن آفرین

سامنے جسکے سلیمانی ہے شکل مور چہ
آپکی وہ سلطنت ہے اے شہ دنیا و دین

حکم سے جو آپکی عالم مین سرتابی کرے
صورت گردون ہوا اسکی جان کی دشمن زمین

اسے معاذ اللہ جس دلمین نہو انکے ولا
بخشش اسکی پھر کسی صورت سے ممکن ہی نہین

متحد بالذات تھے یون احمد مرسل سے آپ
نفس آئینہ مین جس صورت سے ہون جوہر نہین

شمع بزم حسن مولا کا اگر اُٹھے دھوان
خلد مین کاجل بنائین اسکو لیکر حور عین

دی کسی نے گنگ فطری کو جو گویائی تو کیا
آپ کی فیض تکلم سے ہوئی گویا زمین

ہون مریض جان بلب کے آپ اگر تیماردار
دے خبر صحت کی پھر کر ہر نگاہ واپسین.

انبیا نے جس جگہ ظاہر کیا عجز ادب
طے کیا ہے آپنے وہ جادۂ حق الیقین

واقعہ سلمان کا ہے مشہور عالم آجتک
آپکا ادنا سا بندہ ضیغم صحرا نشین

فیض اسکندر ہو وہ جو ہو جلو دار آپ کا
رشک بال صد ہما ہے سایۂ دامان زین

ادعا قوم نصیری کا کہے دیتا ہے صاف
آپکو ہستی مین تھا یہ قرب شیٔ العالمین

آپکے دم سے ملا آدم کو ہستی کا لباس
آپکے قدمونکی برکت سے ہوئی قائم زمین

حشر مین پھر دیکھون کھینچے کس طرح نار سقر
آپکا دامن اگر ہاتھ آئے اے حبل المتین

بس بس اے محشر دعا ہے مختصر سے کام لے
عاجزانہ یون دعا کر پیش رب العالمین

یاالٰہی آنکھین ہین جبتک کہ محو دید حسن
عشق کی کاوش سے ہے جبتک کہ دل اندوہگین

عاشقونکو اپنے معشوقونکی جبتک ہو تلاش
کام لین جبتک کہ عالم مین تغافل سے حسین

جتنے مومن ہین طواف روضۂ شہ مین رہین
کہتی ہو قسمت مبارک فادخلوہا خالدین

در منقبت حیدر صفدر و منقبت شاہ خیبر گیر علیہ السلام

کیا فائدہ ہے غافل پابندی وطن مین
گر جستجوے جانان جبتک ہے روح تن مین

فکر وصال بہتر ہے فکر دو جہان سے
لاکھون ہی عشق ہین پوشیدہ اس سخن مین

اک زندگی کے ہاتھون ایذائین ہین ہزارون
یہ تن نہین ہے جان نہین ہے کانٹا ہے پیرہن مین

سوداے عاشقی کا کچھ جاننا ہے رتبہ — سر پر بٹھائین تجکو جاے جس انجمن مین
اے رہروان الفت ایذا کو چین سمجھو — کھلے آرزو ہین کانٹے نہین ہین بن مین
دل سوز تب بنا ہے پروانہ جان ودلسے — جل جل کے جان دے دی جب شمع کے لگن مین
رنگ وفا کی شاہد زردی رخ نہ ہوگی — کیا رہیگا دورہ جبتک لہو بدن مین
اسباب دینوی سے کو سدن ہے دور شد — عیسی ہی کو مبارک سوزن ہے پیرہن مین
خاموش رہ اگر ہے جویا سلامتی کا — کہ ترک مدعا کو گو ہے زبان دہن مین
داغ وفائے دلبر زیب کنار دل ہو — رات کو کچھ مزا ہے مہتاب کا چمن مین
شوق اثر سے دلمین سوز خم جانستان ہون — پھر ہونگے لاکھ جوہر آئینہ سخن مین
پھر فنا سے عاشق عہد وفا ہے کافی — با لغرض ابل ہنان ہو دلبر کے بانکپن مین
غافل نہ معرفت سے دم بھر دل حزین ہو — کٹیے ہین ہو سکونت یا دیر برہمن مین
امیدوار مقصد ہونے مین عیب کیا ہے — پہلے جگہ تو کرلے اپنی دل وتن مین
تاثیر جذب باطن یون ہو تو لطف آئے — دلبر پکار اٹھے عاشق کے پیرہن مین
شکر غم والم کا اسوقت کچھ مزا ہے — ہو مثل موج کوثر لبسل زبان دہن مین
پیش نگاہ ہوگا بے پردہ حسن جانان — داغ وفا ہو روشن جب دل کی انجمن مین
تعریف ظلم کرکے ہمت دوچند کردے — در آئے ہین جانان جب قلب پرمحن مین
قیدی بناکے دل کو خود دیکھ پھر تماشا — ہر حلقہ ہے بلا کا گیسوے پرشکن مین
آوارہ مثل قمری یاد حبیب مین ہو — مانند سرو کیون ہے تو پابہ گل وطن مین
اتنا ہو سوز باطن دلکو جو پھیکدے تو — پیدا ہون لاکھ شعلے دریاے موجزن مین
عشاق کو خیال ناموس وننگ کیسا — زیبا ہے تجکو سب کچھ وحشت کی پیرہن مین
بیدل سوے دشت وحشت پھر تلاش مقصد — ادراک وعقل ودانش ہین حکم راہزن مین
تدبیر سے کسی کی نکلا نہ کوئی مطلب — قسمت مین ہو تو خالق دے تخت وتاج بن مین
غافل ستگے دکھادون خم مدیر تا آ — حیدر نے پائی شاہی اس دشت پرمحن مین
جبریل کہ رہے ہین محبوب کبریا سے — کیجئے نہ دیر اداے احکام ذوالمنن مین

ہو جلد دین کامل نعمت کا تکملہ ہو ۔ دونون جہان آئین حکم شہ زمن مین
حیدر وصی ہوے ہین پھولا ریاض ایمان ۔ شیعون بہار آئی اسلام کی چمن مین
یون مومنونکے چہرے بشاش ہین خوشی سے ۔ شاداب پھول جیسے جنت کی انجمن مین
کوثر کا ایک ساغر مولا ملے ہمین بھی ۔ نیت لگی ہوئی ہے اُس بادۂ کہن مین
دو رنا ہو جوش مدحت لکھون وہ مطلع نو ۔ آجاے جان تازہ پھر پیکر سخن مین

نکلے جو روح اپنی حُبِّ ابوالحسن مین
جبریل بن کے پہونچے درگاہ ذوالمنن مین

خورشید و مہ کی ضو کا کس منہ سے تذکرہ ہو ۔ ہین مثل شمع دونون حضرت کی انجمن مین
اللہ رے رعب مولا جب صفدری دکھائی ۔ پھر دم رہا نہ باقی مرحب سے تیغزن مین
مہر جمال حیدر فانی ہو جو تابان ۔ شمع گداختہ سے ضو نکلے انجمن مین
کس کی ولا کا صدقہ باغ ازل سے پایا ۔ پنہان جو رنگ بو ہے نسرین و نسترن مین
شان یداللہی کی ہین زور نے بلائین ۔ جب باب خیبر آیا دستِ ابوالحسن مین
لے لے اگر ہواے بستان لطفِ حیدر ۔ رنگ بہار جنت پیدا ہو ہر چمن مین
کیا فیض منقبت سے دم بھر مین دست غیبی ۔ دُرِّ یتیم بھر دے مداح کے دہن مین
مرحب سے پوچھ لیجے عنتر سے پوچھ لیجے ۔ دستِ خدا کی قدرت ہے دستِ تیغزن مین
ناقوس کے جو دل پر سکہ بٹھائین اپنا ۔ اک شور یا علی کا ہو دیر برہمن مین
تابان اگر نہ ہوتا کعبے سے نور حیدر ۔ زینت کبھی نہ ہوتی دنیا کی انجمن مین
صحرا مین اپنے شیدا کی جان یون بچالی ۔ سو کوس شیر بھاگا سلمان کی بو سے بن مین
باغ کرم سے انکے گر قبر مین ہوا آئے ۔ غنچے مین جیسے خوشبو بستا ہو یون کفن مین
ساقی زہے شہ ہو تجھ سا پیر جو مائل ۔ تاثیر آب کوثر ہو بادۂ کہن مین
نیسان فیض انکا برسے جو ایک پل بھی ۔ موتی بہ رنگ شبنم بے قدر ہون عدن مین
مہر ہدایت انکا چمکے جو بتکدے مین ۔ گھر کر لے نور ایمان چشم و دل وثن مین
بعد خدا بجز احمد مالک خدائی کے ہین ۔ یہ مختصر ہے مضمون مدح شہ زمن مین

شامل جو فصلِ گل مین ہو حسن فیضِ حضرت
پیدا ہو بوی یوسف گلہائے یاسمن مین

گیسوئے مرتضی کی خوشبو جو پھیل جائے
ہو خاک و خون مین غلطان نافے کا داغ ختن مین

جلنے مین سوسے دشمن ہے آپکی یہ حالت
شان نزول جیسے فرمان ذوالمنن مین

وقتِ دعا ہے محشر بس ختم کر قصیدہ
کبتک یہ جوش آخر مدح شہ زمن مین

پروردگارِ عالم سن لے یہ عرض میری
شوق نجف سے بسمل جان حزین ہو تن مین

ہو دفن مزارِ حیدر یون ہو نصیب مجھکو
جیسے رگون سے ہوکر پھرتا ہے خون بدن مین

جبتک کہ مجتمع ہین باہم حواس خمسہ
جنبش رہے زبان کو توصیف پنجتن مین

قصیدہ در منقبت علی مرتضی علیہ السلام

مشتمل بر مناظرہ ساقی و محتسب بنا بر تہنیت روز عید غدیر

بڑا غضب ہوا اے سوز الفت کامل
کہ آگ لگ گئی آخر میانِ کعبۂ دل

وصال یار دفنا چاہتی ہے شمع حیات
بنا ہون شکل سر شعلہ مضطر و بسمل

قبول کرے مجھے اسے زمین مشہد عشق
کہ خاک مین نہ سلے عشق جذبۂ کامل

نہ تاب ماندن و نے پائے رفتنم باقیست
فزون ہے عرصۂ محشر سے وسعت منزل

جہان عشق مین شاید یہی ہے ربط وفا
مین جسکا دل سے فدائی وہی مرا قاتل

مرے شباب کی غفلت نے مجکو لٹا دیا
کھلا ہی چھوڑ کے سویا در خزانۂ دل

تمام ہو کہین قصۂ حیات کا یارب
کہ شکل زلف بڑھا ہے یہ طول لاطائل

ملا نہ موت کا بھی لطف سخت جانی سے
بلائے جان ہوا انداز رنجش قاتل

بڑا ہو شوق کا مشکل ہوا ہے دم لینا
ٹھہر گیا تو کھینچے پاؤن جانب منزل

نہ بیٹھتا ہون سر بزم حضرت واعظ
نہ جاتا ہون طرف نقش پا بتان چگل

نہ یہ تلاش کہ ہے بیستون پہ کسکی لحد
نہ اسکی فکر کہ مجنون پہ کیا پڑی مشکل

ہوا ہون معتکف آستان پیر مغان
شراب شوق اطاعت نے کردیا غافل

پڑا ہے کام اُسے دریا نوال سے آکر
اُسی کے ہاتھ ہے امید کشتی سائل

وہ میفروش جو دریائے لعل مین درم جوش
ڈبو دے محتسب و شیخ کا سفینۂ دل

وہ بزم سہل جہان بوسۂ لب ساغر
جہاں پہ کھلتا ہے رندونکا عقدہ مشکل

ہر اک کی مثل کمان کے چڑھی ہوئی آنکھین
ہر ایک رند ہے اپنی جگہ پہ لایعقل

دل و دماغ مین ہر اک کے مثل شیشہ و جام
بھرا ہوا ہے مسرت کا نشۂ کامل

کسی کا بخت تنک ریزۂ بادۂ دیدار
نگاہ لڑتے ہی ساقی سے ہو گیا غافل

ذرا سی پی کے کوئی غش ہوا بقول کسے
لہو لگا کے شہیدون مین ہو گیا داخل

کسی کو کھلتے ہی شیشہ جماہی آنے لگی
تمام دعوے توبہ کے تھے دعوے باطل

ہر اک رند تھا مصروف عید نوشانوش
بلائے بد کی طرح محتسب ہوا داخل

اُلٹ گیا ورقِ بزم جام کی صورت
دم نشاط عدو ہو گیا جو آکے مخل

ہوا جو نشہ ہرن چشم بادہ نوشان سے
کچھ اور جلد اُڑا رنگِ چہرۂ محفل

پکارے رند ذرا ہوشیار ہو جاؤ
چھپاؤ شیشہ و ساغر بغل مین صورت دل

سبو کو بھی بحفاظت کہین نہان کردو
ارے یہ لیلی بنت العنب کی ہے محمل

ذرا کہین بطے کو بھی کردو پوشیدہ
شکست ہو نہ یہ کشتی کہین سر ساحل

مثال مے کے اُٹھا جوش کھا کے ساقی بھی
سنا جو بادہ پرستون کا شور تاب گسل

برنگ نشہ بڑھا سوے محتسب آخر
کہا حضور کی زحمت ہے سعیٔ لاحاصل

اگر اٹھائی ہے زحمت تو آئین بندہ نواز
یہ مانا آپ کی خاطر کے ہم نہین قابل

اگر ہو اذن تو کھولین صراحیٔ مے ناب
ابھی ہو زحمتِ تشریف آوری زائل

دوا سمجھ کے کوئی جام نوش کر لیجے
خلاف عرف نہو تو یہ کبھی رہے کامل

سنا جو یہ تو برا محتسب کو جوش آیا
شراب غیض کے نشے نے کر دیا غافل

کہا کہ سن تو سہی ناشناس و بے مشرب
ستم ہین تیری یہ گستاخیان ارے جاہل

رواج بادہ پرستی کی کوششین شب و روز
نہ پاس شرع نہ کچھ خوف خالق عادل

مزہ چکھاؤنگا دار القضا مین چل تو سہی
تیرا یہ حلق ہے اور آب خنجر قاتل

بہنہ بذات خدا اُسپہ دعوے اسلام
کہیگا صاحبِ دین تجکو کونسا عاقل

رہی تمیز حلال و حرام کچھ نہ تجھے
بھلائے بیٹھا ہے یون معنی حق و باطل

تیرا یہ جام ہے یا طوقِ لعنتِ دائم
بنا ہے پیرو شیطانِ نفس او جاہل

ہوا ہے عاشق ام الخبائثِ بدکار
اُسی کے ساتھ ترا حشر ہوگا او غافل

ملے گی افسریٔ اہل نار بھی تجکو
بنا ہے پیرِ مغان او مریدِ نفس مُضل

گدا گری بھی ہوئی لیکے کاسۂ مے ناب
شرابیونسے بتا تجکو کیا ہوا حاصل

وفور رنج سے ساقی کے چھلکے ساغرِ چشم
جو محتسب سے سُنے طعنہ ہائے تاب گسل

دم جواب کہا جی مین ہر چہ بادا باد
ہوئی معین زبان قوتِ دلِ بسمل

کہا کہ آپ کی تقریر سب بجا و درست
اثر پذیر مگر ہم ہون یہ تو ہے مشکل

ہم اپنے شغل مین مست آپ اپنے کام مین خوش
یہ گفتگو ہے عبث اور یہ بحث لاطائل

بخیر آپ چلے جائین منہ نہ کھلوائین
خطا معاف سیتے کی کہی تو کیا حاصل

یہان تصورِ تہذیب اور [illegible]
یہ بزم وعظ نہین میکشون کی ہے محفل

یہی ہے آپکی مرضی تو خیر سُن لیجئے
بعید کیا ہے اگر دل مین آپ ہون قائل

یہ کب سے آپ نے کلمہ پڑھا نہین تو سہی
یہ کب سے سر حدِ اسلام مین ہوے داخل

وہ کون دن تھا کہ انکار معجزے سے بھی تھا
وہ کون دن تھا کرامت کو کہتے تھے باطل

وہ کون دن تھا کہا تھا رسول کو خاطی
وہ کون دن تھا تدھر مین جبکہ تھے شامل

نزول وحیٔ خدا پر بھی معترض تھے حضور
کہا تھا قوتِ الہام کو بھی لاطائل

عروجِ ذہن سے معراج کے خلافِ سخن
فدائے زورِ زبان اور نثار ہمتِ دل

لکھین ادلۂ ذہنی وہ باب قرآن مین
کہ پیش اہل خرد عقل ہو گئی زائل

وجودِ ذاتِ ملائک کو کالعدم کہنا
سمجھنا حور کو ہمصورتِ بتانِ چگل

وہ نفی خلد مین آتش صفتِ گل افشانی
وہ سوزِ دل پئے ابطال دوزخ سافل

علوم پڑھکے بنے ہین معلم الملکوت
زبان سے کرتے ہین روحِ ابو البشر کو خجل

وہ مضحکہ عرفا پر کہ اسے معاذ اللہ
وہ اُنکے قول کو کہنا کہ سر بسر باطل

سخن کو اُنکے اساطیر اولین کہنا
اور اُس پہ ذہن سے تقریرِ بحث لاطائل

روش یہ آپکی اور یہ لباس و وضع شریف
بتا رہی ہے کہ اسلامیون مین ہین داخل

یہ زیب سر جو کلاہِ نمد ہے اے سرکار
کہ بیر اشیشہ ؤ جسکے رنگ سے ہو خجل

بشوق زینتِ تن جو کہ چست ہے ملبوس
برنگِ خم حرکت جس سے ہو گئی مشکل

حضور کیا یہی اوضاعِ کلمہ گویان ہین
حضور ہین یہی اوصاف مسلم عاقل

زبان سے دین کا دعوی مگر ہے دلمین کچھ اور
بنے ہین ایک جماعت کے مرشد کامل

مبارک اُنکو چلا جنپہ آپ کا جادو
ہم لہیں) شعبدہ بازی کے ہوچکے قائل

حرام ہان لین سے کو اگر بقول حضور
حلال کب ہوئی رسمِ شکستِ شیشۂ دل

حرام نشۂ مے ہوگیا بفرضِ محال
حلال بیخودیٔ کبر کب ہے او غافل

حرام مے کو کہا منہ سے واے نادانی
حلال کب ہوا ترکِ نماز او عاقل

حلال ہو گئی تکلیف ترک صوم و صلوٰۃ
حرام ہو گئی مے کی مسرتِ کامل

حرام ساغرِ گلگون سے محفل افروزی
حلال سمجھے بجھانا چراغِ کعبہ دل

خدا کی شان کہ ظاہر مین کیئے مے کو حرام
حلال سرکشیٔ حکمِ خالقِ عادل

شراب حُبِّ علی کا ہے میرے بزم مین دور
حلال کہکے جسے انبیا ہوے عاقل

امام اول و صہر رسول وہ حیدر
کہ جس کی ذات سے دین آج ہو گیا کامل

دکھاکے برق تجلاے جام خُمِّ غدیر
کیا ہے صورتِ موسی ہر ایک کو غافل

نثار توبۂ زہاد اُس کے ساغر پر
کہ جسکے پینے کا دے حکم خالق عادل

وہ مقتداے دو عالم ہے ذات حیدر کی
کہ جسنے کر دیے ادیان سابقہ باطل

وہ دین پناہ جسے کہیئے سوار دوش نبی
وہ بادشہ کہ جسے کہیئے سالکِ راجل

وہ دلربا کہ اگر اُس سے عشق ہو پیدا
دفورِ شوق مین شق ہو جدار کعبۂ دل

نصیریونکا خدا اور وہ بندہ معبود
کہ جسکا ذکر عبادت میانِ ہر محفل

جواد وہ کہ ہے دامان و دست کا کیا ذکر
ہزار مرتبہ بھر دے جو نیّت سائل

بلند اُس سے کواکب کا نیر اقبال
اُسی کے نور سے روشن ہوا مہ کامل

جہان سے گورِ غریبان کا نام مٹ جائے — اگر یہ ہون سوئے احیائے مُردگان مائل
زبان کلیدِ درِ مدح ہے تو اے محشر — یہ دیر کیسی ہے پئے حلِّ عقدۂ مشکل
پڑھو وہ مطلع پُر نور دیکھتے ہی جسے — سرِ فلک پہ ہو سیمائے آفتاب خجل

خدا سے نقد ولا کا ازل سے ہون سائل
جواب عرش معلی نہ کیون ہو کعبۂ دل

قسیمِ دوزخ و جنت علی ولیُّ اللہ — امیرِ کون و مکان شاہِ آسمان منزل
علی امام منست و منم غلام علی — ہوا ہون عالمِ فطرت سے اسکا مین قائل
یہ قدرتا جو مساوی ہے قسمتِ شب و روز — ترے ہی عدل کا جلوہ ہے اے شہِ عادل
کہان کہان نہ ترا پیکِ منقبت پہونچا — نشان بتاتی ہے قرآن کی ہر ایک منزل
ملی ہے قوتِ بخشش یہ تیرے ہی دلکو — کہ کچھ گران نہین نازکِ مزاجیِ سائل
تری ہی ذات سے تزئینِ محفلِ نبوی — تجھی سے رونقِ دربارِ خالقِ عادل
یہ تیرے مہرِ تولا کا مختصر سا ہے فیض — کہ نور تاب بنی ہے ردائے کعبۂ دل
کلیدِ بابِ کشائش ہے نامِ پاک ترا — ادھر پکارا تجھے حل ہوئی ادھر مشکل
غضب ترا غضبِ ذوالجلال ہے مولا — ترے کرم مین ہوئی رحمتِ خدا شامل
شہا حبیبِ خدا کا تو ایسا پیارا ہے — پڑھین درود اگر نام لون سرِ محفل
ترے کرم کو اگر دیکھین نزع مومن مین — مسیح و خضر کو ہو جائے زندگی مشکل
ترا کرم اُسکو اگر نہال کرے — جوابِ قصرِ گلستانِ خلد ہو بادل
ادب سے کیون نہ جھکائے ہر اک سرِ طاعت — مزار ہے کہ زمینِ نجف کا کعبۂ دل
ہزار بار ہو قسمت پذیر جو ہر فرد — تری حسام اگر کھولے عقدۂ مشکل
عبادتُ الثقلین ایک ضرب ہے تیری — یہ کہہ گئے ہین محمد سے رہبرِ کامل
دہن سے چشمۂ کوثر خود آکے مل جائے — ترے محب کو جو ہو جوشِ جذبۂ کامل
علی خلیفۂ برحق علی امین اللہ — علی وصیِّ بلا فصل و رہبرِ کامل
علی نعیم و علی موجِ قلزمِ بخشش — علی محیطِ سخا و کریم دریا دل

علی خدیو عرب حکمرانِ ملکِ عجم
علی فقیر و علی فقر و خسروِ باذل

علی معلمِ جبریل و بابِ شہرِ علوم
علی علیم و علی عالم و علی عادل

علی کفیلِ مہماتِ انبیائے سلف
علی ید اللہ و حلالِ عقدۂ مشکل

علی وہ جس سے تمسک اگر ہو خواب میں بھی
بخیر پہونچیں مسافر عدم کے تا منزل

علی وہ شاہدِ اسلام کی ہے جس سے حیات
علی وہ جو کہ ہیں غارتگرِ بتانِ چگل

علی کے نام کا عین اسلیے ہوا مفتوح
کہ انکو ساری خدائی پہ فتح ہے حاصل

سنا تھا نعرۂ شیرانہ آپکا دمِ جنگ
اسی سے صورِ سرافیل آجتک ہے خجل

شہا یہ تیرے ہی در کو خدا نے اوج دیا
کہ جس سے رفعتِ عرشِ عظیم بھی ہے خجل

تری ہی شان میں آیا ہے انما لاریب
گواہ اسپہ ہے قرآن سا شاہدِ عادل

ہوا ہے مہرِ نبوت میں اور پاؤں میں وصل
ترے قدم کے ہیں نقش ایسے عاملِ کامل

وہ ہمکنار ترا بحرِ رہنمائی ہے
ملا نہ خضر کو بھی جسکا آجتک ساحل

اگر چھپائے ترے شاہدِ محبت کو
جوابِ دامنِ عرشِ علا ہو دامنِ دل

پس از خدا و نبی تو ہے شاہ وہ ممدوح
کسی طرح نہیں بھرتا ہے مدح خوان کا دل

نگیر بپاسِ ادب لب خموش ہے محشر
مرے کریم ذرا اسطرف بھی ہو مائل

ترا لقب ہے درِ شہرِ علم اے مولا
کھڑا ہوں بابِ اجابت پہ صورتِ سائل

بحقِ قافلۂ یوسفِ شریعتِ حق
بحقِ وادیٔ پرخار و دوریٔ منزل

بحقِ آیۂ بلغ بحقِ روحِ امین
بحقِ صاحبِ لولاک مرسل و مرسل

بحقِ منبرِ پالانِ اشترِ حجاج
بحقِ ناشرِ احکامِ خالقِ عادل

بحقِ معنیٔ الفاظِ خطبۂ افصح
بحقِ قائلِ من کنت خسروِ باذل

بحقِ آیۂ الیوم مخبرِ صادق
کہ جس سے ہو گئیں ہم سبکو نعمتیں حاصل

بحقِ تابشِ نصف النہار روزِ مراد
کہ جس سے ہو گیا روشن چراغِ کعبۂ دل

عطا ہو پھر مجھے خمِ غدیر کا ساغر
بڑھا دے شورشِ مستی کو پھر سرِ محفل

شرابِ نظم کا دم بھر میں دور آخر ہے
خمارِ بادۂ مدحت سے ہو نہیں لایعقل

ستم ہے آمد و رفت نفس بجز خمیازہ — کہین شکست نہو مثل نشہ شیشۂ دل
تری نثار ہین لے ساقی گرم گستر — مجھے بھی اپنے ہی مستون مین کر لے تو شامل
سفر عدم کا ہے درپیش نشہ ہوگا اگر — تو کیا عجب ہے کہ کھوئی نہو میری منزل
پھر آگے حشر ہے جو ہوگا کیون کسی سے کہون — کہ بات راز کی ہے اور یہ بھی ہے مشکل
سمجھنے والے سمجھ لین اشارہ کافی ہے — کھلے گا باب جنان شکل عقدۂ مشکل
سجل روضۂ رضوان ہے پھر ہمارے لیے — عدو کے نام پہ ہے وقفنا دوزخ سافل

قصیدہ در منقبت امیر المؤمنین یعسوب الدین شیر کردگار حامل ذوالفقار علی بن ابی طالب علیہ السلام بمناظرہ رند و ساقی

بہار آئی چھلکا دے ساقیا صہباے عشرت سے — خدا بھر دے ترا جام تمنا آب رحمت سے
خیال محتسب کی اب جگہ ہے طاق نسیان پر — کہ اک مدت بڑی تکلیف اٹھائی ترک عادت سے
برنگ رشتۂ زنار ٹوٹی توبۂ کہنہ — تعلق پھر ہوا مستونکو دخت رز کی الفت سے
گریبان یاد آیا ہاتھ کو اور پاؤنکو کانٹے — ہوے رخصت مجاور حضرت مجنونکی تربت سے
حسینان جہان اپنی جگہ نظارہ بازونکو — جواب لن ترانی دیتے ہین زلفونکی نکہت سے
شب فرقت کے بیدارونکی آنکھون مین بھی نیند آئے — ہوا راحت رسان آنے لگی باغ محبت سے
فروغ حسن پر دعوے ہو جس آئینہ طلعت کو — ملا کر دیکھ لے پھولونکو وہ عارض کی نکہت سے
سر بالین راحت نیند یون آئی ہے سبزے کو — جوانی مین حسین جسطرح سوئین فرط غفلت سے
جگایا انکو بھی ہنگامۂ فصل بہاری نے — کہ جنکا چونکنا دشوار تھا شور قیامت سے
صبا نے مرہم کافور رکھا انکے سینے پر — سراپا جو پھنکے جاتے تھے سوز دل کی شدت سے
شمیم جانفزا پیدا ہوئی بلبل کی کلیون مین — ہوا ہے اتحاد ذات گل کو فیض صحبت سے
یہی چشم عنایت ہے جو گل کی حال بلبل پر — عجب کیا رسم ظلم اٹھ جائے معشوقونکی ملت سے
مبارک وصل مین عشاق کو طول مسرت ہو — بڑھی جاتی ہین راتین گیسوے سنبل کی زینت سے
ہزارون آرزوئین لیکے رند آئے ہین گلشن مین — زخود در رفتہ ہوے جاتے ہین جوش ابر رحمت سے

خمار آلودہ نظریں یا کہ پیک شادمانی ہیں
تمنّدِ شوقِ تکرارِ سوالِ جام اِس جانب
زبان وچشم دونو تھے اُدھر انکار سے مطلب
یہاں اک جام کی امید پر سو التجائیں ہیں
اشارہ اسطرف اسکا کہ چلو ہی سے پلوادے
جھپکنا ہو گیا مشکل یہاں چشمِ تمنّا کا
کہانتک ضبط ہو کبتک کوئی خونِ جگر کھائے
کہ سن او ساقیٔ نا آشنا یہ کبر کیا معنے
عبث ہے رنگِ حسنِ عارضی پر اسقدر نازش
تری محفل میں جانا موت سے بدتر ہے انسانکو
جنون پیدا ہے جسکے سر میں تجھپر جان دینے کا
دکھائیگا شکستِ فاش دورِ جام او غافل
جو پل دورِ جوانی کا تھا وہ بھی آزما دیکھا
مجھے خمخانۂ عالم میں فخر و ناز لازم ہے
مری لاعقلی پر عقلِ فلاطون بھی مفتون ہے
بنا ہوں چشمِ ظاہر بین کی خاطر گو کہ خود رفتہ
بظاہر گو کہ ہوں اک میکش و رندِ خراباتی
مجھی کو کہتے ہیں اہلِ جہاں رندِ صفا باطن
وہ دل رکھتا ہوں تجھسا تنگدل ساقی اگر مانگے
میں وہ ہوں صدرِ بزمِ دوست میں ملتی ہے جا مجکو
کہا ساقی نے مثلِ دخترِ رز یوں جوش میں آکر
نہ کھلوا منھ مرا دعوے سنینگے تو ہنسی ہوگی
خدا کی شان تو اور ادعائے عقلِ افلاطون

اشارے ہو رہے ہیں ساقیٔ خورشید طلعت سے
وہاں یہ حکم پہلے پوچھ لو خوبیٔ قسمت سے
اُدھر مجبوریاں لاکھوں تقاضائے طبیعت سے
غرور و ناز کو اُس سمت استغنا ہے منت سے
اُدھر منھ پھیر لینا سنکے شوخی و شرارت سے
وہاں پھر کر جو دیکھا بھی تو انداز کراہت سے
کہا جھلا کے یوں اک رند نے افراطِ غیرت سے
خدا کی شان ایسی بیرخی اہلِ مروت سے
یہ اُٹھ جائیگا مشکل جو ہٹے تیری صورت سے
کسی کو بھی نکالتے آجتک دیکھا نہ عزت سے
اُسے واجب ہے پہلے ہاتھ اُٹھالے دین و دولت سے
نظر کر حالتِ جمشید پر چشمِ بصیرت سے
نظر تک میری جانب اُٹھ نہیں سکتی نزاکت سے
کہ میں سرمست رہتا ہوں شرابِ حقیقت سے
مری گفتار غفلت بھی ہے مملو پند و حکمت سے
مجسّم ہوش ہوں لیکن بباطن بد فراست سے
بباطن شستہ شوئی قلب ہو آئینہ ندامت سے
برنگِ آئنہ دل صاف ہے گردِ کدورت سے
لبالب کر دوں ساغر کی طرح دامن کو دولت سے
رہے تو جسجگہ محروم دربانی کی خدمت سے
نکالیگا کہانتک جو سمایا طاقت سے
زمانے بھر میں واقف ہو ہر اک تیری حقیقت سے
دلیلِ عقل ہو نفرت تجھے واعظ کی صحبت سے

کھینچیگا صاحب ہوش و خرد کو اپنا جلوہ عالم مین
جسے نیند آتی ہو خشت خم صہبا پہ راحت سے

تصور کر خدا کو حشر مین کیا منہ دکھلائیگا
شکست توبہ کو نفرت ہوئی ہے تیری صورت سے

آ [illegible] تھا پیراہن وہ دن [illegible] یاد ہے تجکو
کیا تقدیر نے محتاج درد مے کی قیمت سے

[illegible] ساقی [illegible] ہو مین ہون شاہد [illegible] میخانہ
لرز جاتا ہے دل ہر رند کا میری حکومت سے

برنگ ساغر خورشید [illegible] اسکو گردش ہے
کرے جو کوئی سرتابی مرے حکم و اطاعت سے

مری مے کا تصور بھی جو شام ہجر آ جائے
سلا دے عاشق بیتاب کو بالین پہ راحت سے

وصال یار مین کیا کیا جمایا رنگ عشرت کو
مری مے کا مزہ پوچھے کوئی اہل محبت سے

مرے اک جام کے بندے شہنشاہان عالم مین
بندھی ہے سلطنت جم کی مرے دامان دولت سے

نہ پیتے بادۂ گلگون اگر دور جوانی مین
عیان ہوتا نہ رنگ حسن معشوقونکی صورت سے

برنگ پنبہ مینا حواس اڑنے لگے جسدم
تو بولا رند مشرب ساقی خورشید طلعت سے

مبارک تجکو میخانہ مین اپنی راہ لیتا ہون
زبان جل جائے اگر اب نام بھی لون تیرا رغبت سے

تماشا دیکھنے کو دور ساغر کا مین آیا تھا
وگرنہ مجکو فرصت کب تھی معشوقونکی صحبت سے

تری تقریر کی شوخی نے جو بجلی گرائی ہے
یہ صدمے کب اٹھائے تھے بلاے شام فرقت سے

نتیجہ آج دیکھا مین نے خواہشہاے بیجا کا
نکلوایا اسی کمبخت نے آدم کو جنت سے

بچشم معرفت دیکھ اب یہ ساقی میری قسمت کی
کہ کیونکر رنج دنیا مین بدل جاتے ہین راحت سے

لیے جاتا ہے جذب دل غدیر خم کے ساقی تک
ملینگے جام کوثر کے مجھے جس کی عنایت سے

وہ ساقی جسکے رندونکو اگر نشے مین غش آئے
تو ابر مغفرت چھینٹے دے اٹھکر آپ رحمت سے

وہ ساقی جسکی راہ عاشقی مین جو قدم رکھے
گذرنا اسکو ہو آسان صحراے قیامت سے

وہ ساقی جسکے ساغر پر ملائک جان دیتے ہین
تعالی اللہ ہوئی ہو جسکی خلقت دست قدرت سے

وہ ساقی گلشن ارض نجف ہے جسکا میخانہ
ہزارون خم مین ملو جسکی [illegible] صہباے جنت سے

وہ ساقی جسکا جام شربت دیدار پینے کو
لے آیا جذبۂ دل کھینچکر آدم کو جنت سے

وہ ساقی اپنے میزشر کو جو ظل حمایت مین
بچا لیجا [illegible] گرمی خورشید قیامت سے

وہ ساقی [illegible]
[illegible]

وہ ساقی جس سے ظاہر ہو اگر شان ید اللہی
خدا تک بندے کو پہونچا دے اپنے زور ہمت سے

وہ ساقی جسنے مست بادۂ مرضیٔ حق ہو کر
نہ دیکھا رونق تخا نۂ دنیا کو رغبت سے

وہ ساقی حیدر کرار جس کا نام نامی ہے
دو پارہ جسنے اژدر کو کیا بچپن کی قوت سے

وہ ساقی جسکے میکش ہوش میں آہی نہیں سکتے
یہ مژدہ سن لیا جب سے کہ ہم ہین اہل جنت سے

پڑھو محشر وہ مطلع مردہ دل بھی جس سے چونک اٹھین
فزون ہو نعرۂ صل علی شور قیامت سے

چلینگے جبکہ رندان نجف کوثر پہ تربت سے
بڑھینگی بہر استقبال موجین بحر رحمت سے

یہ سب ہے مولائے قنبر کے غلامونکو شرف حاصل
ملائک خادم ادنا سے ہین اُنکے بدو فطرت سے

ولی حق امیر المؤمنین سلطان بحر و بر
ملی ہے جنکو مسند شاہ اقلیم شریعت سے

نشان قدرت شہ مہر بھی ہے اور سلیمان بھی
دو عالم کر لیا زیر نگین زور امامت سے

جمال آئینہ روے علی کا جو کوئی دیکھے
تو چشم و دل ہون واقف جوہر اسرار وحدت سے

گئے معراج مین تا حدّ امکان ساتھ احمد کے
علی کی ذات کو تھا اتحاد ایسا نبوت سے

سلونی کہہ سکے کس منہ سے کوئی روبرو اُسکے
کہ جسنے پائی ہو تعلیم شہر علم و حکمت سے

سر زائر پہ مہر لطف حیدر ہو جو چتر افگن
سواد آنکھون کو ہو صبح وطن کا شام غربت سے

فضائے خلد قدمون پر تصدّق کیون نہو جائے
کہ پہونچے تا بہ درگاہ خدا راہ عبادت سے

اشارہ میں دو تا کر دے نہ کیون وہ قامت جوزا
میان مہد ہیبت جسنے لی زور و شجاعت سے

زمین سے اُڑکے ذرّے چرخ پر خورشید بنجائین
کرین ظاہر جو شان معجزہ آپ اپنی قدرت سے

نہ لیجاتے جو خضر آکر چراغ انکی ہدایت کا
سکندر تا قیامت باہر آسکتا نہ ظلمت سے

رسولان سلف کو جب ہوا قرب خدا حاصل
کہ دنیا کو کیا سطے آپ کی راہ ہدایت سے

لقائے حق ہوئی حاصل یہ دعوے اُسکو زیبا ہے
مشرف جسکی آنکھین ہون جمال روئے حضرت سے

دم پرسش فرشتون سے جو کہدے بو ترابی ہون
تو لطف آغوش مادر کا ملے بستر کو تربت سے

تھا نہ وہ دن دکھانے مرگ کی تلخی گوارا ہے
کہ آنکھین ہون مشرف اندوز مولا کی زیارت سے

نشان کفر اکھاڑا اور اٹھایا دین کا رایت
ملا تھا آپکو یہ زور بازو دست قدرت سے

فرشتے ہاتھون ہاتھ آکر اُسے جنت مین لیجائین
اگر مر جائے زائر آپکا ایذائے غربت سے

کہو صوفی سے تیرا ادّعا پھر ہان لین ہم بھی
جمال مرتضےٰ دیکھے اگر چشم بصیرت سے

گریزان ہے ہوا کی شکل آب بحر بے پایان
قرار آتا نہین دم بھر کہین مولا کی ہیبت سے

نجوم و آفتاب و ماہ ہین حلقہ بگوش ان کے
ہوا ہمپر یہ روشن قوت اعجاز حضرت سے

خیال عصمت حیدر جو بزم عشق مین آتا
خدا محفوظ رکھتا حضرت یوسف کو تہمت سے

کرین جنبش نہ مثل کوہ بار تند سے ذرّے
شکایت ناتوانون کو جو ہو انکی عدالت سے

بہ فور غیض مین جسوقت توڑا باب خیبر کو
صدائے الامان دینے لگے داؤد تربت سے

دم جنگ آپکی شمشیر نے وہ آگ برسائی
لحد مین ڈر کے ابراہیم چونکے خواب غفلت سے

زہے جوش سخاوت فیض اسکا نام ہے مولا
کہ دامن کی طرح جی بھر دیا سائل کا دولت سے

زمین کو عرش وہ نقش قدم کردین تو حیرت کیا
کہ بیت اللہ مین جو مس ہوے مہر نبوت سے

سوال رویت حق کیون نہ کرتے حضرت موسیٰ
کہ بسمل ہو رہے تھے شوق دید نور حضرت سے

سخاوت مین ہوا آسان یہ کار محال آخر
نہ رکھا نقطۂ موہوم کو محروم قسمت سے

اگر دیکھے ضیا آئینۂ اعجاز مولا کی
تو سکتہ عقل کل کی عقل کو ہو فرط حیرت سے

سقر کے مستحق کو باغ ابراہیم ہو آتش
اگر ہو واسطہ کچھ بھی قسیم نار و جنت سے

سپرد کی ہے یہ قدرت نے جنکو نام حیدر کی
اُنھین کیا خوف تیر جور گردون کی جراحت سے

لوائے حمد کے حامل کا وابستہ جو مرتا ہے
تو نیند آتی ہے اُسکو سایۂ طوبیٰ مین راحت سے

سکون ارض سطح آب پر دشوار مشکل تھا
ہوا یہ امر بھی حضرت ہی کے بار امامت سے

زبان پر جب کیا نام لسان اللہ کو جاری
ہوے اسرار حق ظاہر کلیم اللہ کی لکنت سے

علی کے تابع فرمان ہین سیار و ثوابت تک
مدلل ہے یہ دعویٰ نیر اعظم کی رجعت سے

دم تعلیم دین تیغ زبان کو آب اگر جنبش
وہ دو ہو شکل مرحب جو کرے انکار وحدت سے

وہی تیغ زبان خالق نے دی ہو آج اُسکو بھی
معاند دم بخود ہین جنکی شان فتح و نصرت سے

جناب مولوی نجم الحسن خورشید ایمانی
کیا صاف آئنہ اسلام کا زنگ کدورت سے

جنھین ظلمات گمراہی نکلنے ہی نہ دیتا تھا
وہ آئے راہ پر ارشاد انوار ہدایت سے

دلون مین بھر دیا تو نے یہ وجدان حقیقت کو
جب اُٹھے درس خارج دے کے بزم علم و حکمت سے

در خیبر کی صورت کھولتے ہین علم کے عقدے
ملی ہے انکو یہ میراث باب علم و حکمت سے

تمنا ہو جو الکن کو ثواب ختم قرآن کی
وہ آنکھین کرلے روشن آپکے رخ کی زیارت سے

نگہ کسطرح ٹھہری آپکے آئینۂ دل پر
کہ روشن جسکو خالق نے کیا نور شریعت سے

خداوندا رہین قائم جہان مین آپ اُسدن تک
مشرف ہم ہون جسدن مہدی دین کی زیارت سے

بحق رحمۃ اللعالمین و ساقی کوثر
ملے ہمکو شراب عیش ان کے جام عشرت سے

رہے جبتک کہ دور جام گلگون موسم گل مین
رہے جبتک کہ ضد واعظ کو ہم رندون کی صحبت سے

حسین رفتار مستانہ سے جبتک آفتین ڈھائین
رہے رندونکا دل بخوف جسدن تک قیامت سے

بقا جبتک ہے زور گرمی بازار ساقی کو
ہے جبتک ہنگامۂ محشر مینوشونکی کثرت سے

بطرح ساقی کوثر رہے مشغول ہر شاعر
بذوق ساغر محفل مین من آئین رغبت سے

جنھین میخانہ عالم مین ہو ذوق مے عرفان
پئین صہبائے ایمان وہ ملاکر آب رحمت سے

کہان تک اے طبیعت بادۂ مضمون کی سرشاری
کیا محفل کو تو نے رنگ حسرت سے

مگر دیتا ہے ساقی ادب اب حکم خاموشی
کسے قدرت کہ سرتابی کرے اسکی اطاعت سے

یہ طول نظم اے محشر فقط نشے کی باتین تھین
کرینگے عفو ہے امید مجکو اہل صحبت سے

در تہنیت عید غدیر و منقبت شاہ خیبر گیر جانشین رسول رب قدیر

بتقابل حضرت وصی علیہ السلام

حریم کعبۂ حسن بتان مین معتکف ہے دل
نصیحت گر تجھے کیا در اندازی سے کیا حاصل

مزاج زہد خصلت پوچھ لینگے آکے ہم اُسدن
کسی مست شراب بادہ جب ہوگا تو مائل

جنون عشق سے قسمت کو برگشتہ تو ہونے دے
کھلے گا تیرے کا سب پر عقدۂ مشکل

تعلقہائے پنہان کی کشش پیدا تو ہو جائے
عبث کیا شے ہے ہوگا دامان دل بسمل

تجھے کیا معرفت اسرار حسن عالم آرا کی
کہان تو اور کہان تدبیر حل عقدۂ مشکل

ارے او عقل کے دشمن تجھے سمجھائے کیا کوئی
کہ تو برہان نقلی سے حسن و قبح کا قائل

حسن و خیر ذکر اسکا کتاب اللہ مین آیا ہے
رہیگا محو درس جہل آخر کب تک او غافل

خدا سے شوق اور پیغمبر نفس اسکے عارف ہین
امام العشق ہے یہ اہل دل کا مرشد کامل

تجھ ایسے سیکڑون خضر طریقت ایک مدت تک
نہ ہے غرق محیط غم نہ پہونچے تا سر ساحل

ہزارون مثل تیرے عیسی دوران زمانے مین
فنا ہی ہوگئے لیکن نہ پایا جادۂ منزل

بہت سے یوسف بے کاروان تیری ہی صلوت کے
عدم کے قافلے سے جاکے آخر ہوگئے شامل

یہ وہ مخلوق ہے پیدا ہے جس سے قدرت خالق
یہ وہ مصنوع ہے عرفان صانع جس سے ہے حاصل

کسی نے بھی نہ پایا حسن کی کنہ حقیقت کو
ہر اک کی قوت ادراک ٹھہری سعی لاحاصل

یہی سیماے آدم مین تجلی بخش عالم تھا
پئے سجدہ ملائک کو اسی نے کردیا مائل

اسیکا نام اک وہ بھی ہے جسکو نور کہتے ہین
یہی تھا محفل صبح ازل مین شامل و داخل

یہی ہے مفتی احکام شرع جذبۂ الفت
یہی دار القضائے عاشقی کا قاضی عادل

کبھی عزلت گزین ہے شرم سے یہ چشم خوبان مین
کبھی تیر نظر بنکر نکلتا ہے سر محفل

کبھی اسکی ہوا سے دامن تیغ تغافل سے
کسیکا خون ناحق ہے بہار کوچۂ قاتل

چراغ راہ جذب شوق اسکی جلوہ تابی ہے
یہی تھا لیلۃ المعراج مین شکل مہ کامل

یہی تو وجہ تاثیر کلام لن ترانی تھا
کلیم شوق اسیکے در کا اک ادنی سا تھا سائل

دم گریہ یہی مضمر تھا چشم پیر کنعان مین
اسی کے رعب نے یوسف کو شاہی سے کیا قائل

یہ وہ ظالم ہے مارا جسکا پانی مانگے کیا ممکن
اسی کا بھرتے ہین دم اسیران چہ بابل

دکھائے یہ جو اپنا معجزہ عہد جوانی کا
زلیخا کی اداؤن سے زنان مصر ہون گھائل

ہوا تابان اسی سے نجم اقبال ید بیضے
یہ ہے تسخیر نار دشمنی کا عامل کامل

اسیکے ہاتھ مین دارو ہے بیمار محبت سے
یہی ہے چارہ ساز شدت بیتابی بسمل

اسیکے دم سے ہے پرچا وفا و بیوفائی کا
یہی تقریر دلکش ہے پئے رنگینی محفل

کبھی غربت مین مجنون کا معین شوق نظارہ
اٹھا دیتا ہے لیلی کا کبھی خود پردۂ محمل

کبھی ہے جاتا ہے کاکل پیچا پیچ مین پوشیدہ
کبھی ہے طول ہوکر گیسوئے دلدار مین شامل

کسی جا پر کبھی آئینہ رنگ بہاری ہے
کبھی رگہائے برگ گل مین ہے مانند خون داخل

جہان عشق کی فرمان روائی ہاتھ ہے اسکے
یہی ہے ہفت اقلیم وفا کا خسرو عادل

یہ ہے پیر طریقت راہ وجدان حقیقت کا
اسی سے ہے دل صوفی کو چشم معرفت حاصل

اسکے صدقے مین بندے کو دعوائے انا اللہی
فنا فی اللہ ہونیکا بھی یہی ہے مرشد کامل

قریب اتنا پکارو تو رگ جان سے صدا آئے
بعید اتنا نہ پہونچے عمر بھر کوئی سر منزل

اسکی روشنی پھیلی ہے سیار و ثوابت مین
اسیکا نور ہے افلاکیون مین رونق محفل

اسیکا جلوۂ سیماب فطرت رقص زہرہ مین
دل زہاد جس سے صورت قبلہ نما بسمل

کہین رخسار جانان اسکے ہاتھون وقف نظارہ
کہین کاوش سے اسکی ہو گئی تاب نظر مشکل

جواب عارض دلبر اسی سے مہر تابان ہے
یہی نام خدا ہے چہرہ پرداز مہ کامل

اسکے دم سے زندہ تذکرہ لیلی و شیرین کا
دل فرہاد و مجنون کا کبھی یہ دشمن قاتل

کیا رائج اسی نے مذہب یوسف فروشی کو
اسی کا بندۂ بے دام ہے ہر عاشق بسمل

اسی کے جذب شوق دید نے وہ زور دکھلایا
سر عشاق ہے اور پائے دربان در محفل

سمائے سرخ ڈورے بنکے چشم مست ساقی مین
اگر اظہار رنگینی پہ اسکی طبع ہو مائل

یہی ساقی یہی بنت العنب ہے اور یہی ساغر
اسیکے ہاتھ سے رندون کو لطف دورہ کامل

جہان شوق بنجائے جواب خانہ مجنون
خدا ناکردہ یہ ظالم جو بربادی پہ ہو مائل

غم فرقت کا جتنا مظلمہ ہے عشق کے سر ہے
بہاتا ہے یہی دریائے خون تا ب دل بسمل

مرقع وصل اور فرقت کا تصویر خیالی تھا
ہیولائے محبت مین جو رنگ اسکا نہو شامل

گرفتار عذاب دو جہان ہے مبتلا اسکا
سزاوار اجل ہے اور نہ ہو جینے ہی کے قابل

بیان اسکا غزل گوئی مین درد انگیز و دلکش ہے
قصیدہ گو کی خاطر باعث رنگینی محفل

کبھی یہ ہے ادائے چہرۂ معشوق سے ظاہر
تبسم ہائے پنہان مین نمک بنکر کبھی شامل

اسی کے ہاتھ دارو ہے مریض درد ہجران ہے
یہ ہے بیمار فرقت کا طبیب حاذق و کامل

کبھی دیتا ہے چشم شوق کو فرصت نظارے کی
کبھی بنتا ہے غمازہ نگاہ عاشق بسمل

اسکی ذات سے دنیا مین بنیاد رقابت ہے
کہ اہل عشق ہین اک دوسرے کی جان کے قاتل

سکندر کو سکھائی تھی اسی نے آئنہ سازی
یہی تھا خوبرویان جہان مین جوہر قابل

یہی تو وجہ نیرنگ طلسم وضع فطری ہے
شباب اور کمسنی کے درمیان ہو اک حد فاصل

قبول اس سے دعاے عاشقان طالب بوسہ
یہی دشنام یار تند خو مین بھی رہا شامل

اگر یہ طول دے حالت کو اپنی زلف بنجائے
برنگ خال دلبر ہو جو ہو ایجا زپر مائل

نشان سجدہ بنتا ہے کبھی سیمائے زاہد پر
کبھی یہ ہے سواد دیدہ ہاے عارف کامل

بشر پر ہو فرشتے کا گمان اسکی کرامات سے
زنان مصر کیا کرتے ہیں افلاطونکو لا یعقل

براے چاک پیراہن زلیخا ہے ہوس منکر
کہین ہے باعث افشاے راز عاشق بیدل

یہی ہے واضع قانون بیتابی محبت مین
یہی ہے ناسخ آئین صبر عاشق بسمل

اسی سے جمعیت ہے ہلال عید قربان مین
اسیکی جلوہ تابی ہے میان خنجر قاتل

امامت مین شریک اسکو کیا یون کلک قدرت نے
حسن کی نام سے تجنیس خطی ہو گئی حاصل

سپیدی بغل بنکر غدیر خم مین چمکا تھا
سر منبر تھے ہمراہ علی جب خسرو عادل

یہی تھا مظہر معنی ذو النورین صحرا مین
کوئی تھا نیر اعظم تو کوئی تھا مہ کامل

یہی تھا موج طوفان خیز دریاے فصاحت کا
دفور جوش مین جب خطبہ خوان تھے شہر عادل

عبائین پاؤنکے نیچے بچھائے بیٹھے تھے مومن
وہ جلتی دوپہر کی دھوپ اور وہ نور کی محفل

مین ہون جسکا کہ مولا یہ علی بھی اسکا مولا ہے
محمد کا یہ فرمان سن رہے تھے سب بگوش دل

پہ روح الامین کا چتر تھا فرق مبارک پہ
مثال حکم بلغ ہو رہی تھین رحمتین نازل

مبارک حاجیونکو حج اکبر اسکو کہتے ہین
کہ مولا بھی ملا اور ہوگیا ایمان بھی کامل

علی ہے باعث حسن نزول آیۂ بلغ
علی ہے جانشین مسند پیغمبر عادل

دم نصف النہار آئین شعاعین مہر کی ڈہلکر
دلون مین سوز شوق حسن بیعت ہو گیا داخل

ستارونکی طرح روشن ہوے عارض علامونکے
بنی ہے کہکشان راہ غدیر خم کی ہر منزل

ہوا ساقی کوثر جب غدیر خم مین بھی ساقی
تو میلش جوش مین انگڑائی لیکر ہوگئے بسمل

ذرا ہشیار محتسب واعظ شوق آتا ہے مہر سے
جوانہ بادہ نوشی مین رہی اب کونسی مشکل

چلے آتے ہین میکش ہند پر حسن اطاعت مین
بڑھے وہ ہاتھ بہر بیعت ساقی دریا دل

ہجوم آرزو دست اگر ڈالے ہو نہ سکتا ہے
پکار دور سے ساقی کو بیٹھے ہو عبث غافل

بہا دے آج بحر بادۂ سر جوش ہان ساقی — دلون سے صاف ہو جائے غبارِ دوری منزل

جدار کعبہ سے ٹکرائین موجین قلزم مے کی — تنور جام سے ایسا اٹھے طوفان بے ساحل

دہان جام سے آوازۂ ہل من مزید آئے — لب مینا ہو یون گویا ہنیئاً ایہا السائل

نظر رکھنا ذرا اس دو پہر کے میرے آنے پر — کہ گردی خمار شوق سے [illegible] ہون لا یعقل

فراغت پا کے حج سے منزل مقصد پہ جاتا ہون — بغیر نشہ راہ شوق مین ہو گی بڑی مشکل

ذرا سی پی کے مے دریا بہا دون مدح مولا کا — پڑھون وہ مطلع رنگین کہ ہو [illegible] محفل

رسول طبع پر یون وحی مضمون متصل آئے — کہ جیسے حکم تبلیغ جا [illegible] پیغمبر عادل

مطلع

علی اجزائے نور حسن کا وہ جوہر قابل — سہ چرخ نبوت جس سے مل کر ہو گیا کامل

وہ در پردہ جمال مرتضی کی ایک جھلکی تھی — کیا تھا طور پر جس نے کلیم اللہ کو غافل

غدیر خم مین ہمراہ نبی یون آئے منبر پر — نزول وحی مین جس طرح اسرار خدا شامل

سراپا حسن جسکو کہتے ہین وہ یا علی تو ہے — ترے جلوے کا ماخذ ہے جمال خالق عادل

بیان کر دے اگر کافر بھی حسن ذکر حیدر کو — یہ ممکن ہی نہین دو [illegible] رنگینی محفل

مبارک یا علی تجکو دو عالم کی شہنشاہی — مبارک ہو ہمین تکمیل دین اے خسرو باذل

وصی مصطفے منجانب اللہ تو ہے اے مولا — کسی کے اور دنیا بھر مین ہم ہرگز نہین قائل

مبارک تجکو اے روح الامین لو خلعت خدمت — علی کے فیض سے جو آج مانگیں تجکو ہو حاصل

زبان مدح کوثر پر بھی یہ نغمہ ہے شادی مین — غدیر خم کی موجین آج مجھ مین ہو گئی شامل

تعجب کیا جدار کعبہ اس شادی مین پھر شق ہو — ہوئے شیر الہی نائب پیغمبر عادل

پھڑک اٹھا خوشی مین راہ بیت اللہ کا ہر جادہ — کہ آتا ہے شہنشہ [illegible] سالک راحل

سراپا چشم ہین اس شوق مین شمس و قمر دونون — کہ دیکھین آج حسن شان شاہ آسمان منزل

جنان سے انبیا کی روحین یہ کہتی ہوئی آئین — ہمارے ترک اولی کی بھی ہو حل یا علی مشکل

فرشتے یون کھڑے ہین تہنیت دینے کی حسرت مین — [illegible] سر ساحل

قصیدہ [illegible] آئے اس خوش ہین [illegible] — [illegible] اصل

مخاطب مومنین اور حضرت حجت کا نائب ہے
وہ نائب مولوی ناصر حسین عالم عادل

وہ عالم جسکے چہرے کے نظارے سے یہ روشن ہے
کہ اسکے جد کا اک ادنا سا پرتو ہے مہ کامل

شگاف خامہ جسکا حیدر صفدر کی نصرت مین
بنا ہے درمیان مین حق و باطل کے حد فاصل

محقق وہ کہ جسکا ہند سے ہے طوس تک شہرہ
ہمیشہ فیض جسکو باب شہر علم سے حاصل

سواد ادعائے دشمن دین جسکے نکتہ سے
برنگ تیرگی شام فرقت طول لا طائل

کرے ظاہر جو خاموشی مین یہ اقرار کے معنی
مخالف کو ہوا اسکے سامنے منہ کھولنا مشکل

بجوش منقبت اس عالم اعلم کی خدمت مین
پڑھون وہ مطلع تازہ کہ آئے ہوش مین محفل

غدیر خم ہے تیرے ہاتھ مین ساقی دریا دل
لگا دے آج بیڑا بادہ نوشونکا سر ساحل

الا یا ایہا الحشر ذرا پھر مطلع روشن
لبوں سے آکے ملجائے مگر جام مہ کامل

جو ہو نظارہ حسن علی بے پردہ و حائل
برنگ برق کوہ طور دل سینونمین ہون بسمل

علی وہ جوہر تابان ہے شمشیر شجاعت کا
سے اپنی مرد کو تیغ کھینچ حساق عادل

کہان ہین حضرت یوسف ذرا اب سامنے آئین
جمال مرتضی سے سامنے دعوے کریں باطل

خطاب ماہ کنعان پر سزاوار اب نہین نازش
علی کا نور ہے وجہ تجلی مہ کامل

خیال و خواب تھا شمس و قمر نے گر کیا سجدہ
یہان تو سیکڑون بندے خدائی کے ہوئے قائل

اگر اورنگ شاہی پر انھون نے کی سلیمانی
مرے مولا نے پائی مسند پیغمبر عادل

نہ تھا بیجا اگر بل انکو تھا زور جوانی کا
یہان بچپن کی قوت سے کیا ثعبان کو گھائل

زلیخا کشتہ اگر تیغ نگہ پر انکو نازش تھی
یہ تھے اللہ کی بھیجی ہوئے شمشیر کے حامل

جہاد نفس اگر انسے ہوا بزم زلیخا مین
وصال زال دنیا پر نہ حضرت بھی تھے مائل

شمیم عطر پیراہن مین انکے تھی تو حیرت کیا
پسینے مین یہان بوئے گل شاداب تھی شامل

اگر انکے فدائی پیر کنعان اور زلیخا تھین
یہان شیدا رسول اللہ تھے اور خالق عادل

وہان عہد شہنشاہی مین آفت تھی گرانی کی
یہان دور سخاوت مین تھا قحط حاجت سائل

نہ پوچھین بھائیون کی بات تک وہ بادشاہ ہوکر
یہان جو دشمن جانی ہوا اسکی حل کرین مشکل

وہاں نور صباحت سرمۂ چشم زلیخا تھا
یہاں حسن ملاحت پر زمانہ عاشق وبسمل

ایں اپنا عزیز مصر نے انکو کیا تو کیا
بنے یہ حسن طاعت سے امین خالق عادل

فریب حسن اگر واں وجہ تسخیر کواکب تھا
ستارہ یاں بھی آیا گھر مین بنکر عاشق بیدل

خم گیسو اگر واں روکش محراب مسجد تھا
یہاں کاکل کا حلقہ کعبۂ اسلام کی منزل

اگر مہتاب کہیے انکی پیشانی کو زیبا ہے
یہاں تھا نجم قسمت روشنی بخش مہ کامل

جواب ذوالفقار ابرو بنائے انکے خالق نے
اگر دونوں بھنوین تھین انکی رشک خنجر قاتل

اگر واں آنکھ کی گردش مین تھا رعب شہنشاہی
یہاں تھا دور نور چشم مین خوف خدا شامل

نگاہ شوخ انکی برق طور نوجوانی تھی
یہاں نظرین وہ جنپر خود شباب حسن تھا بسمل

اگر انکا دہن باب مراد پیر کنعان تھا
لب انکے تھے زیارت گاہ چشم حسرت سائل

اگر رخسار انکے تھے چراغ خانۂ زندان
منور انکے عارض سے شب معراج کی محفل

ستون کعبۂ پیغمبری تھے ہاتھ اگر انکے
یداللہ فوق ایدیہم کا انکو مرتبہ حاصل

براے نام انکے قلب مین الفت زلیخا کی
یہاں وہ دل جسے کہیے کلام اللہ کی منزل

اگر واں نقش پا چشم و چراغ پیر کنعان تھے
یہاں نقش قدم مہر نبوت سے ہوے واصل

قدم انکو ہواے سلطنت مین مصر تک لائے
غدیر خم تک آئے یہ تھے ایسے رہرو راحل

خمار بادۂ حسن دعا ہے ہاں مرے ساقی
جمال شاہد ساغر دکھادے پھر سر محفل

گلے ملنا ہے باہم کوثر آشاموں سے دم بھر مین
اگر مدہوش وہ ہین مین بھی ہون مستی سے لایعقل

خدا رکھے مرے پیر مغان بھی کسقدر خوش ہے
غم دنیا کیا عید غدیر خم نے سب باطل

فروغ میکدہ پر صبح جنت بھی تصدق ہے
کہ ابتک رحمت حق ہو رہی ہے شام سے نازل

خداوندا بہت جلد انکی خواب آلودہ آنکھوں کو
دکھائے جلوہ ہاے شاہد مقصود بے حائل

شراب مدعا اس بزم سے جو پیکے اٹھے ہین
کبھی کچھ کچھ ہوشیاری کبھی تھوڑے سے ہون غافل

مدحِ سردارِ دو جہان امام الائمہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام

آفتابِ سخن

وفورِ موسمِ گرما ہوا یہ عالمگیر
کہ رشکِ عرصۂ محشر ہے سطحِ بحر و غدیر

اُڑتی ہین قاف سے پریان بشکلِ پروانہ
پناہ لیتے ہین بحر العلم مین دیو شریر

مثال پینے کے کافورِ صبح جلنے لگا
صبا کے پاؤن مین صرصر نے ڈالدی زنجیر

دلِ حزین کے ہین تبخالے آسمان ساتون
ترقی پہ ہے اسدرجہ سوزِ مہرِ منیر

جواب ہین کرۂ نار کے وہ تہ خانے
ہمیشہ جو کرۂ زمہریر کے تھے نظیر

نہین نکلتا ہے سوتون سے آبِ جاری بھی
چھپا ہے بحر کے دامن مین جا کے ابرِ مطیر

بنا ہے چشمۂ مہتاب صورتِ منقل
ہین آفتاب کی کرنین جوابِ آتشگیر

ہوا تھا جل کے کبھی کوہِ طور سرمہ صفت
طلائے پیرِ تنِ خور سے بنا ہے اب اکسیر

زمانے بھر کی گذرتی ہے ایک حالتمین
شرر کی طرح تپان ہے ہر ایک امیر و فقیر

جلائے دیتی ہے دل عاشقون کے شمع صفت
میانِ بزمِ حسینون کی گرمیِ تقریر

رہائی ہوگئی دیوانگانِ اُلفت کی
گلا دی جوشِ حرارت نے پاؤن کی زنجیر

صراحیون مین ہے گویا دو آتشہ مے ناب
ہوئی یہ برف کے ملنے سے آب کی تاثیر

جوابِ شعلۂ جوالہ ہے زبانِ قلم
ارادہ تھا کہ ہو گرمیِ سموم کی تحریر

سُنا ہی کرتے تھے کانون سے آج دیکھ لیا
ہوئی ہے برقِ فگن آہِ عاشقِ دلگیر

مثالِ برگِ خزان دیدہ رہ گیا جلکر
ہوائے گرم سے قرطاسِ گلشنِ تصویر

بنے ہوئے ہین سرِ شعلہ تیرون کے ناوک
نشانہ ہوتے ہی بھُن جاتا ہے دلِ نخچیر

پنہ گزین ہون اب ارمان کسکے سائے مین
کہ جلکے خاک ہوا دامنِ دلِ دلگیر

بھڑک رہے ہین ہر اک سمت شعلہاے جنون
کھڑک رہی ہے زمانے مین ہر طرف زنجیر

ترس گئے نفسِ سرد بہرِ نیکِ عشاق
مثالِ برقِ جہندہ ہے نالۂ شبگیر

مفرحات کا بدلا ہے اسطرح سے مزاج
کہ بیدِ مشک مین مشکِ ختن کی ہو تاثیر

تلاش کرتے ہین پانی کی چادرین وہ حسین — ہمیشہ جنکا تھا ملبوس پرنیان و حریر
ہوا ہے جذب رطوبات باطنی ایسا — فراق مین نہین روسکتے عاشق دلگیر
بنے ہوے ہین سراپا حسین شعلہ مزاج — ذراسی بات پہ کھینچے ہی لیتے ہین شمشیر
سیاہ ہین میکدہ جلتے ہین شیشے شمع صفت — ہر اک سبوے پُرازمے ہے آفتاب نظیر
ہر ایک بلبلِ شیدا ہے شکل موسیقار — لگائے دیتی ہے صحن چمن مین آگ صفیر
زمین مین دھوپ کی رہتی ہے اسقدر گرمی — کہ شبکو چاندنی جل جاتی ہے مثال حریر
علاج اہل جنون نہین طبیب حیران ہین — ہر ذرات مین پیدا ہے آگ کی تاثیر
رُخ کے نقاب سے کس طرح دھوپ کی گرمی — برنگ گل ہے شیشون کا رنگ رخ تغیر
جفا کو چھوڑا ہے معشوقون نے بمجبوری — کمان کے گوشے مین گرمی کے مارے چھپتے ہین تیر
اُتار ڈالا ہے زہاد نے عماموں کو — دعائین مانگ رہے ہین کہ آئے ابر مطیر
جنابِ قیس کا کچھ اور ہو گیا ہے دماغ — دوچند ہوگئی گرمی عشق کی تاثیر
ہے بیستون پہ فرہاد رحم کے قابل — کہ خون ہوگیا دل مین خیال جوئے شیر
چھپے ہین دامنِ قلزم مین جاکے حضرتِ خضر — کنوئین مین پھر ہوئی یوسف کی روح آکے اسیر
یہ زور گرمیٔ برقِ حسام حیدر ہے — کیا ہے آج خدا نے نبی کا جنکو وزیر
وہ دھوپ دشت عرب کی وہ حاجیونکا ہجوم — وہ اجتماع ہر اک کا قریب خُم غدیر
وہ جبرئیل کا آنا حبیب پاک کے پاس — بیان کرنا خوشی سے وہ حکم ربِ قدیر
زبان پہ لانا وہ اکمال دین کی خوشخبری — وہ نعمتونکی عنایت پئے صغیر و کبیر
رُکا ہے قافلہ حکم نبیؐ داور سے — زمین جھاڑ رہے ہین جوان و طفل و پیر
جو پیچھے رہ گئے تھے وہ بھی آگے بڑھ آئے — جو بڑھ گئے تھے پلٹ آئے وہ بھی بے تاخیر
بنایا جاتا ہے ممبر شتر کے پالان سے — عبا بچھائے ہوے بیٹھے ہین امیر و فقیر
غرضکہ زینتِ ممبر ہوے نبیؐ و علی — خدا کی حمد مین اول شروع کی تقریر
ضیائے احمد و حیدر سے دشت کے ذرے — کوئی تھا مہر درخشان تو کوئی ماہ منیر
بگوش ہوش سُنین سب کے سب کلام مرا — یہ امر وہ ہے ازل مین ہوا تھا جو تقدیر

علی کو مانے وہ مولا جو مانتا ہے مجھے ۔ ولی ہین جسکا ہون اُسکا ولی ہے میرا وزیر
اُٹھایا ہاتھ ید اللہ کا پھر محمدؐ نے ۔ یہ مدعا تھا کہ دیکھے ہر ایک طفل و پیر
پھر اُسکے بعد کہا یہ علی ہے سبکا ولی ۔ نہ دلمین شک کو جگہ دے کوئی امیر و فقیر
فراغ جب ہوا تبلیغ حکم داور سے ۔ عبا کو جھاڑ کے اُٹھا ہر اک صغیر و کبیر
حضور اُترتے ہین ممبر سے یون علی کے ساتھ ۔ کہ جیسے عرش سے آتی ہے وحی رب قدیر
زبان موجۂ کوثر درود پڑھنے لگی ۔ ملائکہ نے مکرر کہی بہ بسم تکبیر
بڑھے ہین مثل دل عاشقان پئے بیعت ۔ ہجوم شوق ہین کل مومنین با توقیر
یہ ولولہ ہے کہ ایمان ہوگیا کامل ۔ ہمارے ہی لیئے ہے اب بہشت کی جاگیر
درود پڑھکے پڑھو محتشر ایک مطلع نو ۔ کہ جس سے وجد مین آجائین سب صغیر و کبیر

علی کا نور تھا صبح ازل وہ مہر منیر
کہ جس سے جاگ اُٹھی شام ابد کی بھی تقدیر

علی ہین قاتل کفار فاتح خیبر ۔ علی کو چرخ سے اُتری ہوئی ملی شمشیر
علی شفیع ہین اسلامیون کے روز ابد ۔ ولا علی کی ولاتی ہے خلد مین جاگیر
علی کے واسطے خالق نے ہل اتیٰ بھیجا ۔ علی کا دل ہے کلام مجید کی تفسیر
علی ہین شیر خدا اور علی ہین غالب کل ۔ علی ہی ناصر و منصور ہین علی ہین نصیر
نبی کے دوش پہ کہتے ہین جسنے رکھے قدم ۔ بغیر اُسکے ہے دین خدا کا کون ظہیر
پئے شہادت اعجاز زندہ ہین عیسیٰ ۔ غروب ہوکے مکرر پھر آیا مہر منیر
مٹا کے شکل بتان حرم کی حیدر نے ۔ دکھا دی چشم زمانہ کو دین کی تصویر
خدا نے جنسے حیا کی وہ انکی زوجہ ہین ۔ کہ جنکے واسطے آئی ہے چادر تطہیر
سخاوت آپکی قنبر کے دل سے پوچھے کوئی ۔ کہ شتر اونٹ کیئے ایک دم مین نذر فقیر
عبادت ایسی ادا کی نماز جنگ کے وقت ۔ مثال بارش باران تھی گوکہ بارش تیر
زبان قوت اعجاز اگر کوئی پالے ۔ تو ذوالفقار کی تعریف ہوسکے تحریر
فرشتے آجتک اپنے پرونکو ڈرتے ہین ۔ فلک پہ ہوتا ہے جب ذکر برش شمشیر

کیا جو عدل سے یون اندمال زخمو ںکا
گذر محال ہے سوزن کا بھی میان حریر

چلے نسیم شفاعت میان حشر اگر
تو ایسے وقت مین عاصی ہون انبساط پذیر

ہوا ابتدا مین اگر لے شہ کوئی نام علی
ہو درست مثال نماز بے تکبیر

ہے سر پہ آپکے تاج شہی بلند مقام
قدم سے آپکے مانند عرش اوج سریر

بنایا آپ نے خورشید کو شہ خاور
ضیا کو اُس کی کیا آپ ہی نے عالمگیر

بچالین آپ جسے عمر خضر اُس کو ملے
اگر ہو سایے کی صورت سے موت دامنگیر

بتونکو انکی ولادت سے آیا خواب فنا
جگا دی آپکے قدمون نے کعبے کی تقدیر

جو بے حسونکی نگاہو مین نور بخشین آپ
خیال قلب مصور کو دیکھ لے تصویر

بچالین سیل فنا سے جو آپ نازک کو
ہو حباب کو دریا مین بیم موج خطیر

بری عذاب سے عاصی کو آپ اگر کردین
ہوا سے اُسکی گریزان ہون شعلہ ہاے سعیر

بچانا گرمی روز حساب سے مولا
گنا ہگار یہ محشر بھی ہے غلام حقیر

زبان مدح سرا کو ہے اختصار سے کام
کہ اب دعا کی طرف رہنما ہوئی تقدیر

زمین تپتی ہو جسروز مثل تلنے کے
مقیم آپکے سوا نیزے پر ہو مہر منیر

خود اپنے تن کا پسینا ہو تا گلو جسدن
ہر ایک کو ہو جہنم کا ڈر گریبان گیر

یہ التجا ہے مری اے قسیم نار جنان
مرے نصیب سے اُٹھ جائے کُل عذاب سعیر

کسی کے ہاتھ سے چھوٹے نہ آپکا دامن
تمام اہل ولا کی جنان مین ہو جاگیر

نوروز عالم افروز

گل افشانی نہال خامہ در محفل نوروز بہجت سرادر دوجہان امام الائمہ جناب علی مرتضی شیر خدا علیہ السلام

گلِ رعنا

فیض قدرت سے ہوا اِس طرح سامانِ بہار ۔۔ وسعتِ عالم بھی کم ہے بہرِ ایوانِ بہار

بادہ نوشوں کو مبارک ہو ہوائے معتدل ۔۔ وہ ہوئیں کالی گھٹائیں اُٹھ کے قربانِ بہار

جس زمین پر فرش تھا کانٹوں کا تا حدِ نظر ۔۔ ہے گلِ خودرو سے وہ جنگل بیابانِ بہار

دیتے ہیں غنچے چٹک کر نغمۂ بلبل کی داد ۔۔ کر رہے ہیں عاشق و معشوق اعلانِ بہار

کلکِ قدرت نے زرِ گل کی وہ کین گلکاریان ۔۔ دامنِ سلطانِ خاور ہے کہ دامانِ بہار

مست ہیں تاثیر سے نغموں کی افلاک و زمین ۔۔ عندلیبانِ چمن یون ہیں ثنا خوانِ بہار

چھیڑتی ہے سازِ برگِ گل جو مضراب ہوا ۔۔ جھومتے ہین جوشِ مستی مین جو انانِ بہار

سلسلہ جنبانِ وحشت ہے ہوائے معتدل ۔۔ رشکِ آوازِ جرس ہے صبحِ خندانِ بہار

بارشِ باران سے بھی وہ چند ہین گلریزیان ۔۔ خاک کے ٹھے پشت زمین سے بارِ احسانِ بہار

بے خیال توبہ زاہد پی رہے ہیں جام مے ۔۔ بڑھ رہی ہے دمبدم توقیرِ ایمانِ بہار

آج موسی بھی ہیں غش ہوتے تو آتا جلد ہوش ۔۔ لخلخہ گردان ہے زلفِ عنبر افشانِ بہار

حسبِ خواہش ملتے ہین سبکو ثمر خوش ذائقہ ۔۔ بے تکلف لٹ رہی ہے نعمتِ خوانِ بہار

جوششِ فصلِ بہاری کا یہ طرفہ ہے اثر ۔۔ سر سے پا تک ہو گئے گلپوش مرغانِ بہار

ہر نفس پر جسکے ہو خوابِ زلیخا بھی نثار ۔۔ یوں ہے محوِ خواب سبزہ جیسے مہمانِ بہار

آبِ شبنم سے نہا کر ایسے نکھرے وقتِ صبح ۔۔ حسن کے دریا میں ڈوبے ہیں جو انانِ بہار

عیب بھی فضلِ خدا سے ہو گیا عالم پسند
صبح باغِ خلد ہے چاکِ گریبانِ بہار

جانتے ہین مستحب زاہد بھی چاکِ آستین
کیا جنون افزا ہے اکی سال عنوانِ بہار

ذرۂ خاکِ شہیدان بنگئے لاے کے پھول
کیون نہو حُسن نمو ممنونِ بارانِ بہار

ابجھے پڑتے ہین ہواے زیبِ گیسو مین حسین
دیکھکر حسن سوادِ سُنبلستانِ بہار

نخل تیرِ یار مین پیدا ہوا پیکان کا پھل
عاشقون کی دلسے پوچھے کوئی احسانِ بہار

ساقیا نوروز ہے بھر کر گلابی جلد لا
مطلع توبہ کا تجھپر مجھ پہ احسانِ بہار

لوگ سمجھین آگیا برجِ شرف مین آفتاب
اِس طرح ساغر مین بھر صہباے عرفانِ بہار

وہ مئے گلگون وطاہر جسکی پینے مین ثواب
موج پر جسکے تصدق خون شریانِ بہار

بادۂ حبِّ امیر المومنین جس کا ہے نام
شوق مین جسکے ہر اک مومن ہے مہمانِ بہار

گلشنِ محبوبِ خالق کے گل شاداب ہین
جنکا اک کہنہ سرا پردہ ہے دامانِ بہار

دیکھ لے انکی گلِ نقشِ قدم کا حُسن اگر
ڈوب جائے آبِ خجالت مین گلستانِ بہار

انکی چشمِ رشکِ نرگس کا اشارہ ہو اگر
گلشنِ جنّت پہ چھاجائین ہو عنوانِ بہار

انکی گلشن کی ہواسے جانفزا کھائین اگر
مُنھ نہ دیکھیں صبحِ پیری کا جوانانِ بہار

حق تو یہ ہے بھیجتے ہین ہر سحر انپر درود
اپنے اپنے لہجۂ رنگین مین مُرغانِ بہار

ہو مشیت سے خدا کی آپ کا ایمان اگر
ہر جگہ جنت بنادے جوشِ بارانِ بہار

آپکے دریاے بخشش کو اگر آجائے جوش
آج سے تا حشر برسے ابرِ نیسانِ بہار

مطلعِ تازہ پڑہ اے محشر پھر اُسکی مدح مین
جسکا ہر نقشِ قدم طغراے فرمانِ بہار

باغِ عالم ہے علی کا ملک جسمین ہے شانِ بہار
طائرِ سدرہ ہوا سو جان سے قربانِ بہار

آپکی امداد سے محروم اگر رہتے خلیل
آتشِ نمرود میں ہوتے نہ سامانِ بہار

آپکے حسنِ تکلم سے جو ہون گوش آشنا
ہیچ سمجھین لحنِ داؤدی کو مرغانِ بہار

دین نمو کا حکم اگر جوشِ طبیعت سے حضور
اُٹھے ہر اک خاک کے ذرّے سے طوفانِ بہار

آپکے گلزارِ جنت کی اگر پھیلے شمیم
گھیر لے کون و مکان کو دور دورانِ بہار

طبع روشن سے جو دین اُفتادہ طینت کو ضیا
غازۂ روئے جنان ہو خاکِ میدانِ بہار

رونقِ بستانِ عالم کو اگر کردین دوچند
شمعِ برقِ طور ہو شمعِ شبستانِ بہار

معجزے سے گنگِ فطری کو اگر گویا کرین
ہو زبانِ برگ سے ہر گل ثنا خوانِ بہار

حار و بارد مین اگر فرمائین حکمِ امتزاج
بادِ صرصر ہو صبا سے ملکے شایانِ بہار

آپکا بارانِ بخشش گر دکھائے جوشِ فیض
پہونچے گھر بیٹھے ہر اک کو نعمتِ خوانِ بہار

بہرہ ور ہو گر دماغِ جان شمیمِ علم سے
دے سبق روح الامین کو طفلِ یونانِ بہار

اِس طرح زخمونکے گل کھلتے ہین انکی تیغ سے
سامنے جسکے ہے افسردہ گلستانِ بہار

عدل انکا قلبِ دشمن مین جو نیکی ڈالدے
تا قیامت ہو خزان دسے نگہبانِ بہار

آپکے گلہائے نقشِ پا سے باغِ دہر مین
خلد سے بھی ہے دوبالا عزّت و شانِ بہار

آتشِ قہر و غضب سے ہون اگر پیدا شرر
کاغذِ آتش زدہ بنجائے دامانِ بہار

دورِ عالم سے مٹادین آپ اگر دورِ خزان
صبحِ روزِ حشر سے ملجائے عنوانِ بہار

دے جو رفعت پست کو انکا گلِ خورشید اوج
ساتوین گردون پہ چمکے مہرِ تابانِ بہار

تیرہ بختون کو جو دین مہرِ طبیعت سے جلا
صبحِ جنت پر ہنسے شامِ شبستانِ بہار

باغِ عالم مین اگر نور انکا ہو پرتو فگن
شکلِ موسےٰ ہوش اڑین جو دیکھ لے شانِ بہار

باغِ عالم کو حوادث سے بچائین آپ اگر
پردۂ چشمِ فلک ہو خاکِ میدانِ بہار

دے اگر کم مایہ کو رنگِ طبیعت انقلاب
سودۂ لعلِ یمن ہو گردِ دامانِ بہار

آپکے صدقے مین بخشے جائینگے جب مومنین
خلد مین نکلیگا ہر اک دل سے ارمانِ بہار

ختم کر حشمتؔ دعائے مختصر پر طولِ نظم
چپ ہین تیرے زمزمون سے نغمہ سنجانِ بہار

خلق مین یارب بقا جبتک کہ ہے نوروز کو
معتدل چلتی ہے جبتک بادِ بستانِ بہار

رند اور زاہد کے مشرب مین ہو ضد جب روز تک
مے پرستی سے ہو جبتک تازہ ایمانِ بہار

خلق مین جبتک شرابِ حبِّ حیدر کا ہو دور
وقف ہے شیعون پہ جبتک نعمتِ خوانِ بہار

نشۂ ایمان سے ہر مومن کا دل سرشار ہو
قلب دین تازہ کرے بادِ گلستانِ بہار

ریاضِ منقبت

آبِ نیسان کی سی ہے صورت گریۂ چشمِ پر آب — تم مرے گھر آئے یا برجِ شرف میں آفتاب

زحمتِ تشریف سے عارض پہ سرخی آ گئی — کیا ہی رنگِ حسن میں ڈوبا ہوا پھولا گلاب

نقشِ پا سے صفحۂ عارض پہ گلکاری ہوئی — شوخیِ رفتار سے ٹھہرا ہوا کا اضطراب

بوندیان پڑنے لگیں چلنے لگی بادِ بہار — جنبشِ دامن تھی یا تحریکِ دامانِ سحاب

بلبلوں میں چھڑ گئے باہم فسانے عشق کے — مبتلائے سحر کی آنکھیں ہوئیں مائل بخواب

پھولوں کی کثرت میں کسکے حسن کو ترجیح دے — صورتِ خوشبو پریشان ہے نگاہِ انتخاب

دیدۂ عرفان سے دیکھو حسنِ رفتارِ صبا — شیخ کو جس نے بتایا جادۂ راہِ ثواب

کثرتِ گل نے مٹا دی باغ و صحرا کی تمیز — وسعتِ عالم سے ہے یا تصویرِ حسنِ انقلاب

باغ کے نظارہ گہ میں آ ادا سے موسیٰ ہو — کوہِ سینا نہر ہے برقِ تجلی موجِ آب

روحِ داؤد آئی گلشن میں پئے سیرِ بہار — جذبہ ہائے نغمۂ بلبل ہوئے یوں کامیاب

چشمِ خوبان سے اڑا تھا جو کہ بزمِ عیش میں — فرشِ آسائش پہ سبزے کے وہی آیا ہے خواب

فیضِ بادِ صبح سے اعجازِ عیسیٰ عام ہے — مجرمِ الفت ہوں عاشق لیں جو نامِ اضطراب

کیوں نہ اپنے جوش پر زورِ نمو کو ناز ہو — دامنِ گلزار میں ہر شے ہے فردِ انتخاب

سیرِ گلشن کو اٹھے جلدی میں یہ کہکر حسین — ہو رہے گی خود بخود سنبل زلفِ مشکناب

شاہدِ گل اپنی رعنائی پہ نازان کیوں نہو — بانکپن سا بانکپن اور قوتِ عہدِ شباب

جلوہ ایسے شاہدانِ باغ کا کیا ہو بیان — بہرِ زینت جنکو آئینہ دکھائے آفتاب

چھوٹ انکے حسن کی ہے سرمۂ اہلِ نظر — رات بھر جنکا بلا گردان فروغِ ماہتاب

ہو گئے دلچسپیِ گلشن سے دیوانے اسیر — ذرہ ذرہ سے ہے تمنائے دلِ خانہ خراب

شورشِ دیوانگی کو لے اڑے آخر جوان — عالمِ ہستی میں آیا از سرِ نو انقلاب

باغِ عالم گونج اٹھا صلِ علیٰ کے شور سے — بوسۂ گل ہے یا کہ خضر جادۂ راہِ ثواب

مرکزِ حسنِ نمو ہے یا کہ دامانِ زمین — دیکھتے ہی دیکھتے پودوں کا آ پہونچا شباب

سرمۂ چشم حقیقت ہین فضائے نہر سپہر
خضر کے جلوے دکھائی دیتے ہین ماہین آب

دیکھکر غنچون کو عقل فلسفی گم ہو گئی
اک طلسم غیب نہان ہے حجاب اندر حجاب

قوت اعجاز فصل گل سے عاشق جی اُٹھے
آ گئے قابو مین وہ دل جو تھے محو اضطراب

آتش گل کا فروغ گرم بازاری ہے ہنوز
اور بھڑکے چاہے گل کرنا جو داماں سحاب

خوبیان رنگینی موسم کی سمجھے عقل کیا
صفر ہے جسکے مقابل قوت علم الحساب

ہر طرف بکھرے ہوئے ہین پھول تا حد نظر
صحن گلشن بنگیا بزم کواکب کا جواب

فیض موسم سے اُسی کو کہتے ہین رشک بہشت
حضرت واعظ کی نظرون مین جو تھا دار الخراب

نقش پا آئینہ ہائے حسن بن کر رہ گئے
نوجوانان چمن کا اس طرح آیا شباب

چشم دل سے پوچھو احسان ہوا سے عطر بیز
جب ذرا سنکی اُلٹ دی رخ جانان کی نقاب

جنبش گلبن گراتی ہے زمین پر جب کہ پھول
کہتے ہین غنچے چٹک کر الدیا بوتراب

بوتراب ابن ابوطالب شہنشاہ نجف
جسکے جلوے سے بہار باغ جنت فیضیاب

مہر جسکے صدقے مین زینت دہ برج شرف
مقتدی ہوتے کا جسکے عیسی گردون جناب

جا ہے بسم اللہ جس کا دفتر فطرت مین نام
ذکر سے جسکے بیاض کن بسیط و لاجواب

منقبت کے جوش مین وہ مطلع روشن پڑھو
جسکا ہر مصرع ہو محشر آفتاب و ماہتاب

محفل فطرت مین جب ڈالی نگاہ انتخاب
یا رسول اللہ کو دیکھا یا جمال بوتراب

تخت پر نور زمین بیٹھا ہے صاحب جمال
تاج سلطانی پہ صدقے ہو رہا ہے آفتاب

شش جہت مین سکۂ امن و امان چلنے لگا
ربع مسکون پر ہوا زیر عدالت کامیاب

سرحد ملک عمل تک حکمرانی ہو گئی
شہر علم دین حق کا ہو گیا مفتوح باب

اب رسالت اور امامت ایک ہی مرکز پہ ہین
جسکا حق تھا اُسنے پائی مسند ختمی مآب

سوز الفت فرد عصیان کی طرف بڑھنے لگا
دل جلے تجھپر فدا اے شافع یوم الحساب

حشر مین اپنے پریشان خاطرون پر اک نظر
کہتی ہے تجکو خدائی شافع یوم الحساب

تیرے سوز عشق سے فرد گنہ جلتی رہی
ورنہ آفت تھا مرا ہنگامۂ عہد شباب

تھا مظہر آفتاب جامِ کوثر کا خیال
خوب ہی نمخانۂ ہستی مین جی بھر کے شراب

انگلیون کے غنچے آہن مین سما کے جب کھلے
ہاتھ پر مثلِ گل خود رو ہوا خیبر کا باب

جذب طاعت اسکو کہتے ہین یہ ہے حسنِ قبول
مثلِ یوسف قید مغرب سے پھر آیا آفتاب

آنکھون کو اے فاتح خیبر دکھا وہ معجزہ
موبمو کھل جائے جس سے عقدۂ زورِ شباب

پوچھو تو کیونکر جمالِ عالم آرائی بلا
بول ہی اُٹھے گا گو پنبہ دہن ہے آفتاب

جان دے عشق علی مین زندۂ جاوید ہو
ہم کہے دیتے ہین تجھ سے اے دلِ خانہ خراب

ہنسلائے ہجر ہو کر صبر سے لیگا جو کام
ہر نفس ہوگا کشادہ جادۂ راہِ ثواب

صبح باغ خلد ہوگی تیرگی شام قبر
داغ فرقت ضو فگن ہوگا بشکل آفتاب

یاد رکھنا یہ تپ فرقت اگر لازم ہوئی
صورت کافور اُوڑ سے گی گرمی روزحساب

حلق مین ٹپکایا جائے گا جو پانی وقتِ نزع
آبِ دنیا وہ نہوگا بلکہ کوثر کی شراب

زندگی و موت کی روحانیت کیا ہو بیان
دونون فہرستِ عمل مین کارنامے انتخاب

دم مین دم جب تک رہا ہر ایک نے شیعہ کہا
روح ادھر نکلی کہ پایا غیب سے ناجی خطاب

بے تکلف قبر مین پھر دیکھنا حسنِ علی
جلوہ گاہِ طور سے موسیٰ پھرین ناکامیاب

آنکھین محو دید ہونگی اور زبان محو سخن
گو سوال موسوی کا لن ترانی ہو جواب

جلوۂ روے علی ہے اور نگاہِ چشمِ شوق
وہ علی جو ملک دین کا تاجور مالک رقاب

یہ صداے بازگشت ابتک غدیر خم کی ہے
مصطفےٰ کا جز علی کوئی نہین نائب مناب

وقت پیدائش جدار کعبہ نے کھل کر کہا
آج سے جورِ بتان کا ہوگیا مسدود باب

جب رکھے دوشِ رسول اللہ پر کعبے مین پاؤن
بنگئی دنیاے ہستی بتستان دار الخراب

مختصر زورِ ید اللٰہی کا یہ دیکھا طلسم
بابِ خیبر تھا زمین پر یا کہ دار انقلاب

کام حسنِ مشترک کا عمر بھر ہوتا رہا
دل پہ نقش اُبھرا نہ کوئی مثلِ نقشِ بوتراب

جسطرف لیجائے جذبِ عشق مولا چل اُدھر
جادۂ مقصد یہی ہے اور یہی حسن المآب

دے رہا تھا یہ شگاف کلۂ اژدر صدا
مہد ہی مین آکے بیعت کرگیا زورِ شباب

لافتا اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار
تیغ و حامل عالم امکان مین دونون انتخاب

ماسوا اللہ مختصر سی جس کی فہرست جہیز — پائی وہ زوجہ جو بنت حضرت ختمی مآب
ہر زبان پر عالم فطرت مین جنکے ہین نام — فاطمہ ام الائمہ سیدہ عالی جناب
جز علی کفو حقیقی جس کا عالم مین نہ تھا — جسپہ نازش خلعت عصمت کو وعفت مآب
پائے وہ فرزند جو سردار شبان جنان — شوہر ایسا جسکو کہیے شافع یوم الحساب
پڑھتے ہی کلمہ مسلمان ہوگئی قوم یہود — زحمت تشریف شادی ہنگی فصل الخطاب
ڈر ہے انکے جلوے پر سہوا نہ پڑجائے نظر — روز و شب منہ پھیرے ہوئے زمین سے آفتاب
ذکر کیا اسکا جو تارے نے کیا گھر کا طواف — ایک اشارہ دین تو پا بوسی کو آئے ماہتاب
ایسی شہزادی کا تخت سلطنت ملک خدا — ہے ازل کے روز سے سرتاج جسکا بوتراب
طاہرہ دھوتی تھی جتنا خون مرحب تیغ سے — اور بھی ہوتی تھی شرح کتبۂ فصل الخطاب
بوتراب آقا زمانے کا کہ جس کی مدح سے — بنگئی تخییل محشر جادۂ راہ ثواب
المدد باب الحوائج وقت امداد آگیا — شور ارمانون مین ہے یا لیتنی کنت تراب
دامن ارض نجف ہو اور اپنی خاک ہو — حشر تک اوٹھنے نہ دے یون برسے بخشش کا سحاب

برج شرف

لئے بیٹھا ہون مین داغ وفا قلب پر ارمان پر — گمان برج شرف کا ہو رہا ہے بزم جانان پر
ریاض عشق مین فصل بہاری ہے مرے دم سے — چڑھاتا ہون گل خون ناب دل قبر شہیدان پر
چمن زار جنون پر قیس کس رستے سے آیا تھا — لگا رکھے تھے خط مین نے ہی دامان بیابان پر
گلستان محبت کی بہارین دیکھنے والے — نظر کرتے نہین باغ جہان کے ساز و سامان پر
نگاہین ان کی اس گلشن کا دورہ کرتی پھرتی ہین — کہ ایک اک برگ جسکا خندہ زن گلزار رضوان پر
یہ سودائی ہین ایسے نکہت باد بہاری کے — تصدق دامن یوسف بھی ہو جنکے گریبان پر
یہی وہ صاحب دل ہین کہ وقت ریزش شبنم — اُٹھا کر رکھ لیا پھولونکو اپنی چشم گریان پر
ریاض عالم معنی کی گلگشت اور ہی کچھ ہے — وہ اُٹھ جاتے ہین پردے جو پڑے ہون چشم انسان پر
یہ ایسا بے خزان گلشن ہے جسکے سیکڑون نقشے — کھنچے کلک نظر سے دامن قلب پر ارمان پر

یہیں کی فصل گل سطحی نظر والون کو خنگل ہے
دکھا دون اک جھلک اس باغ کی اے دیکھنے والو
زہے قسمت شب روز آجکل موتی برستے ہین
اُمید دخل باغ آخر بجبر اُن کو اُٹھا لائی
وہ دیوانے کبھی سیر سبزۂ گلشن کو آ نکلے
بہت راس آگیا نظارہ اُن کو خندۂ گل کا
رگِ ہستی گل مین خون تازہ اور بڑھتا ہے
جمالِ حسن فصل گل سے اشبہ عام منظر ہے
دماغ روح مین لیکر اُڑینگے نکہت گل کو
ہوا سے جان تازہ آئی اُن پھولو کلی رگ رگ مین
زمین حد نظر تک عکس گل سے ہوگئی رنگین
حضورِ خسرو گل سے ہو شاید حکم آزادی
ہوئی دلجمعی اُن کو منظر شادابی گل سے
دل نازک پہ اہل درد کے بھی یہ عنایت ہے
شگوفون پر شگوفے نکلے سو سو کہ بلبلین پھوٹین
ہوائے معتدل کے دور سے رنگ جہان بدلا
بزور نامیہ اُن کے بھی ہاتھون مین سکت آئی
بجوش نامیہ سبزے مین پنہان ہوگئین قبرین
نسیم جانفزا کو فلسفہ اُس کا [illegible]
زہے اعجازِ فصل اُڑنے لگے بے بال پروالے
مبدل ہوگیا شیب اُسکا بھی عہد جوانی سے
گلون نے باد نوروزی سے ہنسکر یہ صدا دی ہے
[illegible] بان کا

یہی بہتان ازل سے وقف ہے اربابِ عرفان پر
وہ دیکھو ابرِ نیسان چھا گیا کوہ و بیابان پر
زمین سرمایۂ گردون لئے ہے اپنے دامان پر
کہ جو محروم بیٹھے تھے زمین کوے جانان پر
جو سو مرتبہ کھائے ہوئے نشتر رگِ جان پر
کہ جو روتے تھے دونون ہاتھ رکھکر قلب سوزان پر
کہ جب ہنستے ہین بانگ عندلیبان خوش الحان پر
قیامت کر گیا جسکا اثر موسی عمران پر
صفین باندھے ہوئے بیٹھے ہین طائر بام بستان پر
پڑے سوتے تھے جو کہ مر جھائے ہوئے قبر شہیدان پر
گمانِ مشہد عشاق ہے صحنِ گلستان پر
کھڑے ہین الفتِ جانان کے قیدی بابِ زندان پر
کہ جو روتے تھے اپنی حالتِ طبع پریشان پر
کہ غنچے باندھے ہین تیر افگنون نے نوک پیکان پر
نمو دور جہانکا پھٹ پڑا اشجار بستان پر
جوانی سی جوانی آگئی اہلِ گلستان پر
کہ جنکا ولولہ موقوف تھا چاک گریبان پر
مبارک فتحیابی خضر کو شہر خموشان پر
فلک سے معجزہ اُترا تھا جو عیسیٰ دوران پر
یہ قطرے اوس کے جگنو ہین یا اشجار بستان پر
پڑا تھا ہاتھ سے جس بیدرد کا یوسف کے دامان پر
مبارکباد اورنگ خلافت شاہِ مردان پر
شہنشاہ عرب کا بھائی بیٹھا تخت ایمان پر

نشید نغمۂ بلبل سے عالم بھر کا گونج اُٹھنا
بجوش رنگ گل اک حسن کا عالم گلستان پر

میان آبجو رفتار نازک آبِ شیرین کی
صفا جسکی کرے چشمک زنی ماہِ درخشان پر

برسنا وقت بے کالی گھٹا کا دَور عالم مین
لیئے رہنا زمین کا خرمنِ فیض اپنے دامان پر

بچشم معرفت ہر برگ تصویر مناقب ہے
نظر ڈالو ذرا نقاشی گلہائے خندان پر

کہان ہوائے بہارِ ماسوا اللہ دیکھنے والو
یہ سب موقوف ہے جوشِ ولائے شاہِ مردان پر

یہی اس بیخزان گلشن کا طرز آبیاری ہے
کہ برسے ابر کوثر بار رِم سے پرستان پر

بخارات زمین خمکدہ گلگونہ یون اڈھین
شفق بنکر نمایان ہون رُخ گردون گردان پر

ہوائے دورۂ ساغر سے ہوش اُسکو بھی آجائین
گرا تھا لڑکھڑا کر جو کہ طور جذبِ پنہان پر

صراحی خود بخود اُبلے شرابی جھومتے نکلین
نگاہین پڑرہی ہون سب کی اُسکا رنمایان پر

دم پیمانہ گردانی ہے ساقی حوصلہ نکلے
فدائے چشم مستانہ اگر نیت ہو ایمان پر

وہ جام آتشین دنیا تصدق اپنی الفت کا
تجلی جسکی غالب ہو فروغ شمع عصیان پر

تمنا ہے چھلکتے جام کی ساقی مرے دلمین
گل اُمید بنجائینگے قطرے گرکے دامان پر

ہوا نوروز اور بُرج حمل مین آفتاب آیا
مئے کہنہ ہو وقف اب جامِ نومین نام رندان پر

کہانتک عرض حال میکشی انگڑائی آتی ہے
خدا معلوم کیا گذرے رگِ قلبِ پرارمان پر

وہی مین ہون کہ جوش نشہ مین میری نگاہون نے
لگائے بارہا نشتر رگِ ابرِ بہاران پر

وہی مینوش ہون جسوقت کھولا منھ صراحی کا
اُڑا اسطرح جوہر چھا گئی بدلی گلستان پر

ازل سے سلسلہ ہے میری مدہوشی کا لے ساقی
کھنچے ہین جسکے نقشے دیدۂ عرفان کے دامان پر

نہ دے ساغر نگر دیکھ اسطرف اس چشم میگون سے
کہ جسکی آبداری کوثر وبستان رضوان پر

اگر محشر ہون پی لونگا وہین اگر نیت بھر کے
قیامت کا بھروسا ہے مجھے جذبات پنہان پر

یہ دنیا درمیان مین اک حد فاصل ہوگیا معنی
جیئون کا تیرے احسان پر مرونگا تیرے احسان پر

تری الفت مین جو سانس آئے وہ بادِ بہاری ہے
حیات فانیہ کیا جوش ہے فصل بہاران پر

ریاض منقبت مین اگلے سال آؤنگا پھر ساقی
سلام شوق اب غنچون پہ اور گلہائے خندان پر

چمنستان نوروز

قبضۂ موسم گل مین ہوا باغ عالم
آگئے برج شرف مین شہ خاور کے قدم

دی جماہی نے شکست در توبہ کی خبر
لیکے انگڑائی اُٹھے معتکفِ دیر و حرم

جذبۂ حُسن رخ گل سے کھنچا سوے چمن
کوئی اللہ کا بندہ کوئی شیدائے صنم

نقش ایسے چمنستان کا بنائین کیونکر
جسکا ایک ایک گلِ تازہ ہو تصویرِ ارم

سکہ بیٹھا ہے صبا پر بھی سبکروحی کا
یون بہار آئی نمایان نہ ہوے نقشِ قدم

اُس کی قدرت کے طلسمات حقیقی پہ نثار
رنگ برگِ گلِ تازہ ہین کہ اسرار حکم

چشم نرگس کی مسیحائی پہ عشاق نثار
پھیر دے ایک اشارے مین قضائے مبرم

ڈر رہے ہین دم نظارہ جوانانِ چمن
زلف سنبل ہے کہ دلبر کا مزاج برہم

کثرتِ گل سے فنا کی بھی ہوئین راہین بند
تھم رہا راستے مین قافلۂ ملکِ عدم

فیض قدرت نے چمن کو دیئے اسباب ثبات
مٹ گیا دعوئے تغییر نظامِ عالم

طالبِ وصل چلے خلوتِ جانان کی طرف
دیکھکر وقت سحر جذبۂ مہر و شبنم

سنگِ بنیاد جنون توڑ کے دیوانے چلے
صاف آئینہ ہوئی راہ فضاے عالم

دفتر عشق کے اوراق بنے صفحۂ نور
شکل کافور اُڑا نام سوادِ شبِ غم

اشکون مین بوے وفا آئی زہے فیض ہوا
یاسمن زار ہے عشاق کی چشمِ پُرنم

باعثِ نطق ہے اعجاز نواے بلبل
کلمہ پڑھنے لگے باغ کا اصنام حرم

عالم اُڑا چلا آتا ہے پئے سیر بہار
اللہ اللہ چمنستانِ جہان کا عالم

پھولو نمین پھول شگوفون مین شگوفے نکلے
شاخین ہین فیض نمو سے صفتِ دستِ کرم

مرہمِ زخم جگر کی ہے گلون سے خواہش
بلبلین دے رہی ہین خون شہیدان کی قسم

آشنایان چمن مل رہے ہین دوش بدوش
بوے گل موج صبا کی ہے انیس و ہمدم

خشک طینت بھی ہوا فیض نمو سے شاداب
دستِ مشتری مین ہے پھولون کی چھڑی کلکِ رقم

تازہ اسکا کہ ہون تصویر کشِ حسن بہار
چل رہا ہے سر قرطاس اداؤن سے قلم

دورِ عشرت مین یہ پھیلا ہے رواج صلوات
نامہ لکھنے لگے عشاق بخطِ توام

حُسن اور عشق مین ہلکا سا بھی پردہ نہ رہا
بلبلین رازِ دل گل کی بنی ہین محرم

خسروِ گل نے گلستانکی حکومت پائی
زینت تختِ خلافت ہوا مولودِ حرم

صورت ایسی جسے عالم نے کہا وجہ اللہ
سیرت ایسی کہ جو آئینۂ اسرارِ قدم

ساقیِ کوثر و تسنیم شہنشاہِ غدیر
جسکے رندون سے بہارِ چمنستانِ ارم

ہمتِ بت شکنی کو ہوئی معراج نصیب
کعبے مین جبکہ رکھے دوشِ محمدؐ پہ قدم

فتح نے بوسے دیئے ہاتھ پہ بیعت کیلئے
کھینچ لی جبکہ سرِ معرکہ شمشیرِ دودم

اسد اللہ و ید اللہ علی جنب اللہ
جسکے اسما سے عیان معنیِ اسمِ اعظم

مکتبِ غیب مین جبریل بھی شاگرد ہوئے
نامزدِ عالمِ ذر سے تھا خطابِ اعلم

آیا مسجد مین جو محتاج فرشتہ طینت
دے دی سرِ حلقۂ اربابِ سخا نے خاتم

نیند کیونکر شبِ ہجرت مین نہ بے خوف آتی
مطمئن دل پہ جوانی کا اُبھرنا عالم

نورِ اللہ لباسِ بشری مین پنہان
ضوفشان پردۂ دنیا سے ہین اسرارِ قدم

جنبشِ لب مین نہان قدرتِ احیاے نفوس
باتون باتون سے عیان معجزہ ابن مریم

مطلعِ منقبتِ شاہ پڑھو اے محشر
دیکھ لین اہلِ نظر معجزۂ کلکِ رقم

کعبے مین دوشِ محمد پہ علی کے ہین قدم
صدقے ہونیکے لئے ٹوٹے ہی پڑتے ہین صنم

دیدۂ دل سے اگر دیکھے رُخِ وجہ اللہ
مادہ جسمین نہو سمجھے وہ اسرارِ قدم

نائبِ ختمِ رسل بادشہِ کون و مکان
مالکِ ملکِ عرب خسروِ اقلیمِ عجم

اسد اللہ علی قالعِ بابِ خیبر
حامیِ دینِ مبین حاملِ شمشیرِ دودم

نفس کے آگے رہِ شوق مین جانے والا
شبِ معراج مین محبوب و محب کا ہمدم

عکسِ آئینۂ قدرت تھا جمالِ باطن
خلوتِ عرش مین اسرارِ خدا کا محرم

دشمن اُسکے لئے باعثِ نازش کیا ہو
پھرتی ہے جسکے اشارے مین زمامِ عالم

پڑھ دینے کے طرز پہ اسلام جو قرآن پڑھے
اکثر آیات ہین اوصافِ علی کے زیرِ رقم

ترزبان قلزم فیضان ید اللہ ہین ہین
خلد مین کوثر و تسنیم زمین پر زمزم

اُسکے عرفان کو قرآن مبین سے پوچھو
جسکو محبوب الٰہی نے کہا باب حکم

دیکھنا شرح مناقب کو جو ہو مدنظر
دیکھ لو دیدۂ دل سے طرف لوح و قلم

طے نہ ہوگا نہ اگر قلب مین ہو حب علی
وسعت طاعت معبود کا بحر اعظم

کسکے صدقے مین ہوئی وصلت روح و پیکر
مجھ سے چار آنکھین کرین آکے جناب آدم

بطن ماہی کے اندھیرے سے نکالا کس نے
کون ہے نور خدا کون ہے ماحیٔ ظلم

جور نمرود سے کس طرح بچے ابراہیم
شعلۂ نار کو کسنے کیا گلزار ارم

گریۂ نوح کے سیلاب کو روکا کس نے
ناخدا کون تھا طوفان مین تھی جب کشتی غم

امتحان جذبۂ موسےٰ کا لیا تھا کس نے
رحم آیا تھا کسے دیکھ کے غش کا عالم

کیا پرنور چراغ ید بیضا کس نے
کس کے اعجاز سے اخگر ہے گل باغ ارم

کس نے عیسےٰ کو دیا چرخ چہارم پہ عروج
کس کے صدقے مین بنا مہر انیس و ہمدم

دوش احمد ہوے کسکے لئے عرش معراج
کون کعبے مین ہے غارتگر ہستی صنم

کسکے اعجاز ہین غیرون مین محال عقلی
کون ہے زیب دہ خلوت عرش اعظم

ہاتھ پہلے پہل اژدر پہ کھلا تھا کس کا
کس کے میلاد پہ شق ہو گئی دیوار حرم

قطرۂ جذب رسالت کی تھی قدرت کسمین
عالم نور مین تھا کون نبی کا محرم

ساقی مست ہوا کون غدیر خم کا
کسکے خمخانۂ ایمان مین قدح نوش ہین ہم

رہبر خلد وگنہ سوز ہے الفت کس کی
کون ہے حشر کے دن شافع عصیان امم

میرا آقا مرا مولا مرا ممدوح علے
جسکی شاہی سے خدائی ہوئی ممنون کرم

معجزات اُسکے حد وصف پہ کیونکر پہونچین
شعرا مدح سے جسکی ہوے اعجاز رقم

ختم کر نظم گہربار کو بس اے محشر
آرہا ہے طرف کشت امید ابر کرم

اے خدائے دو جہان سن لے مرے دلکی دعا
جان نثاران علیؑ کے لئے ہو باغ ارم

دشمنون کے لئے عقبےٰ مین جو ہونا ہو وہ ہو
دور عالم مین رہین مورد آفات والم

گلہائے خندان

اٹھو اے سرخوشان ساغر صہبائے گلناری
گیا برج حمل مین آفتاب چرخ زنگاری

اُٹھو اے سونیوالو وصل مین پہلوے دلبر کے
تماشا بنگئی بخت گل و بلبل کی بیداری

مقیمان فضائے وادئ ایمن ذرا اُٹھو
تجلّی زار ہے یہ فصل گل کی رات اندھیاری

بجذب شوق اُٹھو اے جانیوالو کوہ سینا کے
ہوئی نرگس پہ برق حسن گلشن سے غشی طاری

اُٹھو اے نجد مین زور جنون سے گھومنے والو
رگ گلبن پہ گلچین کی ستم ہے نیشتر کاری

اُٹھو اے بیستون پر جاکے قسمت پھوڑنیوالو
نمود صبح فصل گل سے جوئے شیر ہے جاری

تجارتگاہ مصر حسن کے تجار اُٹھ بیٹھو
مبارک یوسف گلزار کی تم کو خریداری

اُٹھا ہے سبزہ تحریک ہوا سے لیکے انگڑائی
اُٹھو اے مبتلایان جفائے چرخ زنگاری

اُٹھو اے بیٹھنے والو زمین کوے دلبر کے
کہ دیکھو دنیوی جنت سے شان ایزد باری

شمیم زلف سنبل کو ہے دعواے دم عیسےٰ
اُٹھو اے ہجر کے بیمار رہین کنگئین بھاری

اُٹھو اے پاسبانان حریم ناز جانانہ
بس اب ہر وقت تم ہو اور چمن کی چاردیواری

اُٹھو برسانے والو آنکھ سے خون نابہ دل کے
رخ گلپر ذرا دیکھو تو شبنم کی گہرباری

اُٹھو بل کھانیوالو نوبت عہد جوانی پر
ہوئی ہے کی ربع مسکون چمن پر سبزہ علمداری

ترانہ سنجی بلبل جواب قم باذنی ہے
اُٹھو اے خفتگان قبر آیا وقت ہشیاری

اُٹھو فرقت نصیبو باغ مین آؤ تو نیند آئے
کہانتک حلقہ ہاے چشم مین آشوب بیداری

بقدر دور بوے گل ہوئی آزادی بلبل
اُٹھو اے عشق مین لذت کشان نو گرفتاری

اُٹھو اے دیر والو لعنت ناقوس کو چھوڑو
کہ گلبانگ چمن سے ہے وجہ تردید غلط کاری

چلو اے خضر تم سے بڑھکے اسکو کون سمجھے گا
یہ سبزہ ہے زمین پر یا کہ شرح صنعت باری

اُٹھو اے دل پہ کھانے والو زخم عشق ہنس ہنس کے
نظارہ کرلو رنگ خامہ قدرت کی گلکاری

بہار گلشن جنت ہے تمہید اس گلستان کی
بس اُٹھو واعظو دیکھو ظہور قدرت باری

چلا ہے کاروان بوے گل کیسے تجمل سے
کہ رضوان شوقین آیا ہے فخر جلوہ داری

پر شعلہ لگا کر فیض باد روح پرور سے
اوڑی جاتی ہے جگنو کی طرح منقل سے چنگاری

ہوائے روح پرور نے یہ دعوی بھی کیا باطل
سنا کرتے تھے نازک ہوتی ہے فرقت کی بیماری

نمو کے فیض سے ظاہر ہوے کارِ محال آخر
بھر آئے عاشقون کے دلمین جتنے زخم تھے کاری

اطبا نے بنایا تختہ مشق اپنے مریدون کو
جنونکا مادہ ہر جزو خونین ہو گیا ساری

دوکانون پر دکانین کھل گئین نشتر فروشونکی
بڑھانے کو چلے فساد اپنی گرم بازاری

یہ ہے فرہنگ الٰہیات کے مشکل مسائل کی
سر اوراق گل غافل نظر کر شان گلکاری

حدیث عشق کی تفسیر سن لے جس کا جی چاہے
چھڑی ہے عندلیبونمین جو بحث نغز گفتاری

ریاضت باغبان کی دیکھکر ہے عقل کو چکر
بنائی صورت اشکال اقلیدس ہر اک کیاری

گلستان کو طبیعیات کا اِک مدرسہ کہئے
چمن بند حقیقت کا یہ فیض عام ہے جاری

خیال فلسفی حرف غلط ادراک مین جسکے
منقش یون ہین برگِ گل پہ رمز نعمت باری

ورق اولٹا نجوم و علم طب کا فرطِ صحت نے
نہ ہین بیمار پر راتین نہ بد قسمت کے دن بھاری

دلِ غنچہ کو کہئے فلسفہ اسرارِ غیبی کا
کھلا منہ اور تقریر مسلسل ہو گئی جاری

فدائے علم معنی و بیان کے لوٹے جاتے ہین
یہ ہے آہنگ مرغان چمن مین لطف نثاری

گیا گذرا فن حکمت عمل صحت کا یون بیٹھا
مبارک ہو اطبائے کہن کو شغل بیکاری

بدیہیات باطل کر رہے ہین سحر معقولی
کہ آیت ہے ثبوت ہستی صانع پہ گلکاری

جسے لینا ہو درس خارجی فقہ محبت کا
سر شمشاد وہ قمری کی سن لے نغز گفتاری

ہر اک پتی پہ شرح علم رسم الخط ہے آخر تک
دکھایا خامۂ قدرت نے یون نورِ قلمکاری

شگوفون کو گھمنڈ استادیٔ علمِ معما پر
سخن جنکا بظاہر سہل اور باطن مین دشواری

کہان تک مشق علم ہندسہ کی ہو سکے آخر
شمارِ گل سے اب عقل مہندس ہو گئی عاری

ہوا ہے اور نہوگا عقل ہیئت دان سے ثابت
زیادہ ہے فضائے دہر یا گردون زنگاری

مرادِ کیمیا گر ہے بہارِ گلشنِ عالم
ہوئی ہر برگ پر غیبی خزانے سے طلاکاری

جدا اجزائے گلشن ہون جو زور کیمیاوی سے
دل ہر ذرہ مین پیدا ہو جوش قدرتِ باری

منازل علم موسیقی کے پیدا ہوتے ہین کیا کیا
ہوا ہوتی ہے جب شاخون مین کی کھاری سی ساری

ریاضِ دہر دارالعلم و عرفان کیون نہ بنجائے — کہ بابِ علم و حکمت کو ملا تخت جہانداری
جوابِ عالمِ انوار ہین دل کلمہ گویون کے — فضائے دہر مین طالع ہوا خورشید دینداری
ضلالت نے دلالت ذہل مین چھاؤنی چھائی — علی نفسِ رسول اللہ کو عالم کی سالاری
ریاضِ حسرتِ اصنام پر قہرِ خدا آیا — ہوئی بام و درِ کعبہ پہ رنگِ دین کی گلکاری
رگون مین شاہدِ اسلام کی دوڑا لہو تازہ — نظر مین جانبِ اللہ آئے آثارِ مددگاری
نصیری پھر علی اللہ کہتے سر بکف نکلے — ہوا اعجاز احیائے شریعت آج پھر جاری
ہوئی تکمیل دین کے ساتھ تکمیل خلافت بھی — مبارک یا علی دنیا و دین دونون کی سالاری
فضائے سرزمینِ شرع مین تازہ بہار آئی — دماغِ ربعِ مسکون تک گئی خوشبوئے دینداری
سنا اے بلبلِ باغِ سخن وہ مطلعِ رنگین — کہ جسکے ایک اک نکتے مین ہون جذباتِ دلداری

تعالی اللہ بشر سے اور ظہورِ قدرتِ باری
علی تو ایک اور چالیس گھر مین میہمانداری

قصورِ الفہم استبعادِ عقلی اسمین کیا آخر — بڑھا کر بحث بیجا کیون نکالا شغلِ بیکاری
بدیہیات سے ثابت نہ کردون تو مرا ذمہ — ذرا سی بات مین اللہ و اکبر اسپہ لاچاری
نظر کر ماہِ تابان ایک ہے اور چاندنی اوسکی — زمانے بھر مین جاتی ہے بزورِ برق رفتاری
مقیدِ گنبدِ افلاک مین ہے نیّرِ اعظم — اور اسپر ساعتِ واحد پہ ہر گھر مین ضیا باری
بس اب انصاف کر جو سر سے پا تک نورِ خالق ہے — اسے کیا ہر جگہ موجود ہونے مین ہے دشواری
یہ اک ادنا سا پرتو تھا یداللّٰہی کی قدرت کا — اشارے سے پھر آیا آفتابِ چرخِ زنگاری
علی کے نور سے پیدا ہوا جب نیّرِ اعظم — قبولِ جذبِ جنسیت مین پھر کیون عقل کو عاری
فدائی کہتے ہین یون شاہِ حسن محبت سے — مبارک نزع تک ہم کو ہو تیری نازبرداری
اُلٹ دے بے صفیرِ لن ترانی گو نقاب اپنی — کہان تک شوقِ نظارہ مین جوشِ گریہ زاری
لبون پر کھینچ کے دم آیا مگر اللہ رے استغنا — کہ رخ کرتے نہین عیسیٰ کی جانب تیرے آزاری
سنا جب سے کہ کنجِ قبر صلات گاہِ اصلی ہے — فراقِ جسم و جان کی کر رہے ہین اہلِ ہوش زاری
سنا جس روز سے نظارہ وقتِ جانکنی ہوگا — زبانِ ذرات ہے محوِ دعائے طولِ بیماری

لحد مین گوش بر آواز نفخ صور رہتے ہین
سنا جبسے ہے روز حشر ردِ ناز بردا رہی

ملال برزخ فرقت کی جانکاہی سے کیون تڑپ ہین
کئے بیٹھے ہین ہم صبح الست اقرار دلدا رہی

ترقی دیکھکر سوز جگر کی دل بڑھا کیا کیا
کہ خاکستر ہوئی جل جل کے جب فرد گنہگا رہی

کہانتک امتحان دل جفائے آسمان بس بس
کہ قبل اسکے بہت کچھ ہو چکی ہے نیشتر کا رہی

بوقت نعرۂ مستی زبان تک کھینچ لے کوئی
نہ نکلے گا رگ دل سے مگر جذبِ غدا رہی

بلائین لیتے ہین بڑھ بڑھ کے یون تیغ محبت کی
کچھ اسکا غم نہین دریائے خون شہ رگ سے ہو جا رہی

حریم کعبہ دل کو بنایا عرش کی صورت
ارے پہلو بہ پہلو سے رموز قدرت با رہی

ہمارے دامن حسرت کا بھرنا اب ہے کیا مشکل
قدم آئے یداللہ کے سر تخت جہاندا رہی

ہوا مشکل کشائی کا رواج اس طرح عالم مین
ہوئی مشکل تمیز فرق آسانی و دشوا رہی

چلے جب تیغ لیکر لشکر اسلام کے آگے
ہر اک جوہر تھا گویا کوکب اقبال سالا رہی

خدا کے گھر کی بھی دیوار شق ہو جسکی آہ سے
کشاد باب خیبر مین اسے کیونکر ہو دشوا رہی

یداللہی کی قدرت جسکا اک ادنی کرشمہ ہے
در آہن اسے کس طرح سے معلوم ہو بھا رہی

دم تکسیر اصنام حرم دکھلائی وہ قدرت
ہوئی ناقوس سے اللہ و اکبر کی صدا جا رہی

قدم جب بستر محبوب پر رکھا شب ہجرت
علی سویا کئے پہرہ دیا کی دلکی بیدا رہی

ضیا سے جو دکھائی جاتی تھین بیدینون کی آنکھین
منور تھی چراغان وفا سے رات اندھیا رہی

دہان کیسہ نقد رضا آواز دیتے ہین
مبارک ہمکو نفس مطمئنہ کی خریدا رہی

بیان ہو پیکر مولا مین کیا حسن شجاعت کا
فدا سے تیغ پر آب آئی پھر آئینہ دا رہی

حقیقت کی نظر سے دیکھ غافل دیدۂ حیدر کو
اگر منظور ہو کشف رموز ایزد با رہی

محمد سے علم لیکر چلے جب فتح خیبر کو
جیلی آئی تھی پرچم سے ہوا شان [illegible]

سنائی بائے بسم اللہ کی تفسیر اس فصاحت سے
کہ روشن شعلۂ تقریر سے تھی رات اندھیا رہی

انگوٹھی دیکے اس سر حلقۂ بخشش نے طاعت مین
[illegible] جھلا دیا تا بارگاہ [illegible] رہی

نقاب شاہد مقصود جنبش کھاتے ہی اٹھی
معاذ اللہ ہوا ہے لو کشف کی تیز رفتا رہی

اٹھا وہ نیر برج عبادت جب وضو کرنے
[illegible] آیا آفتاب آشنا [illegible] چرخ زنگا رہی

علی کے بحر بخشش سے بخارات لطیف اٹھکر
لباس ابر نیسانی مین کرتے ہین گہرباری

رگون مین نشۂ صہبائے ولا کا مثل خون دوڑا
زبان پر جبکہ نام ساقی کوثر ہوا جاری

چل اے ساقی کہ لی انگڑائی رندان حقیقت نے
جنون جوش میخواری ہر اک رگ مین ہوا ساری

ہمایون ساعت تحویل خورشید منور ہے
بجذب خاص خم دحرکت مین آئے جام گلناری

خبر کر دی ہوائے معتدل نے ربع مسکون مین
بٹھانے کو عمل دنیا پہ اٹھا ابر کہساری

میان ابر مفہوم صدائے رعد بتلادون
دہان قاضی گردون سے ہو فتوائے میخواری

کلیجہ ہل رہا ہے باد نوروزی کی شوخی سے
چھلک کر گر نہ جائے جام سے صہبائے گلناری

کہان تک امتحان جذبۂ شوق قدح نوشی
ترے صدقے کہان تک طول استفہام انکاری

قسم ہے تجکو میرے خون کی ساغر دیے جانا
بلا سے قلب بدبین پر اگر خنجر پڑے کاری

یہ وہ دن ہے سلامت نوح پہونچے کوہ جودی تک
سر ساحل لگا میری بھی کشتی قدح خواری

مرادین اپنے اپنے مرتبے کی پائین عالم نے
ملا برج حمل مین مہر کو تخت جہانداری

کسی کو منبر پالان اشتر پر سر صحرا
ملی ہے سر خوشان ساغر امیا نکی سالاری

یہ وہ دن ہے کسی محبوب تک پیک حبیب آیا
شراب وحی کا لبریز لیکر جام سرشاری

میان حلقۂ چشم اتنی ہی مستی کا خواہان ہون
بھرا ہے جام دل مین جسقدر شوق قدح خواری

بلا کر آج محشر سے سلام رخصتی لینا
کہ وا ہو جائے تجپر عقدۂ مستی و ہشیاری

باد بہار

فصل بہار آگئی دور شراب ناب ہے
سر پہ گھٹا گھری ہوئی ہاتھ مین آفتاب ہے

برج شرف مین آتے ہی مہر کو یون ہوا فروغ
خاتم دور چرخ پر در نجف خوش آب ہے

زور شکست توبہ سے رندون کے دل ہوئے قوی
ظاہر و باطن ایک ہی مسلک شیخ و شاب ہے

پھول ادھر کھلے ہوئے دور ادھر جام اسطرف
وسعت گلشن جہان عالم ماہتاب ہے

ایک ہی جلوہ صفت کرین دو ہدف ہون تو کچھ تماشا کہین
میکدے کا ہر ایک جام نقطۂ انتخاب ہے

آبِ رواں کو نہر میں کسکی مجال روک لے
صورت قلب عاشقاں شدّت اضطراب ہے

نغمہ زنی کے ولولے حد ادب میں آگئے
بلبلیں بیٹھیں ہیں خموش سبزہ جو محو خواب ہے

ٹوٹ کے جب برس پڑا جان میں جان آگئی
زندگیِ ریاضِ دہر ساتھ لئے سحاب ہے

رندوں کی نظر میں نشہ میں کسلئے دور میں نہوں
زیبِ فلک شفق نہیں موجِ شرابِ ناب ہے

غنچۂ ناشگفتہ کو دیکھ کے رمز یہ کھلا
جیسے کسی حسین کا حسن تہِ نقاب ہے

معنیِ عیدی کی شرح باد بہار سے ہوئی
روح گلاب بوئے خوش روحِ چمن گلاب ہے

لالہ و گل کے نقش ہیں دفتر درس معرفت
اہل نظر چلو چلو سیرِ چمن ثواب ہے

محو نظارہ جو ہوا نشہ میں آنکھیں چڑھ گئیں
پھولوں کا سُرخ رنگ ہے جام میں یا شراب ہے

جذبۂ شوق دل بڑھا ہونٹوں سے جام مل گیا
خمکدۂ جہاں میں آج جو ہے وہ کامیاب ہے

بلبل و گل کے وصل سے راتیں مبارک آگئیں
ہجر کی شب کا جاگنا اب تو خیال خواب ہے

پودے نکل رہے ہیں جو سطح زمیں کو توڑ کے
نطق زبان برگ میں مدحت بو تراب ہے

شاہ نجف ابو تراب عالم سرّ لو کشف
جو کہ بفضل ایزدی علم نبی کا باب ہے

زوجِ بتول ابو الحسن شیر خدا علی ولی
جسکی فضیلتوں کا اک دفتر بے حساب ہے

طبع سخن طراز سے مطلع نو کا ہو ظہور
سنتے ہی کہدیں اہل دل فکر یہ لاجواب ہے

تخت نبی پہ جلوہ گر آج ابو تراب ہے
دن یہ بیاضِ دہر میں نقطۂ انتخاب ہے

برج شرف میں آگیا زینت محفل جہاں
چوتھے فلک پہ کوکب قسمت آفتاب ہے

صورت عالم وجود آئی نظر کے سامنے
دیدۂ دل سے محو دید شوق میں شیخ و شاب ہے

توبہ ابو البشر کی بھی بابِ قبول تک گئی
چشم کرم کی شکل میں دیدۂ پر عتاب ہے

کشتی نوح خیر سے قلزم عفو تک گئی
بحر فنا کا جذر و مد ترشّح سے آب آب ہے

شیعوں کی کشتی مراد آئی ہے سوئے غدیر خم
پڑتا ہے جو بھنور کہیں جام شراب ناب ہے

واعظ و رند و محتسب ملکے سب ایک ہوگئے
قوت جوش میکشی مانع احتساب ہے

نشہ کی دھن میں آج ہی کھینچینگے بادہ کش اُسے
جسکا کہ دو جہان میں مہدی دین خطاب ہے

صورت قلب زاہدان آئی نجوم مین ضیا
دور جہان مین ساعت خلقت آفتاب ہے

ساغر کوثری نہین کیون نہ ہماری خاک سے
بعد فنا بھی قلب مین حب ابوتراب ہے

چشم خیال کی نظر حسن علی پہ جب پڑی
دیدۂ دل پکار اُٹھے حسن یہ لاجواب ہے

قلزم علم حیدری آنکھون مین جب سے کھپ گیا
بحر علوم انبیا پیش نظر سراب ہے

فرش رسول پر علی سوئے ہین نفس بیچ کے
جادۂ مرتضی خدا یا کہ نفیر خواب ہے

جانب خیبر آئیے ہو نہ یقین تو دیکھئے
دست خدا مین کسقدر قدرت انقلاب ہے

سر سے جو باب آہنی اُترا جو صدقہ کھل گیا
بنت اسد کی گود کے بچے کا اب شباب ہے

صرف ہون پوری طاقتین اُسکی تو کیا ہوئے فلک
جسکے اشارے میں نہان رجعت آفتاب ہے

دوست جو [illegible] بے خطر آکے کتاب دین پڑھین
صبح سے صبح تک کھلا علم نبی کا باب ہے

حب علی میں مرتے ہی سو گیا جو میان قبر
محشر آسے جحیم کا خوف خیال خواب ہے

حشر مین وقت باز پرس پڑھنا قصیدہ مدح کا
کہنا کہ کچھ نہین ہے ساتھ مدح ابوتراب ہے

تقویم محبت

دیا جو نذر اونھین مین نے اپنا قلب دو نیم
کہا کہ ہم نہین لینے کے کہنہ یہ تقویم

ادائین حسن کی بدلین رموز عشق ہین اور
جدید عہد مین کس کام کا مذاق قدیم

فراز جذبہ وفا ہے بلندئی تخئیل
فضول جانتے ہیں لوگ ذکر طور و کلیم

زبان کی حرکت وجہ جوش قوم ہوئی
کہ رہ گیا یہی پیمانۂ مذاق سلیم

نشاط جام تدبر کی اُٹ رہی سرمستی
محال عقل ہوا ذکر کوثر و تسنیم

شہید حسن پہ دیوانگی کے ہین الزام
رہے نہ عشق کے اسرار قابل تفہیم

سبق کتاب وفا کا ہوا ہے حرف غلط
کھلے ہوئے ہین جہان مین وہ مکتب تعلیم

گیا وہ دور کہ شاہی تھی اہل باطن مین
بگولے قیس کی اُٹھ اُٹھ کے کرتے تھے تعظیم

کہین نہ خاک نشینوں سے ملتے ہو تو ہین
خلاف سمجھی گئی رسم التفات عمیم

ل جنت دنیا مین اُف رہی سرمستی
رہی نہ دل مین کہین جائے اعتقاد سلیم

وفا کے جاتے ہین روحانیت سے کوسون دور
بھلائے بیٹھے ہین رفتار سالکان قدیم

حدیث جذبۂ باطن کا اعتقاد حرام
حرام قصّون کی دار العلوم مین تعلیم

کبھی گرے کبھی نہ منھ کرکے طور عشق کی سمت
قدم قدم پہ ہے دعوی کہ ہم ہین شاک کلیم

نہ آئے چشم حقیقت نگر کی زد پہ کبھی
بہادر ایسے کہ لے لینگے جیسے ہفت اقلیم

خلاف منطق فطرت ہین جملہ تقریرین
اور اوسپہ دعوے باطل کہ یہ ہے ذوق سلیم

یہ اس زمانے مین جاری ہے رسم ہمدردی
دوائین موت کی نسخون مین لکھ رہے ہین حکیم

نہ ملتفت ہوے سوے طبیب روحانی
بنا یا اچھے بھلے دل کو اپنے ہاتھون سقیم

ہزارون قافلے تیغ زبان سے لوٹ لئے
نثار مردی و مردانگی پہ قلب دو نیم

بھاگ بھاگ کے کہان سے کہان نہین پہونچے
میان کوئے طریقت کبھی ہوے نہ مقیم

تباہ ہوگئی آخر کو رونق مذہب
نہان تھی جو صدف دل مین مثل دُرّ یتیم

ہوا نہ چارہ جنون حصول دُنیا کا
کہ آئی باغ حقیقت سے لاکھ بار نسیم

ہزارون مرتبہ برج حمل میں مہر آیا
مگر جلا نہ سکے شمع بزم عقل سلیم

جتائے دیتے ہین ہشیار رہو پھر آئی بہار
نہال باغ ہین چشمک زن ریاض نعیم

چمن چمن ہوا فیض ہواے نوروزی
شمیم گل کا بڑھا جوش مثل طبع کریم

گلون نے پڑھ کے دعاے محول الاحوال
سرون پہ رکھ لئے بانکی اداؤن سے دیہیم

یہ قطرے اوس کے ہین یا کہ ٹوٹے ہین تارے
بھرے ہین سبزے کے دامن مین یا کہ دُرّ یتیم

ہوا مناسبت رنگ گل سے فیض بہار
کہ خون چلوون بڑھ بڑھ گیا جب آئی شمیم

جنون عشق کے دیوانے ہوش مین آئے
پئے دماغ مسیحا نفس ہے مدرج نسیم

اثر کی روح نہان ہے نواے بلبل مین
بیان سانحۂ عشق اور مذاق سلیم

چمن چمن سمن و یاسمن کے ہین انبار
اُبل رہے ہین زمین سے خزانۂ زر و سیم

بعید کیا ہے کہ اعجاز موسم گل سے
دلون مین آتش الفت ہو باغ ابراہیم

سلام خسرو گل کے لئے جھکین شاخین
برنگ سرو اُٹھے اہل چمن پئے تعظیم

براے سیر ہوئی بلبل اس طرح آزاد
کہ جس طرح سے ہو رضوان میان باغ نعیم

حواس اوڑتے ہیں پھولون کی جلوہ تابی پہ
دم نظارہ ہے تجدید واقعات کلیم

کلید باب قفس جوشش انبساط ہوا
رہا نہ قید کا بلبل کے سر عذاب الیم

مریض ہجر اوٹھے پڑھ کر بہار کا کلمہ
ہوے ہین برگ خزان دیدہ نسخہ ہاے حکیم

شب فراق کے جاگے ہوؤن کو نیند آئی
ہواے دامن محبوب ہے کہ موج نسیم

قریب جسکے گئی اوسکو کردیا زندہ
یہ روح اہل گلستان ہے یا گلون کی شمیم

در چمن کی طرح باب میکدہ بھی کھلا
ادب سے رندون نے ساقی کو جھکے کی تسلیم

گھٹا کی شکل سے آئی ہے بھیڑ اڑتی ہوئی
میان میکدہ کیون ہو نہ بارش زر و سیم

قریب شیشون کے صف باندھ کر جو بیٹھے رند
تو شور قلقل مینا اٹھا پئے تعظیم

خوشا نزاکت ساقی کہ بادہ نوشون مین
یہ جام چلتا ہے یا چل رہی ہے موج نسیم

دماغ مہر کا برج شرف مین اور ہوا
فلک پہ جام طلاکار کی جو پہونچی شمیم

زمین سے شور اٹھا اشربوا کا چھلکی جو مے
کہ روح تازہ ہین قطرے پئے عظام رمیم

جہان میکدہ ساقی نے آج لوٹ لیا
چلا کے رندون پہ سحر حلال لطف عمیم

روش ہے جام کی مانند مہر برج شرف
کہ بیٹھا تخت پہ ساقی کوثر و تسنیم

بنے الست کے مدہوش صف بصف آئے
کھڑے ہوے ہین ادب کی جگہ پئے تسلیم

خم غدیر کے بھی آگئے زلال آشام
سنا کہ بادہ الفت کی عام ہے تقسیم

دماغ عرش پہ ساغرکشون کا پہونچا ہے
ہوا خدا کا ولی بادشاہ ہفت اقلیم

کھلے خزانہ تکمیل دین کے دروازے
نبی کے تخت پہ بیٹھا کریم ابن کریم

بشر کی شکل مین گویا مرقع قدرت
نصیریون خدا ہے بندہ علی عظیم

ہواے عفو چلی گلشن امامت سے
برنگ سبزہ نظر آئے شعلہ ہاے جحیم

علی کے نور سے روشن ہوا یہ بلغ جہان
ہر ایک برگ شجر ہے بیاض دست کلیم

سنا و مطلع نور اہل بزم کہ محشر
جو چشم اہل نظر مین جدید ہو تقویم

ادب سے عرش کے حامل جھکے پئے تعظیم
علی ہین تخت پہ یا جلوہ علی عظیم

جلال و رعب امامت کا گھر ہین چشم و دماغ
سرار کیۂ عدل اس طرح سے بیٹھے ہین
سنا کہ نور خدا کی ہے اب زیارت عام
بھرے ہی لیتے ہیں دامانِ دل کو اہل مراد
خوشا مراتب و شانِ علے ولی اللہ
میان مکتب عرفان مدرسِ اوّل
دکھا دی قدرتِ حدیث پرست یون سب کو
علی سا شاہد عاشق نواز کون ہوا؟
اسیکے بغض سے جائینگے غیر دوزخ مین
رُکا ہے اور نہ رُکے گا ازل سے تا بہ ابد
علی کا نام لیا اور جین سے سو یا
شعاع گنبد مدفن کا ہے یہ حسنِ ادب
دعا مین کھوے نہ کیون اسکا نام باب قبول
نجف کی آب و ہوا کے مزے وہی جانے
علی کے عشق کا دم بھرنے والے امین ہین
خدا کے حکم سے پیدا ہوے حرم مین علی
ہم اوسکی حد تقرب سمجھ سکین کیونکر
علوے مرتبت اُسکا بشر نہ سمجھے گا
کرے محال کو ممکن اگر عدالتِ شاہ
بھری ہوئی ہے زمین جلوۂ حقیقت سے
اگر ملے سگِ دربان کو چشمۂ مولا
بجز خدا کوئی یہ رمز خاص کیا سمجھے
بشر مناقب حیدر لکھے تو کیا لکھے

لگی ہے ڈاب مین تلوار فرق پہ دو نیم
کہ جس طرح دلِ زاہد مین نورِ دین ہو مقیم
جہان مین پھر ارنی کہتی آئی روح کلیم
زر و جواہر ایمان کی عام ہے تقسیم
جو سر سے تا بہ قدم قدرتِ خدائے کریم
رموز علم کے جبریل کو کئے تعلیم
اکیلے تھے شبِ ہجرت بغیر دہشت و بیم
ہزار دن جوڑ دیئے بیکسونکے قلب دو نیم
اِسکے عشق سے پائینگے ہم ریاضِ نعیم
خدا نے ہاتھ کو دی ایسی قوتِ تقسیم
کسیپہ قبر مین کیسا ہی ہو عذاب الیم
سحر کو مہر بھی کھنچ آتا ہے پئے تسلیم
ہوئی تھی خوف سے جسکے جدار کعبہ دو نیم
فضائے کوچۂ جانان مین جو ہوا ہو مقیم
نفس بنا خضرِ راہ بوستانِ نعیم
قبول ہو گئی نذر جنابِ ابراہیم
رہا جو شب معراج مین خدا کا ندیم
کہ جسکی زوجہ کو دی ہو رسول نے تعظیم
ہو جزوِ لا یتجزیٰ کی حشر تک تقسیم
نجف کے ذرے ہین یا منظر نگاہِ کلیم
بنالین راہنما صاحبانِ کہف و رقیم
سمجھتے تھے جو ید اللہ کو رسولِ کریم
کہ زور خامۂ کن چاہیئے دمِ ترقیم

درود بھیجئے او سپر کہ جس کی زوجہ کو
کہے سلام سرِ عرش سے خداے کریم

بس اُترو طورِ فضائل سے اُترو لے مختشر
زبانِ کلک سے کبتک ظہور شوق کلیم

اُٹھاؤ ہاتھ یہ کہکر بحقِ شاہِ غدیر
سرِ دعا یہ ہو یارب قبول کا دیہیم

خزان رسیدہ ہو دورِ مخرب ایمان
پھر آئے گلشنِ اسلام مین بہارِ قدیم

فہرستِ وفا

نگاہِ وفائے عشق سے ہے شرح جفاے یار کی
اسلئے ہمنے ہجر مین جان حزین نثار کی

شام فراق پر فدا تارا سی آنکھین ہوگئین
سرمہ بنی تھی تیرگی دیدۂ انتظار کی

چارہ گار درد دل ہوگئین بیقراریان
شکل نظر نہ آئی جب غمکدہ مین قرار کی

ہمدم و ہمنفس کے ساتھ خوب ہی جی بہل گیا
دیکھین ہین گل فشانیان شمع سر مزار کی

غمکدۂ خیال مین اپنا رہا دہی مزاج
روح روانِ دہر تھی گو کہ ہوا بہار کی

پردۂ ابر تیرہ سے ٹوٹ کے بجلیان گرین
داد ملی تو یون ملی دیدۂ اشکبار کی

برق جمال کوہِ طور ہوگئی سامنے کی بات
دیکھین ہین یون نزاکتین جلوۂ حسن یار کی

دل سے خلاف ہم رہے ہمسے خلاف دل رہا
زہر تھی راز دار کو بات بھی رازدار کی

الٹا ورق نہ عمر بھر شرح بیاضِ ہجر کا
کھائین ہوائین ہر نفس گلشن روزگار کی

اشک جگر گداز کا زور تراوش الحذر
صورتِ شمع فطرتاً شکل تھی سوگوار کی

دل سے نکل کے جد ملی دامن عرش بنگئی
پوچھو نہ سربلندیان آہِ جگر فگار کی

غمکدے کو جواب قبر مدتون سے سمجھ لیا
موت و حیات ایک ہے عشق مین جان نثار کی

وعدہ خلافی حبیب رنگ سخن بدلگئی
ہوگئین غیر معتبر قوتین اعتبار کی

زخم جگر ہرا ہوا ہنسنے کا قصد اگر کیا
حرف غلط دکھائی دین کوششین غمگسار کی

جوشِ جنون مین گرم رہ ہوگیا یون قدم قدم
سختیان نرم پڑگئین تلوؤنسے نوکِ خار کی

مست و سیاہ مست ابر آیا ہے مقابلہ
رکھ لی خدا نے آبرو دیدۂ اشکبار کی

قلب و نیم تھم گیا سُنکے یہ مژدہ جانفزا
آج ہوئی ہے سلطنت صاحب ذوالفقار کی

گلشن شرع کھل گیا چلنے لگی ہوائے دین
برج شرف مین مہر نے پائی جگہ قرار کی

غنچے چٹاک کے متصل کہہ رہے ہین علی علی
سیر ہے معرفت اثر گلشن روزگار کی

دورۂ عدل مین بڑھا شمن جان بھی دست مین
ہوگئی آج ہم نفس فصلِ خزان بہار کی

طبع سخن طراز سے مطلع تازہ چاہیئے
بلبل و گل مین دھوم ہو فکر ثنا نگار کی

فیض علی سے آج کل فصل ہے یون بہار کی
شرح زمین بنگئی قدرت کردگار کی

دیکھ کے جوش کوثری توبہ نہ روکے رک سکی
کھل گئین سب حقیقتین نیت بادہ خوار کی

دست خدا سے ملگیا ساغر بادۂ کہن
مٹگئین جملہ گردشین دورۂ روزگار کی

مست ہے خیل انبیا پڑھ رہے ہین ملک درود
پہونچی کہان نہین شمیم ساغر عطر بار کی

جام ولاے حیدری ہونٹون سے جبکہ ملگیا
سینے مین روح تھم گئی عاشقِ بیقرار کی

لشکر کفر جنگ مین سامنے آئے کس طرح
قہر خدا ہین تیوریان حال ذوالفقار کی

قبل سوال مدعا جو تھا سمجھ لیا
نظرین اداشناس تھین چشم اُمیدوار کی

لطف خدا کی شکل سے نزع مین آکے کام آئے
دیکھین کبھی نہ اُلجھنین عاشق جان نثار کی

نقشِ قدم کے جلوے کا باغ جہا نمین نور ہے
قدر بڑھا دی جوہر آئینۂ بہار کی

خلوتِ قدس مین جو ہون اُنسے یہ راز پوچھ لو
ہمسے حدین ہون کیا بیان قدرت کردگار کی

رہبریِ جہان شرع کام تھا اک اشارے کا
سوجھی نہ انبیا کو جو راہ وہ اختیار کی

کفر کو کردیا فنا۔ دینِ خدا جلا دیا
موت مسیح بنگئین ضربتین ذوالفقار کی

جوش ولا بروز حشر چہرے کا غازہ بنگیا
روکشِ ماہِ مصر ہے شکل گناہگار کی

پائے ثبات مثل قطب جمکے ہٹے نہ اک قدم
شکل فنا مین آگئین گردشین روزگار کی

فرش نبی پہ کھل گیا راز نفیر خواب سے
راہ نہان تھی نفس مین مرضی کردگار کی

حاملِ وحی مصطفےٰ شاہد مدعا دلین ہین
اُتری تھین جتنی آیتین عزت و افتخار کی

بحثِ عدم ہویا وجود قصۂ ممکن و محال
باتین ہین چند مختصر آپ کے اختیار کی

فاتح خیبر و اُحد آئے مدد کے واسطے
کنج لحد مین قدتین کیون نہ دبین فشار کی

پائی جو سندِ نبی فتحِ مبین پکار اُٹھی — آج ہوئی خدائی بھر حاملِ ذوالفقار کی
ماہ و نجوم و آفتاب دیکھ کے ہم سمجھ چکے — آیتین ہین یہ آپکے اوجِ ابد قرار کی
فردِ گناہ جلنے سے قبر مین روشنی ہوئی — سوزشِ حبِّ حیدری شمع بنی مزار کی
وجہ تجلّی بروحِ مہرِ سخن کا دور ہے — مدح سرائیان قبول ہو گئین ہشت چار کی

سوزِ ولا سے دل مرا باغِ خلیل ہو چکا
محشر اب آگے جو خوشی قاسمِ خلد و نار کی

رباعی

تقدیر نے یہ روز دکھایا ہے مجھے — مانگا جو کچھ وہی دلایا ہے مجھے
بڑھتی ہی گئی نعمتِ ایمان محشر — کیا عشقِ علی کا راس آیا ہے مجھے

رباعی

مالک ہون رہِ صدق و صفا کا مین بھی — پابند ہون تسلیم و رضا کا مین بھی
ایمان کی کہون گا خوفِ واعظ کیا ہو — بندہ ہون نصیری کے خدا کا مین بھی

رباعی

اللہ کے گھر مین قطبِ وحدت ہوگا — دانندۂ اسرارِ حقیقت ہوگا
بت جسکے قدم چومین گے روزِ میلاد — وہ طفل جوانی مین قیامت ہوگا

رباعی

دکھلائینگے جوشِ دل کا دکھلائینگے — باز آئے نہ حق کہنے سے باز آئینگے
سب پیشِ خدا آئینگے محشر خاموش — ہم کہتے ہوے علی علی جائینگے

رباعی

کس جوش مین اللہ و نبی کہتے ہین — بعد اُسکے خوشی سے یا نبی کہتے ہین
سب وعظون کی ایک وعظ یہ ہے محشر — مشکل جو پڑی علی علی کہتے ہین

رباعی

حق بات یہ ہے نفسِ نبی کہتے ہین — بے شبہ بلا فصل علی کہتے ہین
کہتے ہین خدا اپنا نصیری جس کو — اس بندے کو ہم لوگ علی کہتے ہین

قصیدہ بہاریہ

در منقبت علی مرتضیٰ شیر خدا علیہ السلام

بہار آئی چلے رند سوئے بادہ فروش
اُڑا ہی پنبۂ مینائے مے بصورتِ ہوش

برس کے کالی گھٹاؤن نے بھر دیے جل تھل
نکالین آرزوئین میکشانِ دریا نوش

اُبل رہی ہے صراحی چھلکتا ہی ساغر
اُڑا رہی ہے ہوا جوہرِ مے سر جوش

نہ پوچھیے کہ جو ہے میکشون کا رنگ مزاج
ہنسی لبون پہ زبان پر صدائے نوشانوش

ہر ایک کہتا ہی ساقی سے ہان ہمین دینا
برنگِ شورِ قیامت ہی میکشون کا خروش

حسین بھی درِ میخانہ پر ہین آئے ہوئے
مگر بپاسِ نزاکت کھڑے ہوئے خاموش

یہ سہل ہے کسی ناآشنا سے دل ملجائے
مگر کبھی نہین ملتی نگاہ بادہ فروش

گرے ہی پڑتے ہین نشے مین جھوم جھوم کے مست
اُٹھائے جاتے ہین مانندِ خم کے دوش بدوش

حسین کروٹین لیتے ہین نیند آتی نہین
تحملِ خواب ہوا ہے صراحیون کا خروش

وہ باتین ذائقہ مے کی طرح تلخ ہوئین
کہ جنکو حضرتِ ناصح سمجھتے تھے دُرِ گوش

یہ کہکے محفلِ واعظ سے رند اُٹھتے ہین
حضور آپ کی باتون سے اپنے اُڑتے ہین ہوش

کسی کو وصلتِ دلبر کے بھی حواس نہین
سبو ہے خوبیِ قسمت سے زینتِ آغوش

عجب مزے یہ ہین نشے مین رندونکی باتین
کہ جیسے ہوتے ہین افعالِ طفلِ بازی کوش

خمار مین جو کسیکو جماہی آتی ہے
تو کھل کے کہتا ہے شیشے کا منھ ہیلا و بنوش

چلے ہی آتے ہین عشاق کی طرح میکش
یہ کوئے دوست ہی یا ہی دوکانِ بادہ فروش

ستم ہوا کہ جو تھے تر زبان بغیبتِ مے
وفورِ شوق نے اُنکے اُڑا دیے یون ہوش

کیا ہے جامۂ تقویٰ کو رہن درِ شراب
یہ شوق ہے کہ ہمین بھی کہے کوئی مینوش

شکستِ توبہ کو زہاد جانتے ہین ثواب
خدا کی شان کہ یہ حرمتِ مے سر جوش

یہ مے وہ مے ہی جسے پی کے بد و قطرت ہین
تمام روحین دو عالم کی ہوگئین ذیہوش

یہ مے وہ مے ہی جو ہی آج فی سبیل اللہ
کہ عشقِ ساقیِ کوثر ہے جسکا جامِ فروش

وہ کون ساقیِ کوثر علی ولیُّ اللہ
کہ جسکے میکدے مین انبیا ہین ساغر نوش

اُلٹ دے قلعۂ مضمون کو صورتِ خیبر
اگر حضور کے مدّاح کا معین ہو جوش

علی اُنھین کے ہین ساقی وہی علی کے ہین رند
خدا کے فضل سے دنیا مین جو کہ ہین ذیہوش

خوشا مراتبِ رندانِ ساقیِ تسنیم
پکار لے خود لبِ کوثر جنھین بیا و بنوش

بتانِ کعبہ نہ کیون گر کے چوم لیتے قدم
کہ انکے پاؤن حبیبِ خدا کے تھے سر دوش

غلامِ مالکِ قنبر جو ہین زمانے مین
متاعِ دور دو عالم ہے اُنکے حلقہ بگوش

بہارِ عشقِ علی مین اگر کوئی مرجائے
عروسِ نو کی طرح اُس کی قبر ہو گلپوش

قطعہ

وہ کون تھا کہ جسے وادیِ مقدس مین
ملا یہ حکم کہ اپنی اُتار دو پاپوش

وہ کون تھا کہ جو کعبے مین وقتِ بت شکنی
دھرے ہوئے تھا قدم کو رسول کے سر دوش

ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا
یہ رتبۂ قدمِ صدق دیکھ لین ذیہوش

شجاعت آپ کی ہم کیا بیان کرین مولا
فرشتگانِ فلک مین ہے لا فتیٰ کا خروش

اگر مناقبِ حضرت کی رد کرے کوئی
برنگِ شمعِ سحر موت اُسے کرے خاموش

وہ آپ ہی کی تجلّی تھی کوہِ سینا پر
کیا تھا جسنے جنابِ کلیم کو بیہوش

خدا نے دی ہے یہ خمخانۂ نجف کو ضیا
کہ مہر و مہ کا بناتے ہین جام ساغر نوش

پیا ہی کرتے ہین دن رات سب مئے عرفان
اشارہ کرتے ہی دیتے ہین جام بادہ فروش

کہان ہے اے مرے ساقی ذرا خبر لینا
خمارِ بادہ کئے دیتا ہے مجھے خاموش

دماغ مرے سودائی کو پھر تجلّی دے
پلا دے پھر مجھے دو چار ساغر سر جوش

ڈرون مین کس لئے مین اقبال جاہ سے
کہ دے رہا ہے ہنیئًا کا مژدہ مجکو سروش

بڑھے وہ نشہ کہ دنیا کی کچھ خبر نہ رہے
حریف یون کہین ایسے بھی ہوتے ہین مے نوش

اگر ذرا تو مُنھ رہے خمخانۂ نجف کی طرف
فرشتے دوڑ کے مجکو اُٹھا لین دوش بدوش

سناؤن مین اسی حالت مین ایسا مطلع نو
بشوق سمع فلک بھی نکالے پنبہ گوش

شرابِ حُبِّ علی سے ہے ہین جو مدہوش
فزون ہے چشمۂ کوثر سے انکا جوش و خروش

مئے ولائے علی سے غش آیا ہے جنکو
ہوائے باغ جنان کھا کے آئیگا انھین ہوش

جہان کہین کوئی مرتا ہے آپ کا شیدا
سب اُسکی قبر کو کہتے ہین حور کی آغوش

غلامِ صاحبِ اعجاز ردِّ شمس جو ہین
ازل سے ہین مہ و خورشید اُنکے حلقہ بگوش

سُنا جو تذکرۂ علم و حکمتِ مولا
کفن مین ہو گئے آخر فلاسفہ روپوش

نہ دیتا ساتھ جو شہبازِ علم حضرت کا
پلٹ کے آتا نہ روح الامین کا طائرِ ہوش

ہوائے باغِ نجف کا یہ مختصر ہے اثر
مثالِ سر کہ ہو ساغر مین بادۂ سرجوش

علیؑ کے شاہدِ رفعت کا اوج کیا ہو بیان
کہ نام آپ کا عرشِ عُلا کا تھا دُرِ گوش

شہا یہ تیرا ہی ادنا سا فیض روشن ہے
کہ آفتاب ہے سارے جہان مین جلوہ فروش

بنے نہ بندۂ الکن کبھی کلیم اللہ
اگر نہ ہو ترے دیدار کا زبان پہ خروش

قطعہ

تمام تیرے فضائل اگر بیان ہوتے
نصیریون کا تو کیا تذکرہ کہ تھے مدہوش

خدا کی ساری خدائی تجھے خدا کہتی
اسی سبب سے جنابِ رسولؐ تھے خاموش

ملا تھا تیری ہی محفل سے خلعتِ اعزاز
اسی سے پیرِ فلک آج تک ہے اطلس پوش

حریمِ خلوتِ قدرت ہی ذاتِ پاک تری
ترے صفات کا دونون جہان مین ہے خروش

ہر ایک بحر کا دُنیا مین نام ہو کوثر
ترے محیطِ کرم کا جو ہو خفیف سا جوش

اُنھین کو رحمتِ حق سب سے پہلے پوچھیگی
جو ہونگے حشر مین خُمِّ غدیر کے مینوش

شرابِ مدح کی مستی کہانتک اے محشر
ذرا سنو تو کہ آتی ہے کیا صدائے سروش

ہوا ہے بابِ اجابت جوابِ خمیازہ
برنگِ قلقلِ مینا ہواب دعا کا خروش

مثالِ دستِ سبو التجا کو ہاتھ اُٹھین
اِدھر سے ساقیِ رحمت کو آئے جوش پہ جوش

الٰہی آج سے جبتک جیون زمانے مین
رہون شرابِ مدیحِ علیؑ سے مین مدہوش

اسی شراب کے نشے مین خُلد تک پہونچون
زبان موجۂ کوثر کہے بیا و بنوش

ملک پکارین انھین آنے دو بس آنے دو
ارے یہ میکدۂ خاص کے ہین ساغر نوش

پہونچ کے ساقیِ کوثر کے پاس دم لینگے
اُنھین کے ہاتھ سے پی لینگے جب تو آئیگا ہوش

در مدح امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

نہ پوچھ اے ہمنفس ہنس ہنس کے اُس سے لذتِ شادی | بنا رکھا ہو جسکو دل کی بیتابی نے فریادی
مآلِ کارِ غم سُنتے ہین ہم اچھا ہی ہوتا ہی | مگر تا چند آخر مجمعِ حسرت کی بربادی
خدا جانے کہ ہو کب شاہدِ مقصد کا نظارہ | خدا معلوم کب ہمکو ہو قیدِ غم سے آزادی
ابھی تو ہم ہین اور خون گشتہ دل آغوشِ حسرت مین | ابھی یہ آسمانِ پیر ہے اور زورِ جلادی
قدم جسوقت راہِ مدعا کی سمت اُٹھتا ہے | دکھا دیتی ہے قسمت دور سے زنجیرِ فولادی
کہانتک جوئے شیرِ نا اُمیدی کی کد و کاوش | کہانتک بیستونِ غم پہ سر کوبی و فرہادی
قدم گھر سے نکلنا چاہیئے لے دوریِ منزل | سوادِ شہر بھر ہوگا نہ انسانون کی آبادی
صدائے الرحیل اپنے لئے ہے دوریِ منزل | ہمارے کان کو بانگِ جرس ہی نغمۂ شادی
تلاشِ دلربا مین رنجِ غربت ننگِ عاشق ہی | زہے قسمت وطن سے چھوٹ کر پائین جو آزادی
ملال انگیز ہے صبحِ وطن اہلِ محبت کو | مزے سے نیند آجائے جو آئے شامِ بربادی
نقابِ رُخ اُٹھائے جبکہ مہر آسمان پیما | کرے بیدار پہلو مین تڑپ کر قلبِ فریادی
چلون خونابۂ قلب و جگر سے ہاتھ منہ دھو کر | کرون طے شوق سے پھر منزلِ اُلفت کا ہر وادی
شکستہ میری ٹھوکر سے ہو سنگِ راہِ ناکامی | ہٹا دون ہو اگر سدِّ سکندر کوہِ بربادی
کرون اپنی سعی کوشش پھر تو جذبِ دل ہی اور منزل | وہ منزل قیدِ غم سے جس جگہ ہوتی ہی آزادی
وہ منزل نقشِ اول جو نگارستانِ عالم مین | سراسر جس سے روشن صنعتِ قدرت کی اُستادی
وہ منزل خلد کہیئے جسکو یا عرشِ برین کہیئے | دلِ غمگین کی خاطر وقف جس جا عشرت و شادی
وہ منزل جس جگہ دامانِ امید آکے بھر جائے | مرادین دل کی خاطر خواہ پلٹے لیکے فریادی
وہ منزل مرکزِ امن و امان جو دورِ عالم مین | جہان سے منزلون دور آسمان کا زورِ جلادی
وہ منزل جو زمین سے آسمان تک نور سراسر | جہان انسان کے بدلے فرشتون کی ہی آبادی
وہ منزل مدتون سے آج تک جسکے تصور مین | بُتانِ کعبہ پتھر بن گئے یون بھولے کے آبادی
تعالی اللہ وہ منزل جسکو بستانِ نجف کہیئے | اسیرانِ گنہ کو جس جگہ حاصل ہی آزادی

وہ منزل آستانہ جسکو بابِ علم کا کہئے
کہ جنکا گردنِ جبریل پر ہے حقِ اُستادی

وہ بابِ علم یعنے شوہرِ بنتِ رسول اللہؐ
کیا تجویز جس کو خود خدا نے بہر دامادی

وہ دامادِ قوی بازو نصیرِ احمدِؐ مرسل
رُکی زورِ ملائک سے نہ جسکی تیغ فولادی

وہ فولادی حسامِ برق زا جسکی ضیا باری
پڑے اہلِ ضلالت بن گئی تھی رہبر و ہادی

وہ ہادی کفر کے ظلمات سے جسنے ہزارون کو
نکالا اور عطا کی محبسِ دوزخ سے آزادی

وہ آزادی کہ جس سے اب مزے ہین اُنکو جنت مین
تصدق اُنکی ہر اک آرزو پر عشرت و شادی

بنایا کل جن و انس و ملک کا آپکو ہادی
زہے قدرت خوشا صنعت گرِ عالم کی اُستادی

وجود ذات حضرت سے ہوا آباد سرتا سر
طلسمات جہان تھا ورنہ اک تصویر بربادی

اُٹھا دے آپ کا الطاف اگر رسمِ دل آزاری
نہو زلفِ حسینانِ جہان سے کارِ صیادی

شجاعت آپکی جب یاد آتی ہے غلامون کو
تو پھرتی ہے نگہ مین خیبر و خندق کی بربادی

دمِ اظہار قوت بھی مراعات کرم رکھی
دلِ دشمن نہ توڑا توڑ ڈالا بابِ فولادی

حرم مین آپنے وہ بت گرائے جنکی ہیبت سے
برہمن پردۂ ناقوس مین ابتک ہین فریادی

دکھائین آپ اگر کچھ شائبہ زورِ امامت کا
تو اُکھڑے قلعۂ ارض و سما کی خشتِ بنیادی

مراد منہ جو کوئی روک لے پھر بابِ جنت پہ
درِ مشکلکشا پر ہو اگر شداد فریادی

یہ پہلی آپکے قدمون کی برکت تھی زمانے مین
کہ اُجڑا گھر بتون کا اور ہوئی کعبے کی آبادی

نجف کی خاک مین ملجائین تو حاصل ہو دمجمعی
بگولون کو اسی سے دشت مین ہے شوقِ بربادی

جو ادنیٰ شحنۂ عدلِ شہِ والا کا ایما ہو
نہ لے مریخ پھر صبحِ ابد تک نام جلادی

یداللہی دکھائی آپنے یون جنگ خیبر مین
کہ توڑا کفر کے رشتے کی صورت بابِ فولادی

ہوا جب سیدہ سے عقد شور اُٹھا ملائک مین
مبارکباد یا حیدر رسول اللہؐ کی دامادی

نکالین دستِ ظالم سے جو مولا دلِ شکستہ کو
ہلا دے گنبدِ دورِ فلک کو نعرۂ شادی

محیطِ الفتِ مشکلکشا مین غرق ہوتی ہے
ملی یونس کو بطنِ حوت کے زندان سے آزادی

پکاری شانِ اسلام اُنکی پیدائش پہ کعبے مین
اسی بچے کے ہاتھون ہے بتون کی خانہ بربادی

عدالت اسکو کہتے ہین یہ ہی لطفِ ید اللّٰہی — کہ کاٹین دستِ سارق اور نہو ایذا سے فریادی

طریقِ راستی کر دین جو تعلیم آپ اشارے سے — فلک سا دشمنِ عالم بھلا دے اپنی کیتادی

کیا جنّت کو آباد آپ نے اسلام پھیلا کر — وگرنہ پہلے دنیا بھر مین تھی تقلیدِ شدّادی

شریکِ کاروانِ لطفِ حضرت ہوا گر آکر — جرس وقتِ سفر بیتاب بن کر ہو نہ فریادی

قدم فرسا کہانتک وادیٔ مدحت مین ای محشر — نہین زیبا ہے پابندِ ادب کو اتنی آزادی

بامیدِ دعا منھ مین زبان ہی خار کی صورت — تجھے اے شوق دکھلا دون سخن کا طرزِ اُستادی

مبارک ہو کہ اُٹھے پردہ ہائے نامرادی بھی — خدیوِ لوکشفت کا نام لیکر اب ہو فریادی

خداوندا مرے شوقِ دلی کی پھر حمایت کر — زیارت سے نجف کی پھر مجھے ہو عشرت و شادی

ہوا مین اُڑ کے وان کی خاک پھر کحلِ بصر ہو جائے — زمین پر پھر دکھائی دے مجھے جنّت کی آبادی

پڑھون پھر مین قصیدہ مدحِ بابِ علم مین کل سے — صدائین غیب سے آئین کہ یہ ہے شانِ اُستادی

در مدح ابو الائمہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

بہت رات آگئی بلّلہ سو رہ اے دلِ محزون — کہانتک بیٹھ کر تجکو سُنائین قصۂ مجنون

کہانتک چشمِ انجم کی طرح شب بھر کوئی جاگے — شفق گون تا کجا آخر یہ رنگِ دیدۂ پر خون

سرِ بالین آسایش زمانہ محوِ راحت ہے — فقط اک خفتہ قسمت تو ہے کمبخت اور اک مین ہون

فراغت پائی سوزِ دل سے شمعِ انجمن نے بھی — قریب اُٹھنے کے ہے اب میّتِ پروانۂ مفتون

کسی کے زیرِ بالش چشمِ آئینہ کو شوق اسکا — میسر ہو کہین جلدی سے دیدِ عارضِ گلگون

لڑی ہین سوئے مشرق سب کی آنکھین بزمِ دلبر مین — کوئی عالم دکھانے ہی کو ہے پھر گردشِ گردون

صبا سے غنچۂ سربستہ کی مشکل کشائی ہے — عروسِ بوئے گل حجلے سے اپنے ہو گئی بیرون

ہوئی رخصت کسی دربان کی آنکھون سے بیداری — بڑی محنت کے بعد آخر کسی کا چل گیا افسون

کسی محفل مین دفترِ عشرتون کا خاتمے پر ہی — ابھی تک ہی کہین پر ابتدائے غم فزا مضمون

بقصدِ توبہ اُٹھا ہو کوئی بالینِ غفلت سے — کہین ابتک ہی جاری دورِ جامِ بادۂ گلگون

کسیکی نظرین سوئے در ہین گھر جانیکی عشرت مین — کسیکی آنکھ سے بہتا ہی رنجِ ہجر مین جیحون

کسی محفل میں بدلے ساز کے اب گان بجتے ہیں
چلی ہی آتی ہے گویا صدائے بربط و قانون

کسی کو یہ تصور وصل میں تڑپائے دیتا ہے
کہ جائے دلربا پہلو میں اب ہوگا دلِ محزون

خبر ہے کیا کسی سرمستِ خوابِ نوجوانی کو
ادا جی کھول کر بکھرا چکی ہے گیسوئے شبگون

مسافر بسترِ راحت سے آنکھیں ملتے اٹھے ہیں
مٹا دی شوقِ منزل نے دلوں سے دہشتِ شبخون

کسی کے بسترِ گل میں وہی بو باس اب تک ہے
کسی کے خارِ بستر کروٹوں میں ہو گئے گلگون

کہیں گرمیِ رفتارِ صبا سے صاف ظاہر ہے
بجھا آئی چراغِ عمرِ شمعِ تربتِ مجنون

کوئی مظلومِ مشقِ نالۂ شبگیر کو اٹھا
امیدِ صبح میں دیکھا کسی نے جانبِ گردون

کوئی ہوشیار ہو کر غیظ میں جو پا ہے اپسکا
کہ لوٹی کسنے غفلت میں بہارِ عارضِ گلگون

کسی کا نیرِ شامِ مصیبت ڈوبنے کو ہے
کسی کے کاروانِ عیش پر پڑنے کو ہے شبخون

خمارِ مے کسی کی آنکھ سے ٹپکا ہی پڑتا ہے
کسی کی آنکھیں بیداری کے باعث ہو گئیں مے گون

زمانہ فیضیابِ قوتِ تازہ ہوا لیکن
بجھا جاتا ہے شکلِ دل چراغِ تربتِ مجنون

مثالِ گوشِ شنوا کھل گئے بابِ اجابت بھی
بڑھا پیکِ اثر سنتے ہی پیغامِ دلِ محزون

مناجاتی ہلائے دیتے ہیں عرشِ معلی کو
دعائیں کعبۂ دل سے چلی ہی آتی ہیں بیرون

عبادت کے لیے اٹھا ہے کوئی یا علی کہکر
زبان پر ہے خلوصِ دل سے شکرِ خالقِ بیچون

علی وہ جوشنا در بحرِ اسرارِ الٰہی کا
علیؑ دریائے علمِ کبریا کا اک درِ مکنون

نصیری نے خدا جسکو کہا قدرت وہ قدرت تھی
برہمن کے خدا جسنے حرم سے کر دیے بیرون

امام اولین کی مدح میں محشر پڑھو مطلع
وہ مطلع ہو سراپا حسن جسکا شاہدِ مضمون

بشوقِ دیدِ روئے مرتضیٰ جسکا ہو دل محزون
ہر آنسو اسکی چشمِ منتظر کا ہو درِ مکنون

اگر علمِ علیؑ سے بہرہ ور مجنونِ فطری ہو
تو اسکے سامنے طفلِ دبستانی ہو افلاطون

طوافِ گنبدِ قبرِ علی کرتا ہے ہر ساعت
بجز اسکے نہیں کچھ بھی مآلِ گردشِ گردون

اگر زور انکا ناممکن کو بخشے قوتِ امکان
ستونِ گنبدِ گردون ہو اٹھ کر موجۂ جیحون

اگر ہو بہرہ اندوز آپکے جود و سخاوت سے
زمانے کو بنا دے رشکِ حاتم ہمتِ قارون

ملے خورشید آنکھین نقشِ پائے شاہِ والا پہ
جو منظورِ نظر ہو چارہ کارِ قسمتِ واژون

اگر شحنائے زہرہ شہ کرے شغلِ نمک پاشی
زبان کو ذائقہ سرکے کا بخشے بادۂ گلگون

جو دیکھے کوکبِ علمِ علی کے اوجِ رفعت کو
بشکلِ آسمان گردش مین آئے عقلِ افلاطون

گواہِ عصمتِ مولا کو کافی یہ فضیلت ہے
کہ زوجہ پائی الطافِ خدا سے سیدۂ خاتون

نکلنا خلد سے آدم کا تھا اس شوق و حسرت مین
کہ پہلوئے امیر المومنین مین مر کے ہون مدفون

روانِ فطرت کو مولا کا اگر حکمِ سکون ہو جائے
مثالِ تختۂ یخ بستہ ہو طغیانیِ جیحون

پئے تعلیمِ دین کافر کو راہِ حق پہ گر لائین
اذان دے آکے کعبے مین بھلا کر سامری افسون

متاعِ عالمِ بالا نثار اُس کے مقدر پہ
فنا کے بعد جو ارضِ نجف مین ہو گیا مدفون

رموزِ عبد و معبود آپنے اس طرح بتلائے
نہ نکلین گے دلِ جبریل سے تا حشر وہ مضمون

اگر ہو ہمت افزائے بخیلان بخششِ مولا
فدائے نام سائل شوق سے دل کو کرے قارون

اگر نور آپ کا صبحِ ازل کرتا نہ ضو پاشی
نہ ہوتی عالم افروزی کے قابل مشعلِ گردون

ثمر پایا یہ اُن کی عاشقی کا دم نہ بھرنے سے
کہ ہر دم خاک اُڑتی ہے میانِ سینۂ ہامون

بشر کیا وسعت لکھے سینۂ شاہِ ولایت کا
رموزِ خالقِ ارض و سما جسمین کیے مخزون

پئے اسلام یہ بھی آپ نے مشکل کشائی کی
کہ آسان کر دیے سب پر کلام اللہ کے مضمون

بیان کیونکر ہو اُسکی قدرتِ معجز نمائی کا
کہ جسکا علم تا حدِ رسائے خالقِ بیچون

نہ دم بھرتے جو اُنکے عشق کا دنیائے فانی مین
نہ ہوتا رشتۂ عمرِ خضر تا حشر روز افزون

اگر دیکھین وصیِ مصطفیٰ اُسکے اوجِ قدرت کو
گرے سر سے کلاہِ افتخارِ حضرتِ ہارون

نہ اُس کو ہجر کا دھڑکا نہ اُس کو بیم بیتابی
دو عالم مین خوش و خرم ہے شاہا آپ کا مفتون

بس اے [illegible] کہانتک ناخنِ تدبیر کام آئے
کہانتک کھولے گا بندِ نقابِ شاہدِ مضمون

چلا پیکِ اثر لے کر دعائے صبحگاہی کو
جدارِ کعبہ کی صورت دو پارہ ہو گیا گردون

[illegible] ساقیِ مقصد کا دل تڑپائے دیتا ہے
پُر از کوثر دکھائی دے رہا ہے ساغرِ گلگون

[illegible] اُٹھے
اب [illegible] آنکھون مین نشہ مغفرت کا ہے جو تھین پُرخون

[illegible] جاتا ہے عیشِ دائمی دامن کشان سب کو
[illegible] وہ جسے کہیے حدودِ عقل سے بیرون

در جنت پہ جب پہونچے تو یہ حورین پکارا ٹھین
تمھاری شادمانی دیکھین ہم اسوسطے ہمین افزون

افسانۂ دل

در مدح حیدر کرار قاتل کفار علی ابن ابی طالب علیہ السلام

دکھاؤ ای بتانِ کعبہ اندازِ فسون سازی
کہ ہم آئے ہین دل کو ساتھ لیکر بہر جانبازی

وہ دل جو مدتون سے تختۂ مشقِ جورِ خوبان ہے
وہ دل چشمِ حسینان کی ہی جسپر ناوک اندازی

وہ دل جسکی تڑپ گاو زمین کا دل ہلاتی ہی
وہ دل نالون نے جسکے متصل کی عرش پردازی

وہ دل اُفتادگی دامن سے جسکے لپٹی جاتی ہی
وہ دل جس سے کہ کوسون دور ہی شانِ سرافرازی

وہ دل جس سے عداوت باندھلی خوبی قسمت نے
وہ دل جس سے کہ بدبختی کو ہی دعوائے دمسازی

وہ دل میری مرادون کا جو محبوبِ حقیقی ہے
وہ دل میری تمناؤن پہ جسنے کی ہی جانبازی

وہ دل جو محفل دلدار کا ناخواندہ مہمان ہے
وہ دل آفت ہی جسکے واسطے غیرون کی غمازی

وہ دل جس کو سکون دم بھر نہین درد محبت سے
وہ دل دستِ حسینان مین جو ہی مثلِ گُل بازی

وہ دل جس پر ہین آئینہ ادائین یارِ دلبر کی
وہ دل جسمین بھرا ہی جلوہ شوخی و طنازی

وہ دل جسپر نگاہِ دوست کی بیحد عنایت ہی
وہ دل جو ہی جراحت خوردہ تیر فسونسازی

وہ دل جسنے کہ شہرت پائی بے نام و نشان ہوکر
وہ دل جسنے کہ پائی خاک مین مل کر سرافرازی

وہ دل جسکے مضامینِ غزل آفت کے دلکش ہین
وہ دل جسپر تصدق ہی دلِ سعدیِ شیرازی

وہ دل جو عشق کے مکتب مین ہی اُستاد مجنون کا
وہ دل آسان ہی جس سے کوہکن پر درسِ جانبازی

وہ دل گھر کر لیا جسمین کہ عکسِ حسنِ دلبر نے
وہ دل جسنے سکندر کو سکھا دی آئینہ سازی

وہ دل جسکو محبت مین شہیدِ ناز کہتے ہین
وہ دل جو ہی قتیلِ خنجر شوخی و طنازی

وہ دل جسنے کہ پائی کشورِ تن کی شہنشاہی
وہ دل حاصل ہی مُلکِ روح مین جسکو سرافرازی

وہ دل جسنے نہ دیکھا خواب مین بھی خندۂ شادی
وہ دل جسپر ہمیشہ کی فلک نے برق اندازی

وہ دل جو ہی چراغِ کشتۂ تربت ہائے کہنہ کا
وہ دل جس کو کہ ہی اہلِ فنا سے ذوقِ دمسازی

وہ دل شعلہ ہی جو اہلِ فنا کی شمعِ مدفن کا
وہ دل سوز دروں جسکا ہی خود ہی وجہِ جانبازی

وہ دل جو صبحِ فرقت مین تھا میرا مونس و ہمدم
وہ دل شامِ وصالِ دوست جسنے کی ہی جانبازی

وہ دل آدم کو جو جنت سے لایا باغِ عالم مین ۔۔ وہ دل حوّا سے جسنے خلد مین کی فتنہ پردازی

وہ دل سیدا جسے کہئے سکون و بیقراری کا ۔۔ وہ دل ایذا و راحت ہی جسکو شوقِ دمسازی

وہ دل جو وقتِ یدمین ہی خلیلِ حضرتِ یوسف ۔۔ وہ دل روحِ خلیل اللہ جو تھا وقتِ جانبازی

وہ دل بیخود کیا جس کو نگاہِ مست دلبر نے ۔۔ وہ دل جاگی ہی جس سے چشمِ جانان کی فسونسازی

وہ دل کشتہ ہوا جو کربلائے عشق مین آکر ۔۔ وہ دل سر بیچ کر جسنے لیا میدانِ جانبازی

وہ دل جس کا لہو ہی رنگ تصویرِ محبت کا ۔۔ وہ دل اول اُٹھتی ہی جس سے کہ صنع چہرہ پردازی

وہ دل رندون کی محفل مین جو ہی چلتا ہوا ساغر ۔۔ وہ دل جس سے کہ ہی واعظ کو امیدِ ہم آوازی

وہ دل بیمار کے دل سے بھی جو نازک زیادہ ہی ۔۔ وہ دل جسکی شریک حال ہی قسمت کی ناسازی

وہ دل جسکی رگون سے خون نکلا فصدِ لیلیٰ پر ۔۔ وہ دل جسنے سکھا دی قیس کو تدبیرِ جانبازی

وہ دل جو کعبۂ اصلی ہی چشمِ معرفت بین مین ۔۔ وہ کعبہ جائے میلادِ علیِ اشجع و غازی

وہ غازی جسکی ابرِ تیغ سے میدان ہیجا مین ۔۔ زمین پر بارشِ باران کی صورت تھی سر اندازی

مبارکباد اے روحِ خلیل اللہ یہ مژدہ ۔۔ مٹی اللہ کے گھر سے بتون کی فتنہ پردازی

تبسم شوقِ پامالی مین دل رکھ دے ہر اک ذرہ ۔۔ دکھائے شاہ کا دُلدل جو میدان مین سُبک تازی

ہوا کھائے جو انکے گلشنِ اعزاز بخشی کی ۔۔ ہر اک سرو چمن کو مثلِ طوبیٰ ہو سر افرازی

سپر ہے سایۂ حفظِ علی ہم سے غلامون کو ۔۔ ادھر ناحق ہوائی گردون پہ مشقِ ناوک اندازی

ضیاباری کرا ای تیغِ زبان پھر یون سرِ محفل ۔۔ کہ روئے مہر پر ہو مطلعِ نو سے جلا سازی

بیان کیونکر ہو شمشیرِ ید اللہ کی سر اندازی
سرِ اعدائے دین تھے جسکے ہاتھون سے گل بازی

اگر اعجازِ تیغِ مرتضےٰ کچھ بھی سمجھ جاتے ۔۔ نصیری کی طرح ہوتا خضر کو شوقِ جانبازی

کرین اظہارِ قدرت آپ اگر منکر پہ غصے مین ۔۔ خدا معلوم کیا صورت دکھائے شانِ اعجازی

خدا نے وہ اثر بخشا ہی انکے نامِ نامی کو ۔۔ کہ پاتے ہین ظفر برکت سے جسکے آج تک غازی

حکومت آپکی مژدہ امان کا ہے جو عالم مین ۔۔ یہ کیا ممکن کوئی کھولے زبان تک بہرِ غمازی

جو دیکھے چشمِ مہر و مہ سے شانِ زہدِ حضرت کو ۔۔ فلک تائب ہو دل سے ترک کر کے سحر پردازی

زبانِ تیغ اعدا سے امان کی آئین آوازین
قدم رکھین اگر مولا سرِ میدان جانبازی

اگر خورشیدِ لطفِ مرتضیٰ کی کچھ توجہ ہو
ہر اک شبنم کی قطرے [illegible] ہو زورِ عرش پردازی

کرین تعلیم وحدانیتِ خالق جو عالم مین
کرے ناقوس بتخانہ موذن سے ہم آوازی

اگر رعب آپ کا جنگاہ مین ہو معرکہ آرا
سرِ طاعت جھکا دے تیغ کی صورت سپہرِ غازی

لبون پر روح اگر آئے مریضِ عشقِ حیدر کی
کرین حورانِ جنت جان و دل سے اسکی دمسازی

چلے تیرِ شجاعت گر کمانِ رعبِ مولا سے
تو ہون حلقہ بگوش آ کر یلانِ ترک کی تازی

بلا کر جانبِ مغرب سے دستِ فیضِ حضرت نے
سرِ سلطانِ خاور پر رکھا تاجِ سرافرازی

رہا جاتا تھا اک عنوان اظہارِ شجاعت کا
شبِ ہجرت مین کی فرشِ نبی پر سو کے جانبازی

خذف کی طرح مملو ہو جہان یاقوت و گوہر سے
اگر دستِ عطا سے شہ دکھائے شانِ اعجازی

اکھاڑا جب زمین سے کاہ کی صورت درِ خیبر
تصدق ہو گئی پنجے پہ آ کر روحِ ہر غازی

رسول اللہ سے باتین ہوئی تھین انکے لہجے مین
شبِ معراج کی معبود نے ان کی ہم آوازی

دلِ نمرود زخمی ہو میانِ عالمِ برزخ
اگر دکھلائین دستِ حق نما سے تیراندازی

طلسمِ کارِ عالم کو ہر اک پل سو تغیر ہون
ہویدا ہون اگر حضرت سے تو تہلکے اعجازی

سواری مین فرس مانگے اگر اقبال مولا کا
کرین فخریہ ادریس آ کے دل سے غاشیہ سازی

نظر کو صاف بتلاتے ہین اجرامِ سماویہ
علی کے نامِ اعلیٰ سے ہوئی سبکو سرافرازی

اگر دین قوتِ اعجاز مولا غیر مرئی کو
پرِ مرغِ تصور مین ہو زورِ عرش پروازی

سیہ خانے مین عاشق کے چراغِ مہر روشن ہو
اگر زورِ یداللّٰہی دکھائے شانِ اعجازی

جو درماندہ ہو زائر آپ کا میدانِ غربت مین
وطن تک رحمتِ حق ساتھ جائے بہرِ دمسازی

مٹی حرفِ غلط کی طرح سب انکی ہدایت سے
قیامت خیز تھی جتنی بتون کی فتنہ پردازی

اگر ہو خواب مین دیدار انکی چشمِ حق بین کا
بتانِ دہر آئین راہ پر چھوڑین فسون سازی

جو دم کرتی زلیخا ہاتھ پر نام یداللہ کو
نہ سنتا کوئی چاکِ دامنِ یوسف کی غمازی

ملائک بن گئے تصویرِ حیرت بدوِ فطرت مین
دکھایا جب یدِ قدرت نے حسنِ چہرہ پردازی

جہان ہوتی ہے برپا بزم حضرت کے فضائل کی
ملائک عرش سے آتے ہین بہرِ انجمن سازی

بیانِ منقبت نا چند بس خاموش اے محشر
پسندِ خاطرِ احباب ہی اندازِ ایجازی

دعا کے شوق مین جنکا دل و رحق بجانب ہے
کہ وہ رحمت چلی عرش برین سے بہرِ دمسازی

خدایا دل مین عاشق کے خراشِ زخم ہی جبتک
نگاہِ یار کو جبتک ہی مشقِ ناوک اندازی

دلِ معشوق اداے جانستان پیدا کرے جبتک
دلِ عاشق ہی جسدن تک نثارِ ذوقِ جانبازی

رہین سرشار سب مومن شرابِ حبِّ حیدر سے
گرین بھی جوشِ مستی مین تو حاصل ہو سرافرازی

اسی نشے سے بہوشین خلد مین کوثر پہ دم لیکر
کھلین آنکھین تو دیکھین حورونکی شوخی و طنازی

قصیدۂ در مدح مولانا علی امام و نفسِ نبی ص

قیامت ہو اٹھے پردے حجابِ حسنِ دلبر کے
چلے نظارہ کش برقِ جمالِ روے انور کے

مبارک ہو ہوا اتمام طولِ قصۂ فرقت
ہنسے حالت پہ اپنی رونے والے زندگی بھر کے

ہٹا فضلِ خدا سے دور دورہ لن ترانی کا
کہ جاگے بخت چشمِ عاشقِ بیتاب و مضطر کے

ہوئی وا جب حفاظت دامن چشمِ تماشا کی
بڑے ہنگامے گرما گرم ہین خورشیدِ محشر کے

کھلا دار القضا مثلِ جدارِ خانۂ کعبہ
فسانے چھڑ گئے جورِ بتانِ فتنہ پرور کے

فغانِ صور سے ہلچل پڑی شہرِ خموشان مین
اٹھے مدفن سے کشتے اضطرابِ قلبِ مضطر کے

پریشان ہو گیا سطحِ زمین ذرات کی صورت
مثالِ پنبہ ٹکڑے اڑ گئے چرخِ مدور کے

سنی جانے لگین عالم کی دردانگیز فریادین
کھلے تقدیر سے دروازے دیوانگاہِ محشر کے

ہوئے بیدار وہ بھی مسکرا کر خوابِ راحت سے
مزے ملتے تھے جنکو قبر مین آغوشِ مادر کے

ہر اک سر سے ٹلی کالی بلا شبہاے مدفن کی
اٹھے انگڑائی لے کر شیفتہ زلفِ معنبر کے

بچھایا تھا جنھین ہنگامِ شب کن کن مرادون سے
سحر ہوتے ہی افسردہ ہوئے وہ پھول بستر سے

نگاہ دادرس کو ڈھونڈھتے عاشق مزاج اٹھے
ہوئے خواہان جزاے زخمِ تیرِ نازِ دلبر کے

بقاے عالمِ اجرام و اجسام اب ہے ناپیدا
ہیولاے فنا ئے دہر ہین آثار محشر کے

ذرا آئینۂ صبحِ فنا مین دیکھین منھ اپنا
کہان ہین شیفتہ تزئینِ گیسوے معنبر کے

یہ کیسی صور نے پھونکی ہے گرمی مہرِ تابان مین
کہ ٹکڑے اڑ گئے آئینۂ ماہِ منور کے

غضب ڈھایا ہی کسکی آتش رخ کی حرارت نے
پسینا تا گلو پہونچا ہے ہر اک اہل محشر کے

ہوئی بند اب درِ توبہ زبانِ مردہ کی صورت
پڑھے جانے لگے مضمون کتاب نیکی و شر کے

چمک اٹھا ستارا قسمتِ لیلی و مجنون کا
ہوئی صبح ابد شکوے مٹے بیداد دلبر کے

مقامِ عدل مین آتا ہے مجمع داد خواہون کا
مزاج اب پوچھے جائینگے کسی بیداد گستر کے

خدنگِ ناز کا اب ڈر نہ وحشت تیرِ مژگان کی
نکالے گی زبان کھل کھل کے ارمان زندگی بھر کے

سرِ محرابِ رحمت ہل گئی اُن کو جگہ آخر
ستم کش تھے جو دنیا مین کسی بے آب خنجر کے

کیا بے دست و پا انکو بھی تحلیلاتِ فاسد نے
خدا کے باب مین ساعی تھے جو اثبات پیکر کے

اٹھین شعلے جہنم کے لپک کر لینے آئے ہین
دلائل پیش کرتے تھے جو عصیانِ پیمبر کے

سرِ میدانِ حشر اپنے کئے پر سر پٹکتے ہین
کہ آفت مین ہین سجدہ کرنیوالے شاہِ خاور کے

سرون مین جنکے تھا سودائے دعوائے انا اللہی
وہ مستوجب ہین قہر بادشاہِ عدل گستر کے

جہانگیری مین جن کو خبط تھا نوشیروانی کا
وہ مظلومون کی صورت منتظر ہین عدل داور کے

بمجبوری برہنہ آئے ہین بازار محشر مین
نکلتے ہی نہ تھے جو گھر سے بے ملبوس زر زر کے

جبین تھی جن کی وقفِ سجدۂ اصنام دنیا مین
بنے وہ شدتِ بیم و رجا سے آج پتھر کے

خلیلِ توبہ نے دامانِ دل مین کی ہے روپوشی
چلے ہی جاتے ہین دلسوز مشقِ صنعِ آذر کے

بلائے جا رہے ہین ناصرانِ مہدی دین بھی
ہوئے جوہر نمایان جن سے شمشیر دو پیکر کے

نقیبِ مژدۂ گلزارِ جنت آ گئے ہے
غضب مین سیکڑون پیغام خوشنودی داور کے

سرون پر سایہ طوبا ہے بستانِ امامت ہی
بھرے ہین دامنون مین پھول گلزار پیمبر کے

چلے جاتے ہین شوقِ وصلِ حورانِ بہشتی مین
ٹھہرنے ہی نہین دیتے ہین ارمان قلب مضطر کے

خمار بادۂ عشرت مین یون انگڑائی لیتے ہین
کہ نظرون مین مرقع کھینچ رہے ہین دورِ ساغر کے

نگہ بازون نے جب دیکھا کہ آئے ہم مذاق اپنے
بڑھے خود ان کو لینے بادہ کش ساقی کوثر کے

ہوا انبوہ جب رندانِ صہبائے حقیقت کا
بھرے جانے لگے ساغر شراب روح پرور کے

اٹھا اک شور رندون مین الا یا ایہا الساقی
چلے آتے ہین وعدے مدتون سے روز محشر کے

ہمارے شوق کی حالت ہے ساقی تجھپہ آئینہ
دکھا دے آج جوہر تو بھی طبع فیض گستر کے

پلادے بادۂ تسنیم جامِ حوضِ کوثر مین
مزے آئین زبان کو ساقیا قند مکرر کے

وہان شیشہ تیرے ہاتھ سے کھلنے مین دقت کیا
کہ تونے مہد مین پارہ کیا کلّہ کو اژدر کے

تجھے مشکل نہین ہے دو چار شیشون کا اُٹھا دینا
خوشی سے بار سائل کو دیے ہفتاد اُشتر کے

عدالت تیری وقتِ جام بخشی کیون نہ ظاہر ہو
برابر بانٹے تونے کر کے ٹکڑے بابِ خیبر کے

دمِ نشہ سنبھالے کیون نہ تو اپنے شرابی کو
کہ بچے بھی ہین تیرے پیشوا عیسی رہبر کے

ادھر بھی اک نگاہِ لطف ہو ہمراہ پیمانہ
ارے او زینت افزا گرمیِ بازارِ محشر کے

سجائے روح صہبا بھرے جسمِ بادہ نوشان مین
ارے او نفس محبوبِ خدائے عرشِ اکبر کے

نہ کیونکر تجھ سے وابستہ ہوون ہم سب کی تمنائین
کہ ہم سرمست ہین ساقی غدیرِ خم کے ساغر کے

جواز اسکا بھی تیری ہی زبان سے سنتے آتے ہین
ارے نائب خطیبِ ممبر پالانِ اشتر کے

خطا گستاخیون کی عفو ہو نشے کی باتین ہین
کہ ہم تو نوش ہین ساقی تجھ ایسے بندہ پرور کے

دماغِ مے کشان کو عالمِ انوار کر دینا
نصیبے جاگے ہین تیری بدولت مہرِ انور کے

علی کہتے ہین تجکو تو وہ عالی ظرف ساقی ہے
پلادے مجکو صہبا جام مین ماہِ منوّر کے

خمارِ مطلعِ نو ہے ذرا ساقی خبر لینا
ترے مے نوش اب محتاج ہین اور ایک ساغر کے

وہ مطلع جس سے سرمستی ہو سب اربابِ محفل کو
بڑھین سیلاب جوشِ اضطرابِ قلبِ مضطر کے

ازل سے جو کہ تھے سرمست جامِ عشقِ حیدر کے
دل اُنکے بن گئے ساغر شرابِ حوضِ کوثر کے

جہان مین رہبری یون کی ہے تونے ای مرے مولا
کہ دل ہی جانتے ہین عیسی و خضر و سکندر کے

نظر انداز کیجیے واقعہ قومِ نصیری کا
فدا ہون دو جہان تیری نگاہ بندہ پرور کے

اسی خاطر ہے دنبالہ دوی ماہ و کواکب کی
کہ پھر انداز دیکھین رجعتِ مہرِ منوّر کے

فروغِ نجمِ شاہی اُنکو مثلِ خالِ زنگی ہے
خدا کے فضل سے بندے جو ہین سلطانِ قنبر کے

دفورِ جوش مین کس قہر کی انگڑائی لیتے ہین
اگر احوالِ خیبر سنتے ہین دربان ترے در کے

جدارِ کعبہ شق ہو روزِ اوّل جسکی ہیبت سے
دو پارہ کیون نہ کر دے مہد مین کلّہ کو اژدر کے

کبھی حد ادب پر کی تھی تیری آستان بوسی
دماغ اُسدن سے ہین چوتھے فلک پر شاہ خاور کے

قدم دوشِ نبی پر اس سمی حق نے جب رکھا
زمانہ بھر پہ معنی کھُل گئے اللہ اکبر کے

ترے آئینۂ نقشِ کفِ پا کو اگر دیکھین
فدا ہو جائین دل سو جان سے خضر و سکندر کے

بلائین کیون نہ لے شانِ ید اللہی کی اک عالم
قوی جسکی مدد سے ہو گئے بازو پیمبر کے

دیا تیری عنایت نے اُنھین اکلیلِ دارائی
کہ روزِ بد و فطرت جو کہ شاکی تھے مقدر کے

جلالت نے تری بستہ کیا چرخِ ستمگر کو
یہی ہین رمز خطِ استوار و خطِ محور کے

پھڑک جاتے نہ کیونکر مرغِ دل تیری عدالت کے
کیا دم بھر مین فیصل قصہ کو باز و کبوتر کے

ترے دورِ عدالت مین یہ کہتے شرم آتی ہے
کہ ہم کشتہ ہین اُلفت مین کسی بیداد گستر کے

لوائے حمدِ خلاق دو عالم کیون نہ دے تجکو
زمانے بھر مین جھنڈے گاڑے ہین شرعِ پیمبر کے

اگر دیکھے تری تیغِ دو پیکر کی سراندازی
قدم اُٹھ جائین میدان مین دلاور سے دلاور کے

کوئی روح الامین سے قدرِ ضربت کی ذرا پوچھے
کہ شہپر کردیئے صدقے تری تیغِ دو پیکر کے

ملائک کیون نہ بوسے لین ترے قدمون کے اے مولا
جوابِ عرشِ اعظم کر دیا عرشے کو منبر کے

نگارستانِ فطرت مین تو ہی تو نقشِ اول ہے
مقدم تو ہی ٹھہرا علم مین خلاق اکبر کے

کریگا مصطفا و مرتضیٰ مین فرق کیا کوئی
لکھے ہین ناظمِ قدرت نے دو مضمون برابر کے

مبارک قصرِ جنت تجکو اے زائر مبارک ہو
یہ معنی ہین صدائے گنبدِ قبرِ منور کے

فضائل تیرے ای مولا نہ ہونگے ختم انسان سے
نمایان ہون اگر آثار صبحِ روزِ محشر کے

کہانتک شورِ حشر منقبت بس چپ رہو محشر
شمار اب ہو گیا خدام مین ساقیِ کوثر کے

چلو خمخانۂ محشر کی جانب آؤ بس اُٹھو
شرابِ مدعا پینا اگر ہو تمکو جی بھر کے

سیہ بختی زمانے بھر کی چھوڑو کنجِ مدفن مین
بہت دن سو لئے اب اُٹھو کہ ہم محفل ہو قنبر کے

وہ دیکھو موجۂ تسنیم اُٹھ اُٹھ کر بلاتے ہین
وہ دیکھو کھولکر آنکھین اشارے چشمِ ساغر کے

پیو جی کھول کر نشے مین غش آئے تو آنے دو
پڑینگے چھینٹے آبِ رحمتِ خلاقِ اکبر کے

نصیریؔ محبت ہو چلو حورون کی جانب تم
کسی کا خوف ہی کیا ہو کہ تم بندے ہو حیدر کے

درِ جنت نہ کھولے گا اگر رضوان تو کہدینا
کہ ہم بندے ہین دل سے فاتحِ صفین و خیبر کے

بس اتنا سُنتے ہی لبیک کی آواز آئے گی
ہزارون ہونگے خواہان اُس طرف سے ایک محشر کے

مبارک کہتا ہوگا شاہدِ انجام عشرت ہیں — فدا اغیار ہوں گے اپنی خوبیِ مقدر کے
پلٹ کر ہم یہ پوچھیں گے کہ کیوں کس واسطے اب ہیں — نہیں دشمن تھے کیا دنیا میں بازو پیمبر کے
نتیجہ کیا فغانِ بے محل سے کون سنتا ہے — کہ دروازے ہوئے مسدود دیوانگاہِ محشر کے

قصیدہ

جناب قبلہ مولانا السید محمد نصیر صاحب مد ظلہ نے ہفتم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری میں تکمیل علوم کے لئے لکھنؤ سے کربلائے معلے کا سفر کیا اور بعد فراغ چاردہم شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۳ھ کو واپس تشریف لائے ممدوح الصدر کی تہنیت آمد میں یہ قصیدہ خاکسار نے کہا

جذبۂ دل کا معجزہ دوست کو ہم دکھائیں گے — چاہیئے تھا کہ جائیں خود لیکن انہیں بلائینگے
راہِ وفا کشادہ ہے جادۂ شوق بے خطر — کہتے ہیں دل کے ولولے آئینگے اور وہ آئینگے
دیدہ و دل کی آرزو مدِ نظر ہے ہر نفس — تھم کے نظر جمائینگے بڑھ کے گلے لگائینگے
عشرتِ شوقِ وصل میں ہوش اگر نہ اُڑ گئے — حالتِ دل دکھائینگے قصۂ غم سنائینگے
دامنِ چشمِ شوق سے پوچھیں گے گردِ راہ کی — جلوۂ رخ کے شوق میں بڑھ کے نقاب اٹھائینگے
پاؤں پر آنکھیں ملتے ہی ہونگی نگاہیں دور بیں — گردِ قدم کو سرمۂ دیدۂ دل بنائینگے
حسنِ شباب کی ادا کوئی بگڑ گئی نہ ہو — دل کی صفا کا آئینہ سامنے سے دکھائینگے
شکوۂ غم یہ برہمی پا کے منائینگے انھیں — بگڑے ہوئے نصیب کے ناز یونہیں اٹھائینگے
مل گئے جب تو گردِ غم سرمۂ چشمِ عیش ہے — کہہ سکے فسانۂ فراق اتنا سا نہ ہم بہائینگے
محفلِ اہلِ دل یہی محشرِ نغمہ سنج ہاں — رنگ غزل میں ڈوب کر مطلع نو سنائینگے

جاتے ہیں کوئے دوست میں جان گنوا کے آئینگے
شمع حیات پھونک کر دل کی لگی بجھائینگے

ہجر و وصال دونوں میں رنگ مزاج ایک ہی — شکوے زباں پر کبھی آئے تھے اور نہ آئینگے
بیٹھے تھے آسرا لگائے شکر سے کام ہر نفس — باب قبول سے مراد مانگی تو وہ جو پائینگے
خندۂ دوست کی ادا دیکھیں گے اس بہانے سے — اپنے ہی دل کو آپ ہم شوق میں گدگدائینگے
شکر کا فلسفہ یہی صبر کی معرفت یہ ہے — راہ میں سو رقیب ہوں خیر سے بچ کے آئینگے
عشق کی سختیاں بری فرض کیا بری سہی — ناصح شفیق آپ کو کیا ہے جو ہم اٹھائینگے

شور جنون سے ڈر کے آپ رہ جن نہ پڑھئے گا
صاحب فیض اگر ہو تنگ ثبات روح ہے
آپ سنین تو ہنس کے یہ کہدین چلو بھلا ہوا
آب بقا کی جستجو آپ کرین نہ چارسو
چشم کرم کو کرلین بند پھیر لین منھ ادھر سے اب
روز ہمارے واسطے پڑھئے گا الٹی سیفی آپ
آپکو اعتکاف سے دینگے قسم نہ اوٹھنے کی
دل ہی نہین ہے سینے مین ہو بھی تو مثل سنگ ہے
خلوت شوق کا جنون ہمکو مبارک اے حضور
عشق کی خوبیان سبھی حسن بیان بھی مان لین
آپکو جان پیاری ہی عمر خضر بھی ہو نصیب
جذبہ حسن دلفریب لاکھ طرح سے ہو بیان
وقت نماز صبح بھی بہر خدا نہ چونکین آپ
اپنی زبان اپنی بات آپ خموش ہی رہین
زخم نگاہ ناز کی زد پہ نہ آیئے گا آپ
کعبہ وہم کا طواف کیجیے جاکے شوق سے
شاہد اعتقاد کے دید کی مشق کیجیے
زحمت چند گام سے ہونگے حجاب برطرف
باغ نجف کے مرتبے پوچھنا ہون تو آیئے
سینے مین تازہ تازہ علم دلمین شباب کی امنگ
روے زمین پہ جسطرح باغ نجف ابد قرار
آئے ہین چلکے دور سے تھم کے ذرا سا دم تو لین
فیض سے باغ علم کے لائے ہین جو خزانہ ساتھ

سارا جہان چھانین گے آپکے گھر نہ آئینگے
نزع مین آپکے عوض موت ہی کو بلائینگے
ناز حبیب پر جو ہم جان حزین گنوائینگے
اپنی مرادون کو جو ہم جام فنا پلائینگے
بخیہ گرون کو جبکہ ہم زخم جگر دکھائینگے
نقش طلسم مدعا ہم جو کبھی بنائینگے
بندہ نواز ہم اگر کوے صنم مین جائینگے
آپکو کس امید پر قصہ غم سنائینگے
دلکی سنین گے بیٹھ کر اپنی اسے سنائینگے
آپکے منھ سے سننے کو ہم تو کبھی نہ آئینگے
ہوگئے شہید ناز ہم تازہ حیات پائینگے
آپکی بزم وعظ مین ہم تو کبھی نہ آئینگے
نالون سے ہم شب فراق حشر اگر اٹھائینگے
ہو وہ خفا خدا کرے دوست کو ہم منائینگے
ہمتو ہزار ایسے تیر شوق سے دلپہ کھائینگے
آپکا پوچھنے مزاج ہم بھی کسیدن آئینگے
حوصلہ سوز موسوی جلوہ ہمین دکھائینگے
شان خدا دکھائینگے باغ نجف مین لائینگے
سیدنا نصیر سے پوچھئے وہ بتائینگے
اسنے کتاب معرفت پڑھئے اگر پڑھائینگے
صفحہ دلپہ نقش دین یہ بھی یوہین جمائینگے
جد و پدر کی شکل سے راہ خدا دکھائینگے
خلق خدا پہ بانٹ کر اور اسے بڑھائینگے

عہد شباب علم ہے تیوریان کہہ رہی ہین صاف — حرف غلط کی شکل سے نام عدو مٹائینگے
گلشن باب علم کے پھول چنے ہین مدتون — وعظ مین سامعین کو باغ جنان دکھائینگے
باب علوم مرتضیٰ ہادیِ راہِ مستقیم — ہم کو جو اپنے ساتھ ساتھ خلد مین لیکے جائینگے
نور خدا علی ولی نائب ختم انبیا — تیرہ و تار قبر مین جلوہ رُخ دکھائینگے
اُف وہ سوالِ کنج قبر ہائے وہ اپنی بیکسی — شان کرم دکھائینگے سب کی مدد کو آئینگے
کوثر و آب سلسبیل ہاتھ سے ان کے تشنہ کام — حشر کے دن کی پیاس مین آب خنک پلائینگے
رونق بزم معرفت گوہر گوش سامعین — محشر بدلہ سنج ہان مطلع نو سنائینگے

طور پہ جاؤ اے کلیم ہم تو نجف کو جائینگے
یہ ہے صراطِ مستقیم یان سے خدا کو پائینگے

مقصد انا علی معنی ہل اتیٰ علی — بعد شہادتین ہم قبر مین یہ بتائینگے
مطلب لافتا علی بندۂ حق نما علی — حشر مین پیش کبریا کہتے ہوئے یہ جائینگے
حورین ریاض خلد مین سنبھلی رہین کہ غش نہ آئے — داغ محبت علی سینے پہ ہم دکھائینگے
اسکی اداے خواب پر کیون نہ خدا ہو شیفتہ — جسکو جناب مصطفیٰ اپنی جگہ سلائینگے
اسکے سوا خدائی مین کس کو امام مانیے — جسکو رسول دو جہان اپنی جگہ بٹھائینگے
مہر نبوت اسکا اوج اُٹھکے بتاتی ہے ہمین — کعبے مین اپنے دوش پر جسکو نبی چڑھائینگے
غازی وصف شکن علی حیدر و بوالحسن علی — دشمنون کو اشارے مین سامنے سے بھگائینگے
خیبر و خندق آپکے بازو و تیغ سے فنا — عمر کا سر اڑائینگے قلعے کا در اٹھائینگے
زور شباب یون تو ہو جو کیا قصد ہو گیا — رنگ مزاج کہتا ہے کعبے کے بت گرائینگے
وحی خدا ہے وہ جو آئے عرش سے جانب نبی — عقل سے انکو سمجھین کیا عرش پہ جو کہ جائینگے
سرمۂ چشم معرفت ہو گی سمٹ کے تیرگی — شمع ولاے مرتضیٰ قبر مین یون جلائینگے
اہل ولا کو جوش ہے مطلع تازہ پھر پڑھین — صل علیٰ کے نعرے پھر عرش بریں پہ جائینگے

خلوت قبر مین علی بہر مدد جو آئینگے
ملکے اندھیری رات کو عید کا دن منائینگے

پاؤن کی چاپ پر فدا کیون نہو نغمہ جانفزا
سوے ہمے نصیب کو بیٹھتے ہی جگائینگے

عشق علی وہ عشق ہی جسمین کوئی نہین رقیب
چاہنے والے بیخطر شوق سے ناز اٹھائینگے

محفل بادشاہ ہو یا کہ گدا کی خانقاہ
پائینگے آنکھون پر جگہ ملنے کو جس سے جائینگے

زندگیٔ دو روزہ مین چین نہین کوئی نفس
لطف حیاتِ جاودان جان گنوا کے پائینگے

حبِ علی کے مبتلا شام و سحر یہ کہتے ہین
سوزش دل بڑھائینگے فردِ گنہ جلائینگے

وحشیٔ عشق مرتضےٰ رہتے ہین اتنے با حواس
نکلین گے منھ اٹھا کے جب سایۂ نجف کو جائینگے

لیگا وفا کا امتحان بڑھ کے جو حسن اعتقاد
ایک اک ادائے ناز پر جانِ حزین گنوائینگے

کار خلیل کرتے ہین چاہیئے غیب کی مدد
مولد الفت علی قلب کو ہم بنائینگے

نائب ختم انبیا کون ہوا علی ہوے
واقعۂ غدیر خم مہر دلیل لائینگے

نام غدیر آگیا جوش کرم ہو ساقیا
بیعت جام کیلئے دستِ طلب بڑھائینگے

سمجھین گے کوے یار کا کھویا ہوا یہ دل ملا
ہاتھ سے تیرے جام مے مست و لاجواب ئینگے

سمجھین گے چشم ناز کی پی ہوئی جان آئی پھر
نشہ مین کہہ کے خیر باد جبکہ حواس جائینگے

سمجھین گے کوئی مست ناز ٹھوکرون سے جگا گیا
گر کے جو وقت بیخودی تازہ حواس پائینگے

مثل تکلف اٹھینگے آنکھو نسے پردے غیب کے
نشۂ مے اترنے پر ہوش مین جب کہ آئینگے

تیری شراب ساقیا روح روان سے کم نہین
حلق سے جتنی اترے گی تازہ حواس پائینگے

تیری شرابِ خرچ سے اور بڑھے گی رات دن
جتنی پئین گے تا ابد اتنی ہی چھوڑ جائینگے

باب مراد کے لئے مدح کلید ہو گئی
دور شراب چھوڑ کر دست دعا اٹھائینگے

جنبش دامنِ طلب صاف بتاتی ہے ہمین
اپنے خیال سے سوا مانگنے والے پائینگے

ناصرِ دین نصیرِ شرع ہمکو یقین ہے اے خدا
جادۂ حق دکھاتے ہین اور یونہین دکھائینگے

قطعہ مختصر در مدح علی ابن ابیطالب علیہ السلام

علی کے عرفان مین بحث کیسی یہ راز بس مصطفا ہی جانے
عجب ہے بندو نکی عقل حیران خدا کی باتین خدا ہی جانے

علی نے فرشِ نبی پہ سو کر گذاری ہجرت کی رات کیونکر
یہ راز الفت ہے راز ایسا کہ جس کو اہل وفا ہی جانے

محال تھا علی فضیلتوں پر ہم ایسے بندے تو دم بخود ہین
خدا نصیری نے کیون کہا تھا حقیقت اسکی خدا ہی جانے

نہ نقل مرتبہ کوئی سمجھا نہ ہم کو جبریل نے بتایا
سکت کلائی مین تھی کہا انکی یہ ضربتِ تیغ دو تا ہی جانے

جمال حیدر کے دیکھنے کو اٹھے ہین تیغ سے آنکھین ملتے
ہمین جو کرنا تھا کر چکے ہم اب آگے شوق لقا ہی جانے

علی ہین نفس نبی برحق علی ہین نور خدائے مطلق
ہمین جو کہنا تھا کہہ چکے ہم اب اسکے آگے خدا ہی جانے

قدم جو دوش نبی پہ رکھے صدائے مہر نبوت آئی
کسیکو اس اوج کی خبر کیا کہ جسکو رب علا ہی جانے

جہان ہستی کے راستون مین بھٹک سکے وہ یہ غیر ممکن
نصیریون کے خدا کو اپنا جو ہادی و حق نما ہی جانے

علی سرہانے ہین جانکنی مین حیات جاوید مل رہی ہے
مزے کو اس لطف آخری کے مری امید قضا ہی جانے

بجز ولائے علی اعلی نہ کوئی نیکی نہ کوئی طاعت
ہمارا کیا حشر ہوگا محشر اسے تو رب علا ہی جانے

قصیدہ

حسب فرمائش جناب مولانا حکیم سید ساجد حسین صاحب بن جناب مولانا سید ذاکر حسین صاحب قبلہ برادر
حضرت شمس العلما مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر دام بقارہ

بیٹھنے کا تم نے آسرا وقت جفا دیا تو کیا
مرنے کی جسکو ہو خوشی اوسکو جلا دیا تو کیا

گریۂ غم کی لذتین دلسے نہ جائینگی کبھی
برق جمال ناز نے مجکو ہنسا دیا تو کیا

ہو چکے کار نامے جو محو کرے گا کون انھین
قبر شہید ناز کو تم نے مٹا دیا تو کیا

داد ملے گی صبر کی خیر خدا بھلا کرے
صور نے پچھلی نیند مین مجکو اٹھا دیا تو کیا

کب وہ ہوئے ہین کامیاب جنسے پھرا رہا نصیب
راستہ کوئے دوست کا دل نے بتا دیا تو کیا

لطف و ستم کی ایک ہی اہل وفا مین شرح ہے
تمنے ہنسا دیا تو کیا تمنے رلا دیا تو کیا

بیخودئی شباب کا چارہ کار کچھ نہین
نالون نے خواب ناز سے انکو جگا دیا تو کیا

داغ وفا کی روشنی دھندلی نہوگی حشر تک
میرا چراغ زندگی غم نے بجھا دیا تو کیا

رہبری طریق عشق کام نہین ہر ایک کا
خضر نے مجھلا اگر کوئی پتا دیا تو کیا

جسکے مزاج ناز مین معنی عقل ہون عبث
قصۂ درد ہجر اگر اسکو سنا دیا تو کیا

ایسے طریق ظلم پر ناز بجا نہین حضور
روتے ہوئے کو اور کبھی ہنسکے رلا دیا تو کیا

صورت وقت ہوش بھی پھر کے نہ آنا تھے نہ آئے
زلفِ سیہ کا نخلخہ مجکو سنگھا دیا تو کیا

جان لبوں پہ آگئی قصۂ عشق مختصر
درد نے ایسے وقت مین اُٹھکے مزا دیا تو کیا

نقش جمالِ حُسن کے بننا تھے جو وہ بن چکے
سامنے سے اب آئینہ دلکا ہٹا دیا تو کیا

پیکرِ روح کا فراق دیکھ کے آگئی ہنسی
حدکمال شوق پر اب یہ صلا دیا تو کیا

جذبِ تصورات سے گھر مین جو کامیاب ہو
شوق نے بزم دوست مین اسکو بٹھا دیا تو کیا

کیف خیال وصل پر غم کا اثر ہو یہ محال
چرخ ستم شعار نے زور دکھا دیا تو کیا

سوز وفا کی شہر مین آیتِ عشق بنگئین
اہلِ غرض نے شمع کو ملکے جلا دیا تو کیا

راہرونکی ٹھوکرین کھانی بدی ہین کھائینگے
ضعف نے کوئے یار مین لاکے بٹھا دیا تو کیا

شکوۂ غم کی ابتدا غصّے کی اُن کے انتہا
قصۂ عشق یون اگر ہمنے سُنا دیا تو کیا

ذرّے ہوا مین بنگئے آئینۂ حیاتِ عشق
خاک مین آسمان نے خیر ہمکو ملا دیا تو کیا

ابر سیہ نقاب مہر بنکے نہ کچھ بنا سکا
جلوۂ رُخ کو زلف نے کھلکے چھپا دیا تو کیا

شاہدِ منقبت کی بھی محشر اُٹھے نقابِ حُسن
رنگِ غزل سے بزم مین رنگ جما دیا تو کیا

منقبت ولیِ حق اور بشر کی عقل و فہم
دور فروغ مہر کو ذرہ دکھا دیا تو کیا

ساقی کوثر اور ثنا نوک زبانِ کلک سے
قلزم بے کنار مین قطرہ ملا دیا تو کیا

حبِّ علی اگر نہو حسن عمل ہے بے سواد
خضر طریق نفس کو اپنے بنا دیا تو کیا

آئین کلیم میرے ساتھ نورِ خدا نجف مین ہے
جذبۂ شوق طور تک جاکے دکھا دیا تو کیا

مطلع منقبت پڑھو محشر اگر ہو مدح خوان
شعر و نے تمنے بزم مین رنگ جما دیا تو کیا

خضر نے کوئے معرفت بڑھ کے دکھا دیا تو کیا
حبِ علی نہو جو ساتھ لاکھ بتا دیا تو کیا

عشق علی اگر نہین بتکدے کا جواب ہے
روکش کعبہ نفس نے دل کو بنا دیا تو کیا

دستِ خدا کے سامنے بس نہ کسی کا چل سکا
خیبریون نے کفر کا زور دکھا دیا تو کیا

وجہ نزول انما خاص علی کی ذات ہے
فرط ہوس مین اورون نے گھر بھی لٹا دیا تو کیا

نقش ولائے حیدری دل سے مٹا نہ حشر تک
گردش دور چرخ نے ہم کو مٹا دیا تو کیا

نفس نبی کی قدرتین وجہ حیات دین ہوئین
فرض کرو مسیح نے مردہ جلا دیا تو کیا

مدح علی مین آیتین بول رہی ہین آجتک
فہم بشر نے کچھ اگر کہہ کے سُنا دیا تو کیا

ضربت بے پناہ سے بس نہ کسیکا چل سکا
مرحب و عمر نے اگر زور دکھا دیا تو کیا

روسکے رُکی نہ ذوالفقار جانا تھا جسطرف گئی
روح امین نے دوڑکر پر کو بچھا دیا تو کیا

جذب عبادت خدا وجہ فروغ پھر ہوا
دامن شب نے مہر کو بڑھ کے چھپا دیا تو کیا

مدح جناب رسول زوج بتول علیہ السلام

فرد گناہ جلگئی حب ابوتراب سے
دامن تر سکھا لیا آتش آفتاب سے

فرش حبیب وقت شب دلگی منگین کامیاب
ایسے مزے کی نیند کو پوچھے کوئی شباب سے

ذکر علی وہ ذکر ہے ذکر خدا کہین جسے
آئے درود کی صدا محفل شیخ و شاب سے

فہم ملائکہ کو بھی عجز تھا جنمین فطرتًا
راز کھلے وہ سیکڑون علم خدا کے باب سے

قبر مین جلوہ علی کر گیا مست بیخودی
صبح ابد تک اپنی آنکھ اب کھلیگی خواب سے

کون علی کا مثل ہے مجمع انبیا مین آؤ
دیکھ سکو تو دیکھ لو دیدۂ انتخاب سے

بادۂ حب حیدری پیکے جوان ہوے ہین ہم
چہرے کا رنگ کھل گیا گرمی آفتاب سے

حسن کلام دیکھئے پھونکدی بے زبانین روح
باتین زمین نے رات بھر کین ہین ابوتراب سے

خیبر الٹ دیا اگر زور ید اللّٰہی بڑھا
قہر خدا نہ رک سکا کوشش سد باب سے

مدح علی مین سر اگر ساتھ زبان کے قطع ہو
منھ نہ پھرے گا حشر تک اپنا رہ ثواب سے

نام وصی مصطفٰے نقش ازل سے دلپہ ہی
خاک بھی ہم کو ڈر نہین حشر مین اضطراب سے

داغ دل و جگر نہین لہرین ہین یہ نجات کی
پوچھے نہ کوئی کیا ملا عشق ابوتراب سے

ہم ہین وہ رند کوثری نشہ ہی جسکا ازلی
میکدۂ الست مین سابقہ تھا شراب سے

دوش نبی پہ چڑھکے جب کعبے کے بت گرادئے
طبقے زمین کے ہلگئے قدرت انقلاب سے

محشر اٹھو نجف چلو چلکے وہین کی خاک ہو
ذرے کو بھی مناسبت ہوتی ہی آفتاب سے

مناقب مرتضوی

رہا نہ دعوائے نفیٔ رویت خدا کو دیکھا نبی کو دیکھا
نگاہِ باطن سے جب کسی نے جمالِ روئے علی کو دیکھا

بجز علی کے کہیں نہ پایا وہ جذب جس سے کہ دل کھنچا ہو
لگا کے آدم سے تا بہ عیسیٰ ہی نظر نے سبھی کو دیکھا

فغان آتش مزاج کھینچی جلایا فردِ گنہ کو ہم نے
جہان سے خلدِ بریں مین پہنچے مآلِ حبِّ علی کو دیکھا

ریاضِ جنت کو صدقے کیجے بلا کے رضوان بلانے دیجے
عجیب عشرتکدہ نجف ہے نہ ہمنے غمگین کسی کو دیکھا

غدیر خم مین نگاہین اپنی نہ پائین معراج کس طرح سے
قرارِ منبر پہ دوپہر مین علی کو دیکھا نبی کو دیکھا

اجل پہ سو جان سے تصدق کہ جسنے ارمان نکالے دیکھے
کھلین جو کنجِ لحد مین آنکھین تو پاس اپنے علی کو دیکھا

کیا جو مولا نے اک اشارہ پھر آیا مغرب سے مہرِ تابان
خدا کی جانب دعا مین ہمنے یہ زورِ جذبِ علی کو دیکھا

ہوے یہ آپے سے اپنے باہر رہا نہ کچھ پاس عقل و ایمان
خدا ہی جانے کہ کس نظر سے نصیریوں نے علی کو دیکھا

نصیریوں نے خدا کہا ہے خدا کے بندے امام سمجھے
بشر ہو تصویرِ شانِ قدرت یہ ہمنے لانجی کو دیکھا

ریاضِ جنت کی جلوہ تابی نظر مین اپنی سما کیونکر
ہوئین جو بند آنکھین جانکنی مین بہارِ روئے علی کو دیکھا

بغیر مانگے مراد آئی شہِ دو عالم ہوا ہے نائب
ہوئی جو تبلیغ حکم بلغ تو کیا ہی خوش خوش نبی کو دیکھا

تبوکی بنیادِ کبریائی برنگ حرفِ غلط مٹائی
حرم مین دوشِ نبی پہ ہمنے عروج پائے علی کو دیکھا

یہ حبِّ حیدر کا ہے نتیجہ حیات اربابِ خلد پائی
فنائے تاثیرِ غم کو دیکھا ثباتِ عہدِ خوشی کو دیکھا

نگاہِ منکر نکیر مجھ سے لحد مین چھپیے نہ کس طرح سے
کہ مین نے جی بھر کے تخلیئے مین جمالِ روئے علی کو دیکھا

نثار زورِ یداللّٰہی کے ذرا سا تسمہ لگا نہ رکھا
برش کو تیغ دو دم کی دیکھا جلال مرحب کشی کو دیکھا

یہ مختصر شرح لفظ کن ہے جو کوئی پوچھے تو کہہ دے محشر
ازل مین ہمنے علی کو دیکھا ابد مین ہمنے علی کو دیکھا

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

ذوالفقار آبدار

۲۴ رجب سنہ ۱۳۲۶ ہجری

لاعطین الرایة غداً رجلاً کراراً غیر فرار یحب اللہ و رسولہ

و یحبہ اللہ و رسولہ

رہا بیدار کسکی گرمیِ محفل سے یہ شب بھر
لیے چشم رمد آلود نکلا خسروِ خاور

سوادِ شب فراری ہو گیا مثلِ بزِ کوہی
نجوم نحس کا جسوقت لپسپا ہو چکا لشکر
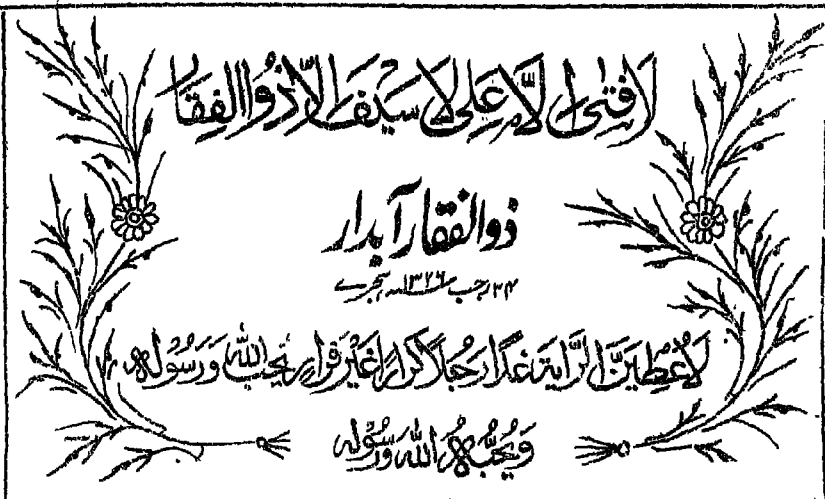
تہور کر رہا ہے رن پڑے گا قہرِ آفت کا
وہ آیا عسکرِ نورِ سحر تیغ و علم لیکر

ہوئین سرگرم ہنگامہ شعاعین مہرتابانکی
رگِ ہستیِ شبنم پر ہزارون پڑ گئے گرا نشتر

گئی میت بنات النعش کی قطبِ شمالی مین
دبیرِ آسمان کشتون کا اپنے لکھ چکا دفتر

نمودِ صبح مین عالم شفق کا ہے معاذ اللہ
تلاطم خیز ہے دریا لہو کا سطحِ گردون پر

قبائل ہو گئے برباد سیارہ و ثوابت کے
زمانے بھر پہ قابض ہو گئی صبح بلند اختر

اوٹھی رخ سے نقابِ شاہدِ صبح جہان آرا
برنگِ زلفِ مشکین لیلیِ شب کا بندھا بستر

شبستانِ جہان یون خوابگاہِ ناز سے اُٹھے
پریشان زلف ماتھے پر شکن بگڑے ہوئے تیور

ادائے حسن مین غل ہے کہ مشاطہ کو بلوا دو
گرائی جائیگی برقِ نگہ آئینے کے دل پر

گیا آرام کرنے شحنۂ ماہِ جہان پیما
سرِ میخانۂ عالم چلا خورشید کا ساغر

کیا بیتاب جذبِ شوق نے نظارہ بازونکو
نظر آنے لگی دنیا میانِ کوچۂ دلبر

سفیدی کے اثر ظاہر ہوئے تنگیِ زندان مین
پڑھا والفجر کے سورے کو ماہِ مصر نے اُٹھکر

یہی مفہوم گلدستے پہ آوازِ مؤذن کا
مبارک ہو ہوا سرسبز باغِ طاعتِ داور

برہمن نے جبین پر اپنے کھینچا قشقۂ صندل
خط ابیض کو جب دیکھا بدورِ گنبدِ اخضر

اوٹھے بزم طرب سے خواب گ سائش کے متوالے
حیاتِ انتظار آمد جانان ہوئی آخر
ہوئی خواب و خیال آخر بہارِ گلشن شبو
کسیکو اضطراب اسکا کہ گھر چلیئے دھندلکے مین
کہین بیزار بیٹھا ہے کوئی بانگ مؤذن سے
اُٹھے وہ خانمان برباد قسمت پھوڑنے والے
صدا دینے لگا ناقوس یون دیر برہمن مین
گدازِ دل سے فرصت پائی شمع قبر مجنون نے
تجلّی وجہ غمازی ہوئی گور غریبان مین
ہر اک پھول اسکا اب نقشِ طلسمِ نامرادی ہے
خبر لیتا رہا شب بھر کوئی یون اپنی ہستی کی
کسی نے صبح کردی ضبط کے کار نمایان مین
کسی نے صبح کردی سجدۂ ماہ و کواکب مین
کسیکو صبح تک سوجھا نہ درمان سیہ مستی
کسی نے رات کاٹی جاگ کر پہلوئے دلبر مین
رہا شب بھر کوئی مسبمل مناجات الٰہی مین
کسی نے صبح کردی حد اطمینانِ خاطر مین
سپیدہ صبح صادق کا کسیکو داغ ناکامی
کسی کا نام فردِ شب مین مغروروں کے پہلے تھا
ضیائے صبح کا بیٹھا عمل جو وقت میدان مین
جماہی لی اُدھر مرحب نے اُٹھ کر اپنی بالین سے
اودھر تیغ دودم حارث نے اپنی ڈاب مین رکھی
بشوقِ جنگ اودھر کھولا لہو آتش پرستون کا

اوتارے زیور گل بہرِ نذر بالش و بستر
کہ وہ تیور اگیئن آنکھین کھلی تھین جو کہ شلِ در
گل خورشید جب پھولا میان باغ نیلو فر
کہ باندھے جاتے ہین بند نقاب عارضِ انور
کہین ابتک ہے کوئی آشنائے بالش و بستر
کہ جنکا بالش سر شام سے تھا زانوے دلبر
کہ اوٹھو خواب سے اے بندگان صنعتِ آذر
نشانِ بے نشانی ہو گیا ہر عنصر پیکر
نظر آنے لگے برباد قبرون کے نشان اکثر
چڑھائی تھی کسینے شام کو منت کی جو چادر
پہاڑ ایسی گذاری رات دلبر ہاتھ رکھ رکھ کر
کسی نے رات کی گھڑیان گنین ایک ایک آنسو پر
کسی نے رات کاٹی سورۂ والنجم پڑھ پڑھ کر
کسیکے ہاتھ سے چھوٹا نہ شب بھر شیشہ و ساغر
کسینے صبح کردی بیٹھ کر اپنے مصلّے پر
کسی نے صبح کردی سنتے سنتے قصّۂ دلبر
بشوق منصب بیجا کوئی جاگا کیا شب بھر
کسیکے طالع اقبال پر صدقے شہ خاور
بیاضِ صبح مین تھا درج کوئی فاتح خیبر
لڑائی پر کمر باندھے ہوئے اوٹھا ہر اک افسر
کمانین اسطرف کڑکین برنگِ شورشِ محشر
اِدھر غصے کی صیقل ہو گئی بسکی نگاہون پر
اِدھر اسلامیون کے قہر و آفت ہو گئے تیور

ادھر دل کی گرہ وا ہو گئی زورِ شجاعت مین
پرے جمنے لگے لشکر کے وان کہنہ طریقے سے
بڑے بوڑھے جری بستر سے جیسے جاگتے اُٹھے
اوسکے ساتھ آئے خدمتِ محبوبِ خالق مین
پیامِ جنگ لایا اسطرف سے پیک گراہی
لئے جاتی تھی میدان کی طرف شہرِ علم راہی
لئے اپنا سا منھ آخر کو یہ جنگاہ سے پلٹے
سیاہی شامِ ناکامی کی پھیلی سارے عالم مین
جہانمین جلوہ تابی جب ہوئی صبحِ ندامت کی
نگاہِ خشم اور طرزِ روش سے صاف ظاہر تھا
اودھر سے فوجِ دشمن نے کیا جی توڑ کر حملہ
یہودانِ عرب مین آئی شامِ عیدِ فیروزی
بھگا کر بعض مدہوشانِ جامِ نامرادی کو
پھرائی رات نکلا ناہِ تابان قصدِ شبخون مین
اڑایا نیند کو اس فکر نے چشمِ مجاہد سے
نشانِ دینِ حق اللہ جانے کسکو ملتا ہے
نہ جانے تیغِ عالم کا کس سے نام روشن ہو
[illegible] واحد کے دیکھنے والے
[illegible] دو قرصِ ماہ و نیّرِ اعظم
نہیں معلوم صحرائے عرب کی خشک ریتی کو
انھیں کج [illegible] اسطرف شب کٹتی جاتی تھی
بحکمِ ایزدی دونگا علم کل اوس مجاہد کو
خداوندِ دو عالم عاشقِ اوسکی ذاتِ والا کا

ہوا مسدود اُس جانب کو بابِ قلعۂ خیبر
بہانے سے بے ارادہ مثلِ دل بڑھنے لگے صفدر
چلے مضبوط دل کرکے پیئے سالاری لشکر
پیمبر نے علم دے ہی دیا پہچان کر تدبیر
چلے یہان سے وہی صاحب لڑائی پر کمر کسکر
مگر دل کہتا جاتا تھا کہ بھاگو بن چکے افسر
کہا قسمت نے کیا کہنا ترا اے میرے شیر نر
نہ سویا افسرِ فوجِ نجوم اس رنج سے شب بھر
گئے اک منچلے کس ولولے سے پھر علم لیکر
کہ گویا جاتے ہی یہ چھین لینگے قلعۂ خیبر
پیئے حفظِ علم یہ واپس آئے سوئے پیغمبر
سیہ مستانِ جامِ کبر مین چلنے لگے ساغر
ہر اک کہتا تھا نشے مین انا المرحب انا العنتر
پیئے آرام مغرب مین لگایا مہر نے بستر
کہ دیکھیں صبحدم کس کو ملے سالاری لشکر
نہ جانے زیبِ سر کسکے ہو اکلیلِ ظفر پیکر
نہ جانے دفترِ فتحِ مبین کس سے ہو نام آور
خدا جانے کہیں احسنت کسکے زورِ بازو پر
کرین اسپند کسکے جوہرِ شمشیر پر اگر
بہا دے قلزمِ خون کس کی شمشیرِ ظفر پیکر
ہوا مانندِ وحی اس سمت یون ارشادِ پیغمبر
جو ہے حکمِ خدا سے غیر فرار اشجع و صفدر
تصدق جان و دل سے وہ براہِ خالقِ اکبر

میانِ دفترِ کن نامِ نامی جسکا فاتح ہے ‏— اُسیکے زورِ بازو سے کشادِ قلعۂ خیبر

یہ سنکر اوڑ گیا وان رنگ رخ امیدواروں کا — دکھایا شاہدِ صبحِ طرب نے عارضِ انور

فرازِ چرخ سے رخصت طلب کی ماہ و انجم نے — قدم یان صاحبِ معراج کے آئے مصلّے پر

وہ سناٹا سحر کا اور نمازِ صبح کی نیّت — رجوعِ قلب وہ جس سے کہ واقف خالقِ اکبر

ہوئین جب ختم دونوں رکعتین فخرِ دوعالم کی — اوٹھایا دونوں ہاتھوں کو دعا کے واسطے ذکر

کھلے بابِ اجابت شورِ آمین تھا ملائک مین — دعاے فتحِ خیبر پہونچی پیشِ ایزدِ داور

فراغت سجدۂ شکرِ خدا سے جب ہوئی حاصل — نشانِ نور مثلِ مہر نکلا خیمہ سے باہر

چراغِ اسلام کا بجھنے کی ضو سے ہوگیا روشن — ہوا پرچم کی مثلِ مرگ آئی شمعِ بدعت پر

لبِ بام آفتابِ زندگانی جب نظر آیا — اُٹھا مایوس کچھ خوابِ پریشان سے شہِ خیبر

بارشادِ پیمبر یان طلب شیرِ الٰہی کی — وہان اعدا پہ سرخ آنکھیں کیے نکلا شہِ خاور

خبر دی پیکِ فرخ فال نے آکر پیمبر کو — علی کی دونوں آنکھیں دکھتی ہین ای خاصۂ داور

نظر کو تاقدم ایذا سے آنا سخت مشکل ہے — قدم وہ جو کہ بیت اللہ مین تھے دوشِ حضرت پر

غرض سلمانؓ گئے اور اس طرح سے لائے حیدرؑ کو — کہ لائین جس طرح جبریل وحیِ خالقِ اکبر

نبی نے دیکھتے ہی حال پرسیِ برادر کی — لعاب اپنے دہن کا پھر لگایا پاس بٹھلا کر

ہوئی جب آبیاری گلشنِ اعجاز عیسےٰ کی — اُٹھا اصل علے کا غل میانِ موجۂ کوثر

کھلین تارا سی آنکھیں نیرِ برجِ امامت کی — کئی دن بعد دیکھا آفتابِ روے پیغمبرؐ

جبینِ عجز کو حدِ ادب پر رکھ کے یون بولے — کہ کیا ارشاد ہوتا ہے مجھے اے خاصۂ داور

حبیبِ کبریا نے جوش مین آکر یہ فرمایا — براے فتحِ خیبر یا علیؑ جاؤ علم لیکر

یہ سننا تھا کہ مارا جوش ادھر خونِ شجاعت نے — اُدھر اقبال یون بولا مبارک تمکو یا حیدر

تہوّر صورتِ سرمہ سمایا آکے آنکھون مین — وفورِ رعب نے غازہ کشی کی روے انور پر

صدا سے دورباش آنے لگی شانِ متانت سے — نقیبِ ہیبت و اجلال نے تسلیم کی بڑھ کر

بلایا پھر محبت سے قریب اپنے پیمبر نے — کہ کردین زیورِ جنگی سے زیبِ پیکرِ اطہر

بٹھایا جب حبیبِ کبریا نے اپنا پیراہن — بلا گردان ہوے ادریس باغِ خلد سے آکر

دماغِ فتح سے آواز بسم اللہ کی آئی
بہنکر جب زرہ انگڑائی لی جوشِ شجاعت مین
جگہ پاکر محل سے نیزۂ خطی کو بہی رکھا
جہان خیبر پہ دکھلاتا وہ تصویر ید اللّٰہی
نبی سے چلتے چلتے جنگ کی مدت کبھی طے کر لون
مگر فرطِ شجاعت دیکھیے ہرگز نہ منہ موڑا
سُنی جب مصطفےٰ نے گفتگو یہ اپنے ناصر کی
بقلبِ مطمئن رخصت کیا آخر پیمبر نے
چلا دلدل غبار اُٹھا ہوا میدان کی تنگی
وہان ارض سے آوازہ یا بوتراب آیا
کِس آسانی سے ظاہر کر دیا زورِ ید اللّٰہی
فراغت دیدہ بازون کو ہوئی اپنے فرائض سے
ورق گردانیِ شرحِ ضلالت کرکے یون بولا
وہ ساعت سر پہ آئی اِک تنِ تنہا کے ہاتھون سے
کشایش امرِ ناممکن کی جسکے دستِ قدرت مین
ذرا پوچھو تو دیکھو نام ہی مین کیسی ہیبت ہے
غرض پوچھا گیا جب نامِ نامی اُس غضنفر کا
فدائے نامِ حضرت جانین عالم بھر کے شیعون کی
وہان ساغرِ ہستی سے آوازِ شکست آئی
ہر اک جنگ آزما قیدِ طلسمِ بیم و دہشت تھا
تمام اعدا بتانِ کعبہ کے مانند بے حس تھے
نگاہِ مطمئن کو جستجو سے حارث و مرحب
ہوا لشکر مین جب ہنگامہ برپا نا اُمیدی کا

رسول اللہ نے عمامہ رکھا جب فرقِ اقدس پر
صدا ہر بند سے آئی کہ ادرکنی علی حیدر
سرِ پشتِ فرس چشم زدن مین آگیا صفدر
علم اِک ہاتھ مین اِک ہاتھ مین تیغِ ظفر پیکر
خیال آیا یہ دل مین بیٹھتے ہی پشتِ دلدل پر
بہنگامِ تکلم تھین نگاہین جانبِ خیبر
کہا جبتک نہو فتح تمہین اے خاصۂ داور
دعائے حفظِ دم کی بازوے شاہِ ولایت پر
طبیعت ہوگئی برہم قیامت ہوگئے تیور
قریبِ قلعہ پہونچا راہوارِ خواجۂ قنبر
در آیا ایک وجب یون نیزہ گاڑا سنگِ خارا پر
گیا اِک کاہن دیرینہ سوے حاکمِ خیبر
کہ ہشیار و خبردار اے یہودانِ زبون اختر
رہیگا بابِ خیبر اور نہ باقی مرحب خودسر
کمر مضبوط باندھے جنگ پر آیا ہے وہ صفدر
نہوتا ہو اگر تم سبکو میرے قول کا باور
کہا مین ہون علی ہشیار ہو سُنلے ارے اکفر
یہ سُننا تھا کہ خیبر مین ہوا اک عالمِ دیگر
چلی بو سے پندارِ کفر آخر ہوا ہوکر
معطل سارے اعضا مردنی چھائی تھی چہرے پر
کچھ ایسی شان سے آیا سوارِ دوشِ پیغمبر
تعلق دستِ حق کو سوے بابِ قلعۂ خیبر
بر آمد کوکبِ منحوس نکلا حارثِ خودسر

مقابل مین علی کے آتے ہی رہوار کو روکا
اُدھر سے پوری پوری جانفشانی فتحیابی کی
کیا مجبور آخر جبکہ شوقِ جنگ مرحب نے
خبر مرحب کو جوشِ خون نے دی قتل برادر کی
کیا اس واقعے نے یون اسیرِ دامِ حیرانی
رگون مین لہرین مارین چشمۂ خون جہالت نے
تن اسکا رعبِ دشمن کیلیے کچھ کم نہ تھا لیکن
فرس کی پشت پر تعجیل مین شکلِ بلا آیا
ہوا پرسانِ نامِ اُنکی کی صورت کھاکے بل ظالم
بزرگانِ عرب سے جنگ خندق سُن چکا ہوگا
یداللّٰہی مری لات وہبل پر خوب دشمن ہے
دکھا دونگا حقیقت آج تجھکو زور بازو کی
خدا چاہے تو کوئی دم مین اب وہ وقت آتا ہے
خلافِ اشتیاقِ جنگ ہے طول رجز خوانی
کھنچین طرفین سے تلوارین ہنگامہ ہوا برپا
جھپکتی ہی نہ تھین تصویرِ سنگی کی طرح آنکھین
چھاچھاق حسام برق وش کا شور ایسا تھا
اُدھر مرحب کو غرہ اپنے فنِ پہلوانی کا
غرور اسکو کہ مین پشت و پناہِ شاہِ خیبر ہون
تکبر اوسکو مین افسر ہون افواجِ مجوسان کا
تن و توش اسکا کہتا ہے کہ اس لاغر سے لڑنا کیا
وہان جرأت یہ کہتی ہے کہ ہان اب دیر ہی کیا ہے
وہان جی ہارنے پر ہمت افزا شیخ نجدی ہے

لڑین آنکھین کھنچین تیغین پڑے بل چشم و ابرو پر
ادھر تھا محوِ بازی صید لاغر سے یہ شیر نر
دکھایا زور دست و برشِ تیغ ظفر پیکر
ہوا تن سے سرِ حارث جدا مثلِ خیارِ تر
خود اپنے قلب کی صورت سراپا بنگیا پتھر
حیاے انتقام آخر سوے میدان ہوئی رہبر
ہوا کچھ اور بھی تیار ظالم اسلحہ سجکر
فرس مثلِ ہوا آیا سوے دامادِ پیغمبر
کیا نعرہ لسان اللہ نے ہشیار انا الحیدر
وہی مین ضاربِ صفین ہون اور قاتل عنتر
بجھایا مین نے کعبے مین چراغ صنعت آزر
میانِ مہد پارہ کر چکا ہون کلۂ اژدر
یہ میری اونگلیان ہین اور باب قلعۂ خیبر
کمر خالی ہوے تلوار اسکے مرحب کا مین جوہر
فلک سے جنگ کی کرنے لگا باتین غبار اُٹھ کر
تماشا دیکھتے تھے دور سے افواج کے افسر
کہ حیرت سے تھے شکل آئینہ جزو مسلم و کافر
یداللہ کو بھروسہ اسطرف زور امامت پر
یہان نازش کہ مین ہون حامی و بازوے پیغمبر
یہان نازش مین شہزادہ عرب کا دین کا رہبر
یہان نظرین یہ کہتی ہین کہ ہے انبارِ خاکستر
کہین بھاگے نہ کافر کہتی ہے یہ ضربتِ حیدر
کمک پر اسطرف آیا سپاہ عرب رحمت داور

عدم میں نعرۂ مرحب سے لرزاں صبح ستم تھی
ہوا سے ہیبت مولا ادھر بڑھتی ہی جاتی تھی
اُدھر تھی تیغ مرحب میں وہاں آفت کی بیتابی
بڑھی حد سے زیادہ جبکہ چالاکی مرحب
کہا جبریل نے افراطِ شادی سے کہ وہ مارا
ملا کر خاک دشمن میں جو تیغ حیدری نکھری
اُٹھا شور مبارکباد انصار و ہمیشہ میں
شراب فتح کے نشے سے جو ہے مست و بیخود ہے
نہ خوف محتسب ہے مین نہ دھڑکا شیخ و واعظ کا
کشادِ بابِ خیبر کی خوشی میں لا مرے ساقی
ارے کشتی مے ہی کر بابِ آہنی ساقی
ذرا آسانی کارِ محال اب دیکھنا تو بھی
سنبھالے رہنا وقتِ لغزشِ مستانہ ہم کو بھی
نہ تھامے بزم رنداں جام عیش کو باہر نکالیں گے
دکھائے معجزہ دستِ کرم کا دوست دشمن کو
متاعِ میکدہ مالِ غنیمت ہے بہر رنداں ہے
خمارِ نشہ سے آنکھوں میں ڈورے بادہ نوشوں کے
کہاں تک حرب آخر بادۂ دنیا کے مستوں سے
ابھی ہر چند دو اک مرحلے ہیں اور بھی باقی
خوشی لازم ہے مستان مے الفقر فخری کی
نہ کر تعجیل دنبالہ دوی میں ساقیا ہیں ہم بھی
نگہ میں طاقتِ نظارہ ہو تاثیر صہبا سے
[illegible]

اِدھر پر زور حیدری سے ہل رہا تھا قلعۂ خیبر
اُدھر سر سے صفیہ کے گری ہی جاتی تھی چادر
لگے تھے کان اِدھر آوازۂ اللہ اکبر پر
بس آخر کر گئی کارِ نمایاں ضربتِ حیدرؓ
پکاری نصرتِ دین لبرابر اے بازوئے پیغمبر
بلائیں لین پروں سے حضرت جبریل نے بڑھکر
زمین پر پاؤں رکھتا ہی نہیں اسلام کا لشکر
زبان پر فرطِ مدہوشی میں نامِ ساقیِ کوثر
نظر کے ساتھ ہی چلتا ہے دورِ شیشہ و ساغر
خبر لینا کہ محشر جوشِ خمیازہ سے ہے مضطر
لگا دے پار بیڑا بادہ نوشوں کا بس اب اُٹھکر
وہ خندق پار مثل شیر پہونچا دلدلِ حیدر
یہ مانا پاؤں ہیں تیرے ہوا سے فتح و نصرت پر
بنا ہے خمکدہ قسمت سے اپنی قلعۂ خیبر
باندازِ مساوی آج ٹھہرے قسمتِ ساغر
یہ دن تقدیر کی خوبی سے پایا جانِ بد بگیر
رگِ ابر بہاری کیلئے ہیں صورتِ نشتر
غبارِ رُخ کو کرلے پاک لیکر دامنِ محشر
غنیمت جان لیکن بزمِ رندانِ صفا پرور
حصیرِ میکدہ پر بیٹھ جا تو بھی ذرا دم بھر
کہ چلتے چلتے اور اک بار دورِ شیشہ و ساغر
کہ ہمکو دیکھنا ہے قوتِ بازوئے پیغمبر
[illegible] وہ اولٹا درِ خیبر

ہوئی ہل چل قیامت خیز انبوہ یہودان میں
ہر اک کہتا تھا باز آئے ہم اس آتش پرستی سے
عبور خندق اطمینان خاطر سے تھا لشکر کو
روانی جنبکی ٹھوکر سے ہوئی تخت سلیمان کو
مجاہد فی سبیل اللہ خندق پار اوتر آئے
ہوئی وہ جنگ مغلوبہ کہ دریا بہ گئے خون کے
دل کفار سے منہ تک صدائے الامان آئی
شجاعان عرب نے ہاتھ روکے حکم حیدر سے
برسم تہنیت گوئی ملائک میں یہ کہتے تھے
بوقت واپسی اُس خسرو ملک علے الیت نے
پلٹ کر قادر اعجاز رد الشمس جاتا ہے
جلو میں بستہ زنجیر ہیں کفار خیبر کے
نگاہوں کو تجسس جلوۂ محبوب خالق کا
صفیہ بھی چلی آتی ہے یہان تجلۂ غم میں
نگاہ غم سے کوسوں دور اب شان ملاد کا نہ
غرور شوکت شاہانہ سے تسلیم رخصت کی
قدم اوٹھنے نہ دیتا تھا ملال خانہ بربادی
پڑی انکھیں بیڑیان خوف رجا کی پائے نازک میں
کھلی ہیں کاکل شکن غم مرگ برادر میں
حیا کہتی ہے پیوند زمین ہو جا تو بہتر ہے
یہان یہ حال چشم غم سے آنسو رک نہیں سکتا
رسول اللہ کی خدمت میں اسیران یہود آئے
کھلا تھا نہ فتح و ظفر رتبون کی بن آئی

لحد سے چونک اُٹھے مرشد ہوئی یہ شورش محشر
جلائے دیتی ہے تلوار کی آنچ انبوہ سرتاسر
بنا تھا تختۂ پل دست ید اللہ میں در خیبر
وہ دونوں پاؤں سے تھے قائم ہوا سلطان فتح خیبر
دیئے قدموں پہ اوسکے ساحل مقصود نے پیکر
نصب تھا جزر و مد آب شمشیر ظفر پیکر
بجا اسلام کا ڈنکا میان قلعۂ خیبر
پئے مال غنیمت شیر حیدر جا پڑا لشکر
مبارکباد قتل مرحب و فتح در خیبر
برابر باب خیبر کر دیا تقسیم لشکر پر
نکلکر مغرب خیبر سے شکل خسرو خاور
فرس پر ہاتھ میں ہے خوں چکان تیغ ظفر پیکر
صبا ہر سینہ شوق دید میں بسمل دل مضطر
فروغ شمع ہے پروانے جیسے انجمن میں ہو منور
غبار یاس کی اللہ رے کثرت زلف شبگیر
ہوا انبوہ حرمان اسیری ساتھ میں آکر
برنگ ماہی بے آب بسمل تھا دل مضطر
کٹھر کر دم بھی لینے ہی نہ دیتا تھا کہیں قیصر
نیا اک رنگ لائی ہے غبار دشت سے چادر
لئے جاتا ہے لیکن جذب باطن سوئے پیغمبر
خبر دیتی ہے تقدیر رسا کچھ اور ہی منظر
وہ فرط شادمانی اور وہ اسلام کا لشکر
وہ خیبر سے اوٹھا ابر نساء سے ساقی کوثر

اُڑا وہ پنبۂ مینا اوٹھا وہ شورِ قلقل کا
جوازِ مے کا وہ دینے لگے فتوے لبِ ساغر

سُنا رندانِ بزمِ ناصری کو مطلعِ تازہ
بمدحِ بادۂ گلگون اگر ہے تر زبانِ محشر

وہ بزمِ ناصری جسمین شرابِ علم کا دورہ
رہے اُسوقت تک جبتک ہو دورِ خسروِ خاور

بھروسہ کر سکین کیا خاک استحکامِ توبہ پر
نہ چھوٹا ٹوٹنے سے جبکہ بابِ قلعۂ خیبر

زبان سے کہہ گئے بسم اللہ ساغر مجکو دے ساقی
چڑھا جاؤن مین دلمین لیکے نامِ ساقیِ کوثر

پئے تکمیلِ نشہ دوسرا ساغر نہ مانون گا
تصور مین غدیرِ خم کا ہے پیشِ نگہ منظر

حواس اُڑنے لگے ریحانِ جامِ عنبرین بُو سے
بڑھایا ہاتھ اُدھر ساقی نے یان دل بڑھ گیا محشر

لبون تک جب جام آیا حلق کے نیچے شراب اُتری
چلا مین ہان ذرا لینا تو بڑھ کر مالکِ اشتر

شرابِ مشکبو کا نشہ ہے تنہا نہ سنبھلون گا
لگے رہنا قریبِ بازوے چپ تم بھی اے قنبر

مجھے دونا ہے نشہ دونون جامِ شادمانی کا
کہ فتحِ بابِ خیبر اور نویدِ آمدِ جعفرؓ

شرابِ مشکبو لیکر حبش سے آیا وہ ساقی
کہ جسکا دور چلتا ہے بیانِ بزمِ پیغمبر

دفورِ نشہ مین غش کھا کے گرتا ہو اگر کوئی
نظر آتی ہے بیہوشی مین شکلِ ساقیِ کوثر

دیا تھا پہلے ساغر اب مری تسلیم لے ساقی
کہانتک طولِ نشہ آیا وقتِ رخصتِ محشر

خدا حافظ رہا زندہ اگر تا سالِ آئندہ
سنائے گا بعنوانِ دگر پھر غزوۂ حیدر

قطعہ

کچھ نہ کام آئے گی او غافل خدا کی دوستی
دلمین پنہان ہو نہ جبتک مرتضیٰ کی دوستی

ضیغمِ خونخوار کے پنجے سے دلوائی نجات
روحِ سلمان بنگئی شیرِ خدا کی دوستی

نعرہ زن یون غیب سے آئی زمین تاکف والقفا
دوستی ہو اور شاہِ لافتا کی دوستی

آیا تھا لینے انگوٹھی پا گیا فردوس بھی
مطلبِ سائل تھی شاہِ انما کی دوستی

ہمسے کوسون دور ہو کیونکر نہ کورانہ روی
بنگئی رہبر علی سے حق نما کی دوستی

روح نے خضر بتایا ہے کہ یہ صبحِ ازل
خضرِ جنت ہے علی سے رہنما کی دوستی

استغاثہ بہنگام نزع بخدمت مولانا علی علیہ السلام

پسینا موت کا آیا ہے بالائے جبین آؤ
ہمارا وقت آخر ہے امیر المومنین آؤ

تمھارے عشق مین ہونٹون پہ کھنچ کے جان زار آئی
خدا کے واسطے آؤ پئے تلقین دین آؤ

عروس قبر کی آغوش مین جاتے ڈرتا ہون
پئے امداد اے داماد ختم المرسلین آؤ

نکیرین آئے ہین تربت مین بے پوچھے نہ چھوڑینگے
بتاؤ کیا کہون استاد جبریل امین آؤ

لحد کی تیرگی مین حشر تک کیونکر بسر ہوگی
تم اپنے ساتھ لیکر شمع خورشید مبین آؤ

تمھارے ہاتھ ہے ایذا و راحت بوترابی کی
بچانے کو فشار قبر سے زیر زمین آؤ

پکارین کس کو ویرانے مین ہم گور غریبان کے
تمھین ہو آنے والے یا امیر المومنین آؤ

پکارین عالم برزخ مین کس کو شرم آتی ہے
تمھین سے ہم کو طلب ہے مدد کرنے تمھین آؤ

صراط و حشر کے بھی مرحلے مین ساتھ لین کسکو
بتانے راستہ اے رہبر راہ یقین آؤ

فراغت پا کے حشر و نشر سے آگے جو بڑھنا ہو
بلا لینا کہ محشر جانب خلد برین آؤ

قطعہ

یہین کیونکر نہ ہے ابھی کھول کے کوثر ہمارا ہے
کہ میخانہ ہمارا ہے شیشہ و ساغر ہمارا ہے

وہ ساقی جس کے شوق جستجو مین ایک مدت سے
غدیر خم کا جو ہے میکدہ وہ گھر ہمارا ہے

نکیرین اٹھ گئے تربت سے یہ کہکر بفراغت اٹھا
سنا جب وقت امام اولین رہبر ہمارا ہے

اکھاڑا جب در آہن سلمان یہ پکار اٹھے
علی کے ہمسر تھے مین اقلیم خیبر ہمارا ہے

معتقد اپنا اپنا اعین آخر رشک ہے کیسا
کسی کا نہ ہما کوئی علی رہبر ہمارا ہے

مرے مولا کی قدرت دیکھ لی اے دیکھنے والو
بڑے دیکھو ہے بتون سے کہ کعبہ گھر ہمارا ہے

خدائی اک طرف ہے ہم اک طرف ہین اتنا کہنے کو
نصیری کا خدا جو ہے وہی رہبر ہمارا ہے

فرشتے ہین علی ہین قنبر ہین اور صحبت خلوت
الٰہی یہ زمین پر عرش ہے یا گھر ہمارا ہے

لئے جاتے ہین معصومین مجھکو باغ جنت مین
خوشا قسمت یہ کہتے جاتے ہین محشر ہمارا ہے

در مناقب صدیقہ کبریٰ جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

تصویر عصمت

کوئی یہ چرخ مکوکب سے کہدے میرا سخن ۔۔۔ کہ عید آئی بدل ڈالے اب ردائے کہن
چھپالے بدر حجاب زوال مین منہ کو ۔۔۔ جہان فروز ہی اب کوئی اور شمع لگن
نہان ہو دامن عیسی مین نیّر اعظم ۔۔۔ زمانہ اور ہی جلوے سے ہو گیا روشن
دبیر چرخ ہوا سنبلہ مین گوشہ نشین ۔۔۔ کہ نجم علم و عمل کا ہے دہر مین مسکن
کسیکی جانب زہرہ نظر نہین اُٹھتی ۔۔۔ لٹا رہی ہے کمالات فن کا کیون خرمن
زحل بس اپنی نحوست کو اب اُٹھا رکھے ۔۔۔ ہمارا نقد تمنا سے بھر گیا دامن
عبث دکھاتا ہے مریخ صورت خونریز ۔۔۔ کہ کوے یار ہے اب اہل عشق کا مامن
سمائے نظر و نین کیا خاک مشتری کا جمال ۔۔۔ ہر ایک ذرہ ہے دنیا کا وادی ایمن
ظہور معجزۂ ردِ شمس ہے شاید ۔۔۔ یہ شرق و غرب مین کیا ہی نور جلوہ فگن
صفائے ارض و سما پر نگہ نہین تھمتی ۔۔۔ صفا وہ جس کہ موسیٰ کی قبر ہو روشن
صفا وہ جس سے کہ پرنور چادرِ کعبہ ۔۔۔ صفا وہ سرمہ کش دیدہائے قلب وطن
سیاہئ دلِ کفار ہو گئی کافور ۔۔۔ چمک اوٹھے ہین حسینون کے گیسوے پرفن
خیال و خواب ہوئی تیرگی شامِ فراق ۔۔۔ بنا ہے گنبد نور اہل دل کا بیت حزن
گھٹا ہی جاتا تھا جبین جمال یوسف کا ۔۔۔ ہوا وہ محبسِ حسن آج وادیِ ایمن
کلیم طور کو کرتے ہین دور ہی سے سلام ۔۔۔ کہ برق حسن سے روشن ہین کوچہ و برزن
چراغ گور غریبان بھی بجھ نہین سکتا ۔۔۔ ہوا ہے وجہ بقا باد صبح کا دامن
رہی نہ تیرگیِ بخت عاشقان باقی ۔۔۔ دیار دل مین ہے وہ آفتاب جلوہ فگن
مسافران عدم کو ملا وہ جادۂ نور ۔۔۔ جہان نہ گرگ کا سایہ نہ پرتوِ رہزن
نہ کرب شامِ غریبی سے جان کو کاہش ۔۔۔ نہ دل کو حیرت نظارۂ سوادِ وطن
سیاہئ شکم حوت غرق بحر ہوئی ۔۔۔ بصورتِ دلِ یونس ہے غمکدہ روشن

اُڑھی ہے نامۂ عشاق سے سیہ بختی
برنگ پرتوِ مہ ہین حروف کے دامن

جہان مین اب کوئی تصویر سایہ دار نہین
مُصلیون پہ ہے یہ لطف خالقِ ذوالمن

نشان سجدۂ زہاد مین سواد کہان
برنگ مہرۂ خاکِ شفا ہے ضو افگن

زمین وتحت ثری آسمان و خلدِ برین
جمالِ فاطمہ زہرا سے ہوگئے روشن

وہ فاطمہ کہ جو ام الائمۃ النجبا
وہ فاطمہ کہ جو بنت الرسول شاہِ زمن

جناب راضیہ صدیقہ مریم کبریٰ
بتول وطاہرہ و مادرِ حسین وحسن

حجاب اہل قیامت ہے جنکا حلّہ نور
نقابِ شاہدِ فطرت ہے شرم کا دامن

ملا وہ زوج خدائی مین جو کہ کفوِ کریم
ابو الائمہ علی خسروِ زمین و زمن

جنان سے خواہر موسیٰ و مریم و سارہ
نکل کے شوق سے آئین تہِ سپہرِ کہن

لے آیا جذبۂ دل آسیہ کو بھی آخر
مکان جناب خدیجہ کا ہو گیا روشن

گمان عرش فرشتون کو ہے مدینے پر
جمالِ فاطمہ یون ہوگیا ضیا افگن

کلیم پھر ارنی کہہ کے قبر سے اُٹھے
شعاعین پہونچین سر نخل وادیِ ایمن

خوشا بحال امامت کے سر بندھا سہرا
زہے نصیب نبوت بنی ہوئی ہے دولھن

ردائے کہنہ ہے جس کی مرقعِ اسلام
مزیلِ کفر ہے جس کی شمیم پیراہن

ملا حضور کے بیت الشرف کو ایسا اوج
کہ نجم جبہہ فدا کرتا ہے سپہر کہن

خوشا مراتب اقبالِ سیدہ خاتون
کہ سرو قد اُٹھے تعظیم کو رسولِ زمن

انھین کے زوج نے اصنام کعبہ کو توڑا
انھین کا پڑھنے لگے کلمہ بندگانِ وثن

انھین کے واسطے آئی ہے چادرِ تطہیر
انھین پہ زیب ہے عصمت کا پاک پیراہن

انھین سے کائن ومن کان کو ملی ہستی
ہوئی انھین کے سبب خلعتِ سپہرِ کہن

خوشی نے دلمین خدیجہ کے چھاونی چھائی
گلِ مراد سے مملو ہے وسعتِ دامن

کنارِ دایۂ فطرت کی دخترِ واحد
مبارک آپکو اے مصطفےٰ رسولِ زمن

ہوئے شکست خوشی سے علی کے بند زرہ
بھرا جواہرِ مقصد سے تیغ کا دامن

ہے اہلِ دین کو انھین سے افادۂ قرآن
انھین کا قول مسلمانون کو حدیثِ حسن

انھیں کے فرق پہ روزِ نشور تاجِ شہی ‏ — انھیں کے جسم پہ دنیا میں اک ردائے کہن
انھیں کا نور عبادات پنجگانہ میں ‏ — برنگِ مہر افق [illegible] پہ جلوہ فگن
کہا انھیں کو محمد نے بضعۃ منّی ‏ — انھیں کی کرتے تھے تعظیم خود رسولِ زمن
عدم میں اس نے پڑھا تھا جو درس عصمت کو ‏ — اسی کو لکھ لیا یوسف نے بر سرِ دامن
بغیر اذن نہ روح الامین بھی آتے تھے ‏ — ادب کا آپکے در پر تھا اسقدر [illegible]
جب انکا حشر میں آئیگا ہودجِ عصمت ‏ — یہ حکم دے گا زمانے کو خالقِ ذوالمنن
چھپا لیں آنکھیں نقابِ ادب سے اپنی ‏ — کہ آتے ہیں قدم مادرِ حسین و حسن
وہ احتشام سواری وہ طرفہ کی صدا ‏ — وہ فرطِ نور سے میدانِ حشر کا روشن
عیاں جبین سے ضیا کوکب امامت کی ‏ — وہ سر پہ چترِ نبوت کا سایہ [illegible] افگن
وفورِ عجز سے ملتے ہیں انبیا کے جگر ‏ — گذر رہی ہے سواری بنتِ شاہِ زمن
سیاہ ہیں خیلِ ملائک پئے گذارشِ حال ‏ — کہ آج گوہرِ مقصود سے بھرینگے دامن
عقب میں امتِ مرحومہ کا گروہِ کثیر ‏ — بشوقِ خلد زبانوں پہ معرفت کے سخن
قسیمہ چھوڑ کے بس آؤ تم بھی اے محشر ‏ — عبث ہے طولِ گل افشانیِ زبان و دہن
جنابِ سیدہ موجود ہیں سفارش کو ‏ — چلو چلو سوئے دربارِ خالقِ ذوالمنن
برائے پرسشِ احوال آگئی رحمت ‏ — بیان حیات کے سب کردہ واقعاتِ کہن
دمِ تتمۂ تقریر یہ بھی کہہ دینا ‏ — کہ ہم ہیں کشتۂ بیداد جنابِ عشق و فن
پھر آگئے خضرِ مقدر جدھر کو لے جائے ‏ — کھلے ہوئے ہیں درِ دوزخ و بہشتِ عدن

مدح جناب سیدہ علیہا السلام

عقل انسانی ہو کیونکر رتبہ دانِ فاطمہ ‏ — جبکہ ہو مشتاقِ عالم مدح خوانِ فاطمہ
جمع رہتے ہیں ملائک روز و شب شام و سحر ‏ — ہے زمین پر عرشِ اعظم یا مکانِ فاطمہ
پر ملے فطرس کو اور ہم سب کو گلزارِ جنان ‏ — عام ہے دنیا پہ فیضِ آستانِ فاطمہ
بند ہو جائینگی آنکھیں اک جہاں کی خود بخود ‏ — دیکھکر روزِ قیامت اوج و شانِ فاطمہ

رتبہ دان ہو کون اس چادر کا اللہ کے سوا — جس کا ہر پیوند فردِ امتحانِ فاطمہؑ

رحمتِ حق متصل آتی ہے پروانہ صفت — جلتی ہو جس بزم میں شمعِ بیانِ فاطمہؑ

پوچھ لو پڑھ کر ذرا روح الامین سے پوچھ لو — ہے زبانِ مصطفےٰ گویا زبانِ فاطمہؑ

جسکو ہو فہمِ رسول اللہ یا عقلِ علےؑ — وہ سمجھ سکتا ہے مفہومِ بیانِ فاطمہؑ

ق

جمع ہوگی اک خدائی عرصۂ محشر میں جب — منتخب اُنمیں سے ہونگے شیعیانِ فاطمہؑ

جذبِ رحمت کے تقاضے ہونگے یوں کس لطف سے — بس چلو سوئے جنان اے دوستانِ فاطمہؑ

رشتے گیارہ بادشا ہونگی جلالت آشکار — اللہ اللہ چادرِ کہنہ میں شانِ فاطمہؑ

اعتقادِ امرِ ربی ہے تو یہ بھی مانئے — شبر و شبیر کیا ہیں روح و جانِ فاطمہؑ

لمعۂ نورِ جبین جبوقت پہونچا تا فلک — چوم لی تاروں نے آکر آستانِ فاطمہؑ

شاہِ عصمت کو نازش جسکی گلچینی پہ ہو — اے زہے شانِ بہارِ بوستانِ فاطمہؑ

اللہ اللہ ری تجلی سراپائے علےؑ — عالمِ انوار تھا جس سے مکانِ فاطمہؑ

عالمِ زر سے لگا کرتا بہ روزِ انتقال — ذکرِ خلاقِ جہان تھا وردِ ہانِ فاطمہؑ

نورِ عصمت کو سوں آگے آگے چلتا تھا بطرزِ — جس طرف جاتے تھے یہ دونوں نشانِ فاطمہؑ

بند ہو جائینگی اک عالم کی آنکھیں خود بخود — حشر میں سنئے گا جب خورشیدِ شانِ فاطمہؑ

ایک عالم پر تمسک جسکا لازم ہو گیا — اے زہے عز و وقارِ خاندانِ فاطمہؑ

حضرت آدم سے عیسیٰ تک ہراک کو عجز ہے — ہے تو بس علمِ خدا میں رتبہ دانِ فاطمہؑ

دیکھ لے چشمِ رسول اللہ اور تابِ علےؑ — دیکھتا ہو جسکو دنیا میں مکانِ فاطمہؑ

ہیچ ہے محشر ادائے نذر لب خاموش رہ — غیر ممکن ہے بشر سے مدحِ شانِ فاطمہؑ

مانگ خالق سے دعائے صحت اور پھر نذر کر — پھر رجب میں ہوگی مدحِ دو ولی فاطمہؑ

منافب معصومہ علیہا السلام

زیبِ آغوشِ محمد ہیں جنابِ فاطمہؑ — "بضعۃ منی" منھ کیونکر خطابِ فاطمہؑ

میں دکھاتا ہوں مرقع شبرؑ و شبیرؑ کا
آفتاب اُنکا لقب یہ ماہتاب فاطمہؑ

بہر تزویج علی عاجز جو تھی عقل بشر
علم قدرت نے کیا خود انتخاب فاطمہؑ

جا رہا ہے نور میں رونق فزا ہونگی حضور
اللہ اللہ اہل محشر سے حجاب فاطمہؑ

دابؑ آداب رسالت اون کے خواہان رہے
پوچھو شہر علم سے اعزاز باب فاطمہؑ

سجدہ گاہ قدسیان کہنے میں آخر کیا غلو
باب بیت اللہ سے بالاتر ہے باب فاطمہؑ

نفس ہوش عبادت بالش راحت پہ سر
ایک ہیں معنی بیداری و خواب فاطمہؑ

ایسے جلوے کے لئے شایان یہی آئینہ تھا
تنگئی دامان رحمت سے نقاب فاطمہ

حکم ہوگا اپنی آنکھیں بند کرلیں جن و انس
حشر مین جبوقت آئین گی جناب فاطمہ

عقل سے لین کس لئے احکام امکان و محال
پوچھین باب علم سے حدّ ثواب فاطمہ

انبیا کی چشم دل بھی کام کرسکتی نہین
ہے حجاب قدس کا عالم حجاب فاطمہ

لن ترانی کہتا ہے ہر ذرہ طور شوق کا
جب مین کہتا ہون کہ دکھلا دے جواب فاطمہ

طبع فضہ سے مساوی کردیا اپنا مزاج
خانہ داری مین یہ تھا عدل جناب فاطمہ

چشم سیار و ثوابت سے ہنسی آتی رہی
شکو بھی سرکی نہ جھکے سے نقاب فاطمہ

عالم ارواح مین روز ازل سے تا ابد
غیر ممکن ہے کہ ملجائے جواب فاطمہ

باز آ اے چشم باطن تا کجا شوق محال
ہے ثبوت نفی رویت یا حجاب فاطمہ

سید شبان جنت ہوگیا بچون کا نام
یون ہوئی تقسیم میراث شباب فاطمہ

دامن دل لولو و مرجان سے اے محشر بھر دو
اے بحق آفتاب و ماہتاب فاطمہؑ

بجناب صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

فاطمہ سے زینت دار النبوّت ہوگئی
نیر اعظم کی ہر ذرے مین طلعت ہوگئی

آئے عالم مین قدم بنت رسول اللہ کے
ساری دنیا آج دنیا سے شریعت ہوگئی

بضعۃ منی محبت سے محمدؐ نے کہا
دو ہی لفظون مین بیان شرح نبوت ہوگئی

ہو اگر باور نہ میرا تو خدا سے پوچھ لو
ختم ذاتِ سیّدہ پر شانِ عصمت ہوگئی

دو جہان مین مثل ممکن ہی نہو گا حشر تک
سیدہ کی ذات سے تفسیرِ وحدت ہوگئی

دل بچھا ورکرنے باغِ خلد سے حورین چلین
انکی جب گھر مین محمد کے ولادت ہوگئی

جب ملے شوہر علی بنت رسول اللہؐ کو
ایک معنی مین نبوت اور امامت ہوگئی

پائے وہ فرزند جنسے زینتِ کون و مکان
بازوے ایمان مین جنسے دونی طاقت ہوگئی

نورِ زہرا کی تجلی کا بیان ہو کس طرح
گرد جس سے نیرِ اعظم کی طلعت ہوگئی

لیگئین تشریف جسکے گھر مین مہمان ہوکے آپ
اُسکے گھر کی کل زمین گلزارِ جنت ہوگئی

اُسکی تفسیرِ عبادت لکھ سکے انسان کیا
جسکے منھ سے بات جو نکلی عبادت ہوگئی

پائی سردارِ نسائے عالمین نے وہ حیا
حشر کے دن جو کہ خالق کی مشیت ہوگئی

روزِ پیدائش سے لیکر تا فراقِ جسم و جان
زندگی جتنی تھی اعجاز و کرامت ہوگئی

چادرِ کہنہ کا اللہ کیا ہی فیض عام ہے
حشر کے دن بڑھ کے پردہ پوشِ اُمت ہوگئی

قوتِ ادراک اُسکے زہد تک پہونچے گی کیا
جاریہ خدمت سے جسکی مخدومت ہوگئی

ترکِ دنیا کا مزا اتنا معین صبر تھا
زحمتِ فاقہ کشی جزوِ طبیعت ہوگئی

مدحتِ صدیقۂ کبریٰ لکھی صد مرحبا
قصرِ جنت ملنے کی محشر صداقت ہوگئی

قطعہ

یہ خبر لائین شعاعین آفتابِ نور سے
فاطمہ زہرا کی آمد ہے حجابِ نور سے

میرا دعویٰ سرمۂ چشمِ بصیرت کیون نہو
یہ کبھی سب ہے اک فردِ فریدِ انتخابِ نور سے

دیتا ہے دار النبوت کا ہر اک گوشہ صدا
بنگئے دروازے گیا رہ ایک بابِ نور سے

مہر و مہ نے فرطِ شادی سے کہا صلِ علےٰ
شکل زہرا جب ہوئی ظاہر نقابِ نور سے

جلوۂ زہرا مین کیونکر عالم آرائی نہ ہو
ماہ نے لی روشنی اس آفتابِ نور سے

روکشِ وادیِ ایمن گھر محمد کا ہوا
بارشِ برقِ تجلی ہے سحابِ نور سے

لولو و مرجان ملین گے مانگوا سے محشر دعا
لو مرادین اپنی بابِ علم و بابِ نور سے

در مدح ہادی دوم جناب امام حسن علیہ السلام

معانقے میں ہیں مصروف سب خواص و عوام
یہ کیسی عید ہے یارب میانِ ماہِ صیام

برائے تزکیۂ نفس اتفاق کا جوش
دکھا رہا ہے ہجوم جماعتِ اسلام

وہ اتفاق جو زینت فزاے بزم وجود
وہ اتفاق جو مرضیِ خالقِ علام

وہ اتفاق کہ جو وجہ خلقت حوا
ابوالبشر کو دیا جس نے خلد مین آرام

وہ اتفاق کہ جو دافع پریشانی
وہ اتفاق جو بنیاد راحت و اکرام

وہ اتفاق جو خم غدیر کے بن مین
دکھا رہا تھا نگاہون کو شوکت اسلام

وہ اتفاق کہ جس نے میان بیت اللہ
ملا دی خاک مذلت مین صورت اصنام

اسی کے ہاتھ تھا میدان خندق و خیبر
نہون جو قوت امکان سے وہ کئے ہین کام

اسی کے بل پہ سلیمان نے بادشاہی کی
اسی سے خضر کو تھا لطف زندگی دوام

شرابیون مین اگر حسن اتفاق نہو
دل مغان کو ہلا دے شکست شیشہ و جام

اسی کو وعدے کی شب یار کا خضر کہیے
یہی ہے ہجر مین جیسی عاشق ناکام

نہ اتفاق اگر ہو تو نقش حرمان ہے
وہ بزم عیش و طرب ہو کہ مجلس آلام

نگاہ کر ارے غافل بسوے گورستان
ہزارون قبرون سے زندہ ہے اتفاق کا نام

بنا تعلق خاطر کی اتفاق پہ ہے
درست کرتا ہے یہ حسن و عشق کے سب کام

برنگ [illegible] یہی ہے میان پیکر حسن
یہی بناتا ہے عاشق کو لا کے دل سے غلام

نہ متفق ہون اگر چند لفظین خوبی سے
کبھی نہ جملون مین ہو لطف صنعت ایہام

اسی نے فلسفۂ ازدیاد قوت سے
ذرا سی بات مین کھولے ہین لاکھون ہی ابہام

اسی نے چند اکابر سے ایسا ساز کیا
کہ ہمیشہ موسم گل مین ہوئی شراب حرام

کنارہ کش ہو مہمات مین اگر یہ ذرا
بڑے بڑون سے نہ دنیا کا بن پڑے کوئی کام

جنہین دل سے فراموش کی جو یاد اسکی
نصیب [illegible] نہ پایا نہ تا بہ بستر آرام

اسی کے ہاتھ ہے شیرازہ بندیِ دنیا
امور دین کا اسی کے سبب درست نظام

اسی کے جذبۂ خالص سے مسجدین آباد
وہ سب کو شوقِ جماعت وہ اقتداے امام

اگر ہے عقلِ سلیم اتفاق کی جویا
مطیعِ خلقِ حسن ہو کہ بن پڑین سب کام

حسن امامِ دوم رہنماے کون و مکان
جہان مین جو ہوا پیدا میانِ ماہِ صیام

علی کا قوتِ بازو نصیرِ دینِ رسول
جنابِ فاطمہ زہرا کے قلب کا آرام

خدا کا نور جسے کہیے سر سے تا بہ قدم
کہ جس نے کر دیے روشن مدینے کے در و بام

علی کے بعد وہ ملکِ خدا کا شہزادہ
بلند رتبہ فلک بارگاہ عرش مقام

یہی ہے راکبِ دوشِ محمدِ عربی
اسی کو کہتے ہین فرزند کاسرِ اصنام

یہی ہے دورِ ہدایت کا نقطۂ ثانی
اسی کو کہتے ہین دیندار امام ابن امام

اسی کے ہاتھ پہ بیعت کو پیشتر سب سے
جھکی تھی قاتلِ مرحب کی کس ادب سے حسام

مبارک آپ کو اے فاطمہ یہ نورِ نظر
کہ جس کو کہیے تمناے قلبِ ماہِ صیام

فرازِ چرخ سے حسنِ حسن جو دیکھ لیا
حیا سے گھٹ گیا دو درجے نورِ ماہِ تمام

بس اب یہ طفل ہے اور دامنِ رسولِ خدا
بس اب یہ طفل ہے اور رحمتِ خداے انام

علی سے آج نہ پوچھو خوشی کا اندازہ
کہ چاند عید کا دیکھا میانِ ماہِ صیام

جنابِ سیدہ کے مہرِ مادری کے نثار
چھپا رہی ہین مشک ردا مین ماہِ تمام

ازل کے دن سے یہ ایسا ہے صاحبِ رفعت
لکھا تھا عرشِ خدا پہ جلی حروف سے نام

فلک سے پہلے پہل اترا یہ ستارۂ نور
مکان سیدہ کے جگمگا اٹھے در و بام

ہجومِ اہلِ عرب بابِ علم و حکمت پر
خروشِ تہنیت اور جوشِ مجمعِ اسلام

کھلا ہوا ہے وہان خزانۂ نبوی
صلاے عام مدینے مین ہے یہ انعام

تمام شہر مین کثرت سے یون چراغون کی
کہ صورتِ دلِ منیر ہے پُرضیا رخِ شام

خوشی مین عود کر آیا شباب سلطان کا
جگہ پہ تیرگیون کی باقی اب خدا کا ہی نام

کبھی فلک پہ کبھی ہین زمین پہ روحِ امین
خوشی سے جلوتین ہین مشکل ہے دو گھڑی بھی قیام

کبھی رسول کی خدمت مین ہین کبھی سرِ عرش
تمام ہی نہین ہوتے ہین تہنیت کے پیام

جہان مین آگیا شبانِ خلد کا سردار
چلو چلو کہ ہے کوثر پہ بزمِ شیشہ و جام

تمام شرع کی تکلیفین ہین یہ دنیا تک — بس اب کہان کی نمازین کہان کا ماہِ صیام
بس اب کہان کے فتاوائے حضرتِ واعظ — بس اب مکابرۂ شیخ سے ہے زیست حرام
کمندِ جذبۂ عشق حسن ہے گردن مین — چلا ہون جانب کوثر خدا کا لے کر نام
لکھی ہے صفحۂ دل پر حدیث جام کی شرح — نیا نہین ہون ازل کا ہون مین شراب آشام
پلادے ساقی رنگین ادا خدا کے لئے — دعائین دونگا کہ ہے اختتام پر یہ کلام
فلک سے حکم اتموا الصیام کا آیا — زوال حمرت مشرق ہے لائے گلفام
سحر ہے دور ابھی مثل تصور تو یہ — پڑھون مین سورۂ قدر اور بھر کے دے تو جام
فقیر مست ترے میکدے مین کھولینگے صوم — تمام دن کے تھکے ماندے آئے ہین سر شام
یہ بزم بادۂ عرفان ہے اب ہمارے لئے — یہ اپنا پیرِ مغان نائب امام ہمام
جناب سید ناصر حسین عالم دہر — کہ جنکے در سے نہ واپس گیا کوئی ناکام
انھین کے فیض سے عالم مین نشر فقہ و اصول — یہی ہین ماہر علم رجال و علم کلام
ریاض علم مین اس طرح آبیاری کی — کہ جس سے بن گیا رضوان بھی نیا بے دام
کیا مداد نے یون کار مرہم کافور — کہ اچھے ہو گئے زخم حسین تشنہ کام
خموش محشر اب آگے ہے طول استدلال — کہ تیرے دعوے پہ ہین متفق خواص و عوام
قبول ہو یہ مرا عذر سستی تالیف — مہ صیام مین ہون فکر تام سے ناکام
عطش کے جوش مین ہون مبتلائے ضعف دماغ — بجائے فکر مضامین ہے فکر آمد شام

در مناقب حسنین علیہما السلام

مجمع البحرین

جمال یار وعشوہ فزا بادہ بھی ہے اور یہ بھی — دیار حسن کا فرمانروا وہ بھی ہے اور یہ بھی
غم فرقت مین ہمدردی جگر کی دل کو لازم تھی — بلائے عاشقی مین مبتلا وہ بھی ہے اور یہ بھی
برنگ ابر دریا بار ہر اک آنکھ ہے غم سے — اگر بات آپڑے صبر آزما وہ بھی ہے اور یہ بھی
نگاہ لطف یا چشم ستم سے کوئی دیکھے تو — حقیقت مین ہمارا مدعا وہ بھی ہے اور یہ بھی

اداے شرمِ ناز حسن کو کیونکر چھپائے گی
ہنسی ہو یا کہ غصہ ہم تو دونون ہی پہ مرتے ہین
نگاہین دوست کی شرح طلسمات تغیر ہین
جیون مین اور بپا ہنگامۂ تشریف جانان ہو
عیادت کے لئے آتے ہی ہنس کر بات کرلینا
سُنین اہلِ بصیرت شرح حُسن و عشق سُن کر ہین
فراق دوست مین شور فغان ہو یا کہ خاموشی
حیات و موت کا کیونکر کہون افسانہ فرقت مین
جفا دربان کی اور میرا نکلنا بزمِ جانان سے
غمِ ہجران و شوق وصل کی تعریف کیا کیجیے
بدورِ عاشقی سرگشتگی مہر و مہ کیسی
اداے بیرخی ہو یا نگاہِ بندہ پرور ہو
نظر کی ہمنے جبپر ساکنانِ کوئے جانان مین
کرین تنقید کیونکر مذہب شیخ و برہمن پر
بہر تقدیر ہم خوش ہین اٹھائے یا کہ رہنے دے
نقاب و زلف سے کسنے نکالی چھیڑ کیا کہیے
یہ جذباتِ غزل ہین اُلفتِ شبیر و شبر مین
ہوا بیڑا جو پار اپنا کھلا جنت مین جاتے ہی
نگاہین اہلِ باطن کی قسم کھا کھا کے کہتی ہین
دمِ نظارہ حُسنِ ظاہر و باطن پکار اٹھا
بوقت فکر عرفان قوتِ وجدان پکار اُٹھی
بگوشِ دل ذرا تفسیر مہر مادری سُن لو
علی کے بعد اجلال خلافت یون پکار اُٹھا

کہو تو صاف کہدین خود نما وہ بھی ہے اور یہ بھی
ہمارے واسطے اُنکی جفا وہ بھی ہے اور یہ بھی
کہ دل لیتے ہی پھر نا آشنا وہ بھی ہے اور یہ بھی
شب وعدہ ہر دل کی دعا وہ بھی ہے اور یہ بھی
مریض دردِ فرقت کی دوا وہ بھی ہے اور یہ بھی
فسانے کی ہمارے ابتدا وہ بھی ہے اور یہ بھی
محبت سے حقیقت آشنا وہ بھی ہے اور یہ بھی
کہ ممنون جفاے نا روا وہ بھی ہے اور یہ بھی
ارے اک واقعہ عبرت فزا وہ بھی ہے اور یہ بھی
مگر تشریح آئین وفا وہ بھی ہے اور یہ بھی
جراحت خوردۂ تیر جفا وہ بھی ہے اور یہ بھی
ہماری زندگی کا آسرا وہ بھی ہے اور یہ بھی
شکایت سنج بختِ نا رسا وہ بھی ہے اور یہ بھی
اصولاً ایک مردِ با خدا وہ بھی ہے اور یہ بھی
درِ دلدار پر اپنی صدا وہ بھی ہے اور یہ بھی
بہارستانِ اُلفت کی ہوا وہ بھی ہے اور یہ بھی
حقیقی عاشقی کا رہنما وہ بھی ہے اور یہ بھی
جہاز مغفرت کا نا خدا وہ بھی ہے اور یہ بھی
کہ سر سے پانون تک نورِ خدا وہ بھی ہے اور یہ بھی
کہ تصویر جمالِ مصطفا وہ بھی ہے اور یہ بھی
دل و جان علی مرتضا وہ بھی ہے اور یہ بھی
جنابِ فاطمہ کا دلربا وہ بھی ہے اور یہ بھی
حقیقی دو جہان کا بادشا وہ بھی ہے اور یہ بھی

جہاتِ ستہ کا ہر خشک و تر آواز دیتا ہے
خدائی دور کا فرمانروا وہ بھی ہے اور یہ بھی

دلِ اہلِ بصیرت سے جو پوچھو صاف کہدیگا
ہمارا مقتدا و پیشوا وہ بھی ہے اور یہ بھی

نصیری دیکھ جائے قوتِ اسرارِ مسروقی
خدا کا بندۂ قدرت نما وہ بھی ہے اور یہ بھی

فضائے دہر مین روح الامین خوش ہوکے کہتے ہین
مرا مخدوم میرا رہنما وہ بھی ہے اور یہ بھی

پڑھو محشر وہ مطلع جسکا ہر اک مصرعِ دلکش
کہا جائے قبالۂ خلد کا وہ بھی ہے اور یہ بھی

دلِ اربابِ دین کا مدعا وہ بھی اور یہ بھی
خدائی کے لئے فضل خدا وہ بھی ہے اور یہ بھی

تجلی سخاوت کیون نہ روشن کردے مسجد کو
ضیائے آفتاب اِتما وہ بھی ہے اور یہ بھی

بتون کو کیون نہ گرمیٔ نظر برق فنا ٹھہرے
کہ ابنِ خانہ زادِ کبریا وہ بھی ہے اور یہ بھی

مسیحا کو یہین ہاتھ آیا مژدۂ مسیحائی
مریضون کے لئے وجہ شفا وہ بھی ہے اور یہ بھی

ذرا سیمائے فرزندانِ وجہ اللہ کو دیکھو
رموز قدرتی کا آئینا وہ بھی ہے اور یہ بھی

دبیرستانِ عرفانی مین باب العلم کی صورت
معلم حضرتِ جبریل کا وہ بھی ہے اور یہ بھی

بجز چشمِ خدا کوئی بھلا آنکے گا قیمت کیا
درِ شہوارِ بحرِ ما سوا وہ بھی ہے اور یہ بھی

خدا معلوم کن کن سائلون کے فاقے تڑوائے
کہ نعمت بخش خوانِ ہل اتا وہ بھی ہے اور یہ بھی

منقش ہین پرِ جبریل پر قصے شجاعت کے
سریر آرائے ملک لافتا وہ بھی ہے اور یہ بھی

برابر پائی میراثِ یداللہ دستِ قدرت سے
سوار دوشِ محبوب خدا وہ بھی ہے اور یہ بھی

تقابل مین کتابت کی نہ کیون ہوتی ہو دو ٹکڑے
جناب سیدہ کا لاڈلا وہ بھی ہے اور یہ بھی

گواہی دیتے ہین شمس و قمر گردون زینت سے
دُرِ آویزۂ خیر النسا وہ بھی ہے اور یہ بھی

صدائین آرہی ہین آج تک محراب و منبر سے
کہ صدر آرائے بزم اتقا وہ بھی ہے اور یہ بھی

کبھی محروم پھرتے ہی نہ دیکھا در سے سائل کو
خدائی دور کا حاجت روا وہ بھی ہے اور یہ بھی

زبان و دل سے بات ایمان کی پوچھو تو کہہ اٹھین
علی کے پیرون کا مقتدا وہ بھی ہے اور یہ بھی

پڑھو تفسیر چشم و قلب سے لولو و مرجان کی
کلام اللہ مین ممدوح خدا وہ بھی ہے اور یہ بھی

جمال حسن کے تیور قیامت ہین جوانی مین
جہانِ کفر کو برقِ فنا وہ بھی ہے اور یہ بھی

نجاتِ آخرت اس سے بھی اور اُس سے بھی وابستہ
دلِ اہلِ جہان کا مدعا وہ بھی ہے اور یہ بھی

علی و مصطفےٰ معراج مین خود جا کے دیکھ آئے
کہ آگاہِ رموزِ کبریا وہ بھی ہے اور یہ بھی

بروزِ عید دو ملبوس لایا خازنِ جنت
برابر مرجعِ لطفِ خدا وہ بھی ہے اور یہ بھی

مناقب تا کجا عرضِ تمنا چاہیے محشر
دلِ بیتاب کا عقدہ کشا وہ بھی ہے اور یہ بھی

مرض مین رحمتِ سبطین دل سے نذر مانی تھی
شفا حاصل ہوئی وجہ شفا وہ بھی ہے اور یہ بھی

مرادامن نہ کیونکر گوہرِ مقصد سے بھر جائے
خدا کے فضل سے حاجت روا وہ بھی ہے اور یہ بھی

در مدح جگر گوشۂ رسول الثقلین جناب امام حسین علیہ السلام

بن گیا بندہ مین عشقِ خانمان برباد کا
اور آ گئے حکم جو کچھ ہو دلِ ناشاد کا

خرمنِ ہستی تھا نذرِ برقِ مثلِ کوہِ طور
اس طرح بھڑکا کیا شعلہ کسی کی یاد کا

جب ہوا محوِ تصور کھینچ دی تصویرِ دوست
بارِ احسان کیون ہو کلکِ مانی و بہزاد کا

وقتِ ناکامی شکستِ دل کی سنتے ہی صدا
دیکھتا ہون ہنس کے منھ چرخِ ستم ایجاد کا

تنگ پیمانِ وفا ہے شکوہ سنجی کی ہوس
ہاتھ خواہشمند کیون ہو دامنِ جلاد کا

کھول کر بندِ قبا دکھلا دون داغِ سوزِ عشق
کون باعث ہے فروغِ عالمِ ایجاد کا

روزِ اول گلشنِ الفت مین سب کچھ ہو چکا
اب رہا کیا ہے جو مجکو خوف ہو صیاد کا

اہلِ باطن دیکھ لین خود کیفیت گذری ہوئی
صبر میرا آئینہ ہے دوست کی بیداد کا

چشمِ حق بین کے لیے ہی شرحِ آئینِ وفا
وہ لہو جو بہہ بنا جو خنجرِ جلاد کا

محوِ ذوقِ غم ہون اتنا بھی کہا جاتا نہین
خاتمہ بالخیر ہو یارب مری فریاد کا

غم نہ ہو کچھ روح سے چھوٹے اگر زندانِ جسم
عشق کی دنیا مین یہ ہے قول اک آزاد کا

کون وہ آزاد سردارِ جوانانِ بہشت
غلغلہ ہے جس کی آمد سے مبارکباد کا

راحتِ روحِ محمد شیعون کا مولا حسین
جانشین بے فاصلہ جبریل کے استاد کا

کر دیا اسلام کو اسلام جسکی سعی نے
جس سے مستحکم ہے پایہ دین کی بنیاد کا

کر دیا سہل اپنے مرنے والون پر کس لطف سے
مرحلہ مشکل تھا جتنا روزِ عدل و داد کا

قول نفس مطمئنہ ہے کہ جس حالت مین ہون
ہم سے پڑھ جائے سبق عالم خدا کی یاد کا

خامۂ تحریر سے تحشر وہ مطلع ہو رقم
جس کو سرمایہ کہین طبعِ سخن ایجاد کا

شور ہے بیت الرسالت مین مبارکباد کا
آیا عالم مین پسر خالق کے خانہ زاد کا

عالم علم لدنی ابن سلطانِ نجف
سننے والا بیکسون کے نالہ و فریاد کا

جب گیا دوش محمد پر ہوا سجدے کو طول
کھیل بھی وجہ ترقی تھا خدا کی یاد کا

دے کے پر فطرس کو عرفا کی بتا دی راہ بھی
کیون نہو فرزند ہے جبریل کے اُستاد کا

جائینگے جنت مین بے پرسش غلامانِ حسین
آئیگا خوش قسمتی سے دن جو عدل و داد کا

ضد تھی بچپن کی کہ بسم اللہ تائید خدا
ہر زبان پر ہے فسانہ ہرنی اور صیاد کا

عید کا دن دوش پر زلفِ پیمبر ہاتھ مین
شاد ہے بیٹا رسول اللہ کے داماد کا

مدح خوان مرکب کی اُمت مادحِ راکب رسول
کیون نہو زینت یہ بچہ عالمِ ایجاد کا

مہدی دین بھی اسی نورِ خدا کی نسل سے
جس سے قائم نام ابد تک ملت اجداد کا

عیسی مریم سے پوچھو رتبۂ خاکِ شفا
ایک اک ذرہ ہے سرمہ کورِ مادرزاد کا

اللہ اللہ مرتبے تسبیح خاکِ پاک کے
مرکزِ اصلی ہے ہر دانہ خدا کی یاد کا

بعد سجدہ خاک مولا سے جو پیشانی اُٹھی
عرش پر چمکا ستارہ قسمتِ عباد کا

اسلئے گہوارہ جنبانی کو آئے جبرئیل
حق ادا ہو خدمتِ فرزند سے اُستاد کا

نذر سائل پردے پردے مین کئے دینار سرخ
قوم کو رستا بتایا باطنی امداد کا

جس نواسے کی خوشی طاعت ہو نانا کیلئے
کیون نہو منجانب اللہ فخر وہ اجداد کا

الفت شبیر مین مرتے ہی ملتا ہے خدا
کیا نتیجہ عشق قیس نجدی و فرہاد کا

زائر قبر سطرلٹ کے جو مارا گیا
خلد مین گھر بنگیا اس خانمان برباد کا

حشر اپنا بھی یہی ہو ایکدن انجام کار
مدعائے خاص بر آئے دلِ ناشاد کا

بستان جانشین ساقی کوثر مین ہون
جورِ گلچین کا نہ دھڑکا ہو نہ ڈر صیاد کا

تربت شہ کی زیارت پڑھے اُلٹے غیب کے
بے تکلف پھر مزا آئے خدا کی یاد کا

مناقب حسینی

سراپا حسن کی تصویر بنکر آنے والے ہین
دلوںمین جنکا گھر ہے وہ قمر گھر آنے والے ہین

ہجوم شوق مین دیکھین تو اٹھ کر کون صدقے ہو
حقیقی مصدر معنی دلبر آنے والے ہین

جمال طور کی آمد پہ کیا کم ہو گئی ہلچل
ہلا جاتا ہے دل دیکھین یہ کیونکر آنے والے ہین

حیات عشق کی امیدین کہتی ہین یہ خوش ہو کر
نہ نکلے منہ سے اب شکوہ زبان پر آنے والے ہین

مراد آئے گی کسکی مدبھری آنکھونکے صدقے مین
کہ میکش ہاتھ مین لیکے ساغر آنے والے ہین

اشارے مین ورق دنیائے بیتابی کا الٹے گا
کہ چارہ ساز درد قلب مضطر آنے والے ہین

تقاضائے محبت یہ کہ آنکھونمین جگہ دیجے
حسین ابن علی سبط پیمبر آنے والے ہین

خوشی مین اہل ایمان کو ہے مدہوشی سی مدہوشی
جہانمین آج ابن میر کوثر آنے والے ہین

رسول اللہ کے بیٹے سیدہ کی روح انھین کہیے
علی کی جان شبر کے برادر آنے والے ہین

حسینؑ منیؑ اکثر سُن چکے جب پھر غلو کیسا
یہ کہیے بزم عالم مین پیمبر آنے والے ہین

پرونمین اپنے فطرس نے نئے سر سے نمو پایا
اڑا یہ کہکے میرے بندہ پرور آنے والے ہین

جوانان جنان پھولوں سماتے ہی نہین ابتو
جہان بیٹھے یہ چرچا ہے کہ افسر آنے والے ہین

امید اہل باطن کو ہوئی معراج جسمانی
یہ سنکر راکب دوش پیمبر آنے والے ہین

صراط مستقیم اسلام و ایمان کو مبارک ہو
حسن کی شکل کے اک اور رہبر آنے والے ہین

نچھاور کو عوض پھولوں کے دل لے آئی ہین حورین
جناب فاطمہ زہرا کے دلبر آنے والے ہین

چسانے کو زبان آمادہ بیٹھے ہین محمدؐ بھی
ھَنِیئاً کہنے کو تسنیم و کوثر آنے والے ہین

نسیم رہبری پہونچی دماغ جن و انسان تک
کہ گلزار امامت کے گل تر آنے والے ہین

بنا چھوڑے گی مرکب بچپنے کی ضد محمدؐ کو
کہ اب شانہ کش زلف معنبر آنے والے ہین

یہ آنا آپ کا گویا کہ بسم اللہ اس کی ہے
خدائی مین ابھی نو اور رہبر آنے والے ہین

خدا جانے عروج ان قدمونکا پھر بڑھ کے کیا ہوگا
جو بچپن سے سر دوش پیمبر آنے والے ہین

خدا رکھے یہ مشق کہنہ ہے معراج موروثی
علی کی مثل یہ دوش نبی پر آنے والے ہین

خدا مانا ہے جن کے باپ کو قوم نصیری نے
خدائی در مین وہ بندہ پرور آنے والے ہین

علی و مصطفیٰ کے دل ہین جیسے بہر غیب آئے
عدم سے یون تہِ دامانِ حیدر آنے والے ہین

کلیجہ سیدہ خاتون کا ہاتھون بڑھنے والا ہے
علی ابن ابی طالب کے دلبر آنے والے ہین

وفورِ شوق مین پھیلا ہوا ہے دامنِ عالم
خزانہ عفو کا ہمراہ لے کر آنے والے ہین

زمین پھولون سے اور تارون سے گردون جام بکف ہے
کہ فرزندِ قسیمِ حوضِ کوثر آنے والے ہین

لہو دوڑا محمد کی رگون مین جوشِ عشرت سے
حدیثِ لحمک لحمی کے مظہر آنے والے ہین

علی کا عشق دل مین ہاتھ مین شبیر کا دامن
میانِ حشر اس صورت سے محشر آنے والے ہین

ثنائے فرات

العطش کہتے ہی کہتے اٹھے مہمانِ فرات
کیون نہ مثلِ دامنِ صحرا ہو دامانِ فرات

دیکھنا خونِ شہیدانِ ستم کا معجزہ
جو گرا قطرہ رگِ جان سے بنا جانِ فرات

صدقِ دل سے دو اگر آواز مدفن سے اٹھے
زندہ ہین دورِ خدائی مین شہیدانِ فرات

موجہ تسنیم و کوثر کی زبان سے پوچھ لو
کون ہے دورِ جہان مین مرتبہ دانِ فرات

دید کے قابل تھین اہلِ کربلا کی ہمتین
مر گئے پیاسے لیا سر پر نہ احسانِ فرات

تین دن کی پیاس مین تھا رعبِ عباسِ سقا
پا بہ گِل دکھلائی دیتے تھے نگہبانِ فرات

بنگیا ایک ایک قطرہ مرکزِ روحانیت
لاکھ جانین ہون تو کیجے چلکے قربانِ فرات

فرطِ [illegible] مین برابر ہین بنی ہاشم کے [illegible]
بنگیا نقشہ عجب ہر مردِ میدانِ فرات

اپنی چادر سے شہیدون کو نہ ڈھانکا کفن
حشر مین ہوگا ہرا ہاتھ اور دامانِ فرات

تھر مین یہ سیدہ کی [illegible] علی کی [illegible] مین
حوضِ کوثر کے برابر کیون نہ ہو شانِ فرات

شوق مین یہ سب ہے وہان تھا ہم کوثر کی صدا
اسطرف بھی اک نظر اے میہمانانِ فرات

ناز [illegible] خونِ شہیدان ہو گیا دونا عروج
[illegible] ثنا خوانِ فرات

السلام علیک یا اباعبداللہ ورحمۃ اللہ

السلام اے بیکس و مظلوم شاہِ کربلا
السلام اے تشنہ و مغموم شاہِ کربلا

السلام اے ہادیِ دین بادشاہِ مشرقین
السلام اے بے انیس و یاور و تنہا حسین

السلام اے خانماں برباد سبطِ مصطفا
السلام اے بے دیار ابن شہِ خیبر کشا

السلام اے راکبِ دوشِ پیمبر السلام
السلام اے زینتِ آغوشِ حیدر السلام

السلام اے جانشین تاجدار ہل اتیٰ
السلام اے زینت اورنگ شاہِ انما

السلام اے کز غمِ اکبر دلش صد پارہ شد
در ہجوم اشقیا تنہا شد و بیچارہ شد

السلام اے کشتۂ غربت اسیر فوجِ شام
روز عاشورا نہ کردند اشقیا بر تو سلام

السلام اے قبر تو اندر قلوبِ مومنان
بر دلت پیکان تیر دشمنانِ جانستان

السلام اے قبلۂ کونین امام ابن امام
السلام اے کعبۂ دارین شاہِ تشنہ کام

السلام اے رازدانِ معنیِ ذبح عظیم
السلام اے طور سینائے شہادت را کلیم

السلام اے سید شبانِ گلزارِ جنان
السلام اے نوگلِ باغ امیر مومنان

السلام اے درۃ التاجِ جنابِ فاطمہ
السلام اے ماہتاب و آفتابِ فاطمہ

السلام اے رہروِ منہاجِ تسلیم و رضا
السلام اے بے نوا و خامسِ آلِ عبا

السلام اے سوگوار ناصران و اقربا
السلام اے غمگسار حضرت زین العبا

السلام اے نوحہ خوان بر حال اصغر شیرخوار
السلام اے ریخت طرحِ تربتش از ذوالفقار

السلام اے نوحہ خوان قاسمِ گل پیرہن
السلام اے بعد عباس دلاور خستہ تن

محشر ولی ہم حاضر ہے عرض سلام
بر درت خواہان اذن است اے شہ عالیمقام

قصیدہ

در مدح جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام

ہوا روزِ ازل جب دخل دل کا بزمِ فطرت میں
لکھا نامِ وفا کلکِ قضا نے لوحِ قسمت میں

خیال و خواب تھا جب نقش رنگِ بزمِ امکان کا
فراغت سے بسر کی عالمِ اسرارِ قدرت میں

شمیمِ گل کی صورت پائی آزادی سے آزادی
ہزاروں راحتیں تھیں وسعتِ گلزارِ وحدت میں

حواسِ خمسہ کی دنیا میں پہنا تاجِ سلطانی
رہا زینت فزائے صدرِ ایوانِ شجاعت میں

پھرا فوجِ کواکب لیکے شب کو دورِ گردوں پر
قمر ہو کر بڑھا ہے نیرِ اعظم سے رفعت میں

غضب کا جذر و مد آیا فراتِ نوجوانی کا
اُٹھا کر ہاتھ انگڑائی جو لی جوشِ طبیعت میں

مباہاتِ ملائک پر تفاخر ننگِ ہستی تھا
حدِ امکان سے باہر بشر کی قوتِ معصیت میں

اگر وقت آپڑا خونِ رگِ جاں کر دیا پانی
خدائی بھر کے آگے اظہارِ مودت میں

کہاں جبریل کو یہ تاب سایہ تھا جو مسکین بڑھ کر
پرِ روحانیت سے یوں تھا محوِ سیرِ جنت میں

لہو رگ رگ کا جتنا نذرِ سیلابِ ستم کر دے
ترقی دے خدا اتنی شکستہ دل کی طاقت میں

زباں سے ترجمانی دفترِ اسرارِ باطن کی
فنا ہو جانے والا ذوق دعوائے محبت میں

کبھی تھا امتحانِ صبر میں یعقوب سے بڑھ کر
کبھی ہمثلِ مہِ کنعاں تھا بازارِ تجارت میں

نظر آتی ہے شانِ کبریا ہنگامِ نظارہ
برنگِ روح کہیے محفلِ اہلِ بصیرت میں

کبھی آبِ فنا کو صورتِ آبِ بقا سمجھا
کبھی ڈوبا ہوا سر سے قدم تک بحرِ الفت میں

قریب آتے نہ دیکھا اختلافاتِ عناصر کو
مزاجِ مستقل کی ایک حالت رنج و راحت میں

حواسِ خمسہ کے آئینے پر دوئی جِلا دیکھی
نہ بدلی چہرے کی رنگت کلفتِ گردِ کدورت میں

ہنسی منہ پر رہی بصورتِ صبحِ وطن گویا
رہا وہ کر نہ جو پیرِ آسماں سے شامِ غربت میں

لہو اپنا سپردِ کلکِ نقاشِ ازل کر کے
انشا کر دیے [illegible] رنگ [illegible] تصویرِ حقیقت میں

بشوقِ سرفروشی کہہ کے لبیک آگیا زد پہ
کہ جب رن پڑ [illegible] آنا تھا گاہِ شہادت میں

جمالِ طور کی مانند سے خیمہ خاموشی
کلیم اللہ کی صورت [illegible] بزمِ اظہارِ شہادت میں

سحر تک چشمِ انجم کی طرح آنکھین نہ جھپکائین
غضب کا جاگنے والا بلاے شامِ فرقت مین

سرِ بالین آسائش یہ نیرنگ اک قیامت ہے
کہ خود بیدار لیکن دونون آنکھین خوابِ راحت مین

میانِ عالمِ فطرت خدا کے فضل سے دل ہے
مگر شبیر کا بازو ہے دنیا سے شجاعت مین

خدائی ہمزبان ہوکر جسے عبّاس کہتی ہے
ملا حصہ ازل کے دن جسے حیدر سے جرأت مین

بنی ہاشم کا چاند اہلِ عرب کہتے تھے خوش ہوکر
کہ جسکو دیکھکر ہوتی تھی عید اہلِ بصیرت مین

علی کے بعد یون شبیر نے آغوش مین پالا
سکت بڑھتی گئی ہر لحظہ بازو سے امامت مین

نہان علمِ امامت مین اگھی تھی صورتِ معنے
مگر شرکت رہی قلع درِ خیبر کی قدرت مین

عیان فوجون پہ یون کی شوکتِ شانِ علمداری
یداللٰہی کی تصویرین دکھا دین اپنی ہیبت مین

اب آگے پوچھئے روحانیت شبیر و حیدر سے
ہمین معلوم ہے پالا تو تھا آغوشِ عصمت مین

جمالِ حسن سے ہین مصر مین یوسف بھی شرمندہ
غلامی شوکتِ شاہی تھی بھائی کی اطاعت مین

بوقتِ جنگ تھی تلوار مین جھنکار ویسی ہی
سرِ مرحب پہ جیسے فاتحِ خیبر کی ضربت مین

ملا فرزند وہ بیٹا جو ہے مولودِ کعبہ کا
خدا برکت دے اے ام البنین آغوشِ الفت مین

یہی غازی خضر سیرت پئے امداد آتا ہے
اگر رستہ کوئی بھولے رسول اللہ کی امت مین

بجز شبیر کے عرفان اسکا ہو ہمین کیونکر
رہا ہو مدتون جو صاحبِ بابِ علم و حکمت مین

پڑھو محشر وہ مطلع اہلِ باطن سنتے ہی کہدین
کہ یہ ہے آفتابِ مدحتِ عباس طلعت مین

ستارا جو کہ اترا تھا کبھی عہدِ نبوت مین
ہوا تابان وہ ایلہ و بنی ہاشم کی صورت مین

برائے پرورشِ سبطین کا سایہ بڑھا آگے
ہوئے عباس پیدا جبکہ ایوانِ امامت مین

بہارِ بیخزان اوسکی جوانی کیون نہ ہم سمجھین
رہا ہو جو کنارِ سیدِ شبانِ جنت مین

میانِ عالمِ ایجاد اسی خدمت کو آئے تھے
بسر ہو زندگی شبیر کی حفظ و حمایت مین

علی سے جو شجاعت پائی تھی وہ ایسی کام آئی
کہ حصہ لے لیا اللہ سے گنجِ شفاعت مین

اگر باور نہ ہو میرا علی سے پوچھ لو چلکر
شریکِ باطنی اکمالِ دین اتمامِ نعمت مین

امامت کے سوا میراثِ حیدر اس طرح پائی
لیا شبیر سے حصہ برابر کا شہادت مین

نظر آتا تھا وقتِ جنگ ہنگامہ قیامت کا
خدائی تھی کہ قبضہ تیغ کا تھا دستِ قدرت مین

نہ چھوڑا بعد مردن بھی علمداری کے منصب کو
چلے شبیر کے آگے ہی آگے راہِ جنت مین

صدا دیتا تھا رگ رگ مین یہ خونِ قالعِ خیبر
کہ عباسِ علی بھی فرد اکمل تھے شجاعت مین

فراتِ کربلا کی اسکے آگے اصل ہی کیا ہے
خدا کے فضل سے کوثر ہو جسکے دستِ قدرت مین

جلال و نعرۂ شیرانہ سے ظاہر یہ ہوتا تھا
علی خود ہین نہان مین روحِ ہر گلزارِ جنت مین

منھ اپنا پھیر لین اوسکی طرف سے سیدہ خاتون
کبھی سہواً بھی جو اثر کرے انکی زیارت مین

مجاہد فی سبیل اللہ ایسے کب نظر آئے
قیامت ہو گئین اک اک گھڑی شوقِ شہادت مین

اُتر کر نہر مین پانی وہ پیتا بھی تو کیا پیتا
جو ہو سر تا قدم ڈوبا ہوا دریائے رحمت مین

دمِ تحقیق روشن ہو گیا اوصافِ صوری سے
کہ تصویرِ علی تھا یہ جری بھی معنویت مین

انا الشمس کا اک ذرہ ہوا سے اُڑ کے کہتا تھا
عیان ہے صورتِ برقِ تجلی رخ کی طلعت مین

ید اللٰہی کی میراث اس طرح حاصل ہوئی آخر
چڑھائے ہاتھ پہلے روح کے درگاہِ قدرت مین

ابو الفضل ابن حیدر کے مناقب خوب ہی لکھے
بہت کچھ داد پائی محفلِ اربابِ ملت مین

زمانہ ہو گیا جب کی تھی محشر آستان بوسی
دیارِ ہند پھر چھوڑو چلو شوقِ زیارت مین

حیاتِ آخرت کا نیرِ مقصد چمک اُٹھے
بسر ہو زندگی باقی بنی ہاشم کی خدمت مین

فنا میری حیاتِ خضر پر بھی روشنی ڈالے
لگا دے چار چاند آئینۂ جذبِ محبت مین

شہیدانِ وفا کا ہاتھ مین دامن ادھر مین ہو
زمینِ کربلا سے جبکہ اُٹھنا ہو قیامت مین

۱۳ رجب ۱۳۴۲ھ ہجری

رباعی

شبیر کرین کیون نہ شفاعت تیری
محشر ہے قبول ہر عبادت تیری
پہونچا جو مین کربلا مین قسمت بولی
تو آج سے جنت کا ہے جنت تیری

رباعی

شبیر نے اسلام کی حرمت رکھ لی
ایمان کی شان اور شوکت رکھ لی
رونا غمِ شہ مین ہوا خضرِ رہِ خلد
آنکھوں [illegible] عزت رکھ لی

مدح جناب سید الساجدین امام المسلمین مرشد علوم خفی و جلی
ہمنام حضرت مرتضےٰ علی زین العابدین علیہ السلام

رہنما وہم نفس ہین عیسیٰ گردون نشین
لیچلا مجھکو تصور سوئے چرخ چہارمین

ربع مسکون ہے مری ہمت کے آگے چار گام
تنگنائے دہر نظرون مین سماتا ہی نہین

آگئی ہے برق کی قوت عناصر مین میرے
خاک دیکھے گا مجھے اب کوئی بالائے زمین

شوق مین مشق حصول اوج کے پیک خیال
تیز کرتا تند جاتا ہے سوئے عرش برین

طائر ذہن رسا کو خوبی تقدیر سے
ملگیا زور پر پرواز جبریل امین

ہی وہ نور اب میری آنکھون مین کہ جسکے سامنے
بنگیا خال رخ معشوق خورشید مبین

دیکھ لے چشم حقیقت سے جو میرا نقش پا
پاک ہو عیب کلفت سے ماہ تابان کی جبین

کہہ رہا ہے دمبدم میرے تصور کا عروج
کیا حقیقت ہی تری اے اوج چرخ ہفتمین

ذہن انسان سے ہی کوسون دور رفعت فکر کی
لامکان ہے میرے صحراے تصور کی زمین

یون کیا قید علائق سے رہا تقدیر نے
رہگیا سایہ بھی میرا چھوٹ کر مجھسے کہین

کیا رفاقت کی ہے آزادی نے میری ہر نفس
عالم تجرید مین گویا کہ مین ہون جاگزین

ہر گھڑی کیونکر نہ مین سرمست لایعقل ہون
فکر کی جا ہے میرے دلکو غم [illegible] نہین

ہون مدام بیخودی سے اسطرح مدہوش مین
دلکو شیشے کیطرح توڑون اگر دیکھون [illegible]

طاعت دلدار مین کٹتے ہین ایام حیات
عاشقی میرے لئے ہے حاصل دنیا و دین

ہر جفائے جانگزا مین سو طرح کا لطف ہے
ہر ادا پر اسکی قربان ہے دل طاعت گزین

مین بھلا اور شکل شعلہ میل اظہار تپش
صورت اشک [illegible]

اک قیامت دلکو ہے نظارۂ حسن حبیب
کیا کہون کیا قہر ڈھاتی ہے نگاہ [illegible]

شوق آرائش مین زیب جسم وان دلکش لباس
یان جنون ذوق تمنا مین صد [illegible]

اوسطرف زلفین بنائی جاتی ہین سو طرح
یان یہ الجھن ہی نہ نکلے غیر کی حسرت کہین

وان حنابندی کی تدبیرین ہین سو سو رنگ سے
یان ترقی پر ہے ہردم سوزش قلب حزین

وان لگا یا جا رہا ہے سرمۂ دُنبالہ دار — چل رہے ہین ولیہ یان تیر نگاہ شیر مکین
یان ہین آنکھین محو دیدار اولے بیخودی — دو دہین ہے اُسطرف جام شراب آتشین
جستجو ہے وقت ہمکو غرض مطلب کیلئے — کان رکھکر وہ کسیکی بات سنتے ہی نہین
ہمکو یہ حسرت کہ ہوتی بھر کے دیدار جمال — اونکو ضد گر دنظر آئے نہ عارض کے قرین
شوق پامالی ہین یان دل مثل ماہی بیقرار — وان زمین پر پاؤن نخوت سے وہ رکھتی ہی نہین
اوسطرف بھر بھر کے ساغر نذر اہل بزم ہین — اسطرف بیٹھے ہین ہم مانند درد تہ نشین
اسطرف بے زخم بسمل ہو رہا ہے دل میرا — اوسطرف کھینچے ہوئے ہے نہیچہ چین جبین
خصلت ایذا رسانی پر اودھر بیحد غرور — صبر کی عادت پہ نازان اسطرف قلب حزین
شوق ایجاد ستمگاری کا انکو ولولہ — اسطرف ضبط و تحمل پہلوے ولمین مکین
عادت طاعت اگر عشق مجازی مین رہی — ایک دن عشق حقیقی ہوگا اپنا ہمنشین
کیون نہو اُسکی غلامی کا یہ مجکو فیض ہے — خود کہا خالق نے جسکو انت زین العابدین

خسرو ملک شریعت مالک دنیا و دین
حاکم اقلیم ایمان و امام المتقین

باعث تزئین تخت و تاج شاہ کربلا — مالک گلزار جنت رونق عرش برین
حامی شرع نبی و ناشر احکام حق — مونس ارباب ایمان دشمن اعدائی دین
سرور عباد و سرتاج ہجوم زاہدان — سرگروہ اتقیا سردار جملہ ساجدین
دین جو فیض طبع پیشنم کو حکم مینگی — معدن الماس بنجائے زمانے کی زمین
آپ کے روے صفا کی اگر پہونچے ضیا — رو کش خورشید ہو داغ دل ماہ مبین
آپ کا خادم اگر ہو اگر وقت سفر — ہو رفیق و رہبر اوسکا ضیغم صحرا نشین
حیدر کرار کے پوتے سے آکر پڑھ یعین — بھول بیٹھے ہون سبق اپنا اگر روح الامین
جا کر انکا تاج بخشش خسروان کے سر پہ ہو — سایۂ بال ہما ہے سایۂ دامان زین
خاک چھاننے سے اگر ملجائے انکی خاک پا — ہو محوس کے لئے سرمایۂ دنیا و دین
ذات خالص انکے مختصر ہے حدیث — یوان حضوری کا مزا ہے پیش رب العالمین

گر پڑا بیٹا کنوین مین اور رہے محو نماز
بعد ختم آئے قریب چاہ اطمینان سے
موجزن یان دل مین بحر طاعت پروردگار
دیکھ کر دلبند کو اپنے سلامت ہر طرح
ہاتھ پھیلا کر لیا یوسف کو اپنی گود مین
لے لیا پھر مادر بیتاب نے آغوش سے
انکے گھر پر کل فرشتے روز و شب محو طواف
آپ اشارے سے جو دین حکم تنزل غیض مین
انکے پاہاے مبارک قطب میدان مصاف
مثل معدن حشر تک کم ہو نہ انکا سیم و زر
ہو اگر وقت سواری طبع خواہان حشم
دیکھ لین فرط تہور مین جو چشم قہر سے
قوت اعجاز اگر شان یداللہی دکھائے
جام جم سے نسبت انکے دلکو دینا ہے گناہ
کھل گئے در باب اجابت آ گیا وقت دعا
چرخ پر جب تک ہی یا رب ماہ کو تابندگی
دور گردون کو بقا جس روز تک عالم مین ہے
جور معشوقان کا جبتک زور اس دنیا مین ہے
سنتے ہین واعظ سے جبتک نام گلزار جنان
مرتے ہین کوثر پہ جب تک زاہدان پاکباز
قاصد عشاق جب تک کرتے ہین پیغمبری
دین پرستون رہے ہر ایک سو سو جان سے
دمبدم ہر ایک کو شوق عبادت یون بڑھے

کیا رجوع قلب تھا کہتے ہین اسکو جوش دین
اوج پر مائل ہوا اوس وقت آب تہ نشین
آ گیا یکبار سطح آب تا سطح زمین
دل ہوا محو ادائے شکر رب العالمین
پیار سے چومے مکرر چشم و رخسار و جبین
یون عبادت کا صلہ پاتے ہین ارباب یقین
انکے در کے ایک دربان حضرت روح الامین
ہو سوا نیزے پہ قائم آکے خورشید مبین
ہاتھ انکا حامل تیغ امیر المومنین
جھاڑ دین جوش سخاوت مین جہان پر آستین
تھام لین آ کر ملایک فخر سے دامان زین
روباہ کی طرح ڈر سے شیر ہو گوشہ گزین
پھیر دین عالم کی جانب رخ سے خورشید مبین
ان پہ ممکن ہے کہین ہم مختصر شرح متین
ختم کر مختصر مدح افتخار ساجدین
ضو فشان ہے چرخ فلک مین جبتک کہ خورشید مبین
آب سے پایان یہ جبتک فرش ہے سطح زمین
صحبت جبتک عاشقونکا ہے انیس و ہمنشین
دلمین زاہد کے ہے جبتک شوق وصل حور عین
رند جبتک پیتے ہین جام شراب آتشین
کام جبتک لیتے ہین فرط تغافل سے حسین
دلمین شیعون کے رہے حب امیر المومنین
آشنا ہے سجدۂ خالق رہے سب کی جبین

زندہ نکلا جب کنوین سے آپ کا نور نظر
موت کی تاثیر بن غرق چاہ بابل ہوگئین

ہو گیا حاصل تمتک جبکہ فخر نوح سے
کشتیان عمر روان کی زیب ساحل ہوگئین

ایک پل جسمین نگاہ لطف مولا ہوگئی
جو مرادین دین و دنیا کی تھین حاصل ہوگئین

آسمان پر آپ کے جو آیا وقت بیکسی
زحمتین رستے کی وجہ حل مشکل ہوگئین

آپ کی الفت کے پرتو مین ہی یہ حسن اثر
حسرتین نقش و نگار کعبۂ دل ہوگئین

حسن رخ کو دیکھتے ہی جو ثنا گستر ہوا
اسکی آنکھین لب کلام اسد کی منزل ہوگئین

سنگریزے قدرت اعجاز سے موتی بنے
جو خدا نے دولتین دین نذر سائل ہوگئین

وقت نظارہ شعاعین آفتاب حسن کی
دیدۂ اہل محبت کو رگ دل ہوگئین

عصمت اجداد مولا کا دیا جب واسطہ
جسقدر تہمتین تھین یوسف پہ باطل ہوگئین

صبر حضرت کی حدیثون مین یہ ہی جذب و اثر
جتنے سن لین جو ہر آئینۂ دل ہوگئین

نطق تا پایا کلام اللہ ناطق کا اثر
جتنی باتین کین وہ تفسیر حائل ہوگئین

زندگی بھر جتنی سانسین لین خدا کی یاد مین
بنکے سطرین دفتر ایمان مین داخل ہوگئین

آپکے جد کی غدیر خم مین بزم آرائیان
دفتر دین مبین کو جزو کامل ہوگئین

آپ کے پوتے کی آمد پر ہوا حق کا یہ زور
ہستیان باطل کی شکل نقش باطل ہوگئین

خوب اے محشر ریاض منقبت مین سیر کی
لذتین جنت کی دنیا ہی مین حاصل ہوگئین

در ستائش حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

ترقیون پہ جہان مین نفاق کا ہے چلن
خواص خمسہ ہوے جاتے ہین بہم دشمن

جنھین سمجھتے تھے ہم رہبر رہ اُمید
زہے نصیب کہ آخر وہی ہوئے رہزن

مدار جن پہ کبھی لذّت حیات کا تھا
دکھا دی ان کی اعانت نے صورت مدفن

نگاہ لطف تھی جن کی ہمیشہ میری طرف
وہی ہین اب سحر و شام محو چشمک زن

وہی تھا میں کہ کبھی شام غم تھی صبح طرب
وہی ہون مین کہ سحر عید کی ہے شام محن

ہوا کی طرح شب و روز محو بربادی — کہین قرار ہے دم بھر نہ ہی کہین مسکن
خوشی کے نام سے گوش آشنا جو ہوتا ہون — حسام غم سے قلم ہوتی ہے مری گردن
جہان گو ہر مقصد اسکن آنکھون سی دیکھون — بھرا ہوا ہے در اشک یاس سے دامن
چمن چمن ہے خزان موسم بہار مجھے — برنگ خار کھٹکتا ہے آنکھ مین گلشن
رہ نظارۂ جانان مین ہر قدم غش ہون — ہر ایک گام پہ ہے لطف وادی ایمن
دکھاؤن گرم روی راہ مدعا مین اگر — جلا دے پاؤن میرے برق جنبش دامن
کبھی کلید در مدعا تھی میری زبان — قبول خاطر احباب تھا ہر ایک سخن
پسند تھا کبھی دل سے مذاق آزادی — نہ پائے بند مسرت نہ تھا اسیر محن
شراب عیش پیا کرتا تھا کبھی شب و روز — دماغ تھا کبھی اس آفتاب سے روشن
ہجوم ماہ جبینان مین زندگی کاٹی — کہ یادگار تھا مین بھی تہ سپہر کہن
کسی کا وعدہ کبھی راتون کو جگاتا تھا — کبھی رولاتا تھا شبنم سا کوئی عہد شکن
کسی کا ہاتھ گریبان تک پہونچتا تھا — کسی کے ہاتھون سے تنگ آگیا تھا پیراہن
کسی زمانے مین یادش بخیر یوسف دل — رہا اسیر بہت دن میان چاہ ذقن
شمیم زلف تھی ہمدم دماغ جانکی کبھی — چراغ رشک کبھی دل کی بزم تھی روشن
کسی کے تیر نگہ سے کبھی تھا دل زخمی — کسی کی نوک مژہ تھی جگر پہ نشتر زن
کبھی کسی سے یہ سنکر جنون ہوتا تھا — کہ آئی فصل بہاری چلی نسیم چمن
کبھی کسی کا یہ کہنا تھا دشمن ایمان — شراب پیلو کہ اٹھا ہے ابر توبہ شکن
کسی کا جھوم کے نشے مین لڑکھڑا جانا — سبب تھا لغزش ایمان و زہد کا دشمن
عدو بھی مجھ سے موافق تھے زور قسمت سے — ہما تھا میرے لئے سایۂ سپہر کہن
ہر ایک بزم مین تھا مین برنگ شمع امید — ہر اک مذاق سے قلب و دماغ تھے روشن
کبھی تھا مین خرد آموز وحشی الفت — کبھی جنون محبت سے عقل کا دشمن
کبھی خلیل تھا مین دلسے اہل کعبہ کا — کنشتیون کا ہوا خواہ تھا کبھی ہمہ تن
کسی مقام پہ جو پائے وصل کا ناصح — کبھی تھا خود میرے پہلو مین یار توبہ شکن

کبھی تھا شام سے تا صبح محو یاد خدا
کبھی تھا صبح سے تا شام دیر مین مسکن

برنگِ شمع کسی بزم مین تھا چرب زبان
بمصلحت کہین خاموش صورت الکن

کبھی طواف حرم مین تھا محو شکل خلیل
کبھی تھا سجدہ کن سنگ آستان وثن

کبھی تھا شور قیامت کے خوف سے لرزان
کبھی تھا صور کی آواز خود سرا شیون

کہین پہ تیغ زبان سے مؤید اسلام
کہین پہ منکر آیت کفر تھا ہمہ تن

کسی مقام پہ گلہاے نغمہ سنجی سے
لگاتا تھا مین ہر اک رنگ کے ہزار چمن

مشاعرون مین وہ پڑھتا تھا شعر درد انگیز
کہ جن سے روح فغانی بھی مائل شیون

قصیدہ خوان تھا کبھی مدح ائمہ مین
پسندِ خاطرِ ارباب علم و اہل سخن

قبولیت تھی خداداد نظم مین میری
مزا یہ تھا کہ نہ تھا نام کو بھی ناہرن

پھر آج ہوتی ہے تائید ناظم دو جہان
پھر آج جوش مین لکھتا ہون مدح شاہ زمن

امام خامس و دانندۂ علوم خدا
امیر کون و مکان ابن شاہ قلعہ شکن

شہا خدا نے وہ رتبہ دیا ہی جد کو تیرے
چراغ صبح ازل جن سے ہوگیا روشن

تری نگاہ کرم دوستو نپہ گوہر بار
تری نگاہ ستم دشمنو نپہ برق افگن

بلند ہو جو تری آتش ستم کا شرر
برنگ پنبہ جلے دل ہی دلمین چرخ کہن

خدا کی شان ہے انکے بزرگ جل علا
محمد است و علی فاطمہ حسین و حسن

خیال مطلع نو چاہیئے تجھے محتشم
درود پڑھنے لگین جس سے دوست اور دشمن

صریر کلک ارنی کا جواب ہو جائے
کلیم کو بھی غش آئے وہ مطلع روشن

بوقت دید جو رخ آپ کا ہو نور افگن
تو مردمک کی بنے چشم وادی ایمن

خدا نے آپ کے در کو دیا ہے وہ رتبہ
ادب سے خم ہے جہان انبیا کی بھی گردن

لحد مین حضرت یعقوب بھی درود پڑھین
جو سونگھ لین کہین بڑھکر شمیم پیراہن

جو اپنے ناخن تدبیر سے نہ سلجھائے
کبھی سلجھتی نہ خورشید خاوری کی کرن

جو انکا دوست ہے وہ دوست کردگار کا ہی
جو دشمن انکا ہے اللہ کا ہے وہ دشمن

سبک ان زمین کو ہے کوہ وقار سے انکے
انھین کی راے سے ہے گردش سپہر کہن

متاع دین کے لئے یون ہوئی تھی دنیا ترک
کہ گرد تک سے نہ واقف ہوا کبھی دامن

انھین کا قلب مبارک سخا کا مخزن ہے
انھین کا سینۂ اقدس عطا کا ہے معدن

پڑے جو پر تو عارض سیاہ طینت پر
فروغ مہ پہ ہنسی داغ لالۂ گلشن

عزیز دل ہو جو کم مایہ رحم سے انکے
گران بہا ہو خذف بھی برنگ لعل یمن

ولا کا ان کی جو ہو دلمین داغ بعد فنا
تو گنج قبر بنے رشک وادی ایمن

کبھی نگاہ عنایت ہو کور دل پہ اگر
جواب چشم حسینان ہو جوہر آہن

کبھی جو دیکھ لے انکی نگاہ تقوی کو
تو نشۂ چشم غزال ختن سے بھی ہو ہرن

شمیم حلقۂ گیسو سے انکے شرما کر
چھپی ہے تنگی نافہ مین بوے مشک ختن

حضور کے اسد غیض سے اگر بھاگے
جہان بھر مین نہ ممکن ہو شیر کو مامن

تھکے خیال جلو سے تصور جبریل
اگر ہو مائل سرعت حضور کا توسن

سبکروی پہ جو باندھے کمر دم شوخی
پڑے نہ گرد کے دامن مین نام کو بھی شکن

زبان سے ان کی اگر سن لے نعرۂ توحید
میان دیر اذان دے برہمن الکن

تو کھائین معجزہ داؤد کا حضور اگر
تو نرم موم کی صورت سے ہو دل آہن

جہان بھر ہو عدو تو بھی کچھ بنا نہ سکے
پناہ اسکو ملے آپ کے تہ دامن

گلیم فتح جو افتادہ طینتون کو اوڑھائین
تو سایۂ غنم ناتوان ہو شیر افگن

ہے آتش لب لعلین کے حسن کا یہ اثر
کہ جس سے خشک ہی خون دل عقیق یمن

زمانہ آپ کا وہ تھا زمانۂ عشرت خیز
نہ تھا بجز غم شبیر کوئی اور محن

نثار ہون مہ و خورشید شکل پروانہ
جہان پہ آپ کی شمع جمال ہو روشن

خدا کے فضل سے پایا ہے وہ قد موزون
لباس قدرت معبود کی ہے جسپہ پھبن

جمال رخ ہو اگر کحل دیدۂ میت
میان کنج لحد شمع طور ہو روشن

اجل نصیب ہو غربت مین انکا دست اگر
فرشتے آکے کرین بند و بست گور و کفن

زبان کلک یہ کہکر تھکی ہے اے محشر
کوئی بھی لکھ نہین سکتا مدیح شاہ زمن

کلام اپنا دعا پر تمام کرتا ہوں
شہا یہ ہدیہ میرا ہو قبول اہل سخن
فلک کی بگڑی ہی اتنی تو کام آ جائے
دیار ہند کو سمجھیں نہ دوست اپنا وطن

بدن سے نکلے دم نزع جبکہ جان حزین
ہر ایک کا نجف و کربلا میں ہو مدفن

قطعہ در مدح امام محمد باقر علیہ السلام

پیدا ہوا اسلام میں وہ طیب و طاہر
ہم صورت و ہمنام نبی نام ہے باقر
یہ مانا کہ ہم عقل کے پتلے سہی پھر بھی
ممکن ہی نہیں لکھ سکیں اوصاف و مفاخر
اقرار امامت کے لئے جی اٹھیں مردے
ٹھہرے کبھی دم بھر جو سوئے کہنہ مقابر
محبوب نہ کیونکر کہیے کہ کہے اسد اللہ
رفتار میں گفتار میں پیدا وہ مآثر
عالم میں رہے نام نہ پھر کفر کا باقی
دے حکم جو مابین نواہی و اوامر
ہم شکل علی علم لدنی کا ہے عالم
پوچھے جو کوئی کہہ دے یہ حالات خفا کر
جنت کی بہار اس کی نگاہوں پہ تصدق
قسمت سے ہوا رتبہ اقدس کا جو زائر
دنیا سے حقیقت میں جو اعجاز دکھائے
کلمہ پڑھیں اور ترک کریں سحر کو ساحر
جو قول ہے جو فعل ہے شایان امامت
اپنے جد و آبا کی طرح دین کا ناصر
موسیٰ بھی نظر کر کے جو دیکھیں نہیں ممکن
اک شان خدا ہے کہ ہیں پیکر کے مناظر
پہلی کو رجب کی یہ ملا پانچواں رہبر
کیوں پنجتن پاک کے بندے نہ ہوں شاکر

بیمار تھا صحت ہوئی محشر کو اسی سے
پھر مدح ائمہ کو سر بزم ہو حاضر

قطعہ

تو مبارک ہو کہ ہمنام پیمبر آیا
حضرت سید سجاد کا دلبر آیا
اہل باطن میں نئی عید ہوئی لے محشر
شش جہت میں ہوا غل پانچواں رہبر آیا

در مناقب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

بلند کیون نہو میرے سخن کا رتبہ و جاہ
کہ اپنے قول کا صادق ہون اور زبان ہی گواہ

ہر ایک بات مین نیرنگ حسن دلکش ہے
طبیعت اپنی حسینان دہر کی ہے نگاہ

جو میری فکر کی رفعت کو دیکھنا چاہے
بعید کیا ہے کہ گر جائے آسمان کی کلاہ

کبھی دکھاؤن جو روشن دلی کا آئینہ
نہ سوجھے شرم سے خورشید کو گریز کی راہ

جو میری طبع منور کا مہر طالع ہو
تو گھٹ کے نقطۂ فرضی ہو اوج چرخ پہ ماہ

طریق صبر سکھا دون جو عشق بازون کو
غم فراق سے پھر ہو کبھی نہ حال تباہ

زمین مملکت نظم کی ہو کیا وسعت
ہر ایک ذرہ یہان کا ہے رشک انجم و ماہ

نہین یہ ہاتھ مین قرطاس و خامہ و زبان
مگر ہین قبضۂ قدرت مین سب سفید و سیاہ

وہ خوشنوا ہون کہ گلزار مین جو نغمہ کرون
تو دل سے بلبل شیدا کے نکلے نالہ و آہ

گل معانی رنگین کھلے ہوئے ہین تمام
دوا کو بھی نہین ممکن میرے چمن مین گیاہ

مین ایسا چرب زبان ہون کہ گفتگو سے میری
ہمیشہ زندگی شمع بزم ہے کوتاہ

قدم جو معرکۂ جنگ مین رکھے میرا کلک
تو اپنی تیغ سے رستم کہے پناہ پناہ

میرے سواد قلم کا لگاؤن سرمہ اگر
تو رشک چشم مہ و مہر ہو بتون کی نگاہ

کبھی ہے شاہد معنی کو خود تلاش میری
کبھی ہے حسن مضامین نو کی مجھکو چاہ

اگر بلندئی مضمون کا لاؤن دل مین خیال
تو بات منہ سے نکلتے ہی لے فلک کی راہ

دہن نے قوت گفتار پائی ہے پر مراد
میری زبان کو طلاقت ملی ہے خاطر خواہ

جبین حور کا لکھون جو وصف تا بہ نذیر
بیاض نسخۂ تقویم جنان کا وقت پگاہ

کیا ہے دل کو لہو تون اثر کے لئے
بہشت دلون مین ہوئی ہے یہ شوق نالہ و آہ

کہون زبان سے جو دیر و حرم مین کلمۂ حق
تو بت پکار اوٹھین لا الہ الا اللہ

وہ خوش بیان ہون کہ ہر فقرہ گفتگو کا میری
بھلا دے یار جفا آشنا کو ظلم کی راہ

ہوا ہے مشق سے سحر کلام مین یہ اثر
کہ باندھ دیتا ہون پل بھر مین دلبرون کی نگاہ

ستم زدون کو خبر دون جو شادمانی کی
تو منھ سے قہقہہ بن بن کے نکلین نالہ و آہ

اگر ہو جرم محبت یہ مجکو حاجت عذر
تو کچھ نہ دوست کو سوجھے بغیر عفو گناہ

غم فراق کے قصے مین بھر دون درد اگر
تو سنکے لیلی و شیرین کا بھی ہو حال تباہ

حسین اپنے سر آنکھون پہ دین جگہ مجکو
مین لکھنے بیٹھون جو توصیف چشم و زلف سیاہ

ہر ایک بزم مین شیرین زبانیونسے میری
ہمیشہ دختر رز کو ہے مجھسے بات کی چاہ

اسی خیال سے منھ بھی نہین لگاتا ہون
نگاہ کر دے غیرا ورمین معاذ اللہ

اگر مین چاہون قیامت کی آئے سبکو ہنسی
اگر مین چاہون تو برپا ہو حشر نالہ و آہ

صریر کلک ہے شور نشور سے بڑھکر
جواب عرصۂ محشر ہے میری خلوتگاہ

چراغ داغ جگر لیکے ساتھ راتون کو
مرے خیال نے طے کی ہر ایک نظم کی راہ

خوشا نصیب نہ ہاتھ آئی منزل مقصد
ہر ایک کو ہوئی آخر مرے کلام کی چاہ

مبالغہ نہ تعلی نہ خودستائی ہے
کہ اپنے قول کا سچا ہون مین خدا آگاہ

بھلا شعار مرا راستی نہ کیونکر ہو
غلام حضرت صادق ہون مین جو کل کے ہین شاہ

سرور قلب علی وہی امام ششم
خدیو مصر جہان بادشاہ عرش پناہ

بیان عصمت مولا یہ ہے کہ کانون تک
کبھی نہ لائے ہوا بھی صدائے نام گناہ

جدھر اشارہ کرین آنکھ کا وہ تابع ہو
خدا نے کر دیا مختار کل سفید و سیاہ

مثال آئینہ کرتی ہے صاف کفر کا زنگ
دم جہاد جب اڑتی ہے انکی گرد سپاہ

ہر ایک کو باعث تذلیل انحراف انکا
ہر ایک کو انکی غلامی دلیل عزت و جاہ

جمال خط جبین آپ کا جو دیکھے کوئی
بنے عمود سحر و مہر او سکا مد نگاہ

سکندری جو دکھائے روش مین انکا فرس
تو گرد سم سے نہو چشم مور جہ آگاہ

چراغ راہ ہدایت ہین انکے نقش قدم
کہ جنکے نور سے آتے ہین راہ پر گمراہ

دم جہاد دکھائے جو صولت ان کی سپاہ
عدم مین روح سلیمان کہے پناہ پناہ

جمال رخ کے نظارے سے جسکو ہو پرہیز
یقین ہے اسکی نگاہ مین ہو جہان سیاہ

جوان کا مہر شفاعت ہو ہمیشہ جلوہ فگن
تو آئینہ بنے حسن عمل کا فرد گناہ

زمین پہ آپ کا نقش قدم اگر دیکھین
خلیل و حضرت موسیٰ کی ہو زیارت گاہ

بیان حسن مین شرمندہ ہے رخ مضمون
یہ آفتاب جمال اور عزیز مصر تھے ماہ

اگر ہو سایہ فگن نور ان کے عرفان کا
بتان دیر و حرم کے ہون قلب حق آگاہ

جوان کے زہد کا نظارہ چشم دل سے کرے
تو پھر کے کفر سے بوجہل ڈھونڈی دین کی راہ

یہ انکے طول فضائل کا مختصر ہے بیان
کہ جس سے قصہ ازل اور ابد کا بھی کوتاہ

دم ازل جو نہ انکی جبین کا کرتے طواف
ستارہ طالع خورشید و مہ کا رہتا سیاہ

بغیر ان کی تولا کے سن رکھو او غافل
عبث زبان پہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

پُر نور جوش مین محشر پہ ہو وہ مطلع نو
درود پڑھنے لگین جسکو سن کے حق آگاہ

جہان ہجوم ملک سے ہوا کو بھی نہین راہ
وہ رشک عرش برین ہے حضور کی درگاہ

سخاوت ایسی اگر طبع جوش پر آئے
گدا کو بخشدین فرط کرم سے رتبہ شاہ

عدو کو انکے فضائے جہان ہے تنگی قبر
جو اونکا دوست ہے اوسکو لحد ہی راحت گاہ

کوئی جو روضۂ اقدس پہ جائے قسمت سے
ابد تک اوسکو نہو قصر باغ خلد کی چاہ

چلے جو صرصر قہر و غضب سوئے رفعت
فلک ہوا بر تنک کی طرح ہوا مین تباہ

اگر جلائین دم عیسوی سے کافر کو
تو زندہ ہو کے کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

چلے جو انکے چمن کی ہوائے لطف آمیز
گل مراد اوگے ہر زمین پہ جائے گیاہ

اگر مسافر لاغر پہ ہو مدد ان کی
قدم سے اوسکے لپٹ جائے بڑھکے منزلگاہ

اشارا اوسکے گنا ہو نہ آگے حورین ہون
حضور حشر کے دن جسکے ہون شفاعت خواہ

ہر اک کو اُس سے تنفر ہو صورت شیطان
زرا بھی انکے مودت سے جو کرے اکراہ

مراتب اسکے کوئی سمجھے کیا سوائے خدا
کہ جسکے جد ہین نبی و علی ولی اللہ

بلا وہ رکن ہدایت انھین چھٹا فرزند
جہان بھر کا ابد تک ہے جو کہ پشت و پناہ

نبی کی دید کا وہ اشتیاق ہو دل بین
کہ مدتون سے ہین عیسیٰ و خضر چشم براہ

دعا کے ساتھ ہی دل ہین اگر ہویدا انکی — جہان بھر کی مرادین بر آئین خاطر خواہ
زمانہ آپ کا ممنون فیض ہے مولا — خدا کے واسطے اس سمت بھی کرم کی نگاہ
جہان آنکھو نمین تیرہ ہے رنج دنیا سے — مثال شام لحد کے ہے میرا روز سیاہ
مسرتون کا ہو کس شکل سے گذر مجھ تک — فلک سا سنگ گران بار جبکہ روکے راہ
امید وار ہے محشر کہ جلد لیجیے خبر — تباہ باد خزان کی طرح ہو حال تباہ

برنگ غنچۂ جنت ہو مجھکو دل جمعی
نہ نکلے صورت بلبل بھی منھ سے نالہ و آہ

پیمانہ گردانی ساقی خامہ بہ میخانۂ مدح ہادی ہفتم امام موسی کاظم علیہ السلام

رند آزاد ہون مشرب ہی میرا لطف عمیم — خواہش جاہ نہ ہے آرزوئے ہفت اقلیم
ہفت قلزم بھی اگر مے کے مرے ہاتھ آئین — سب کو رندان الوالعزم پہ کردون تقسیم
ہفت گنجینہ مرے فخر کی شاہی پہ نثار — جام و خشت خم مے ہین میری تخت و دیہیم
ہفت خط میرے خط جام کے ہین حلقہ بگوش — جام وہ جسکی ہے جمشید پہ واجب تعظیم
صدقے ہین ہفت فلک دور پہ اس ساغر کے — بلکہ خجلت سے مہ و مہر بھی ہین شرم کی میم
ہفت اندام میں مفلوج کے دورہ کری خون — پی لے گر اس مے سرجوش کا قطرہ وہ سقیم
رد کش ہفت جنان وانکے ہو شعلونکی بہار — ہفت دوزخ تک اگر جائے میرے مے کی شمیم
ہفت اختر ہین یہان پنبۂ مینا کی جگہ — میرے شیشو نپہ فدا ہے دل اہل تنجیم
ہفت اورنگ ہین اس مے کی ضیا سی حیران — دردسے اوسکے تجمل ہفت زمین کے زر و سیم
مختلف طرز سے اس مے کی جو تعریف لکھی — دفتۂ عقل نے کی ہفت قلم کی تقسیم
ہفت رنگ اس مے خوناب کی رنگت سی ہین گرد — پرعرق شرم سے ہے روئے گل باغ نعیم
نشہ مین اسکے جو رستم کرے شیرانہ غرلو — ہفتخوان وادی ایمن ہو رہے کوئی نہ بیم
وہ مے صاف جلا بخش جو ہو درد اُس کا — رد کش مہر بنے آئینۂ طبع سلیم

سب پہ روشن ہی میرے جام کا اوج ای زاہد — مہر ہر شام کو جھکتا ہے برائے تعظیم
چشمِ عرفان سے جو دیکھین مرے ساغر کی ضیا — کیا عجب ہاتھ اٹھا لین ید بیضی سے کلیم
اس مے ناب کی خوشبو سے اگر بس جائے — وصل گلہائے چمن سے ہو خفا باد نسیم
جوہر اس مے کا اگر اوڑکے ہوا سے بنے ابر — حشر تک برسے زمانے مین زلال تسنیم
نشہ مین اسکے جو ہو بلبل دل نغمہ سرا — سنکے طوطی کا ہو دل شکل دل بستہ دو نیم
چشم بد دور یہ عشرت ہی مرے ساغر کی — شیشے میخانے مین جھکتے ہین برائے تعظیم
پی لے اس مے کو جو معشوق تغافل طینت — موہو یا داو سے آجائے ہر اک عہد قدیم
سطح دریا پہ جو ہو عکس فگن یہ صہبا — لعل شب تاب صدف مین ہو ہر اک در یتیم
اسطرح کی ہے گران قدر یہ مے جسکے لئے — شاہ بھی رہن کرین عزت تخت و دیہیم
اسکے ہر جرعے مین ہے وہ اثر عقل آموز — طفل نادان کو بناتا ہے جو فرتوت و فہیم
عشق کی گرمی بازار ہے اسکے دم سے — حسن کو ہوتے ہین لاکھون ہی کرشمے تعلیم
نشے سے اسکے ہے کافور بلائے شب ہجر — دل عشاق مین رہتی نہین کچھ دہشت و بیم
پیشوا کفر کے بطلان کا مانا ہے اسے — مقتدا دین کا اسے سبنے کیا ہے تسلیم
جان عشاق بچا لیتا ہے تنہائی مین — بزم خوبان جہان کا ہی انیس اور ندیم
قدرتی اسکے سیہ مست نے پایا ہی یہ اوج — کہ گھٹا چرخ پہ اوٹھتی ہے برائے تعظیم
باغ مین شیشہ جو اس پھول سی مے کا کھلجائے — ڈالدے جان تن مردۂ بلبل مین شمیم
اُسنے وہ بیخود و سرمست بنایا ہے مجھے — ہوش رفتہ کی طرح دل سے اوڑا خوف جحیم
رات دن شغل ہے آزادی و مدہوشی کا — مدتون خنجر تقوی سے رہا قلب دو نیم
نہ حرم سے کوئی مطلب نہ غرض دیر سے کچھ — اوسطرف جاتا ہون لیجائے جدھر طبع سلیم
واسطہ شیخ سے مجکو نہ برہمن سے غرض — حیف اس عقل پہ دشمن کو بناؤن جو ندیم
سر پہ دستار نہ ماتھے پہ نشان صندل — دور ہی سے میری اس دردسری کو تسلیم
شیوۂ ہرزہ درائی سے غرض کیون رکھون — ہے نظر میری سوئے عفو خداوند کریم
فخر یہ ہے کہ ہون ہمنام امام ہفتم — نار و جنت کے جو ہین حکم آلہی سے قسیم

شاہ کاظم ہمہ تن نور خداوند کریم
مثل جنکا کہ ہوا دور خدائی مین عدیم

طفل الکن کو جو دین سبع مثانی کا سبق
ہفت منزل کی ہوا اک دم مین قراءت تعلیم

گلشن عفو مین اسکے ہوا گر آسکے خنک
ہفت دوزخ کو بجھا دے اثر باد نسیم

بہر تسخیر جہان آپ جو فرمائین قیام
اولا روح سلیمان پہ ہو واجب تنظیم

آپکے عکس رخ صاف کا پھر کون ہے مثل
جب نہو مشت نمونہ ید بیضائے کلیم

زور اعجاز جو ظاہر کرے شان نبوی
اک اشارہ مین فلک مثل قمر کے ہو دو نیم

غیر ممکن کو صلاحیت امکان دین اگر
جوہر فرد بھی لاکھ جگہہ ہو تقسیم

آپ کا رعب جو شاہون کو دکھائے جرأت
یون ہو لرزان کہ گرے خاک پہ سر سے دیہیم

جمع اضداد کا دے حکم اگر عدل حضور
شعلۂ شمع نہان ہو تہ دامان نسیم

رسم کہنہ مین اگر طبع سے جدت بخشین
ہوا بھی مثل ازل سلسلۂ عہد قدیم

آپکے حکم سے جاری ہو اگر حکم اجل
دل عشاق کرین تیر فنا پر تقدیم

آپکے گوہر دندان کا اگر عکس پڑے
نور پر عقد ثریا کے بنے درّ یتیم

آپکے نور کی ممکن ہو زیارت جو کہین
کیا عجب پھر ارنی کہہ نہ سکین منہ سے کلیم

چارہ سازی پہ ہو آمادہ اگر لطف کریم
تو صدا لے پر عنقا کو سنے گوش صمیم

مخزن جملہ فنون آپ کا قلب روشن
معدن جملہ علوم آئینۂ طبع سلیم

آستان در حضرت کا اگر دیکھ لے اوج
صورت چرخ پئے بوسہ جھکے عرش عظیم

سخت طینت کو سبکر دے جو دلوائین ہوا
سنگ خارا مین چبھے نشتر موج نسیم

اک نظر آپکو دیکھے تو ہو پھر سے زندہ
کھنچ کے آنکھون مین اگر آ گئی ہو روح سقیم

آپکے مہر شفاعت کی یہ ادنا ہے ضیا
ورق نور بنا نامۂ اعمال ذمیم

جنگ مین مائل رفعت ہو جو شمشیر غضب
اوج گردون پہ اسد صورت جوزا ہو دو نیم

باغ عالم کو اگر حکم ہو شادابی کا
ہر طرف بند کرے راہ ہوا فرط شمیم

دین سبک خیز کو پھر دے یہ اگر فتح و ظفر
موجۂ صرصر کو پامال کرے موج نسیم

اوسکے عرفان و شرف پر ہو ملائک کو بھی فخر
کر دین انسان کو جو اسرار حقیقت تعلیم

پیروی اپنے بزرگون کی سخاوت مین یہ کی
جان تک نذر خدا کر دی زہے نفس کریم

آپ کے رتبۂ عالی کو نہ سمجھا کوئی
حق سمجھنے کا جو سمجھا تو خداوند علیم

ختم کر مدح کو مختصر کہ ادب کا ہے مقام
تو کہان اور کہان خسرو تخت و دیہیم

ہاتھ اوٹھا پھر دعا آنکھون مین آنسو بھر کر
آمین آمین کی صدائین وہ ہلا عرش عظیم

ہفت دوزخ کی شرارون مین لپک ہی جبتک
پھولو نمین ہفت جنان کے رہے جبتک شمیم

اے خدا انکے عدو کو ہو جہنم ہی نصیب
وقفِ احباب یہ ہو سیر گلستان نعیم

در منقبت سلطان خراسان امام الانس والجان حضرت موسیٰ الرضا علیہ السلام

الفت مین فنا اوسکے لئے عین بقا ہی
جو راہرو جادۂ تسلیم و رضا ہی

یون جلد چلے منزل مقصود کی جانب
کوسون ہی رہے پیچھے اگر ساتھ قضا ہی

صحرا کی حقیقت ہو نہ دریا کی حقیقت
ٹھہرے وہین جو سرحد دنیائے وفا ہی

عشاق کے جذبات پہ مخفی نہین رہتا
کلک ید قدرت نے جو قسمت مین لکھا ہی

سرمایۂ عشرت ہوا ہر قطرہ لہو کا
ہنستے ہین گلے پر جو روان تیغ جفا ہی

جنبش ہو زمانے کو جھپکتی نہین آنکھین
یون پیش نظر دوست کا نقش کف پا ہی

بکھرے ہوے سینے پہ گل زخم محبت
ہر سانس مین گویا اثر باد صبا ہی

وہ نقش جو مستغنیٔ احساس حوادث
وہ دل کہ مخالف جسے دنیا کی ہوا ہی

مرنے کو حیات ابدی جاننے والے
ٹوکے جو کوئی کہدین یہ جینے کا مزا ہی

وہ جذر و مد شوق کا بہتا ہوا دریا
یون کہئے کہ اٹھتی ہوئی ساون کی گھٹا ہی

اللہ ری خوشی دل کسی کوچہ مین نہ چھوڑا
پروا نہین آئینہ سر راہ پڑا ہی

[illegible]
ہر چند شب ہجر قیامت کی بلا ہی

وہ مشق فغان جس سے پسینہ نہین آتا | مانا کہ ہر اک سانس مین دل ڈوب رہا ہی
حیرتکدۂ عشق مین یون بیٹھنے والے | تصویر کے مانند نہ حس ہے نہ صدا ہی
قسمت پہ توکل جو بڑھے عشق کا آزار | اور مطمئن ایسے نہ دوا ہے نہ دعا ہی
آئے ہین بہت زلزلے دنیائے سکون مین | نام اہل محبت کا تڑپنے سے ہوا ہی
خلوتکدۂ عشق سے باہر نہین جاتے | جینے کا مزا ہے نہین مرنے کا مزا ہی
اورنگ حکومت کو بھی ٹھوکر نہ لگائی | یہ قدرت امکان شہنشاہ رضا ہی
وہ تارک دنیا صفت حیدر صفدر | جسکے لئے مہمل اثر حرص و ہوا ہی
وہ صابر و شاکر وہ شہید رہ معبود | ظاہر کی فنا جسکے لئے عین بقا ہی
خضر رہ دین دوستون کو جسکا اشارہ | مانند ید اللہ کے جو راہنما ہی
وہ خلق کہ دل سینے مین مانند محمدؐ | وہ رعب کہ جو دیکھے کہے شیر خدا ہی
وہ جلوہ نصیری بھی پڑھے کلمہ جو دیکھے | وہ حسن کہ تصویر حبیب دوسرا ہی
فرزند امام دوجہان موسی کاظم | ہمنام علی زیب دہ عرش علا ہی
میراث مین نوپشتون کی پائے ہوے شاہی | مشہور زمانے مین غریب الغربا ہی
رگ رگ مین بھرا زور علی خون کے بدلے | کیونکر نہ کہین ہم کہ معین الضعفا ہی
مانند بزرگون کے عطا پاش و خطاپوش | فریاد رس امت بہر روز جزا ہی
اسلامیون مین قدرت ادراک اگر ہو | ایمان پکارے یہ امام دوسرا ہی
ایمان کی کہتا ہون مین اے شاہ دوعالم | کچھ بھی نہین دنیا مین فقط تو بخدا ہی
اللہ کا گھر کعبۂ دل کہتے ہین جسکو | اے خسرو عالم وہ ترا دار قضا ہی
خورشید ہو جس شکل سے دور فلکی مین | دربار مین ماموں کے یون جلوہ نما ہی
محشر سر محفل ہو کوئی مطلع مقبول | مداحون کے دفتر مین اگر نام لکھا ہی

اے شاہ ترا فیض و کرم شان خدا ہی
اک رمز فنا دوسرا تشریح بقا ہی

سب چھوٹے بڑے ہین ترے کنبے کی مساوی | تو بھی وہ ہی جیسا کہ نصیری کا خدا ہی

مظہر ترے جلوے مین ہین انوار الٰہی
کل ملک خراسان صفت طور ہوا ہے

جذبات نظارہ مین خدائی اُمنڈ آئی
سو جان سے ایک ایک کو دعوای وفا ہے

ٹھٹکے ہوے جیسے مہ کامل کو ستارے
یون گرد عماری کے ہجوم علما ہے

تشریف تری ملک نشاپور مین شاہا
یون تھی مہ و خورشید کا دل جیسے فدا ہے

شبنم کو کشش جیسے کہ ہو جانب خورشید
اس شکل سے ہمراہ گروہ اُمرا ہے

معصوم کے دیدار کی اللہ ری حسرت
جو ہے وہ نشکار دل پر شوق ہوا ہے

ارمان یہ ہے پردہ عماری کا الٹ جائے
پروا ہی نہین حسن اگر ہوشربا ہے

دیکھے تو کوئی جلوۂ قدرت کا کرشمہ
ہر اک کی نظر اپنی طرف کھینچ رہا ہے

ارباب نظر شوق سے یون کہتے ہین باہم
ہشیار کہ یہ برق تجلی کی ادا ہے

اک شور ہوا پردہ اُٹھے اے شہ عالم
اب شوق مین دیدار کے جو چشم ہے وا ہے

حد سے بڑھا مشتاقون کا جسوقت کہ اصرار
بس پردہ اُٹھا حسن سے اک حشر بپا ہے

چار آنکھین ہوئین شور اٹھا صل علی کا
سمجھے کہ بلا شبہ یہ محبوب خدا ہے

کی عرض اکابر نے یہ بڑھ بڑھ کے ادب سے
حقا کہ مسلمانون کا تو راہنما ہے

ارشاد ہو مولا وہ حدیث اپنی زبان سے
جس سے کہ رخ شاہد ایمان کی جلا ہے

جنبان ہوئی یون موج زبان بحر سخن مین
مین نے یہ مسلسل جد و آبا سے سُنا ہے

گویا ہوا جسوقت کلام اللہ ناطق
عنوان سخن دفتر اسرار کشا ہے

فرمودۂ معبود کی دیتا ہون بشارت
جبریل نے جو کچھ کہ محمدؐ سے کہا ہے

توحید کے کلمے کو مرا حصن سمجھ لو
جو آیا یہان امن عذاب اُسکو ہوا ہے

لو ختم ہوا موعظۂ نہر ہدایت
مرکب صفت ابر کرم آگے بڑھا ہے

یہ موعظہ تھا یا کہ تھا اک آیۂ غیبی
سونے سے سر دفتر دین نے لکھا ہے

جاتی تھی سواری کہ اٹھا پردہ مکرر
دیکھو جسے وہ پھر ہمہ تن گوش ہوا ہے

پھر زیر و زبر جنبش لب سے ہوئی دنیا
دل کیون نہ کھچے افصح عالم کی صدا ہے

فرمایا کہ کچھ شرط و شروط اور ہین منضم
بس ہم ہین شروط اوسکے یہ فرمان خدا ہے

تو آگے بڑھی خسروِ ایمان کی سواری
ہر نقشِ قدم مثلِ دلِ اہلِ صفا ہے

پیچھے چھٹا یون مجمعِ اربابِ حقیقت
دلِ محوِ ولا اور زبان محوِ ثنا ہے

پلٹین تو بہت شوق پلٹنے نہین دیتا
دیکھو جسے تا حدِ نظر دیکھ رہا ہے

آسان نہین جلوۂ قدرت کا نظارہ
اک خاص اثر شکل سے آئینہ ہوا ہے

لاکھون مین ہزارون مین کوئی پوچھے تو کہدون
مولا مرے تو مثلِ علی عقدہ کشا ہے

کس طرح خدائی کو وہ بندہ نہ بنالے
جس شخص کا جد قومِ نصیری کا خدا ہے

محشر کی طرف اک نگہِ لطف ہو مولا
آنکھون سے خراسان بھی دیکھے یہ دعا ہے

راضی برضا

اے دوست رحم کر تو یا مائلِ جفا ہو
راضی ہین ہم اُسی مین جسمین تری رضا ہو

شہرگ ہو زیرِ خنجر اور منھ پہ نام تیرا
مقصود یہ وفا کا کچھ ہم سے حق ادا ہو

سودائے عاشقی مین ممکن محال ٹھہرے
جذباتِ باطنی سے ہر سانس معجزا ہو

مشقِ خیالِ جانان شامِ فراق بہتر
فرصت کا ہے زمانہ کیا جانے پھر کہ کیا ہو

تصویرِ حال بنکر ہی لطفِ زندگانی
زردی عیان ہو رخ سے دل دردآشنا ہو

مانندِ شمع و شعلہ اظہارِ حال کیجیے
بنجائے جبکہ دم پر نالہ بھی بے صدا ہو

تکلیفِ نزع سے جب ہونٹون پہ جان آئے
نوکِ زبان پہ نامِ شاہنشہِ رضا ہو

سرمایۂ زندگی کا ایک اک نفس پہ صدقے
دنیا ہوا اور ایسا ہادی و رہنما ہو

کلکِ خیالِ ایمان نقش اُسکا کیا بنائے
سیرت کا جو محمدؐ صورت کا مرتضےٰ ہو

تیغِ سخا جو کھینچے یہ جانشینِ حیدر
تشریحِ لافتا ہو تفسیرِ انما ہو

اے ہمشبیہِ حیدر قربان حسن صورت
دیکھے اگر نصیری سو جان سے فدا ہو

آدم سے تا بہ آدم تم پیشرو تھے سب کے
آدم سے تا بہ عیسیٰ تم سب کے مقتدا ہو

عقدِ نماز باندھو مولا جو تم حرم مین
اصنام کی زبان پر شورِ خدا خدا ہو

بالین پہ تم جو آؤ دارو سے درد لیکر
طبعِ مریضِ غم کو خود ہی مرض شفا ہو

مالکِ خدا تمھارا ہم سب تمھارے بندے
پایا دلون پہ قبضہ تم ایسے بادشا ہو

خدمت مین جو تمھاری دم بھر کو بیٹھ جائے
ایمان اوسکا گویا تسلیم اور رضا ہو

وہ شہر قم مین آنا وہ حسن رُخ کا جلوہ
وہ سبکا بڑھ کے کہنا تم دلکا مدعا ہو

شیدا تمھارا پہونچا یہ کہہ کے سوئے جنت
اِس عشق مین خدایا جو ہے وہ مبتلا ہو

پائی لحد مین راحت تو دل پکار اُٹھا
باز آئے زندگی سے ایسی اگر قضا ہو

اہلِ زبان ہو محشر جسکے کبھی نہ رہنا
مدحِ رضا کرو تم دعبل کا مرتبا ہو

ریاضِ رضا

برشکال آئی اُٹھا جھوم کے گردون پہ سحاب
ساقیا یہ تپش برق ہے یا موجِ شراب

جذبِ گیتی کے ہوئی نذرِ متاعِ گردون
قطرے ہین دامن سبزہ پہ کہ دُرِّ نایاب

کیون نہو حسن خدا ساز پہ شیدا بلبل
غنچہ دوست کی تصویر ہو گلشن مین گلاب

فصلِ گل شکل زلیخا مین جو ہے آئی ہوئی
چمنستان جہان کا ہوا پھر عہد شباب

رنگ ہے پتیون پر خون تمنا کی طرح
بنگیا ہر گلِ تازہ دلِ عاشق کا جواب

قوت نامیہ اشجار مین یون مضمر ہے
جیسے معشوق کا ایامِ جوانی مین حجاب

کر گئی آنکھ سے محبوب کے سونے کی ادا
سبزے کو آ گیا اس حسن سے گلزار مین خواب

سازِ قدرت نے بھرا قوت امکان سے اثر
کس مین یہ تاب جو دے نغمۂ بلبل کا جواب

وسعتِ دامن طغیان کا ہو کیا اندازہ
اپنا سرمایہ دیئے دیتے ہین دریا کو سحاب

کھلے دیوانے مگر اسکی خبر کچھ بھی نہین
لیے جاتا ہے کہان آج دلِ خانہ خراب

یہ کرامت ہے جنون کی کہ ہے اعجازِ بہار
خود بخود کھل گئے زندان کے جو مسدود تھے باب

دیکھنے والے یہ کہہ اُٹھتے ہین توبہ توبہ
جو ہوا جوش مین دامان دگر یبان پہ نقاب

گرمئ عارضِ گل کرتی ہے کارِ خورشید
قطرے شبنم کے اڑے بنتے ہین شکل سیماب

بے خبر چلتی ہے گلزار مین یون بادِ صبا
کھینچ لیتے ہین [illegible] کی تصویر شباب

[illegible] آ گیا [illegible] فلک شور [illegible]
[illegible] گل کے تصدق مین کھلی راہ ثواب

کثرتِ گل کی نمو سے ہے یہ ادنیٰ تشریح
آسمان کر نہ سکا سبحۂ انجم پہ حساب

قدرتاً نکلے ہین یون پھول پئے زیب چمن
بزم مین جیسے ہو آئینے کا آئینہ جواب

دل کے دل آرہے ہین جھوم کے کالے بادل
تہ بہ تہ بن رہے ہین اُٹھ کے بخارات سحاب

سیر کو قافلہ در قافلہ نکلے معشوق
کوئی مدہوش جوانی کوئی مستِ مئے ناب

کرلیا آتے ہی دورِ چمنستان اپنا
پڑ گئے جھولے درختون مین چھڑا چنگ و رباب

پھول کھل کر ہمہ تن گوش برآواز ہوئے
عندلیبون نے دیا نغمے کے پردے مین جواب

گونج اُٹھے در و دیوار قیامت آئی
اہلِ دل ہو گئے افراطِ اثر سے سیماب

فیض موسم سے خدائی ہوئی محوِ آرام
مگر انگور ہے مثلِ دلِ عاشق بیتاب

جرم مین قتل رضا کے ہوا اس شکل سے مسخ
جوش کھا کر ہمہ تن بن گیا گندیدہ شراب

پینے والا ہو کہ جس کا ہو پلانے والا
حشر تک دونو کی تقدیر مین ہے سخت عذاب

جانشین ساقیِ کوثر کا ہے مولا میرا
سرد ہو جسکے مئے عشق سے دوزخ کا عقاب

خسروِ مملکتِ طوس امامِ ہشتم
مل گیا عالمِ فطرت مین علی جسکو خطاب

صوری و معنوی اوصاف علی آپ مین ہین
کیون نہ جبریل کو تعلیم کرین درس صواب

آپ کے جد ہین زمانے مین درِ شہرِ علوم
آپ بھی کھولین اشارون مین نہ کیون علم کے باب

معجزہ ساقیِ کوثر کا اگر دکھلائین
سرحد طوس مین آجائے تو سرکہ ہو شراب

قلبِ ماہیتِ اشیا پہ وہ قدرت حاصل
سنگریزے پئے سائل ہوئے دُرِّ خوش آب

طوس مین لائے جو تشریف امامِ ضامن
جذبِ ایمان سے خدائی ہوئی ہمراہِ رکاب

جلوۂ حسن کے نظارے کا اللہ رے جوش
مہر کی شکل سے سینے مین ہوئے دل بیتاب

المدد المدد اے شاہِ رضا حاکمِ طوس
پھر ہین شوق مین جذباتِ دلِ خانہ خراب

اپنے روضے پہ بمع ناصرِ ملت مجکو
جلد بلوائیے اب روحِ روان ہے بیتاب

گرم بازاریِ خورشید عنایت ہو اگر
اُڑ کے پل بھر مین پہونچ جاؤن مثالِ سیماب

وہین سائل کی طرح در پہ دعائین مانگون
اہلِ دنیا کے ضرر سے رہین محفوظ جناب

ساتھ مامون کے محشور ہون اعدا یا رب
رہین ہمراہ رضا باغِ جنان مین احباب

کار انگور وہ خمخانۂ عالم مین کرین
یہ پئین دستِ یداللہ سے کوثر کی شراب

رُباعی

سحبان ہون مین نہ رشکِ حسان ہون مین
دعوی کرون کیونکر کہ سخندان ہون مین
دعبل سے سخن کی داد لونگا محشر
مداحِ شہنشاہ خراسان ہون مین

مدحِ امام عصر روحی لہ الفداء

آگئی سر پر سپیدی ہوشیار اے روسیاہ
چھوڑ دے جہلِ جوانی چاہیے شرمِ گناہ

یہ شکست رنگ رُخ ہی وجہِ پیغامِ اجل
سر کا جھک جانا دکھاتا ہی تجھے مدفن کی راہ

ہوگیا بے نور و بے رونق چراغِ عمر یون
جس طرح آخر مہینے مین قریبِ صبح ماہ

روح کو بجلی سمجھ لینا کہ آئی اور گئی
منقضی ہو جائے گا دم بھر مین وقتِ انتباہ

اور اعضا نے کیا جو کچھ اب اسکا ذکر کیا
وقت آخر ہے لبون کو کر دے توبہ کا گواہ

ضعف کی شدت سے تن جھک کر ہوا شکلِ ہلال
او تہی مغز اب تو دل سے دور کر دنیا کی چاہ

پیرویِ نفسِ امارہ کی آخر حد بھی ہے
اس جنون مین کر دیا سرمایۂ دین کو تباہ

عشقِ دنیا مین زمین گیری ہی اصلِ مدعا
گو بظاہر ضعف سے گر گر کے تو چلتا ہی راہ

سوزِ الفت سے بُتانِ دہر کے کیا گل گیا
تن گھلا یا کیون نہ عشقِ کبریا مین شکلِ کاہ

کعبۂ مقصود کی جانب چلا آ بے خطر
ترک کر بند فکرِ راہِ دیر و خانقاہ

کل یہی سر اور ہونگی رہروون کی ٹھوکرین
جسپہ کج رکھی ہی تو نے آج نخوت سے کلاہ

یہ جواہر تیرگیِ قبر کھو سکتے نہین
جو کہ ہین ملبوس مین تابندہ شکلِ مہر و ماہ

یہ تجلی جو کہ ہے بزمِ طرب انگیز مین
صبح ہوتے ہی دکھاویگی تجھے روزِ سیاہ

پہلوے دلدار مین سونے کی اللہ ری خوشی
حشر تک کے واسطے بھولا عدم کی خوابگاہ

ہوش کی صورت اُڑا دل سے خیالِ مرونہی
بادۂ عشرت سے یون بیخود ہی خالق کی پناہ

پردے آنکھون پر پڑے ہین راحت و آرام کے
کیا نہین درپیش تجکو ایکدن مشکل کی راہ

شانۂ و آئینہ رکھدے ہاتھ سے او خود نما
غرقِ بحرِ شرم کر دے گی تجھے زینت کی چاہ

شاہدِ حالِ حقیقت پر بھی زیبا ہے نظر
نذرِ دیدارِ حسینان ہو چکا نورِ نگاہ

بازآ شغلِ شکست توبہ سے او کہنہ مشق
کبتک آخر بزمِ دنیا مین یہ تجدیدِ گناہ

آفتابِ جام کی طلعت نہ کام آئیگی کچھ
بند آنکھین ہوتے ہی تربت بنے کی خوابگاہ

عقل کے ناخن لے او دلدادہ گیسوے دوست
بال سے باریک طی کرنی ہے آخر کوئی راہ

ابرِ تیرہ ہین بجاے شکر مینوشی کا شغل
دیکھ ناحق نامۂ اعمال کرتا ہی سیاہ

وصلتِ معشوق سے امیدِ دلجمعی نہ کر
ورنہ یہ سودا عدم مین تجکو کر دیگا تباہ

دل کا بندہ ہو کے جینا تیرے کس کام آئیگا
آستانِ یار پر سجدہ نہ کر شام و پگاہ

شاہدِ حسنِ عمل کے وصل کی تدبیر کر
بالشِ زانوے جانان کو نہ جان آرامگاہ

تلخیِ مے سے ہے تو جویانِ شیرینیِ عیش
عقلمندون نے کہا ہی اسکو بے لذت گناہ

جنسِ اعمالِ حسن کچھ پاس ہی او تنگدست
لے چلا کیا نذر دینے کو حضورِ بادشاہ

خلعتِ تقوی سے اُس تن کو چھپانا چاہیئے
سر سے پا تک جسپہ ہین بے انتہا داغِ گناہ

اپنے دل مین دے غمِ عشقِ حقیقی کو جگہ
ڈھونڈھتا ہے آسمان افگن اگر تاثیرِ آہ

میرے ساتھ آ محفلِ تقوی مین تجکو لیچلون
ترک کر گر نفسِ امارہ دکھاے کوئی راہ

کون محفل جس کا ہے سردار ہادیٔ نہم
جو ہوا موسی رضاؑ کے بعد عالم بھر کا شاہ

زیبِ اورنگِ امامت بانیٔ جود و سخا
قیصرِ تاجِ ریاست خسروِ گیتی پناہ

بسکہ ہمنامِ محمدؐ تھے خدا کے فضل سے
ہر زبان پر ان کے صدقے مین تھا شورِ لاالہ

قلزمِ عفو و کرم مین اتنا تھا جوش و خروش
آبِ رحمت سے تھا مملو جو زمانے مین تھا چاہ

وقتِ نظارہ اگر ہو ضوفگن قصرِ رفیع
اشک کی صورت نشیمن سے گرے مرغِ نگاہ

عدل انکا ساکنانِ ارض سے کیا ہو بیان
جنکے در پر آسمان والون کو ملتی ہی پناہ

وہ نہیبِ عدل ہی حاضر ہون بہرِ داد اگر
ایک ہی حالت مین ہو مقتول و قاتل کی نگاہ

انکے سنگِ آستان کا لے اگر بوسہ کبھی
نکلے ہر بت کی زبان سے بے تکلف لاالہ

رحم انکا دے اگر جمعیتِ خاطر کا حکم
کر سکے صرصر نہ ہرگز خاکِ صحرا کو تباہ

ذات سے انکی نظامِ دنیوی کو ہی قرار
حکم سے انکے ہی مہر و ماہ کی بیخوف راہ

مطلعِ پُر نور محشر مدحِ آقا مین پڑھو — خیرہ ہو رخشندگی سے جسکی چشمِ مہر و ماہ

شوق انکی دید کا دل مین اگر پا جائے راہ
پائے وسعت اور بھی یوسف کا دامانِ نگاہ

ارتفاعِ آستانِ شہ جو دیکھین شوق مین — گر پڑے سطحِ زمین پر سر سے عیسیٰ کی کلاہ
وہ مقامِ کبریا یہ نورِ خالق کا مقام — عرش سے کچھ کم نہین رتبے مین انکی بارگاہ
چند محتاجون کو کچھ دے کر بنا حاتم سخی — آپ کے دستِ کرم نے کر دیا لاکھونکو شاہ
دوستون کے واسطے ان کی مددگاری سپر — دشمنون کو جنگ مین تلوار انکی بے پناہ
بینوا کو آپ اگر بخشین شکوہ و منزلت — قصرِ اسکندر سے بڑھکر ہو گدا کی خانقاہ
عرش سے تحت الثریٰ تک جتنے مخلوقات ہین — آپکی شانِ مراتب پر ازل سے ہین گواہ
بادشاہی آپ کے نقشِ قدم سے پست ہے — آپکی نعلین و فرقِ عرشِ اعظم کی کلاہ
ناتوانون کو عطا فرمائین زورِ جذب اگر — بے تکلف کھینچ لائے کہربا کو برگِ کاہ
ہو اگر اک پل نگاہِ لطف اسیرِ عشق پر — دل کو قیدِ گیسوئے دلبر بنے آرام گاہ
ہو نگاہِ قہرِ مولا کی جو وقتِ گیر و دار — سامنے سے بھاگے مثلِ تیر دشمن کی سپاہ
رحم انکا ہو اسیرون کا اگر راحت رسان — مثلِ آغوشِ زلیخا ہو سرِ کنعان کو چاہ
بچپنے مین یون دیے یحییٰ ابن اکثم کو جواب — ہر طرف تھا مجلسِ دشمن مین شورِ واہ واہ
ناصیہ سائی جو کی تھی آستان پر آپ کے — نیرِ اعظم اسی سے ہین ملائک کے جباہ
بسملِ مجبور کو بخشین جو زور امکان کا — ریگ مین دریا کے بدلے کر سکے ماہی شناہ
آپ کے بدخواہ سے قہرِ الٰہی متصل — رحمتِ اللہ سے موصول انکا خیر خواہ
انکے خورشیدِ مراتب پر جو ہشکن ہو غیر — اسکی نظرون مین ہو مثلِ شب تیرہ دنیا سیاہ
نزع کے ہنگام جس کے دل مین ہو یاد آپکی — صورتِ آغوشِ مادر دے اجل اسکو پناہ
آگیا محشر خدا کے فضل سے وقتِ دعا — عرض کر خلاقِ اکبر سے پئے عفوِ گناہ
اپنے افعالِ زبون پر منفعل ہو [illegible] — کم نصیبی نے دکھایا ہے مجھے روزِ سیاہ
دیکھتا کس وقت اور کس [illegible] — [illegible] رہتی میری نگاہ

پندِ ناصح سے تعلق تھا نہ کچھ واعظ سے کام
کیا کہون کسکے تصور مین رہا شام و پگاہ

ایک دشمن ہو تو خیر اُس کی شکایت کیجیے
حسرتون نے دل کو اور دل نے کیا مجکو تباہ

وہ ستم کی لذتین تھین التجاے دوست مین
تا زبان آیا نہ بھولے سے بھی ذکرِ لا اِلٰہ

بھول بیٹھا تھا دو عالم کو وہ بحرِ فتار تھا
ہان اگر اک یاد تھی تو کوچۂ دلبر کی راہ

ہجرِ دلبر مین بہت دن روئی ہین آنکھین مری
مدتون کی ہے دلِ بیتاب سے فریاد و آہ

خوبیِ قسمت سے آج اشکِ ندامت کا ہی جوش
عفو کا طالب ہون اور تیرے کرم پر ہی نگاہ

چار دہ معصوم کا دامن ہی دستِ شوق مین
گو کہ لاغر ہون غمِ دنیا سے مین مانند کاہ

ایسی حالت مین ہو جو کچھ حکم تیرا ای کریم
جاؤن مین سوے جہنم یا کرون جنت کی راہ

در مدح رہنمای ہمہ امام محمد تقی علیہ السلام

اس دور مین اجل بھی کوئی دل لگی ہوئی
ہم مر گئے اور اُنکو خوشی سی خوشی ہوئی

سمجھے ہوے تھے کھولین گے بالین پہ آکے بال
لائے گی رنگ زلف مسلسل بنی ہوئی

اُمید تھی کہ پھول بنے گی مزار پر
رونے کے وقت ہاتھ کی افشان چھٹی ہوئی

حسرت یہ تھی کہ لاش کو ٹھکرائین گے ضرور
آئے گی تازہ روح بدن سے گئی ہوئی

یہ آرزو تھی پوچھین گے غمخوارون سے ضرور
کسوقت قطع رسم و رہِ دوستی ہوئی

ہم جانتے تھے آئین اور آئین وہ لاش پر
اُبھرین اور اُبھرین پھر سے یہ نبضین رُکی ہوئی

دم آسکے یان اُلجھ گیا ڈورون مین آنکھ کے
ہونی تھی وان تمام نہ سرمہ کشی ہوئی

پہونچی حدیث عشق تواتر کی شان پر
کہدین سب اُن سے جا کے تمھاری خوشی ہوئی

تیور اگر ہون ٹھیک تو اتنا بھی پوچھ لین
اگلی سی بد مزاجیون مین کچھ کمی ہوئی

شیدا نگاہِ برق فگن کا تو چل بسا
اب آپ کسپہ کھینچین گے تلوار اُٹھی ہوئی

کون اب زبان درازیون پر ہنسکے دے دعا
جو سننے والا تھا اُسے چپ سے لگی ہوئی

اب کسکے آہِ گرم سے پپڑا گئے ہین ہونٹھ
وہ بجھ گئی جو آگ تھی دل مین لگی ہوئی

اب کو سنے پہ کون [illegible] ہو سکے
منھ تک [illegible] منھ پہ زبان سے [illegible] ہوئی

اب چھپیے گا کس سے تقاضائے دید پر
وہ آنکھ بند ہو گئی جو تھی کھلی ہوئی

اب کس سے ناز حسن کی وہ لن ترانیان
خود بھی نگاہ شوق ہے سب سے چھپی ہوئی

اب کون پوچھے رہگئی کتنی حیاتِ عشق
سینے پہ دونون ہاتھ ہین نبضین رکی ہوئی

اہل عدم کو نالون سے کون اب جگائے گا
دنیائے دل ہے شہرِ خموشان بنی ہوئی

اب شور یا حبیب سے کیونکر بپا ہو حشر
ایذائے نزع دشمنِ جذبِ دلی ہوئی

کیا ہو گئی وہ شانِ مسیحائی اے حضور
قدرت نمانہ آج ادا کوئی بھی ہوئی

خیر اب یہ مژدہ پیکر ہے جس کی روح ہے
پیدائشِ امام محمد تقیؑ ہوئی

آیا عدم سے جانب دنیا وہ دین پناہ
بنیادِ شرع جسکے سبب سے قوی ہوئی

دسوین رجب کو یہ مہِ کامل ہوا طلوع
عالم پہ راہِ دینِ خدا منجلی ہوئی

اک دن وہ تھا علیؑ تھے محمدؐ کی گود مین
لیکن اب اُسکے عکس کی صورتگری ہوئی

فرزند وہ امام رضاؑ کی ہے گود مین
گویا کہ پھر زیارتِ شکلِ نبیؐ ہوئی

نظارہ خال و خط مین ہے اسرار غیب کا
ہٹتی نہین ہین پیار کی نظرین جمی ہوئی

لذت اُٹھا رہے ہین خود اپنی بہار کی
ہے ایک گل سے جیب تمنا بسی ہوئی

دار الامارۂ رضویہ مین دھوم ہے
شادی ولیِ عہد کے میلاد کی ہوئی

فہرست علمِ حق مین محمد بڑھا اک اور
پھر تازہ جبرئیل کی پیغمبری ہوئی

بیٹا ہوا ابھی یداللہ کے گھر مین جب
دل ماتھون بڑھ گیا تھا کچھ ایسی خوشی ہوئی

پیدا ہوئے ہین آج محمد علی کے گھر
لو پھر علی سے قوتِ دینِ نبی ہوئی

دامانِ خلق جود سے اِن کے بھرا ہوا
دنیائے دین انھین کے سبب متقی ہوئی

مسجد مین معجزہ یہ دکھایا پسِ نماز
شاخِ نہالِ بے ثمر آخر ہری ہوئی

جذبِ نظر سے غیرون کو اپنا بنا لیا
رکھا قدم جہان پہ وہ بزم آپکی ہوئی

دشمن کو رہنمائے سقر اِن کی دشمنی
خضرِ طریق خلد ہمین دوستی ہوئی

مرنا ہے اِن کی راہ مین گویا حیاتِ خضر
سب مین اسی سے شورشِ یا لیتنی ہوئی

محشر مدیح ابن رضا اب تمام کر
مسرور خوب بزم سخن گستری ہوئی

پروردگار زورِ طبیعت بڑھا دے اور
ہو وقتِ نظم فکر کی قوت بڑھی ہوئی

طے خیریت سے تیرھوین کا مرحلہ بھی ہو
ہوگا ستم جو مدحِ علی مین کمی ہوئی

در مدح رہنمائے دہم امام علی النقی علیہ السلام

نہ چھیڑ بہرِ خدا مجکو ناصحِ نادان
مین اور تیری سنون اتنی دلکو تاب کہان

اگر سنون بھی تو کیا فائدہ عمل جو نہین
نہوگا ترک کبھی زندگی مین عشقِ بتان

بلا سے پیروِ آذر کہے کوئی مجکو
کچھ اور ہین مرے مذہب مین رمزِ سوزِ نہان

بلا تقیہ ہے بتخانے مین مقام مرا
کہ دل ہے صورتِ ناقوس رات دن نالان

شکستِ توبہ کا مدت سے شوق ہے مجکو
کسی کو کیا غرض اس سے اگر ہون تر دامان

مین گو کہ پہنے ہون زنارِ چشم ظاہر مین
مگر ہے مقصدِ شیرازہ بندیِ ایمان

خوشا نصیب یہ ہین وقت میری طاعت کے
کہ شام زلف کی اور صبح گیسوئے جانان

نظارۂ رُخِ دلبر مین عمر کٹتی ہے
نصیب ہے مجھے دایم زیارتِ قرآن

پڑھا ہی کرتا ہون کلمہ حبیب کا شب و روز
یہی وظیفہ ہمیشہ ہے میری وِردِ زبان

عبث نہین غمِ فرقت مین جانگدازی بھی
فراق روح سے مین ہون وصال کا جویان

بہائے خلد برین ہو ہر ایک گوہرِ اشک
فراقِ دوست کے غم مین اگر ہون مین نالان

ہر ایک رنگ مین ہون اور پھر الگ سب سے
ہے مدعا مرا آزادی اور سیرِ جہان

فضائے خلد کی خواہش نہ خوفِ نارِ سقر
اُٹھائے بیٹھا ہون لطفِ وصال و ہجرِ بتان

مآلِ کار کا آخر کسی کو ہوش بھی ہے
مری جنون پہ عبث خندہ زن ہین اہلِ جہان

نگاہِ غیر مین گو رند لا اُبالی ہون
مرے لیے ہے ارم گو کہ کوے پیرِ مغان

نثارِ راہ محبت ہے گو کہ جانِ عزیز
فدائے نازِ حسینان ہے گو مرا ایمان

امور مصلحت آمیز گو پسند نہین
جہان میرے تمرد سے گو کہ ہے نالان

ہر ایک کو مری حالت پہ آرہی ہے ہنسی
مین یون خموش ہون گویا نہین ہے منھ مین زبان

ہزار لغزشون مین یہ خیال ہے لیکن
کہ ہے مدد پہ مری ایک ہادیِ دوران

[illegible] نقی وصیِ رسول — فدا ہے جسکے غلامون کے سر پہ باغِ جنان
[illegible] حقیقی و معرفت آموز — ملک خصال ہو جسکے اشارے مین انسان
[illegible] سکون آپ کا ثباتِ قدم — برنگ چرخ ہو گردش مین عالمِ امکان
[illegible] آپ کی نکلے جو لفظ قم کا کبھی — تو بدلین کروٹین تربت مین پیکرِ بیجان
[illegible] کی مرتبہ خاکِ پا کا دیکھین وقار — قدم پہ آنکھین ملین آکے عیسی دوران
[illegible] کا فرون کو اپنا کر لیا بندہ — یہ معجزہ تھا کہ انداز لطف بے پایان
[illegible] جوان کی بلند ہو جائے — چراغِ مہر کو لے آسمان تہ دامان
[illegible] محشر پڑھو وہ مطلعِ نو — کہ جس سے سب پہ ہو ظاہر تمھارا حسنِ بیان

کرم سے آپ کے مملو ہے یون تمام جہان
کہ جس طرح دلِ عاشق مین سیکڑون ارمان

[illegible] دیدۂ یعقوب تا گزند کبھی — جو دیکھ لیتے کبھی ان کا عارضِ تابان
[illegible] کا دور آپ کے زمانے مین — کبھی نہ کھینچ سکی تیغِ نگاہ نازبتان
[illegible] لب کو ہے آپ کے دم سے — کہان سے لائین یہ اندازِ عیسیِ دوران
[illegible] ذرا مجھ سے دہر کے سرکش — وہ کون ہے جو نہین انکا بندۂ احسان
[illegible] رعب ہو فرمانروا زمانے مین — اُٹھائین سر کو ادب سے نہ قیصر و خاقان
[illegible] آپ کا مشکلکشا سے بیکس ہو — تمام عقدے ہون دم بھر مین سہل اور آسان
[illegible] ان کی تیغ زنی کا ہو چرخ پر شہرہ — تو ڈر کے مارے ہون جبریلِ طائر بیجان
[illegible] بھی ہین محمد کے جانشین و وصی — علی اسی سے ہے نام آپ کا میانِ جہان
[illegible] اس کو اشارون مین مثل بوذر کے — جو در پہ آپ کے آجائے طالبِ ایمان
[illegible] اثرِ غم جو دور کر دین آپ — فراقِ یار مین عاشق کبھی نہون نالان
[illegible] آپ سخاوت مین اپنی جوش اگر — وفورِ شرم سے پانی ہو بارشِ باران
[illegible] کے مارے زبانِ کلکِ رقم — کسی سے برشِ تیغ دودم کا کیا ہو بیان
[illegible] پڑتے ہین ہمنام بھی انھین کے ہین — اُڑا دین سر کو جو مرحب سے آئین لاکھ جوان

ہوائے رعب سے بھاگے وہ تیر کی صورت
عدو کو آپ اگر ٹوک لین سرِ میدان

جوان کے رُخ سے نہ کسب ضیا کا قصد کرے
نگاہِ ماہ مین تاریک ہو تمام جہان

غبار کوچۂ مولا کا ایک ذرّہ ہے
بہت نہ اپنی تجلّی پہ مہر ہو نازان

انھین سے معرفت ایمان کی سب کو حاصل ہے
یہی جہان مین ہین قبلۂ زمین و زمان

مٹا دین باغ جہان سے جو نام بربادی
نہ دل مین لائے کوئی گل کبھی خیال خزان

علی سے آپ کو میراث مین ملا وہ علم
کہ جس کے سامنے جبریل طفل ابجد خوان

جو ان کی عقل کا مانند ڈھونڈھے افلاطون
تو مثل آئینہ رہ جائے ششدر و حیران

خیال جائے عقول عشر کی سمت اگر
وہ خود کہین ارے نادان ہم ہین ہیچمدان

پھر اُسکو یاد نہین کچھ بجز خدا و رسول
وہ عیش پاتا ہے قسمت سے آپ کا مہمان

سمجھ سکے کوئی کیا اُسکی شان قرب خدا
کہ جسکا پوتا ہو مہدی دین امام زمان

مدیح نائب حیدر کو ختم کر محشر
کہان یہ کار محال اور کہان بشر کی زبان

دعا کا وقت ہے جو مانگنا ہو مانگ لے تو
پکارتی ہے تجھے رحمت خدائے جہان

الٰہی اور نہین کوئی مدعائے دلی
صلے مین مدح کے ہو میری بخشش عصیان

یہ آرزو تری چشم کرم سے رکھتا ہون
بتا دے حشر کے دن راہ بوستان جنان

قصیدہ

در مدح امام یازدہم مولای مؤمنان امام حسن عسکری علیہ السلام

بگوش دل یہ حدیث حسن سنین دمساز
مری زبان ہے کلید در خزانۂ راز

وہ راز عقل بشر جنکے درک مین قاصر
وہ راز جنمین کہ مخفی ہین سیکڑون اعجاز

وہ راز جنسے ہویدا طریق مرضی حق
وہ راز جنمین کہ پیدا نجات کے انداز

مرے بیان مین نہین وصل و ہجر کا کہین ذکر
نہ عیش سے کوئی مطلب نہ حال سوز و گداز

کسی جگہ پہ نہ تعریف رنگ عارض گل
کسی جگہ پہ توصیف بلبل شیراز

نہ دلفریبیِ جانان کا تذکرہ ہی کہین
نہ جانسپاریِ عشاق کا کہین انداز

اثر بھرا ہے خداداد حُسنِ بندش مین
بلا صداقتِ معنی کا لفظون کو اعزاز

بشر کو چاہیے لے کام راست بازی سے
نہ یہ کہ دیدۂ دل پر پڑا ہو پردۂ ساز

نظر فریب ہے آئینۂ جمالِ بتان
یہ دیکھنے ہی کے ہین عشوۂ و کرشمہ و ناز

لٹا دے راہِ رضا مین متاعِ عمرِ روان
اگر ہے عشق کا دعوٰی تجھے ارے جانباز

نہ دیکھ خواب پریشان شباب مین سوکر
اندھیری رات اور اُسپر خیال زلفِ دراز

عبث تناسبِ اعضا پہ اسقدر ہی غرور
بہت رولائینگے جس دن بنینگے یہ غماز

جبین اُٹھا نہ درِ دوست سے ارے غافل
اسی طریق سے اک روز ہوگا سرافراز

کہین نہ ٹھوکرین کھلوائین تجکو ہوش مین آ
بلائے بد ہین زمانے کے یہ نشیب وفراز

یہ دل ہے سینے مین تیرے امانتِ محبوب
ہمارے کہنے سے کر جلد اسے سپردِ ناز

جنازۂ دلِ عاشق تجھے جہان مِل جائے
تو فرضِ عین سمجھ کر ادا کر اُس کی نماز

نہ بھول موت کو ہر ایک رنج و راحت مین
عبث ہے مثلِ خضر آرزوئے عمرِ دراز

کلیدِ شر ہے ترے ہاتھ مین یہ خنجرِ قہر
قلم نہ کر سرِ خلق وکرم کو او جانباز

جہان مین کچھ عملِ خیر چاہیے تجکو
کہ ہو کفن کے عوض تن پہ خلعتِ اعزاز

برہنگیِ قیامت کی ذلتین ہین قریب
وہ کام کر کہ ہو ہر اک نظر مین تو ممتاز

اس آئینے مین سراسر بھرے ہین جوہرِ زنگ
کہ سحر ساز ہے حسنِ زمانۂ طناز

ارے یہ نفس ہے تیرا عدوے جانِ عزیز
سمجھ رہا ہے جسے جیتے جی کا تو دمساز

خدنگ عقلِ فساد اور نشانۂ عرفان
کہان گئی ہے سمجھ تیری او غلط انداز

تلاشِ رزق مین اہلِ دول کی دربانی
بھلائے بیٹھا ہے اُسکو کہ جو ہی بندہ نواز

یہ مانا لشکرِ غم کی چڑھائی ہے تجھ پر
پکار اُسے کہ جو ہے تیرا باطنی دمساز

وہ کون امام حسن عسکری ولیِ خدا
علیمِ علمِ لدنی وصاحبِ اعجاز

مدد کرے جو وہ اپنے غلامِ بیکس کی
تو اُسکا بندہ ہو سو جان سے بادشاہ ایاز

درود پڑھ کے لکھ محشر ایک مطلعِ نور
کرو مدیح شہنشاہِ دو جہان آغاز

صفائے محفلِ شہ کا بیان ہو کیا انداز
جہان تھے مثلِ سکندر ہزارون آئینہ ساز

خدانے آپ کے در کو وہ منزلت بخشی
جہان پہ آکے فرشتے بھی ہو گئے ممتاز

پہونچ سکین نہ کبھی انکے بامِ عرفان تک
ہزار سال جو روح الامین کرین پرواز

حقیقتِ شبِ معراج سب پہ روشن ہے
وہی تھے آپ سے بھی اور خدا سے راز و نیاز

زمین کی شان فلک کو جو چاہین پست کرین
زمین کو مثلِ فلک آپ کر دین سر افراز

نسیمِ مرحمتِ شہ جو ہو بہار آور
چمن سے طائرِ رنگِ خزان کرے پرواز

جو ان کے قہر کا شعلہ بلند ہو جائے
دعائے حفظ پڑھے آسمانِ شعبدہ باز

یہ رفعتین مہ و خورشید کی کہان ہوتین
قدم پہ ان کے نہ رکھتے اگر جبینِ نیاز

محمد آپ کے جد اور پسر محمدؐ ہین
خدا نے کون و مکان مین جنھین کیا ممتاز

اگر وہ مقصدِ کن ان سے ہے قیامِ جہان
خوشا نتیجۂ شرحِ نشان زہے آغاز

گئے جو دوشِ نبی پر دہی قدم تو یہ ہین
کہون نہ عرش کو کیون انکا فرشِ پا انداز

ہر ایک سرِ خفی و جلی سے واقف تھے
بجا ہے آپ کے دل کو کہون جو دفترِ راز

جو اہلِ حشر کی بلبلادین عطش سے آپ
برنگِ نغمۂ طوبیٰ ہو صور کی آواز

یہی ہین نزع کی الجھن مین بھی شفیق و انیس
میانِ قبر یہی مونسون کے ہین دمساز

دکھائے رفعتِ اوج ان کا مرغِ عقل اگر
حواسِ طائرِ سدرہ نشین کرین پرواز

سریرِ حکم پہ بیٹھے جو ان کا شحنۂ عدل
کمر نہ ظلم پہ باندھے زمانۂ طناز

بچائین آپ جو ظالم سے جانِ بے پر کو
بنے نشیمنِ عصفور چنگلِ شہباز

نہ کرتا چشمۂ فیض انکا آبیاری اگر
نہالِ عمرِ جنابِ خضر نہ ہوتا دراز

بعید کیا جو وہ فرطِ خوشی سے جی اٹھین
اگر ہون تربتِ موسیٰ پہ آپ جلوہ طراز

خبر براق کی جا کر عدم سے لے آئے
دکھائے انکی سواری کا اسپ اگر تگ و تاز

رکھے جبینِ ادب جو کوئی درِ شہ پر
مقدر اسکا ہو دونون جہان مین ممتاز

امیدوار نگاہِ کرم ہے محشر بھی
ستا رہا ہے بہت آسمانِ شعبدہ باز

مین تاکجا دلِ پُر آزردہ کو دون تسکین
وفورِ یاس کو کبتک بناؤن مین دمساز

مری مرادون پہ لازم ہے اک نگاہِ کرم
بحقِ حیدرِ کرار بادشاہِ حجاز

در مدح امام یازدہم علیہ السلام

مرحبا اے دلِ نکوفرجام
مجمعِ شوق کے امام ہمام

ہے لقب تیرا مرجعِ آفاق
تجھے کہئے اُمید گاہِ انام

تیرے ہی دم سے حسرتین زندہ
ہے توہی روحِ عاشقِ ناکام

تیری عزت کرے سے پوچھے کوئی
جھک کے کرتا ہے تیر یار سلام

تیرا رتبہ سمجھ سکا نہ کوئی
تھا جہان تک تعلقِ اوہام

تیرے سینا پہ مثلِ عرشِ برین
ہے منقش کسی حبیب کا نام

شرر انگیز تیرا نالۂ غم
تجھسے روشن ہے دردِ ہجر کی شام

تیری ہمت کے اوج و رفعت نے
منہدم کعبے سے کئے اصنام

مثلِ پیمانہ خمکدے مین تو
تو صراحی مین ہے مئے گلفام

درد تجھ پر نثار درد پہ تو
بہتر آغاز سے ترا انجام

تو نمک ریز بادۂ عشرت
تیرے نالون سے سب کی نیند حرام

کاوشِ عشق مین نہ سمجھا کچھ
صبح کو صبح اور شام کو شام

کعبۂ اہلِ دین و دنیا تو
تیرے بندے ہین سب خواص و عوام

رازِ یوسف کا پردہ دار ہے تو
تو زلیخا کو کرتا ہے بدنام

تیرے ہی ولولون سے عاشق کو
نہین ملتا ہے تالحد آرام

تیرے خمخانۂ مسرت مین
مست ہین بادہ نوش درد آشام

اس سے مین یا خدا ہی واقف ہی
تو نے جو ہجر مین دیئے آرام

تیرا احسان کس کے سر پہ نہین
شاہ محمود اور ایاز غلام

قیس نے وادیِ محبت مین
پاؤن رکھا تھا لے کے تیرا نام

تو نکالے اگر نہ یار سے چھیڑ
کسکو حاصل ہو لذت دشنام

مین فدا تیرے اے انیس فراق
آج پھر تجھ سے ہے مرا اک کام

جانگداز انتظار دلبر سے
نیند آنکھون کو ہوگئی ہے حرام

نکل آنکھون سے اشک خون بنکر
سینے مین تا کجا یہ حبس دوام

ہو روان جلد مثل پیک نظر
اس ستم آشنا کو دے یہ پیام

حشر فتنون مبتلا ہے وہ
جو کہ شیدا ہے تیرا محشر نام

وہ جسے غم پرست کہتے ہین
نا مرادی کا بندۂ بے دام

وہ جسے کہتے ہین فنا فی العشق
جی رہا ہے جو لے کے تیرا نام

جسنے آخر کو بندگی مین تیری
زندگی کو کیا بشوق سلام

وقف سیلاب قلزم ظلمات
جس کے تاریک گھر کے سب در و بام

جس کی شمع حیات کا رشتہ
وقت سے پہلے ہو رہا ہے تمام

جو نظر مین تری بجرم وفا
سر سے پا تک ہے مورد الزام

بیقراری نصیب مین جس کے
جس کی قسمت سے اٹھ گیا آرام

وہی محشر کہ جو ہے کافر عشق
اور حسن عسکری کا دل سے غلام

خسرو دین امام یازدھم
حامی ملت رسول انام

اے مرے غمگسار و مونس جان
اے مرے دلبر نکو فرجام

تجکو اس دین پناہ کی ہے قسم
میری امداد کر بسعی تمام

اس کی تیغ نظر کی تجکو قسم
کاٹ دے جلد ہجر کے ایام

اس کی ہمت کا واسطہ تجکو
کر دے لبریز اب تو وصل کا جام

اس کی زلف دراز کی ہے قسم
مائل طول ہو نہ ہجر کی شام

اوس کی آنکھون کا واسطہ تجکو
شکل دکھلا دے او بت گلفام

اسکے رخسار کی قسم تجکو
اور وہ رخسار جو ہین ماہ تمام

میرے خلوتکدے مین شام سے آ
رہے تا صبح دور شیشۂ و جام

قسم اُس کے دہن کی دیتا ہون ۔ وہ دہن جو کہ باب رحمت عام
معجزِ عیسیٰ کی حسرت ہے ۔ نزع فرقت میں کرے مجھ سے کلام
واسطہ اُس کے ہاتھون کا تجھکو ۔ جن سے پایا فرشتون نے انعام
ہاتھ اُٹھا دینا طرزِ نخوت سے ۔ عاجزانہ کردن ہین جبکہ سلام
ہے قسم اُس کے کعبۂ دل کی ۔ جو ہے فرزند کا سرِ اصنام
رحم کر میری بیقراری پر ۔ والپس آئے گیا ہوا آرام
واسطہ اُس کے قدمون کا تجھکو ۔ بڑھ گیا جن سے عرش کا اکرام
اِک ادا سے کرم کی ٹھوکر ہو ۔ جبکہ میرا ہو سر ترے ہون گام
اِس قدر واسطے دے تجھ کو ۔ آخر کار کچھ حد ابرام
اب بھی ناراض ہے تو ہے خوش ہو ۔ سُن کے مجھ سے مدیحِ شاہِ انام
بو محمد امام یازدہم ۔ جانشین رسولِ عرش مقام
جسکے جد وجہِ خلقتِ عالم ۔ جسکے فرزند سے جہان کو قیام
جسکا دادا ہے قاتلِ کفار ۔ جسکا بیٹا ہے حامیِ اسلام
جسکا فرزند حافظِ قرآن ۔ جس کے جد سے کیا خدا نے کلام
جس کا جد مقتدائے روح امین ۔ جسکا فرزند رہنمائے انام
جسکے بیٹے نے تیغ جد پائی ۔ جس کے جد کو خدا نے بھیجی حسام
جس کے جد ہین محمدِ عربی ۔ جس کا فرزند اونکا ہے ہمنام
جس کا فرزند اور سب اجداد ۔ قدرتِ ذوالجلال والاکرام
جس سے آباد دامنِ سوسن ۔ جس سے نرجس کا کل جہان مین نام
حرمت اُس کی ہو اگر منظور ۔ کہیئے دس بار امام ابن امام
وہ بہادر کہ جس کی ہیبت سے ۔ متزلزل ہے تنِ بہرام
جس کی رگ رگ مین خون کے بدلے ۔ کرتی ہے دورہ قوت اسلام
آشنا [illegible] ۔ مدتون سے ہے چرخ نیلی فام

کہتے ہین سب جسے لسان اللہ — حکم جس کے خدا کے ہین احکام

جس کی قدرت کا یہ ہے ادنا فیض — جسکو کہتے ہین قوت اسلام

مختصر اب دل کے ولولے روکو — مدح کب تک کہ ہے ادب کا مقام

تاکجا مثل زلف طول سخن — ختم کردو دعا پہ اپنا کلام
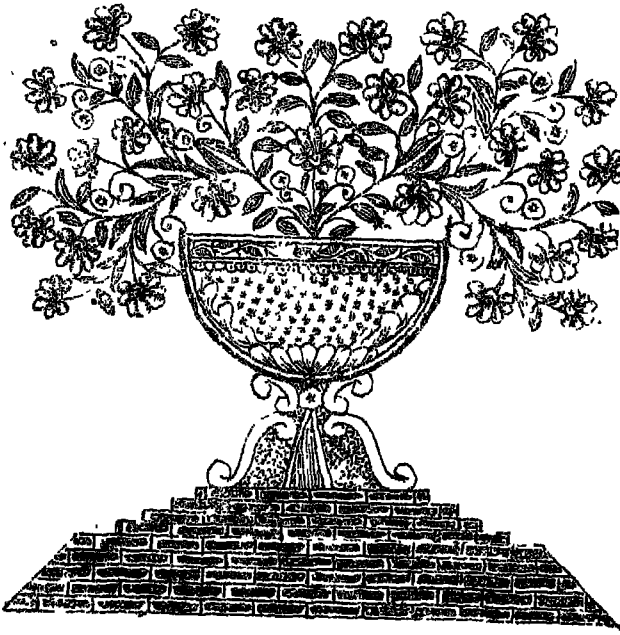
یا الٰہی بحقِ مہدیِ دین — ہو ہر اک شیعہ کا بخیر انجام

در مدح حضرت منتظر امام ثانی عشر قائم آل پیغمبر مقتدائے جن و بشر حضرت صاحب العصر والزمان خلیفۃ الرحمان عجل اللہ ظہورہ ونورہ

بزم نجوم

نیمۂ شب جو چلی دل سے فغانِ مظلوم
پیشوائی کو بڑھی روشنیٔ شمعِ نجوم

جاگنے والوں پہ کیا جانیے کیسی گذری
سونے والوں کو سرِ شام سے یہ کیا معلوم

سوزشِ دل سے ہیں سیماب بر آتش گویا
کروٹیں لے رہے ہیں وصلِ صنم کے محروم

قائم اللیل ہے محرابِ عبادت میں کوئی
در پہ استادہ کسی کا کوئی مشتاقِ قدوم

زینتِ صدر ہوا شاہدِ بزمِ انجم
فنِ رقاصۂ گردوں سے کبھی جاگے مقسوم

مثلِ مستی کہیں نیند آنکھوں میں دنیا بھر کی
اور کسی چشم سے ہے خوابِ عدم بھی معدوم

رحلِ زانو پہ دھرے مصحفِ رخسارِ حبیب
سورۂ نور کے احکام کا کوئی محکوم

پڑھ رہا ہے کوئی آیاتِ جفائے فلکی
سوچتا ہے کوئی تفسیرِ وفا کا مفہوم

وصلتِ دوست سے خلوت میں ہے دل کو شادی
کوئی روتا ہے سرِ تربتِ قلبِ مرحوم

کوئی جاتا ہے کسی شوق سے بندے کی طرف
پردۂ شرم میں یوں جیسے کہ سرِّ مکتوم

اتفاقاتِ زمانہ سے موذن بھی اٹھا
سو رہا چین سے پھر دیکھتے ہی سوئے نجوم

کاٹ دی جاگ کے آنکھوں میں کسی نے شب بھر
سو رہا بالشِ حسرت پہ کسی کا مقسوم

یوں اٹھے زاہدِ دیندار نمازِ شب کو
اشک آنکھوں میں ہیں اور شرمِ گنہ سے مغموم

بات کی بات میں آخر ہوئی مشتاق کی رات
کہیں آثارِ سحر صورتِ ادراکِ ہموم

جل چکی تا بہ کمر شمعِ مزارِ شہدا
جانبِ ملکِ عدم پہونچا پتنگوں کا ہجوم

قوتِ ذہن تصدق بسرِ شوق و اثر
لکھ رہا ہے کوئی دلدار کو نامہ منظوم

بزمِ دلدار کے دربان کو جماہی آئی
مسکرائے وہ لبِ دُرج جو گہر سے تھے مختوم

بادہ نوشوں کو بھی انگڑائیوں کا وقت آیا
ساقیٔ ماہ جبیں سے ہے مشتاقِ قدوم

خواب راحت مین ہین وہ جنکو بدا تھا سونا — جاگتے ہین جنھین قسمت نے کیا ہی محروم
اشک آنکھون مین بھرے قیدئ عشق کا کل — دیکھتے ہین طرف صورت رفتار نجوم
ہوگیا بند در خمکدہ میکش نکلے — لطف ساقی سے کوئی مست تو کوئی محروم
آسمان نیّر اعظم کی طرح کانپ اٹھا — عرش تک جانے لگی دل سے فغان مغموم
نشہ مین زانوے ساقی ہی کسی سر کو نصیب — پھوڑتا خشت خم مے سے ہے کوئی مقسوم
سیج پر پھولون کی آرام سے سوتا ہی کوئی — اور کہین تارون بھری رات مین راحت معدوم
ہنستے ہین تذکرۂ موت پہ جان دادۂ زلف — سمجھے بیٹھے ہین کہ ہے رات گزرنا معلوم
کہنے بیٹھا ہے کسی سے کوئی افسانۂ درد — دل اڑائے لئے جاتی ہے صدائی مغموم
لکھنے بیٹھا کسی حاکم کو عریضہ کوئی — جس کا ہر لفظ ہے تشریح رموز مکتوم
محتسب نکلا اودھر مثل شہاب ثاقب — یان ہوے اشک فشان دیدۂ رند مظلوم
شحنۂ ماہ جہان گرد کو ہر دم ہے یہ فکر — کون دنیا مین ہے سرمست صفات مذموم
کون ہے محو تپش مار گزیدہ کی طرح — کس کو ہے شغلۂ طاعت حیّ القیوم
کس نے کی نفس پرستی پہ تصدق توبہ — کون ہے حکم لب جام کا دل سے محکوم
کس کے اعمال ہوے عشرت عقبی کا سبب — کس کی افعال پہ گریان ہی خود اسکا مقسوم
کسنے اعمال کئے ایسے کہ جس سے خوش ہون — قائم آل عبا مہدئ ہادی معصوم
قائم آل عبا حجت حق نور خدا — جن کی تشریف نے زندہ کئے قلب مظلوم
ڈوب کر آب تولا مین عریضے لکھے — کوثر آشامون کا دریا کے کنارے ہی ہجوم
وہ سمان نور کا وہ صبح کی آمد آمد — سب پہ یکسان نگہ رحمت حی القیوم
وہ اثر نور کا زیر فلک نیلی فام — جھکی جاتی ہین جسے دیکھ کے چشمان نجوم
رگ ہستی پہ شعاعون کی وہ نشتر بازی — مضطرب ماہئی بے آب سا شبنم کا ہجوم
جاگ اٹھے خلوت دلدار کے سونیوالے — جسقدر رات کا سامان تھا دیکھا معدوم
باب مسجد پہ نظر آئے عمامہ والے — دی موذن نے صدا اٹھ کے بصوت مغموم
در پہ میخانے کے آبیٹھے شرابی بندے — پاسے ساقی پہ کیا سجدہ کر جاگے مقسوم

وان نقاب شہ خاور رخ روشن سے اٹھی | پھیلا عالم مین ادھر نور امام معصوم
تمکو اے نرجس خاتون یہ مبارک ہو پسر | جو کہ ہے نوع نصاریٰ کے خدا کا مخدوم
جس کو اس عہد مین ثانی محمد کہیے | جو ہے ستار بہ قدم قدرت حی القیوم
آپ کو مژدہ ہو اے عسکری راہ نما | کہ یہ بچہ ہے امام اور خضر ہین ماموم
تجھکو اے مادر گیتی وہ زمانہ ہو نصیب | کہ تری گود مین پروان چڑھے یہ معصوم
آپ کو اے اسد اللہ مبارک ہو پسر | آیا دنیا مین نگہبان در دار علوم
کہدو جبریل سے پھر تھوڑی سی تکلیف کرین | سیکھین اس طفل سے وہ علم نہون جو معلوم
تابع حکم اسی طفل کے ہین کون و مکان | بز خدا اور کسی کا کبھی نہین ہے محکوم
ساقی کوثر و تسنیم اسی کے جد ہین | جنکے ہاتھون کبھی بھر جائیگا جام مقسوم
ساقیا نام علی آیا خدا خیر کرے | دیکھنا جذر و مد قلزم طبع محروم
صاحب مہر نبوت کے پسر کی ہے ثنا | بھر کے ساغر مین پلا ہمکو شراب مختوم
آج ہے کلک سیہ مست حریف مشرب | ہو قلم زد نہ ہمارا خط جام مقسوم
جوش مستی مین ہو جب نعرۂ عجل فرجہ | کھولنا شیشے کا منہ صورت سر مکتوم
اس طرح دورۂ پیمانہ کو قائم رکھنا | کہ نظر سے روش دور فلک ہو معدوم
حبذا گرمی بازار مسرت ساقی | تیرے میخانہ کو قائم رکھے حی القیوم
تیری غیبت کا زمانہ ہے قیامت ہمکو | کوئی کس منہ سے کہے حالت قلب مغموم
ہمتو ہین بادہ کش میکدۂ صبح الست | ہو چکا جو کہ مقدر مین تھا ہونا مرقوم
گو کہ اس لطف کی صحبت کو بہت روز ہوئے | جا گزین قلب مین اب تک ہے وہ فیض معلوم
آج پھر ہمکو پلا دے پئے تجدید خیال | تاکہ ہون گوہر افکار پریشان منظوم
تا زبان جوش مین یون مطلع پرنور آئے | چرخ پر خامہ کو بس شکل سے سلطان نجوم

آگیا کتم عدم سے وہ امام معصوم
جسکا دل جوہر آئینۂ سر مکتوم

تو مبارک ہو کہ حق نے کہا عالم مین ظہور | صفت حرف غلط ہو گیا باطل معدوم

ذوالفقار اسد اللہ کی مرادین آئین
جی اُٹھا اپنے سیہ خانے مین ہر اک مظلوم

آگیا چارہ گر زخم گلوئے شبیر
آگیا داد رس قلب امام مسموم

بارھوان چرخ امامت کا ستارا چمکا
عالم تیرہ و تاریک کے جاگے مقسوم

آپ کو دیکھ کے پڑھنے لگے جبریل درود
پھر گئی آنکھون مین تصویر نبیؐ مخدوم

آیا وہ جسکا لقب صورت تمت بالخیر
دفتر علم خدا مین تھا ازل سے مرقوم

مل گئی معجز عیسیٰ کو حیات ابدی
معتدل تن مین ہوا دورۂ خون مذموم

پردۂ چشم سے پوشیدہ ہے یون تیرا جمال
جس طرح جسم مین انسان کے جان ہے مکتوم

عالم کون و مکان تابع فرمان تیرے
سب ترے ایک اشارے کے ہین دل سے محکوم

اب اگر چاہین تو جبریل کو تعلیم کرین
تونے عیسیٰ و خضر کو وہ پڑھائے ہین علوم

وہ نظارۂ نور احدی تیرا ظہور
تیرا اخفا عدم و بعد خدا کا مفہوم

فرق پر اسکے مگس ران ہو ہمائے اقبال
تو بدل دے کسی بد بخت کا گر طالع شوم

مستند دست کرم ہوتا نہ ہرگز شاہا
خاتمے پر جو ترا نام نہ ہوتا مرقوم

تو ہے وہ مظہر اسرار الٰہی مولا
سب کی امداد کو موجود بھی اور پھر معدوم

خلوت وحدت خالق مین ہے یون جلوہ تجھے
جیسے قرآن مین اسرار الٰہی مکتوم

اللہ اللہ ری غلامون کی تری شان و باٹ
رو برو جن کے ہے کشکول دل قیصر و روم

تیرے ایما کے موافق تری مرضی کے خلاف
بخدا جنت و دوزخ کا یہی ہے مفہوم

نائب خاص ترے جو ہین محمد باقر
حامی شرع نبی ماہر اسرار علوم

حق تو یہ ہے کہ ہیں انسان مین فرشتہ صورت
جن کی توصیف ہوئی ہے نہ ہوگی مرقوم

زہد و دین مین ہین مجتہد و حاکم شرع
جن کے ادراک کی ہے قوت عرفان محکوم

اُنکے عرفان مین نہ کیون عقل بشر ہو حیران
جن کے اجداد خدائی مین ہین چودہ معصوم

بوالحسن نام پدر اور برادر ہادی
انکو دشوار ہی کیا کھولین اگر باب علوم

درس خارج مین بتاتے ہین وہ اسرار اصول
جو نظر آتے ہین اللہ سب کو مانند نجوم

تو ہی فرزند لسان اللہ و جنب اللہ ہے
کیا ترے مدح کے پہلو ہون نہ بشر کو معلوم

جناب مستطاب مولانا سید محمد باقر صاحب قبلہ دام بقاءہ مجتہد العصر والزمان

محفل مدح سے محشر بسُ ٹھورا ٹ کٹی
جاگ اُٹھی اپنی مگر قسمت مہر مغموم

لو مبارک ہو نماز سحری ختم ہوئی
اب نہان دل مین ہی کیون شاہد مکتوم

عالم الغیب ہے وہ قصد دعا کا کر لو
فائدہ کیا کہ زبان سے بھی ہو عرض مفہوم

سر پھرانے سے نتیجہ دم تکرار سوال
صبر کے سامنے کچھ چیز نہین طالع شوم

قصیدۂ در مدح امام زمان حضرت منتظر عجل اللہ فرجہ

کس اشتیاق سے تمکو سلام کرتے ہین ہم
کوئی جواب دو اے ساکنان ملک عدم

پکارنے پہ ہمارے سکوت کیا معنی
خطا معاف ہو یہ وضع ہے خلاف کرم

کنار قبر مین نیند آئی کس قیامت کی
کہ تا بہ حشر ہوئی تم کو جاگنے کی قسم

طلسم گاہ اجل مین یہ تمنے کیا دیکھا
کہ منھ سے کچھ نہین کہتے وہ ہو گیا عالم

کہان گئی وہ تپش زخم فرقت جانکی
سیاہی شب تربت بنی ہے کیا مرہم

ذرا خبر لو ہماری کہ کیا گذرتی ہی
کہانتک آخر کار اب یہ سیر ملک عدم

وہ بزم جسمین تھی مانند زلف دلجمعی
تمھارے ایک نہ ہونیسے ہو گئی برہم

اندھیرے گھر مین شب روز کٹتی ہی کیونکر
نہ چاندنی نہ تجلی نیّر اعظم

اب اسکا سطح زمین پر نشان تک نہ رہا
جو شمع روتی تھی تا صبح صورت شبنم

وہ بیقراری درد فراق اب ہی کہان
تمام عمر تمھارا تھا جس سے ناک مین دم

کہان گیا وہ شباب اور تمھاری سرمستی
کہان ہی آنکھو مین اب وہ خمار عشق صنم

جگہ ہی اس سر سودا زدہ کی اب سر خشت
ہمیشہ دیکھتے تھے جسکو پائے دوست پہ ہم

وہ بال جن سے کہ آتی تھی بوئی عنبر بیز
مزاج یار کی صورت سے ہو گئے برہم

وہ گوش جو کہ تھے مشتاق لن ترانی کے
صدائے صور سے شق ہونگے ایکدن باہم

نمی ان آنکھو مین اب ہو گئی ہی شکل سراب
جو برسون روئے ہین فرقت مین صورت شبنم

وہ نظرین آج ہوئین نذر تیرگی لحد
کہ جن سے ہوتا تھا نظارۂ جمال صنم

اب ان لبون سے ذرا پوچھو کہ کیا گذری
کہ کھینچ کے آیا تھا جن پر غم فراق مین دم

زبان نے فرصت تو یہ بھی پائی تھی کہ نہین
اب اس گلے کے نشان خطا عفو ہین کہ نہین
کہو کہ اب دل ویران ہین کسی کی بستی ہے
سکون پذیر ہوا اب بھی وہ جگر کہ نہین
یہ سلب ہو گئی کیون ان کی طاقت فطری
فضا یہان کی پسند آ گئی تمھین کیونکر
کلیجہ کانپ رہا ہے وہ تھرتھراتا
یہان یہ غم بھی ہے اہل فنا کا شکل سراب
ہزار چاہتے ہین ٹھہرین فاتحہ پڑھکر
نظر اٹھا کے جدھر دیکھتے ہین کچھ بھی نہین
فسردہ غنچے کہین کہہ رہے ہین یہ سر قبر
سماتی ہو گی نہ آنکھون مین یاں کی اندھیاری
قسم بھی کھاتے نہ تھے وسوسے مین تم جنکی
خدا کو علم طلسم سکوت کب ٹوٹے
یہ کیسی نیند کی شدت ہے تمکو متوالو
اُٹھو اُٹھو کہ جگاتا ہی تم کو نالۂ صور
اُٹھو کہ ہو گئی کافور تیرگی لحد
اُٹھو اُٹھو ہوا تابندہ نجم صبح ابد
اُٹھو کہ قید علائق سے پائی آزادی
اُٹھو تمھارے الم مین فلک ہنسا تھا کبھی
اُٹھو زرا دل بسمل کو پھر سنبھال کے تم
اُٹھو اُٹھو وہ زمانے کو یاد کر کے اُٹھو
اُٹھو زرا سی قوت کے بل پہ اُٹھ بیٹھو

رہا تھا نزع مین بھی یا کہ شکوۂ غم و ہم
پھری تھی جبہ کسی مہربان کی تیغ ستم
بنا تھا جو کہ خود اک اضطراب کا عالم
ہمیشہ جس مین رہا اک نہ ایک تیر الم
کہ صرف لغزش مستانہ رہتے تھے جو قدم
زرا سی دیر ہین اپنا تو بس اُلٹ گیا دم
کوئی نہین ہے بجز ذات خالق اکرم
برائے نام ہے شب بھر کو گریۂ شبنم
غضب ہی اکھڑی ہی جلنے ہین ماریوڑ کر قدم
نہ کوئی دشمن جانی نہ ہے کوئی ہمدم
کسی کی شام جوانی کے یادگار ہین ہم
جو یاد ہو گی شب ہجر گیسوئے برہم
انھون نے کھائی تمھین مڑ کے دیکھنے کی قسم
ہر ایک قبر ہے تصویر عبرت عالم
اُٹھو کہ ہے خطر انگیز راہ ملک عدم
مخل خواب ہوئی ہے یہ شورش پیہم
اُٹھو کہ پھیل گیا نور نیر اعظم
اُٹھو اُٹھو کہ زمانہ ہے درہم و برہم
ہوا شکست طلسمات ہستی عالم
اُٹھو کہ آج فنائے فلک کا ہی ماتم
اُٹھو کہ ملنے لگی داد جور عشق صنم
کسی کی یاد جگاتی تھی تمکو جب شب غم
کبھی اُٹھاتے تھے جس سے کسی حسین کے ستم

اُٹھو تمھاری فغان کے بھی آگئے فریادی — اُٹھو جو چاہتے ہو دید گیسوئے برہم
کنار قبر مین راحت سے سونیوالو اٹھو — اُٹھو کہ روکے جگائے تمھین کوئی ہمدم
ضیائے اشک ندامت دکھانے کو اُٹھو — اُٹھو کہ صاف کرو دل سے اب غبار الم
اُٹھو کہ آگیا سلمان کی روح کا ناصر — اُٹھو کہ آگیا شبیر اللہ کا ضیغم
نوید آمد شہ سنتے ہی یہ شوق بڑھا — چلے ہین مشرق طاعت سے عیسیٰ مریم

جہان مین آیا جگر گوشہ شفیع امم
بلائین لینے بڑھی روح حضرت آدم

یہ چاند تم کو مبارک ہو زجس خاتون — یہ چاند ہے کہ امامت کا نیر اعظم
کسے لئے ہو یہ آغوش مین کہو تو سہی — خدا کا نور ہے یا روح خلقت آدم
یہ روح آمنہ کہتی ہو شوق سے بڑھکر — کہ لاؤ اپنے محمد کو لے لین گود مین ہم
یہ بچہ ثانی حیدر ہے حسن صورت مین — یہ بچہ خوبی سیرت مین ہے شفیع امم
یہ بچہ دائرہ دین کا نقطۂ آخر — محیط علم خدا کا یہ عالم اعلم
یہ بچہ رونق بازار عرصۂ محشر — یہ بچہ زینت سرکار خالق اکرم
یہ طفل علت غائی صبح روز ابد — یہ طفل وجہ وجیہ ثبوت لفظ قدم
اسی کے ہاتھ مین ہے ذوالفقار حیدر کی — اسی کے ہاتھ مین محبوب کبریا کا علم
یہی ہے غزوۂ صبح ابد کا بھی فاتح — اسی کا آیہ فتح مبین بھی ہے ہمدم
یہی ہے مثل ید اللہ کے کاسر اصنام — یہی ہے مثل رسول خدا امین حرم
ضد ین کبھی گود مین مادر کی ہین اگر دیکھی — ابھی سے لاکے ہمین دیدو ذوالفقار و علم
مچل کے ہاتھون یہ طفل ابھی سے خواہان ہے — ملے تو دیکھ لون مین زور اژدر ظلم
ہمک کے ماتھے پہ کہتا ہے کوکب طفلی — کہ مین ہون روکش اقبال نیر اعظم
سر اس کا کنگرۂ عرش پست ہے جس سے — وہ سر کہ جس پہ رکھا خود خدا نے تاج حشم
جبین وہ وقت ولادت زمین پر جس کو — ہزار ادب سے رکھا سوئے خالق اکرم
ہمین ہین باعث شیرازہ بندئی دنیا — بتا رہے ہین یہ موہاسے گیسوئے پرخم

بھرے ہوئے ہین صدا ہے اذان سے جو کہ گوش
کبھی جو سن نہین سکتے کسی کا شیون غم

وہ رعب چشم کہ ضیغم شکار کیئے جسے
نظر وہ جس سے کہ ہون صید آہوان حرم

حسام برق فگن ہے نگاہ بے قابو
کہ جس سے کھائیگی گھونگھٹ سپاہ اہل ستم

اسی کی اک نگہ لطف سے عدم کو بقا
اسی کی اک نظر قہر سے بقائے عدم

زبان کلید در شہر علم و حکمت ہے
دہن خزینۂ اسرار خالق اکرم

لبون پہ عہد رضاعت کی کہہ رہی ہی ہنسی
کہ جام نور سے نکلا ہے پھوٹ کر زمزم

بتا رہی ہین اشارون سے ننھے ننھے ہاتھ
جلائین گے یہ کسی دن چراغ اہل کرم

یہ انگلیون سے کلائی کا زور کہتا ہے
ہزار اگر در خیبر ہون تو اُکھاڑلین ہم

زمین پہ یہ سعی محمد اُٹھے کیا
کہ گود مین رہ معراج ڈھونڈھتی ہین قدم

ضیا فگن ہے امامت کا نور یون دلمین
کہ جس طرح سے علیؑ ولی میان حرم

کلیم شوق ارنی کہہ رہا ہے حسن وہ حسن
جمال وہ کہ جسے دیکھنے پہ غش عالم

خدا سے یون ہی جدائی و اتحاد اسکو
کہ جس طرح نگہ عام مین خط توام

اسی کے جد ہین ملک کے مدرس اوّل
یہی رموز امامت کا حامل و خاتم

حروف کفر کو فرد جہان سے دھو ڈالے
برس پڑے کبھی دم بھر جو اسکا ابر کرم

اسی کے شوق زیارت مین صبح روز ابد
اُتر کے چرخ سے آئیگا نیّر اعظم

دکھائے وقت سخاوت اگر یدُ اللّٰہی
تو وقف عام ہو تسنیم و کوثر و زمزم

نصیب صبح قیامت کو جسکے جاگین گے
دکھائے گی اُنھین تقدیر پڑھ کے اسکا خشم

جو اس کا شاہد فرمان ہو محو جمعیت
نسیم گیسوئے دلبر نہ کر سکے برہم

یہ اسکے دور سخا مین ہوئی زبان بندی
کہ کوئی کہہ نہین سکتا مراد مند ہین ہم

ہوائے لطف خبیر یکسان ہو اگر
لحد کے پھول نہین گر سکے قطرۂ شبنم

مدیح حضرت حجت تمام کر محشر
کہ وقف ہین ترے دم کیلئے قصور ارم

دعا یہ مانگ بدرگاہ قاضی الحاجات
ترقیون پہ رہے ملت شفیع اُمم

ظہور قائم آل عبا کا دور آئے
بلند نصرت دین کیلئے ہو تیغ و علم

حجاب حُسن

حجاب حسن مین دلبر کی غیبت دیکھتے جاؤ
نظر باز و ثبوت نفی رویت دیکھتے جاؤ

سوال دید پردہ. لن ترانی بھی نہین کہتے
خموشی مین نہان توصیف لکنت دیکھتے جاؤ

خدائی ایک جانب اکطرف ہی مصلحت اپنی
حسین ہوکر یہ استغنائی طینت دیکھتے جاؤ

بہت روکا دل مضطر کو لیکن اپنے روکین گے
اُمنڈکر کیونکر آتی ہے قیامت دیکھتے جاؤ

حجاب ناز کے پردون مین جنبش جبکہ پیدا ہو
کرشمہ سنجی چشم محبّت دیکھتے جاؤ

تمنائے نگاہ اہل عالم کیا بتاتی ہے
اگر چشم بصیرت ہو یہ صورت دیکھتے جاؤ

بحسن اتفاق اک دن وہ ملجاتے تو کہدیتا
قسم گیسو کی طول شام فرقت دیکھتے جاؤ

گران تھی آمد و رفت نفس بھی طبع نازک پر
اڑی کس شکل سی چہرہ کی رنگت دیکھتے جاؤ

ہزارون جذبین پیدا ہون افسانی مین موسیٰ کے
اگر میری نظر سے اپنی صورت دیکھتے جاؤ

نظر خواہان دیدار اور ادا کہتی ہی رہنے دو
وفور شوق باطن کی نزاکت دیکھتے جاؤ

تمھارے مرنیوالے جا بسے شہر خموشان مین
ضرورت اسکی ہی اک اک کی تربت دیکھتے جاؤ

رگ ابر بہاری کردیا ہے دیدۂ تر کو
نگاہ ناز پرور کی عنایت دیکھتے جاؤ

ہجوم دوست دشمن ہی طلسمات زمانہ مین
عداوت دیکھتے جاؤ محبّت دیکھتے جاؤ

کلیم اللہ پہ نخل وادی ایمن کو ہنسوایا
ظہور جلوہ مین نہان شرارت دیکھتے جاؤ

فروغ غمکدہ فرقت کی شب ہی نالۂ پرخون
مری تقدیر کا سامان رحمت دیکھتے جاؤ

دل بسمل ہی اعجاز نگاہ حسن کا طالب
کہ چھیڑو اور بیتابی کیحالت دیکھتے جاؤ

شہید ناز کی میت پہ چلتے چلتے اک ٹھوکر
کسے کہتے ہین اعجاز و کرامت دیکھتے جاؤ

عریضہ لکھ کی بھیجا ہی زبان اہل باطن مین
فصاحت دیکھتے جاؤ بلاغت دیکھتے جاؤ

نگارستان معنی مین یہ اک نقش تمنا ہی
نگاہ لطف سے طرز کتابت دیکھتے جاؤ

تعلق ایک اک نکتے کو ہی قرآن سامطلب سی
جلو روح الامین وحی عبارت دیکھتے جاؤ

خدائی کے ظواہر اور بواطن لفظون سے پیدا
کہان سے ہی کہان تک معنویت دیکھتے جاؤ

دم تحریر مضمون روشنائی بولے اٹھتی ہے — شب فرقت کی طولانی حکایت دیکھتے جاؤ
وفا کی داد پائی ولولے پھر بھی ستاتے ہین — محبت خیز لہجے مین شکایت دیکھتے جاؤ
نئے انداز پر خلوت مین اک محفل بپا کی ہے — مرے دلمین ہجوم شوق صلت دیکھتے جاؤ
بنایا رو کش باغ جنان صحرائے الفت کو — لہو رونے کا انداز ریاضت دیکھتے جاؤ
بفضل ایزدی تم مقتدائی ابن مریم ہو — ذرا حال مریضان محبت دیکھتے جاؤ
امام عصر ہو اور قائم آل محمد ہو — خدائی بھر کے دل ہو انکی حالت دیکھتے جاؤ
وہان سایہ نہ تھا اور تم سراپا ہو گئے پنہان — سمئی مصطفا کی معنویت دیکھتے جاؤ
قدم روکے ہوے ہین فتنۂ روز قیامت کو — دم رفتار یہ حسن نزاکت دیکھتے جاؤ
یہ میرا مطلع تو ایک تفسیر حقیقت ہے — سخن کی رخ کو لے اہل بصیرت دیکھتے جاؤ

بشر اور دیدۂ عالم سے غیبت دیکھتے جاؤ
وجود نور مین اثبات وحدت دیکھتے جاؤ

بتا دون اہل دل کو معنی ان خلوت پسندی کے — کہ غیبت مظہر انکار رویت دیکھتے جاؤ
رسول اللہ کی صورت اور سیرت پائی حیدر کی — بلا فصل اب نبوت اور امامت دیکھتے جاؤ
سراپا مہدی دین کا نظر بازون سے کہتا ہے — کلام اللہ کی ایک ایک آیت دیکھتے جاؤ
جمال احمدی اصنام کعبہ سے یہ کہہ آیا — کہ کلمہ پڑھتے جاؤ اور صورت دیکھتے جاؤ
صدائین دیتے ہین جبرائیل ہو ملائک مین — تماشائے گلستان حقیقت دیکھتے جاؤ
نگاہ خلق سے غائب ہا ت کیسئے حاضر — محال عقل یہ انسان کی قدرت دیکھتے جاؤ
محمد گود مین آیا تو خود ہین آمنہ گویا — جناب نرجس خاتون کی عشرت دیکھتے جاؤ
جناب قائم آل محمد کے قدم آئے — گیا دنیا سے باطل حق کی قدرت دیکھتے جاؤ
چھپائے ہین امام عسکری سرمایۂ باقی — [illegible] وسعت دامان دولت دیکھتے جاؤ
ملائک کہہ رہے ہین بڑھ لے یہ محبوب حانی — جوانی ہوگی یا خالق کی قدرت دیکھتے جاؤ
کدھر ہو نونہالان چمن دیدار کے طالب — ہماری آنکھ سے منشور فطرت دیکھتے جاؤ
گلاب گلشن ایجاد نرجس سے ہوا پیدا — یہ حسن انقلاب رنگ و صورت دیکھتے جاؤ

امام حق سے جو کہنا ہو مختصر کیوں نہیں کہتے — کہو اور جانب باب اجابت دیکھتے جاؤ

دعا کا نکتہ نکتہ مرکز حل مطالب ہے — یہ ادنی قدرت اعجاز رحمت دیکھتے جاؤ

امام عصر ہیں نور خدا نظارہ کیونکر ہو — یہ کافی ہے کلیم اسد کی حالت دیکھتے جاؤ

انہیں کے مسند آرا ہیں جناب ناصر الملت — وہ غائب ہیں اگر تو انکی صورت دیکھتے جاؤ

نکالو یہ نہیں ارمان تا ظہور حضرت قائم — نگاہ دیدۂ باطن کی وسعت دیکھتے ہو

قصیدہ در مدح جناب امام زمانہ لنگر زمین و آسمان جانشین حسینی
ہادی دوازدہم فرزند امام حسن عسکری

بہار آئی اٹھا گردوں پہ ابر رحمت باری — زمیں خشک پر سیلاب رنگ گل ہوا جاری

نقاب الٹی جو انان چمن نے بہر آرایش — وہ نکلا مہر مشرق سے برائے آئینہ داری

لباس نو ہر اک وحشی نے پہنا ہو نہیں آکر — چڑھا دیں تربت مجنوں پہ جا کر دھجیاں ساری

قریب تاک یوں ڈیرے پڑے ہیں بادہ نوشوں کے — نثار الطاف ساقی پر دل نہیں جوش میخواری

کہیں بلبل کو سودا بڑھ رہا ہے دلفروشی کا — کہیں غنچوں کو جوش شوق ہے بہر خریداری

نسیم صبحگاہی اسطرح تھم تھم کے چلتی ہے — شرابی کو ہو جیسے کیفیت میں مستی و ہشیاری

ترقی خیز دیتی ہے وہ رفصل صحت افزا کا — طبیبوں کو ہوا جس کی بدولت شغل بیکاری

رگ گل کی طرح شاداب ہیں جوش بہاراں سے — برہمن کے گلے میں حلقہ ہائے تار زناری

[illegible] نے یوں جوش مارا کوہ عنبر نے — کہ آہن او پتھر پہ ہوئی جوہر کی گلکاری

[illegible] سمجھ کر باندھتے ہیں اپنے آنچل میں — ہوئی فیض ہوا سے معتدل ہر ایک بیماری

چٹک کر غنچے یوں رندوں پہ آ کرتے ہیں خوشبو کو — مسافر کو جو ہو منزل پہ تحصیل سبکساری

[illegible] زلف سنبل [illegible] بہر آرایش — نشیمن کو پھرے طائر سمجھ کر رات اندھیاری

چشم [illegible] دیکھے اس بہار افزا کو — برنگ تیغ ہو آئینہ خورشید زنگاری

زہے [illegible] آئی ہیں مشتاق ان کی امیدیں — کہ بیگانوں کے غنچوں میں ہوئی بوئی وفاداری

بنا ہے میکدہ دار الشفا فصل بہاری سے
یہان آتے ہی جاتی رہتی ہی توبہ کی بیماری

نزاکت دست ساقی اور گلبن کی برابر ہے
اُسے ساغر تو اسکو بار ہے گل کی گرانباری

نہا کر آب شبنم سے سحر کو اہل گلشن نے
پہن لی ہے شعاع مہر کی پوشاک زرتاری

شرر زا یون ہوئی فریاد بلبل صحن گلشن مین
کہ حسن و عشق کی ٹھنڈی ہی جس سے گرم بازاری

مناسب اپنی حیثیت کے ہر اک نے جگہ پائی
بنے ہین داغ لالہ نافہائے مشک تاتاری

کھلے ہی جاتے ہین غنچے ہواے روح افزا سے
اوڑا ہی جاتا ہے عالم سے آزار جگر خواری

لگی مہر و ترحم دل مین معشوقون کے پھولا ہے
جفا عاشق پہ کرتے ہین بانداز وفاداری

ترقی پر یہ اب ہے نازکی حسن لطافت سے
شراب ناب کا جوہر دل ساغر پہ ہے بھاری

دکھاتا ہے روش مستانہ حباب بر سر اٹھکر
تو پڑھتے ہین یہ مطلع رند وقت جوش میخواری

لگا دے منھ سے ساقی ساغر صہبائی گلناری
تصدق میری سرمستی پہ ہو واعظ کی ہشیاری

سوال مے کیا انکار سے پڑتے ہین ساقی سے
زبان پر حضرت زاہد کی حرف لا ہوا جاری

پیے لیتا ہے آنکھون مین شباب حسن گلشن کو
دل عشاق چھینے لیتی ہے نرگس کی عیاری

خیابان در خیابان خار صرصر نے سمیٹے ہین
بیابان در بیابان کی ید قدرت نے گلکاری

پر شعلہ ہے شکل برگ گل جوش رطوبت سے
برنگ قطرۂ شبنم بنی مجمر مین چنگاری

وہان انجم یہان بکھرے ہوے ہین پھول سبزی پر
زمین باغ ہے گویا جواب چرخ زنگاری

چلے آتے ہین خوبان جہان زلفون کو سلجھاتے
جوانان چمن سے سیکھنے انداز دلداری

ہمیشہ صبح ہے باغ جہان کی طرح عالم مین
چمن کی سیر سے خورشید بھولا گرم رفتاری

پتا دیتی ہین شام وصل کا معشوق عاشق کو
گلے مل مل کے تحریک ہوا سے ڈالیان ساری

کیا بالیدگی نے بڑھ کے آخر کام مرہم کا
بھر آئے عاشقون کے دل مین جتنے زخم تھے کاری

نہین پھولون سماتے گل وفور شادمانی مین
ہنسے دیتے ہین جب شبنم کی ہوتی ہے گہرباری

زبان عندلیبان پر یہ ہے نغمہ طرب افزا
کہ آئے عہد حق دین رونق تخت جہانداری

وہ خسرو جس کے عہد سلطنت مین دور عالم سے
فرو کر دیگی ہر اک کفر کے فتنے کو دینداری

تعالی اللہ یہ ایسا بادشا ارض و سما کا ہے
کہ نکلے خضر و عیسی تخت سے جس کی جلوداری

جمال پاک سے اس طرح آنکھیں جو نہ دھیائی ہیں
دکھائی کچھ نہیں دیتا بتوں کو جز نگونساری

ثبات عالم فانی ہے موقوف انکی غیبت پر
ظہور انکا کریگا حشر کے طالع کی بیداری

ہوئے گہوارے میں فائز ہر اک رمز امامت پر
نہ ہے یہ عصمت خوشا اظہار لطف و رحمت باری

ظہور اس بادشاہ دین کا جسدن ہوگا دنیا میں
سوا نیزے پہ خورشید آئیگا بہر علمداری

نہوتی آپکے دم کی اگر برکت زمانے میں
نہ اگتا کچھ نہ ہوتا ابر کا فیض گہر باری

نہ کرتے اپنے شیعوں کی اگر امداد در پردہ
بھری ہوتی بلائے آسمانی سے زمین ساری

مثال مردم دیدہ چھپے گوشے میں ہر ظالم
زمانے سے اٹھا دیں آپ اگر رسم دل آزاری

جسے اک پل بھی نیند آئے خیال دید حضرت میں
نثار اس خواب راحت پر کلیم اللہ کی بیداری

میسر ہو جسے دیدار روئے پاک مولا کا
اشارہ ہیں وہ موسی کو پڑھائے درس ہشیاری

کیا ہی آپکے فیض کرم نے لطف عام ایسا
ہوا جس شکل سے ہو کل موجودات میں ساری

بیان کیا ہو سکے حسن ان کے بازار حکومت کا
جہان مذموم ٹھہری ماہ کنعان کی خریداری

وفور بحر میں بھی اسقدر رعب و تہور ہے
کہ نذر کبریا شاہوں نے کردی شان پندراری

علم کر لیں جو زور حیدری سے تیغ بران کو
پر جبریل کو ہو عرش پر پہنچنے میں دشواری

خیال آئے جو انکے دل میں قید بت پرستان کا
شکنجہ ہوں برہمن کے گلے میں تار زناری

اگر ان کی تواضع دے صلائے میہمانداری
ثمر باغ جنان کے آئیں مثل رحمت باری

مٹاتی ہے عدالت آپ کی فتنے جفاؤں کے
اٹھاتی ہے حکومت آپ کی رسم دل آزاری

مدد کو [illegible] کی موجود اور پھر خائف نگاہوں سے
یہ شان معجزہ ہے یا کہ شان ایزد باری

ترقی عیش کو ایسی ہے انکے عہد دولت میں
کہ رشک خندۂ گل ہے صدف لئے گریہ زاری

نگاہ لطف اگر ہو چارہ گر نازک طبیعت کی
نہ ہو ہرگز حبابوں کو شکست دل کی بیماری

سپہ تا دید اگر دیکھیں نگاہ قہر سے مولا
دل مہ کی طرح خورشید میں سوزخم ہوں کاری

یہ کیا ممکن نہ پہنچے آپ کو عرضی غلاموں کی
اگر ہو قلزم بدطالعی میں سست رفتاری

موافق طبع کے کردین جو دار دئے مخالف کو
دل عشاق کے زخمون کو بھردے مشک تاتاری

یہ ادنا حال ہے امن وامان کا دور مین انکے
جفا کا نام بھی آتا زبان پر ہے گنہگاری

جو کوئی ایک لحہ آپ کے مسلک سے پھر جائے
ابد تک صورت شیطان ہو اسکو ذلت و خواری

فنا خصلت کو قید سخت سے آزاد اگر کردین
نہو پھر سنگ کو ممکن شرارون کی گرفتاری

حسام انکی حکم ہوگی ہر اک مظلوم وظالم مین
ملیگی ہاتھ سے انکے سزائے مردم آزاری

زمین پر کھینچ لے خورشید کو شبنم کا ہر قطرہ
جو ہو افتادگی مین ناتوانون کی مددگاری

دیا اللہ نے وہ دل انھین رد حوادث مین
قیامت تک رہیگی زندگی مصروف غمخواری

ہر اک مخلوق پامال حوادث ہو گیا ہوتا
نہ کرتے عالم امکان کی گر حضرت نگہداری

رہائی جیتے جی ہم سب نے پائی خوف عقبیٰ سے
نزول انکا ہے دنیا مین نزول رحمت باری

جہات ستہ اک ذرے سے کم ہین روبرو جس کے
خدا نے اپنی قدرت سے وہ دی انکو عملداری

شفیق ایسے علی کی شکل سے خادم یتیمون کے
خلیق ایسے نبی کی شکل سے کرتے ہین دلداری

فضائل اور مناقب جتنے تھے گیارہ امون کے
وہ سب میراث مین پائے بحکم ایزد باری

کدھر ہین اہل بینش دیکھ لین دنیا مین حق آیا
ہوئی آسان رد دعوی باطل کی دشواری

ہدایت وہ بتایا سب کو رستہ کنز مخفی کا
سخاوت وہ کیا وقف غلامان گنج دینداری

شہا محشر بھی ہے امیدوار نقد آمرزش
رلاتی ہے لہو کے اشک عصیان کی گنہگاری

دکھاؤنگا مین کس صورت سے منہ اہل قیامت کو
کہ افزون ہے لحد کی تیرگی سے بھی سیہ کاری

خدارا اے شہ ارض وسما وقت شفاعت ہے
مٹا دیجئے دل ہیبت سے خوف گنہگاری

میان حشر یون پہونچون نکلکر کنج مدفن سے
کفن کے بدلے تن مین ہو لباس رحمت باری

بشارت دیتے ہون روح الامین گلزار جنت کی
وفور شوق مین رضوان کرے ہر جلوہ داری

جگہ پاؤ نہین دل کی شکل سے پہلو مین حورونکے
ہمیشہ ہو بہار خلد صرف ناز برداری

قطعہ

حجت اللہ خدائی کا سہارا آیا
رہنما عالم امکان مین ہمارا آیا

کیون نہو فاطمہ زہرا کی بہو ہین آخر
خانۂ نرجس خاتون مین ستارا آیا

یہ مانا صورت اعمال بد سے ہے اسود المنظر
چھپاتا ہے خدا خود لے زہے الطاف یکتائی

رہا وہ نور برسون پردۂ اسرار حکمت مین
محمد آج جسکو کہتے ہین اُسیلئے تو لائی

معلم کون تھا جبریل کا ایمان سے کہئے
پے درس حقیقت پردے سے کسکی صدا آئی

زرا کھول آنکھین سیر خلوت لاہوت کر غافل
کہ پردے ہی مین نہان ہے جمال شان یکتائی

جمال ایسا سواد عالم دل عرش ہی جس سے
جو صوفی کی نظر کو باعث شوخی بینائی

شمیم گل کا احوال زبون بھی وجہ عبرت ہے
ہوئی حاصل گلستان سے نکلکر دشت پیمائی

نہان رہتی جو نالے بلبلون کے پردۂ دل مین
جوانان چمن ہنستے نہ سنکر بانگ رسوائی

امور مصلحت مضمر اگر ہوتے نہ پردے مین
پسند آتا نہ الیاس خضر کو کنج تنہائی

عروج گرمی بازار نظارہ ہے پردے سے
کہ ہین مہدی دین غیبت مین اور عالم تماشائی

کوئی مانے نہ مانے ہمکو تو وہ بات حجت ہے
ہمارے رہنما معصوم کو جو خود پسند آئی

بشکل مہر پردہ اور پھر نا سب کی نظرون مین
وہ غیبت اور حسن انتظام عالم آرائی

نہ جانے وہ سمی صاحب معراج کس جا ہو
مگر بیتاب ہین شوق نظارہ مین تو لائی

کھلی ہی رہتی ہین آنکھین برنگ دیدۂ انجم
وہ جوش شوق مین بیداری شبہائے تنہائی

وہ شب جسکی طوالت رفتہ رفتہ یون ہوئی آخر
کہ جیسے کاکل مرغولہ مو ہوتی ہے بل کھائی

وہ شب چشم و چراغ عالم انوار جو شب ہے
کہ جسکی صبح اس دنیا مین بنکر شکل حور آئی

دھندلکے کو جلو مین لیکے وہ باد صبا نکلی
وہ بحر اخضری نے موج خیزی اپنی دکھلائی

بقدر سیری خواب تغافل جس ہوا سب کو
کسی نے بدلی کروٹ کوئی اُٹھا لیکے انگڑائی

نمود صبح کی خنکی مین اک عالم کے دل سنبھلے
خدا جانے حلیمہ کس لئے پھرتی ہین گھبرائی

جناب سیدہ جس خاتون بھی اٹھین خواب راحت سے
چھپالے اپنے دلمین شادی آغوش آرائی

حلیمہ کی زبان پر سورۂ قدر اب وظیفہ ہے
نگہ ہین شوق نور حجت اللہ کی تمنائی

میان بطن کب تک قرأت آیات قرآنی
خدا کیواسطے ظاہر ہوا ب لے روح شیدائی

ظہور معجزہ شامل ہی گو تیسرے عناصر مین
مگر تا چند مشتاقون سے ضبط نا شکیبائی

دکھادے اب وہ جلوہ جسنے موسیٰ کو غش آگیا
دکھادے آنکھون کو تنویر اعجاز مسیحائی

بہار گلشن ہستی عالم ترے ہی دم سے ۔ ترا ہی نام لیکر جی رہے ہین سب تولائی
بڑھا جب سے زائد شوق دیدار اہل عالم کا ۔ ہوا ظاہر وہ زینت بخش بزم قدرت آرائی
ابو القاسم جناب حجۃ اللہ مہدی دوران ۔ امام منتظر صالح لقب آقا و مولائی
زمین پر آتے ہی مثل علی سجدہ کیا پہلے ۔ خدائی مین قدم رکھتے ہی جد کی شان دکھلائی
زمانے بھر مین پھیلی بوئے خوش جسم محمدؐ کی ۔ پکارا گلشن اسلام لو تازہ بہار آئی
نہین پھولون سماتے جبرئیل فرط خوشی ایسے ۔ کہ پھر تصویر محبوب خدا خالق نے دکھلائی
مبارک ذوالفقار حیدری کو مژدۂ تازہ ۔ کہ مین قائم آل محمدؐ کے جگہ پائی
زمین سامرہ سے آسمان جھک کر کہتا ہے ۔ مبارکباد مثل عرش تیری عزت افزائی
مبارک آگیا کتم عدم سے دیدۂ عالم ۔ بس اب تو نرجس خاتون ہین اور آغوش آرائی
مبارک شان ملبوس امامت عہد طفلی مین ۔ تصور کرنے ہر دم کھنچنے لگی جان تمنائی
جہان مین جانشین آل وصی رسول آیا ۔ مبارک اے جہان دہر تمکو داغ رسوائی
حجاب مہد مین عیسیٰ ہوئے تھے فائز امامت پر ۔ دکھا دی میرے مولا نے عدم مین شان دارائی
خدا کا واسطہ بتلا نصیری کیا کہین اسکو ۔ جو چھپکر چشم عالم سے دکھائے شان یکتائی
اشارہ کر رہی ہین جھک کے شاخین نخل ایمن کی ۔ کہ باغ سامرہ مین نور کی تازہ بہار آئی
کہو کعبے سے ملبوس سیہ نذر بتان کر دے ۔ میان دور عالم چاندنی ہے نور کی چھائی
جمال منتظر ہے سنگ اسود دیکھ لے آکر ۔ جو ہو مدنظر تجھکو حصول کحل بینائی
مبارکباد چشم انتظار حضرت عیسیٰؑ کو ۔ کہ جسکا ذوق تھا اللہ نے وہ شکل دکھلائی
مبارک کربلا و کاظمین اہل یثرب کو ۔ کہ آخر انتقام خون ناحق کی گھڑی آئی
مبارک ہو یہ مژدہ خطۂ ملک خراسان کو ۔ کہ آیا خلق مین نو بادۂ بستان رعنائی
مبارک شہنشاہ نجف ساقی کوثر کو ۔ بزور ذوالفقار اب پھر چلیگا جام مینائی
رگ اعدائے دین تک تیغ موج بادہ پہونچیگی ۔ ہم ایسے مستون کو جب ہوگا جشن بادہ پیمائی
بحق ساقی تسنیم و کوثر ہان مرے ساقی ۔ صبوحی لا کہ بستر سے اٹھا ہون لیکے انگڑائی
ہوا اٹھا تا غدیر خم سے آیا بحر اخضر تک ۔ ٹھکانے سے لگا للہ میری جادہ فرسائی

قیامت تک رہے قائم الٰہی تیرا میخانہ
حیات خضر پائے شورش ہنگامہ آرائی

حصیر مسکیدہ پر ہو نماز حضرت عیسیٰؑ
دماغ مہر تک جائے شمیم جام مینائی

پلا دہ بادۂ گلگون کہ جب اٹھوں قیامت میں
رہے آنکھوں میں سرخی یادگار بادہ پیمائی

ارے خمخانۂ ہستی میں بس یہ دور آخر ہے
بشکل چشم نرگس منتظر تھے اسکے شیدائی

چلے اسطرح ساغر زور یوں نشی کا افزوں ہو
کہ جس سے دیکھنے والوں کے دلکو ہو توانائی

ندا ہے باہر آئے پردۂ اسرار مینا سے
پئے گا کہہ کے جاء الحق ترا ہر اک تمنائی

دعائے خضر پڑھتا جانب میخانہ آیا ہوں
بس اب دے جلد ساغر اے مراد بادہ پیمائی

شب آئی نیمۂ شعبان کی وہی شام ای ساقی
نمازیں مستحب پڑھنے کی ہو تن میں توانائی

وفور نشہ سے جب چاندنی میں ہوش سنبھلیں گے
دعائیں دینگے نصف شب کو مست جام مینائی

ادا کرنی ہی رسم توبہ ہمکو آخر شب میں
بعنوان دگر ہوگی وہ نظم بزم آرائی

وہ نور صبح اور میری زبان پر مطلع روشن
شعاع خور سے وہ چشم جہان میں عود بینائی

امام عصر کیا آئے کہ عالم کی مراد آئی
ہزاروں ہی عریضے ہیں سپرد آب دریائی

امیدیں ہیں جواب لطف کی بہای سال سے
کھڑی ہے دامن مقصد کو پھیلائی تمنائی

کوئی خاطر شکستہ کہہ رہا ہی موج آبی سے
کہ جا کر پوچھ لا دار سے درد ناشکیبائی

اشاروں میں کہیں اظہار مطلب ہی حبابوں سے
دلا دو اس تمنا سے ہمیں آنکھوں کی بینائی

کسیکی ہا ہیان تجھ سے یہ التجائیں ہیں
تمہیں کہہ آؤ جا کر میرا حال دشت پیمائی

کوئی کہتا ہی طغیانی سے تو پہونچا خبر میری
کہ جز زمد حجر عشق سے ہونٹوں پہ جان آئی

عریضہ ہے کسی کا اسلئے ملفوف مٹی میں
ملے اس بوترابی کو متاع عزت افزائی

کسی کا ہاتھ بڑھتا ہے سوئی پردۂ غیبت
دکھانے کو وفور شوق میں طرز زلیخائی

بہا تا رونق باغ جہان ہی تیرے پرسے
مگر اب شکل دکھلا دو گل بستان رعنائی

قسم اسکی نگاہ وفا آسمان کا جو کہ باعث تھا
دعا کشف الغطا کی مانگتے ہیں تیرے سودائی

تبہ الکعبۃ انشق ہوئی ہے جسکی خاطر سے
اسی کا واسطہ دکھلا جمال اے کحل بینائی

شباشب جسکی ہیبت اُٹھی تھی شہر مدینہ مین ۔ اسی کا واسطہ آ سامنے او روح شیدائی
یہ ہے ترا اعجاز تیرے انتظار بے نہایت کا ۔ کہ عالم آجتک زندہ ہے گو آنکھوں مین جان آئی
تجلی بزم وحدت مین تری شمع امامت کی ۔ بقای عالم امکان کا تو ہی علت غائی
اگر تو سامنے آجا نہ جانے دل پہ کیا گذرے ۔ کہ بے دیکھے ہوئے تجکو زمانہ بھر ہی شیدائی
علی کا نام اس دنیا مین تیرے دم سے زندہ ہے ۔ نصیری سے کہو دیکھے ذرا شان مسیحائی
وجود پاک تیرا علت اثبات خالق ہے ۔ ترے غیبت سے ظاہر ہے خدا کی شان یکتائی
عقیدہ صاف کہتا ہے تجھے نور خدا کہئے ۔ تری غیبت ہے اے مولا دلیل عالم آرائی
سردار القضای حشر جب دلق فزا ہوگا ۔ ملائک صف بصف آئینگے بہر ناصیہ سائی
بناکر نقش تیرا اُف رے رشک صانع عالم ۔ کہ تا صبح قیامت اک جھلک بھی تو نہ دکھلائی
مصداق مثل امید پر قائم جو دنیا ہے ۔ قیامت ہے جو تجکو دیکھ لینگے تیرے شیدائی
ایسے اوچھپنے والے پردۂ اسرار غیبی کے ۔ خدا کی حفظ مین دیتی ہے اپنے چشم تماشائی
بروز رستخیز عام یہ منظر معاذ اللہ ۔ ترے بند نقاب اور ناخن دست تولائی

دہن یہ کہہ کے محشر کو بھی پاس اپنے بلا لینا
کہ آ ہمراہ او وحدت سراے بزم یکتائی

عالم اسرار

در مناقب امام عصر علیہ السلام عجل اللہ فرجہ

نہ چھیڑ مجکو ہمنفس کہ وقت انتظار ہے ۔ سوائے مشق جذب کے نفس بھی دل پہ بار ہے
مجھے یہ ضد حجاب ناز الٹ ہی دین کسی طرح ۔ انھین یہ شوق دیکھیے وہ کہ جو نگاہ دار ہے
مرا یہ قول موسوی نظارہ بے سواد تھا ۔ وہ کہتے ہین یہ امتحان چشم اعتبار ہے
دلون کا شوق بڑھ چلا نگاہین ملکے اٹھ گئین ۔ سمند ناز چل چکا کہ راہ پر غبار ہے
جہان حسن عشق کے حدود سے گذر گئی ۔ یہ مختصر سی وسعت نگاہ انتظار ہے
سکون میرے نصیب سے خیال و خواب ہوگیا ۔ نہ اسجگہ قرار ہے نہ اسجگہ قرار ہے

برنگ نرگس اشوبیت ہوان محو دید قطرہ
جگہ سے اٹھکے تا پہ در گئے ہین پھیری کسقدر
کبھی خوشی وہ آئینگے کبھی یہ غم نہ آئینگے
نشان اضطراب دل عیان ہی چشم شوق سے
دیار دل اندھیرمین لٹے نہ ڈر رہا ہمین
وہ جان جان کب آئیگا نقاب راز اٹھای کون
فنا کے دہر ہوا اگر تو آرزو مین جی اٹھین
مین طول اشتیاق پر فدا ہون یا حیا کرون
بتا دین آکے فائدہ بھی طول انتظار کا
زمین نقش پا بنے وہ آرہے ہین نازسے
نقاب رخ کی جنبشین سبب سکون دل کا ہین
نصیب جاگنے لگے اڑی وہ تیرہ اختری
کشاکش اضطراب کی سبب جنون کا ہوئی
وفور اشتیاق مین بڑھی جو اپنی بیحسی
یہ مانا انتظار مین نمود حشر کیون نہو
حجاب حسن نازتک فرشتہ بھی نجا سکا
فنا ہون سر کٹے کبھی جو زانوے خیال سے
سپہر شوق کو جتا کے مین نے خط کیا
تمام موجین اک زبان ہو کے یون پکار اٹھین
دہن کی شکل بنگیا ہر ایک قطرہ کہنے کو
یہ دیدۂ حباب نے اشارون سے بتا دیا
زہے نصیب آگیا وہ نو گل ریاض دین
مقام اپنا دائمی کیا خدا کے نور نے

چمن مین غل ہوا کرے کہ فصل نو بہار ہے
شبانہ روز مشغلہ یہی ہزار بار ہے
امید و بیم کا سمان کہ شرح انتظار ہے
نگاہ جستجو نہین یہ نبض بیقرار ہے
جواب زلف یار ہے کہ میرا انتشار ہے
نہ پاس ہمنشین کوئی نہ کوئی غمگسار ہے
ہمارے انکے درمیان حشر پردہ دار ہے
نظام ہست و بود کا انھین کو اختیار ہے
وہ جبکہ خود بتا چکے حیات مستعار ہے
چمن چمن کھلے ہین گل قدم قدم بہار ہے
روش روش مین ایسی معتدل ہوای لالہ زار ہے
جہان مین شور اٹھا کہ آمد نگار ہے
نہ اختیار ضبط پر نہ دل پہ اختیار ہے
نہ درد ناگوار ہے نہ موت ناگوار ہے
مگر وہ پھر بھی آئینگے ہمین تو اعتبار ہے
کہے یہ کون جان لب کوئی وفا شعار ہے
تصورات باطنی پہ زیست کا مدار ہے
حقیقتاً یہ خط نہین دل امیدوار ہے
خوشا نصیب تیرا انیس بیقرار ہے
ہمین خبر ہے مثل ابر کوئی اشکبار ہے
کہ بارھوین امام کا کسی کو انتظار ہے
بہار گلشن وجود جس سے برقرار ہے
زمین ملک سامرہ کو عرش کا وقار ہے

خوشی سے غنچہ آجکل بشکل گل ہین خندہ زن / بہار باغ جاودان جو زینت کنار ہے
جناب عسکری کا گھر حریم قدس بنگیا / فروغ نور حسن سے تمام جلوہ زار ہے
ملی وہ دولت ابد جو پھر کوئی نہ پائیگا / کسیکا ہمین زور کیا عطائی کردگار ہے
جمال جسکا چشم دل کو سرمہ سنگ طور کا / ظہور جس کا مرکز نگاہ انتظار ہے
حقیقت ظہور و غیبت آؤ اہل دل سنو / نہ نگین جہان کا نہان و آشکار ہے
امام و شاہ انس و جان خدائی بھر پہ حکمران / نبی کا تاج زیب سر کمر مین ذوالفقار ہے
بنا تھا یہ محاورہ اسی جگہ کے واسطے / جمال عجب حسن ہی کہ شان کردگار ہے
جلال وہ کہ ہو بہو مرقع علی کہو / جمال وہ کہ ہو بہو نبی کا یادگار ہے

فروغ بزم مطلع فصیح محشر اب پڑھو
قلم تمھارے ہاتھ مین جو منقبت نگار ہے

زیارت امام عصر شرح انتظار ہے / یہ انتظار روشنی چشم روزگار ہے
ضیا خدا کے نور کی فروغ دہر بنگئی / زمین جلوہ زار ہے زمانہ جلوہ زار ہے
وجود حجت خدا ہی قلب مطمئن کی شکل / نہ کوئی مضطرب رہا نہ کوئی بیقرار ہے
مسیح بہر اقتدا جو آسمان سے آئینگے / نہ جانین جذب دل ہی کیا حکم کردگار ہے
مثال باد تند کے جہان سے باطل اڑگیا / حق آگیا بشکل وحی یہ ہر طرف پکار ہے
علی وصی نبی کے ہین خدائی کے ہین حکمران / سفید اور سیاہ کا تمام اختیار ہے
شمار اسکی قدر تو نکا کس زبان سے کیجیے / کہ جو بلطف ایزدی وصی ہفت و چار ہے
ملا ہمین وہ پیشوا مسیح کا جو مقتدا / غلام جس کی بزم کا شہ فلک وقار ہے
نصیری آکے دیکھ لے تو وہ بشر دکھاؤ نہین / جو وادی جہان کا نہان و آشکار ہے
بشر مگر صفات وہ الگ جو ممکنات سے / خدا نہین خدائی پر تمام اختیار ہے
اس ایک دم کی قدرتین وہ ہین کہ جو کسی نہین / وجود کائنات کی بقا کا ذمہ دار ہے
جہات ستہ زیر حکم امام جن و انس کے / علی کا جانشین ہی شہ فلک وقار ہے
نظر عدو و دوست کی شناخت کرلے قبر مین / اولے قہر و مرحمت قسیم خلد و نار ہے

جہان بھر کی اُنتیں سمائین کیا نگاہ مین
کل انبیا کا بادشاہ ہمارا تاجدار ہے

بس اب حجاب ناز سے نمود حسن چاہئے
کہ مثل برق طور کے نگاہ بیقرار ہے

امور مصلحت کی شرح کیون ہو بزم عام مین
زبان جلے اگر کہون کہ ہجر ناگوار ہے

حیائے عشق اذن گریہ دے اگر تو جان آئے
ہر ایک اشک غم فزا دل حزین پہ بار ہے

زمانۂ وفائے وعدہ بے بلائے آ گیا
جواب حشر ہر نفس مین طول انتظار ہے

جمال حسن کو خدا بڑھائے اور میری جان
جلا دو شمع اہل دل کا جسجگہ مزار ہے

تجلی چراغ عمر کیا عجب جواب دے
برنگ شمع شام سے سحر تک اشکبار ہے

کہون جو منبسط شوق کو تو ہاتھ اٹھا کے جینے سے
خلاف عقل و ہوش کے دل سیپار ہے

مین اپنے رنگ بہ جا پہ بیٹھا ہون مٹا ہوا
غرض ہی کیا جہان مین خزان ہے یا بہار ہے

بنام حسن قدرتی سے تیغ ناز نکلے تو
کہیگا ادعائے عشق کون جان نثار ہے

ذرا مرے عریضے پر نگاہ سرسری سہی
کہ نقش آرزوے دل کا تازہ یادگار ہے

اگر ہو خوش اسی مین تم تو خیر بس چھپے رہو
مزاج حسن باطنی مطیع اختیار ہے

طریق دید پوچھین گے تمھاری جانشین سے
کہ جنپہ علم و معرفت کا آج انحصار ہے

جناب ناصر حسین و قدوۂ رموز دین
کہ جنکا علم اور عمل قبول کردگار ہے

زبان و دل سے قوم کو یہ آیتین ہین یاد دن
طریق نشر شرع کا نہان و آشکار ہے

ریاض دین سے تازہ تازہ کیون نہ پائین ہم ثمر
قلم نہین ہے ہاتھ مین نہال باردار ہے

بوقت وعظ جو کہا قبول اہل علم تھا
سخن کا سلسلہ نہین صراط اعتبار ہے

صدائین دلسی دے رہی ہین بندگان علم و ثقت
خدائی مین یہ مجتہد وحید روزگار ہے

جسے کہ گنج در سے اُٹھا کے ہاتھ کچھ دیا
اسی کے پاس نقد علم کامل العیار ہے

بحق حجت زمان نصیر اور سعید بھی
کلیم طور علم ہون دعا یہ بار بار ہے

مراد محشر الٰہی اور آگے بڑھ کے آئے گی
سکون دل کو ہو گیا نظر امیدوار ہے

نظر کی بھی امید کو بر آتے دیکھ لین گے ہم
امام عصر سے اگر قیام روزگار ہے

دیدار دوست

چلے ہین ہم بھی چشم و دل کی قوت آزمانے کو
میان حشر آتا ہے کوئی جلوہ دکھانے کو

نقاب روئے دوست اُٹھیگی اور اُٹھنا ضروری ہے
مدد اے ضبط باطن منھ دکھانا ہے زمانے کو

جہانمین انقلاب آئیگا اور آنا ہی لازم ہے
بہانہ چاہیئے مقصود ہستی کے مٹانے کو

جمال اپنا ہے حسن اپنا کرشمہ سنجیان اپنی
اُٹھائے جاتے ہین فتنونپہ فتنے ناز اُٹھانیکو

بڑھائی کسقدر مشق خرام ناز چھپ چھپ کے
لگا کر ٹھوکر اہل قبر کی قسمت جگانے کو

اودھر وہ اور لطف عام کا آوازہ دلکش
ادھر ساری خدائی اپنے افسانہ سنانے کو

نہ جانین پردۂ اسرار مین کچھ چھپکے کیون بیٹھے
کہا تھا روز اول جو محبت آزمانے کو

کرامات وفائے عشق پر سو جان سے صدقے
کہ جالیس اہل دل اُٹھے ہین اک عالم بسانے کو

اسی حسن ادا کو حاصل دنیا و دین کہیے
بسر کر لیگئے جسطرح فرقت کے زمانے کو

وہی طرز عمل روحانیت کا بھی منتہٰم تھا
کہ قائم ہمنے رکھا جسطرح سے دوستانے کو

ادائے حسن غیبت خواب ہی ہین یہ بتا جائے
کہانتک طول آخر شوق باطن کے فسانے کو

حقیقت طور و موسیٰ کی زمانے مین زبان زد ہے
کہے کس منھ سے کوئی حسن کا جلوہ دکھانے کو

برنگ نقطۂ موہوم دور زندگانی ہے
زمانہ سازمانہ چاہیئے حسرت بر آنے کو

حیات اہل دلکو ہر نفس ہین صبر نے روکا
بڑی زور دعین اُٹھا تھا فلک ناوک لگانے کو

ہوئی جب سعی بیجا نقش ہستی اور بھی اُبھرا
زمین نے کیسے کیسے کھائے ہین جگر مٹانے کو

حقیقت جذبۂ دل کی نہ سمجھا آجتک کوئی
کہ مکتب مین گیا تھا قیس پڑھنے یا پڑھانے کو

لگایا اُسنے وہ زخم زبان جو بھر نہین سکتا
کہا آسان نافہمی سے جسنے دل لگانے کو

تمیز دوست دشمن منحصر ہے چشم جوہر پر
اُٹھے تو تیغ بران خون کے دریا بہانے کو

بہ انداز غزل اک اور مطلع زیب معنی ہو
زبان خامۂ تحریر ہے جنبش مین آنے کو

حیات ہجر مین کیونکر نباہا دوستانے کو
ارے او سننے والے سن تو لے پُرغم فسانے کو

عروس حسن لکھا ہر نقط اک سیلاب معنی تھا
بیان کیونکر کرین مضمون کے دریا بہانے کو

جبین عجز سے کہ یہ قول آداب محبت ہے
جواب کعبہ نہ سمجھے جا کسی کے آستانے کو

ہنسے جانا قیامت بھی جو آئے ظلم گردون ہے
اگر تو عالم ہستی مین آیا دل لگانے کو

محیط چشم مین بشکل سراب آنسو نظر آئین
غم فرقت ہزار آمادہ ہو جائے رُلانے کو

ہجوم شوق نظارہ مین چڑھنا طور پر کیسا
مرادین ساتھ ہین ہموار سا رستہ بتانے کو

کلیم اللہ کا مرکز اور اپنا اور ہے محشر
چلی ہین ساری سوتی ہوئی قسمت جگانے کو

سحر کا وقت نیند آنکھون مین انگڑائی پہ انگڑائی
کوئی فتنہ ہی آنے کو تو کوئی سر سے جانے کو

سحر وہ وحدت گیتی مین نور حق نما جسکا
برنگ سیل آیا نقش ہستی کے مٹانے کو

سحر وہ نور جس کا جوہر آئینہ فطرت
اُٹھا ہے شاہد حسن عمل زلفین بنانے کو

امام عصر مہدیؑ زمانہ کی ولادت ہے
محمدؐ آ گئے پھر عالم امکان بسانے کو

چراغ نور بیت الحمد کے ایوان مین جل اُٹھا
سواد عرش اعظم مین ہے شام عید آنے کو

گل نرجس کی خوشبو پھیلی دور ربیع مسکن مین
مبارک ہو الٰہی پھولنا پھلنا زمانے کو

محمدؐ جد اعلیٰ جسکے اور خود بھی محمدؐ ہے
خدائی دور مین آیا وہ رہ حق دکھانے کو

ملائک منتظر حاضر ہوئے ہیں جبین سائی
شرف عرش معلی کا ہے جسکے آستانے کو

امام انس و جن نور نگاہ نرجس خاتون
جسے بھیجا خدا نے دین کی راہین بتانے کو

جناب عسکری کی گود اور طفلی محمدؐ کی
عبادت لیون نہ سمجھین ہم نفس مین ناز اٹھانیکو

خدا کو اپنے محبوب دلی سے اتنی الفت تھی
محمدؐ سے نہ رکھا حشر تک خالی زمانے کو

میان پیکر نظم آئے روح تازہ لے محشر
امام عصر کی مدحت مین ہو مطلع سنانے کو

لگا کر ذوالفقار آیا کوئی قدرت دکھانے کو
زبان تیغ سے بے دینون کے کلمہ پڑھانے کو

مجھے اے چھپنے والے دیدۂ دل سے کہان ڈھونڈین
خیال جستجو ہے خلوت قدرت مین جانے کو

سیہ عاشق عسکری کا مقتدا اپنا مبارک ہو
اذان کعبے کی چھت پر دے کے شان اپنی دکھانیکو

یہ مانا قوت معراج ہے اعجاز موروثی
مگر روکا تھا کسنے فرش سے تا عرش جانے کو

نہین ممکن کتا ہی زہرست شوق اب کہ نہین سکتا — قیامت ڈھا رہا ہی پردۂ غیبت اُٹھانے کو
بجا ہی رشک اگر ہو سائیون کو ہو مقدر پر — اجازت تو ملی تھی وادی ایمن میں جانے کو
طلب کرلے ہمین بھی محفل اسرار قدرت مین — کہاں تک طول ہوگا جلوۂ رخ کے چھپانے کو
وہ جلوہ دیدہ دل کو بنا دے وادی ایمن — کہ پردے ہی مین اپنا کرلیا جس نے زمانے کو
کتاب شوق کا دیکھین ورق کیونکر الٹتا ہے — چلا آ سامنے تاب تحمل آزمانے کو
تری تصویر عرشی اور شوق اہل دل سطحی — معاذاللہ کس منہ سے کہین جلوہ دکھانے کو
نقاب رخ الٹ کر خود وہ طرز گفتگو بتلا — سنائین چہرہ پرداز سخن کیونکر فسانے کو
تری حسن جہان آرائی تمثیل اب نہین باتین — وہ آنکھین جو کہ دیکھے ہین خدائی کارخانے کو
الٹ جائے ورق دنیا کا مثل قلعۂ خیبر — اگر تو ایک ادنا سا اشارہ دے زمانے کو
امین اللہ سور دنی لقب کیونکر نہ تو پاتا — بچا پاتا تا ابد اسرار غیبی کے خزانے کو
نصیری کے خدا کی جانشینی اسکو کہتے ہین — حیات خضر و عیسی تونے ہی دی ہے زمانیکو
بزور قدرت غیبی یہ ہے اعجاز تو تیرا — کہ روکا حشر تک اپنی جوانی کے زمانے کو
حدود عالم غیبت سے جلوہ نکلے گا کب تک — کہاں تک دیکھے چشم منتظر آئینہ خانے کو
نصیری دیکھے یہ قدرت تو کیا معلوم کیا سمجھے — نگاہ خلق سے چھپکر رکھا قائم زمانے کو
ترے مداح محسن کی ہے تجھسے التجا مولا — اثر بھر دے زبان مین مدح کی نظمین سنانے کو

نہ روکے زندگی بھر کوئی قوت فکر دنیا کی
نقاب حسن معنی جبکہ جی چاہے اُٹھانے کو

قطعہ

اے حسن علی مہدی دوران ہوا پیدا — مسرور ہو فرخنا کہ علی بھی ہین نبی بھی
ارباب نظر صورت و سیرت کو تو دیکھو — یہ طفل خدا رکھے نبی بھی ہے علی بھی

قطعہ

انداز محبت کے مرادون کو دکھانا — یہ وقت سحر سب مین ہے مشہور ہمارا نا
ہے رسم کہن تارے کا آنا کسی گھر مین — لے کو کب دری ہے دل مین اُتر آنا

جذبات روحانی

ہم اپنے جذب روحانی کی قدرت دیکھ ہی لینگے
اگر دنیا سے ہے قائم تیری صورت دیکھ ہی لین گے

یقین وصل کے قرآن دلمین ہین بہت مضمون
کبھی تو کھول کر اسرار غیبت دیکھ ہی لین گے

ہوائے شوق کے جھونکے نقاب رخ الٹ دینگے
کہ مہر حسن کا انداز رجعت دیکھ ہی لین گے

نتیجہ خیز ہے فرقت کی شب مین مشق تنہائی
خدا چاہے تو رنگ بزم وحدت دیکھ ہی لین گے

ملیگا پاٹ بحر اشک غم کا بحر اخضر سے
یہ ہنگامہ دم جوش طبیعت دیکھ ہی لین گے

ہزارون فتنے دل کے دیکھے ہین شور محبت مین
اب آنکھون کی بھی اک تازہ قیامت دیکھ ہی لین گے

بہت کم ہے جفائے آسمانی ہمت دل سے
ہم اپنی آزما کر خود محبت دیکھ ہی لین گے

دفور صبر کا کیا حشر ہوگا زندگانی مین
یہ مانا ایک دن صبح قیامت دیکھ ہی لین گے

شب فرقت کی یہ اندھیاریان کحل البصر ہونگی
سلامت ہین جو آنکھین صبح وصلت دیکھ ہی لین گے

کبھی تو دامن صبح قیامت ہاتھ آئیگا
کبھی تو اختتام روز ہجرت دیکھ ہی لین گے

جمال طور کا ہلکا سا پردہ درمیان رکھکے
جھلکتی انکے رخسارون کی رنگت دیکھ ہی لین گے

لحد کی تیرگی مین بے تکلف کھولکر آنکھین
بہ اطمینان تصویر محبت دیکھ ہی لین گے

نظر مین طاقت آجانے دو بچپن کے نظارے سے
جوانی کی بھی شوخی و شرارت دیکھ ہی لین گے

نتیجہ غیبت صغرے و کبرے کا یہی ہوگا
کہ ہم آتی ہوئی آخر قیامت دیکھ ہی لین گے

کسی کو طور ہم کو محفل جانان مبارک ہو
حیات عشق مین گلزار جنت دیکھ ہی لین گے

وہ جلوہ جو کلیم اللہ نبی کو غش مین لایا تھا
ہم اپنے شوق باطن کی بدولت دیکھ ہی لین گے

سواد قبر کا پار نیگے کا جل شمع الفت سے
امام عصر کی بے پردہ صورت دیکھ ہی لین گے

ملا ہے سامرے سے راہ کے ڈانڈا الکعبہ دل کا
چلے اور چل کے وہ آباد جنت دیکھ ہی لین گے

چھپالے لاکھ کوئی اپنے دامان محبت مین
خدا نے جو کہ دی ہی وہ امانت دیکھ ہی لین گے

مبارک ہو جہان مین نیمہ شعبان کی عید آئی
نظر باز اب ہلال عیش و عشرت دیکھ ہی لین گے

[illegible] غائب مین
مراز در سخن اہل بصیرت دیکھ ہی لین گے

محمد بارھوین رہبر کی صورت دیکھ ہی لین گے
امامت آئینہ دار نبوت دیکھ ہی لین گے

محال عقل کا بطلان ثابت ہو ہی جائیگا
بشر صورت نمائے شان قدرت دیکھ ہی لین گے

ہوا سامرے مین باغ غدیر خم کی چلتی ہی
کہ پھر ہنگامۂ اتمام نعمت دیکھ ہی لین گے

چھپے گا چھپنے والا کبتک آخر چشم عالم سے
سلامت ہی اگر زور بصیرت دیکھ ہی لین گے

وہ دن آئے کہ نکلے ذوالفقار اب بدعت پر
نبی کی شان اور حیدر کی شوکت دیکھ ہی لین گے

قصیدے مدحت نور خدا مین کہتے ہین محشر
کسیدن چلکے صبح باغ جنت دیکھ ہی لین گے

نیاز عشق

نیاز عشق و ناز حسن پنہان دیکھ ہی لین گے
تجھے او چھپنے والے تا بہ امکان دیکھ ہی لین گے

جمال عالم آرا ذوق وجدانی بڑھائے تو
بتان دیر ہو کر نو مسلمان دیکھ ہی لین گے

نقاب رخ رہے گی کب تک آخر شاہد معنی
کبھی تو بطن آیتہائے قرآن دیکھ ہی لینگے

کسی خلوتکدے مین نصب کر کے دل کا آئینہ
کوئی مجموعۂ زلف پریشان دیکھ ہی لینگے

حقیقی عشق اور ناکامیابی غیر ممکن ہے
اگر ضد آپڑے گی حسن جانان دیکھ ہی لینگے

مبارک تجکو جولانگاہ حسن ناز مین پھرنا
نگاہ شوق کے کار نمایان دیکھ ہی لینگے

جنون پھرا ٹھا سکتا نہین چشم تمنا پر
تماشائے گلستان و بیابان دیکھ ہی لینگے

برنگ زلف طول شام ہجر اک آزمائش ہی
کسی پر مرنے والے صبح خندان دیکھ ہی لینگے

تلاطم خون دل کا ساتھ دے گا ہجر مین کتنا
نئے دعوے مگر اے چشم گریان دیکھ ہی لینگے

خدائی چھوٹ جائے یہ تعلق چھٹ نہین سکتا
کہ جب چاہین گے ہم نزد رگ جان دیکھ ہی لینگے

بصیرت بنگئی ہے اگر چشم بصارت کا
تو کیا پردائے غیبت شکل جانان دیکھ ہی لینگے

جمال ناز معشوق پردون مین بھی ہو کیونکر چھپا نکلے گا
تجلی چراغ زیر داماں دیکھ ہی لینگے

بپا کرنا قیامت قدرت اللہ کا تماشہ ہے
پئے نظارہ بھی میدان بزم امکان دیکھ ہی لینگے

بڑھیگی جسقدر روحانیت اپنی اسے قربت سے
محبت مین ہراک مشکل کو آسان دیکھ ہی لینگے

وصال دوست اہل عقل کہتے ہین کہ ناممکن
خدا چاہے تو اک دن ہو کے قربان دیکھ ہی لینگے

ادب جذبات کو یون ٹوکتا ہے کوئی جانا مین
سنبھل آگے نہ بڑھنا ورنہ دربان دیکھ ہی لینگے

بڑھا ہی کب نظارہ مین علم الیقین بڑھ کر
جمال صورت مہدی دوران دیکھ ہی لینگے

یہ قدرت جلا دے شمع صبح نیمۂ شعبان
تو چشم دل سے نور ماہ ایمان دیکھ ہی لینگے

جناب نرجس خاتون کی آغوش محبت مین
کوئی بچہ نہ رخ یوسفستان دیکھ ہی لینگے

جمال اس طفل کا روشنگر کون و مکان ہوگا
جہان ہو نگے وہان موسی عمران دیکھ ہی لینگے

بڑھاتے جائین نظارے کی مشق ایام غیبت مین
کسی دن یہ خدائی راز پنہان دیکھ ہی لینگے

جواب نیر اعظم ہو مختصر مطلع روشن
جمال فکر محفل مین سخندان دیکھ ہی لینگے

بڑھے جذب نظر اسے نور یزدان دیکھ ہی لینگے
تجھے بھی ایک دن نزد رگ جان دیکھ ہی لینگے

جگہ دی تھی اسی دن کے لیے نظر دل کو آنکھون مین
مکمل انتظام بزم امکان دیکھ ہی لینگے

خط و خال محمد عارض روشن پہ کہتے ہین
کہ اہل معنی ایک ایک حرف قران دیکھ ہی لینگے

بنیگا سامنے کا ذرہ ذرہ کوہ سینا پر
جو موسی نے نہ دیکھا ہوہ سامان دیکھ ہی لینگے

کہان تک غیبت کبری مین طول انتظار آخر
اگر قسمت موافق ہے تو اب جان دیکھ ہی لینگے

مسلمان ہو کے تقلید کلیم اللہ سے حاصل کیا
کبھی دیکھا تھا پھر کہتے ہین ہان ہان دیکھ ہی لینگے

نگاہین جن کی محبوب خدا کو دیکھے بھالے ہین
وہی انجام مین یہ حسن پنہان دیکھ ہی لینگے

نقاب حسن یوسف ساز مین جنبش تو پیدا ہو
زنان مصر کو سر در گریبان دیکھ ہی لینگے

نگاہین مرکز روحانیت پر ہو تو لین قائم
بشر مجموعۂ اسرار یزدان دیکھ ہی لینگے

تری تشریف سے مولا حق آیا اور گیا باطل
خدائی دور مین اب دور ایمان دیکھ ہی لینگے

بقائے دائمی تجھ سے بہار باغ عالم کی
ترے قدمون سے جنگل کو گلستان دیکھ ہی لینگے

بڑھے جذب تماشا تو دکھا زور امامت سے
نصیری کے خدا کا تجھ مین امکان دیکھ ہی لینگے

نظر کفار کی مثل شعاع مہر کانپے گی
کہ چتون مین جلال شیر یزدان دیکھ ہی لینگے

محال عقل ہے، رویت خدا کی خشیہ ہو جائے
وہ یکساں ہیں تجھے اے نور یزداں دیکھ ہی لینگے

رہے قائم جوانی تیری مصدر حسن میں مولا
بن یعقوب کے سوتے کو ارزاں دیکھ ہی لینگے

محمد اول و اوسط ہیں اور آخر محمد ہیں
ہم اس تثلیث میں تصویر ایماں دیکھ ہی لینگے

نگاہیں بعد دیدار محمد آگے بڑھتی ہیں
دفور شوق میں حد فراواں دیکھ ہی لینگے

رہونگا آپ میں نور خدا کو بھی میں دیکھوں گا
کہ موسائی ہر اک کار نمایاں دیکھ ہی لینگے

نگاہ عام سے غائب نگاہ خاص میں حاضر
کبھی تعمیم اور تخصیص یکساں دیکھ ہی لینگے

فلک سے اتریں تو معراج ہو گی اقتدا کر کے
خود اپنے اوج کو عیسی دوراں دیکھ ہی لینگے

قیامت تک اگر ہے کوششوں کا سلسلہ باقی
یقیناً اک نہ اک دن جا مکاں دیکھ ہی لینگے

نصیر و ناصر الملت سا رہبر آگے آگے ہے
تو محشر محفل مہدی دوراں دیکھ ہی لینگے

شوق لقا

شوق لقا ہے دست جب اپنی کشش دکھا گیا
چلمن کے نقاب حسن سے جلوہ نظر تک آ گیا

نظروں سے نظریں ملگئیں راہیں دلوں میں ہو گئیں
پردۂ غیبت اٹھ گیا نقش دوئی مٹا گیا

قدرت عشق پر نثار وصل ہوا حیات میں
حوصلۂ محال عقل رنگ وفا جما گیا

جس کا خیال بھی نہ تھا کحل بصر ہوئی وہ رات
جس کی امید ہی نہ تھی شوق وہ دن دکھا گیا

شکل ہلال سامنے آئے بھی اور چھپ گئے
تھوڑا سا حسن التفات کام بہت کچھ آ گیا

ابر کرم کی شکل سے دور فضا کو چھا لیا
جس کی طرف برس پڑا دل کی لگی بجھا گیا

باد بہار کی طرح آمد دلربا ہوئی
باغ جہاں کو رشک باغ جناں بنا گیا

رخ سے نقاب کیا اٹھی جلوۂ حسن عام تھا
دامن چشم منتظر اپنی مراد پا گیا

حسن کرشمہ ساز کے دیکھے طلسم بارہا
ہنسنے کو یہ رلا گیا رونے کو یہ ہنسا گیا

تجربہ کار ہی کلیم ہوش کے چھوٹے چل بسے
پردے میں صاعقے کے جب اپنی جھلک دکھا گیا

مہکے شمیم پیرہن ساتھ تھا ماہ مصر کے
نکلا تو چشم شوق میں صورت نور آ گیا

عشق جنون ہو یا کچھ اور اپنا عقیدہ اپنا دل — ہم یہ کہین گے آنکھون کا علم یقین بڑھا گیا

اہل نظر کے واسطے سرمے کی کھولدی دکان — سمجھے نہ چشم بدگمان طور کا دل جلا گیا

جس سے خلاف ہوگیا اسکو بنا لیا غلام — جسپہ یہ مہربان ہوا پھر کے شباب آگیا

حسن کی دلفریبیان عشق کی جانگدازیان — کتنون کو وہ بنا گیا کتنون کو یہ مٹا گیا

فرش پہ بچھی رات مین وہ جو ادا ہی خواب تھا — پردۂ جذب وصل مین آتے ہی یہ جگا گیا

وصل مین دست یار پر رنگ حنا بنا تھا وہ — فرقت دلربا مین یہ دل کا لہو بہا گیا

حسن وہ ہے کہ عشق کے راز نہان بتا دیئے — عشق وہ ہے کہ حسن کے راز خفی بتا گیا

اسکے سبب سے وصل کا تذکرہ با اثر ہوا — اسکے سبب سے ہجر کا قصہ فروغ پا گیا

اسنے غریب قیس کے دلکو الٹ دیا اگر — آکے یہ جی بہلنے کو راہ جنون دکھا گیا

اپنا جمال قدرتی اسنے دکھایا رات بھر — قبر شہید ناز کی شمع جو یہ بجھا گیا

چشم وفا پرست کی اس نے نگاہ دوربین — قلب کے مرتبہ کو یہ کعبے سے بھی بڑھا گیا

عقدہ کشائے روح تھا اسکا جمال ہر نفس — زلف سیاہ تاب مین دل کو جو یہ پھنسا گیا

اسکا کرشمہ یہ ستم جس سے بچا نہ ماہ مصر — اسکا فریب وہ بلا جس مین فرشتہ آگیا

اس سے تصورات مین قدرت بے فنا ہوئی — یہ جو خیال دوست کو روح روان بنا گیا

بستر خواب ناز پر وہ جو ہے برہمی زلف — یہ کسی خفتہ بخت کو تا بہ سحر جگا گیا

ملکے خرام ناز سے اسنے جو ڈھائین آفتین — اہل فنا کی سیکڑون تربتین یہ مٹا گیا

خندۂ گل کی شکل مین اسکا ہوا اگر ظہور — بلبلون کو چمن مین یہ طرز فغان بتا گیا

دیر و حرم کا اختیار اسنے بتون کو دیدیا — دیدہ و دل مین آتے ہی اپنا یہ گھر بنا گیا

تیغ جفا کے آب کی اس سے بڑھی جو آبرو — خون وفا کی شکل سے یہ رگ جان مین آگیا

عرصۂ جلوہ گاہ مین وہ جو غرور ناز تھا — شوق لقائے دوست کو اور بھی یہ بڑھا گیا

ملکے کسی سے کس طرح جیتے ہین اس سے پوچھیے — چھٹ کے کسی سے کسطرح مرتے ہین یہ بتا گیا

بند قبا بدست ناز اسنے جو ڈالدی گرہ — پردے حجاب غیب کے آنکھون سے یہ ہٹا گیا

خواب شباب تھے وہ [illegible] بیخودی [illegible] — [illegible] وفا [illegible] آنکھون کی نیند اڑا گیا

اسکا کرم وہ قہر ہے کتنے ہی جسپہ مر مٹے
اسکا ستم وہ لطف عام سیکڑون کو جلا گیا

اسکا یہ ظلم پردۂ غیبت اٹھے نہ تا ابد
اسکا یہ لطف جلوۂ مہدی دین دکھا گیا

جلوہ بھی وہ کہ روح حسن جلوہ بھی وہ کہ جان عشق
دیدۂ و دل مین دائمی اپنی جگہ بنا گیا

شوق لقا مین اہل دل آنکھین کئے تھے فرش راہ
واقعۂ کلیم و طور آج فروغ پا گیا

یہ وہ نوید عام ہے جس سے زمانہ جاگ اٹھا
حجت حق جہان مین کتم عدم سے آگیا

بند نقاب حسن کے ناخن شوق سے کھلے
دامن آرزوے عشق اپنی مراد پا گیا

چشمک حسن آمد حجت حق ہے خلق مین
عشق نہ تاب لا سکا حشر چشر اٹھا گیا

برق جمال حسن نے اپنا فریفتہ کیا
عشق خدا کے فضل سے راہ جنان دکھا گیا

حسن نبی کی شکل مین لایا عدم سے آپکو
عشق کا زور دیکھئے کلمہ ہمین پڑھا گیا

دیکھا جو حسن بے فنا ہوگئے آپ پر فدا
عشق مسیح و خضر کو عمر ابد دلا گیا

مطلع تازہ یون پڑھون جوشمین جو ہی کہ اٹھی
بزم ولا مین محشر آج رنگ سخن جما گیا

پیش نگاہ عسکری وہ گل نرجس آگیا
جو کہ عرب سے تا عجم گلشن دین لگا گیا

دور زمانہ کی بہار جس کے قدم سے برقرار
ہر گل تر کے چہرے پر رنگ بقا جما گیا

اصل علی کے شور سے کعبے کے بت بھی چونک اٹھے
شکل حبیب کبریا بزم جہان مین آگیا

مر دے جلا دے بیسیون بندے بنائے سیکڑون
شکل علی مرتضی شان خدا دکھا گیا

بام حرم پہ دی اذان حق کو عروج دیدیا
دور جہان سے کفر کا نام و نشان مٹا گیا

ہاتھ مین تیغ حیدری سر پہ عمامۂ نبی
اہل نظر کو وہ جمال ایک جگہ دکھا گیا

اہل غرض نے جب لکھی حالت دل عریضے مین
جوش پہ جوش متصل بحر کرم مین آگیا

حسن سے کیون نہو وہ کام جسمین مناسبات ہون
چھپ کے نگاہ خلق سے شان خدا دکھا گیا

اسکی متاع زندگی خیر مین صرف ہوگئی
جو کوئی ہنستے بولتے نازو فا اٹھا گیا

بارھوین پشت ہوگئی کیون نہ منجی ہوئی ہو راہ
حب علی کی شکل سے خانۂ دل مین آگیا

کہتا ہے دل علی کہو شکل وہ ہے نبی کہو
کیا کہین اسکو چھپ کے جو کار خدا دکھا گیا

جلوۂ احمد و علی ایک ہی شکل سے عیان
اہل نظر کی آنکھون کو عرش برین بنا گیا

ہاتھ مین ذوالفقار لی فتح کے باب کھل گئے
جوش شباب قدرت شیر خدا دکھا گیا

سب سے الگ یہ معجزہ سب سے جدید یہ روش
پیکر روز حشر کو ٹھوکرون سے جلا گیا

حسن شباب وہ ملا جس کو زوال ہی نہین
سیکڑون دل فدا ہوے سامنے جبکہ آ گیا

جملہ صفات انبیا ایک ہی ذات مین نہان
اپنا ہی نقش اعتقاد اُمتون پر جما گیا

چہرے پہ خال کی ضیا شرق سے غرب تک گئی
نکتۂ سورۂ قمر مہر کی ضو دکھا گیا

مختصر امام عصر کی مدح مین طول تا کجا
رات بہت گذر گئی نیند کا وقت آ گیا

شکل امام منتظر روے دعا نہان رہے
دل کی صدا ہے ہر نفس مانگا تھا جو وہ پا گیا

در مناقب امام ثانی عشر عجل اللہ ظہورہ

جستجوے دوست مین پُر نور ایسا دل ہوا
جذبۂ باطن چراغ جادۂ منزل ہوا

بند کی چشم تامل اور بیڑا پار تھا
قلزم اُمید یون سمٹا کہ بس ساحل ہوا

ہر قدم راہ محبت مین تھا صحرای عدم
مرحلہ آسان جو سمجھے تھے وہ مشکل ہوا

صدمے ایسے ذرے کی خلقت پہ ہنگام ازل
جو تھا اک آشوب بربادی وہ میرا دل ہوا

معجزہ ہے دل سے پیدا ہو جو حسن التجا
دیکھیے لکنت پہ جلوہ طور کا مشتعل ہوا

کسقدر حفظ مراتب ہے بیان حسن عشق
خون رگ جان بھی نثار خنجر قاتل ہوا

قیمت فولاد مین [illegible] شکست
پہلے آئینہ بنا بنکر جو ٹوٹا دل ہوا

شام وعدہ آمد جانان کی شدت کی خوشی
دل کا خلوت خانہ آخر دلکش محفل ہوا

اس تمنا سے کہ اب آتا ہے اب آتا ہے کوئی
دور چشم منتظر دیدار کا محمل ہوا

اس تصور مین ملیگا کوکب دری ضرور
سینے پر داغ غم ہجران مہ کامل ہوا

اس مسرت مین کہ آ پہنچا کوئی محبوب خلق
پنجۂ فرقت کا تمثال دعوی باطل ہوا

لغزشین اب ہوئین راہ حقیقت مین محال
ثنا ائمہ آل محمد رہبر کامل ہوا

چشم باطن کو ہوا نظارۂ نور خدا
گوشہ گوشہ سامرے کا عرش کی منزل ہوا

گود مین نرجس کی ہے ہمنام و ہمشان نبی
جس کے دم سے صورت حرف غلط باطل ہوا

آج وہ ہے زیب آغوش جناب عسکری
جس کے باعث عالم امکان مین حق داخل ہوا

جنبش گہوارہ اللہ کیا قیامت خیز ہے
سر اٹھانا فتنۂ محشر کو بھی مشکل ہوا

آج اس بندے کے آئے ہین خدائی مین قدم
جس کا جد عرش خدا پر زینت محفل ہوا

ہمنے مانا ہو چکی تکمیل دین روز غدیر
دور امامت کا حقیقت مین یہ اب کامل ہوا

روز میلاد امام حی کی برکت دیکھیے
زیست کا خلعت زمین کے جسم کو حاصل ہوا

بعد میلاد علی کعبہ نہ چھوٹا آجتک
جو ہوا ان مین کا مولود حریم دل ہوا

مطلع تازہ در گوش احبا ہو ضرور
شعر جو محشر پڑھا وہ زینت محفل ہوا

قائم آل محمد کفر کا قاتل ہوا
ذوالفقار حیدر کرار کا حامل ہوا

کھینچی دست جود سے تصویر شرح انما
اس سخی کے آستان پر جو کوئی سائل ہوا

اللہ اللہ کیا ہی جاگے خضر و عیسیٰ کے نصیب
اقتدا سے اختر طالع مہ کامل ہوا

طول غیبت سے کھلا یہ امر راز زیست مین
جو نفس تھا باعث نزدیکی منزل ہوا

سورۂ قدر آپ کے ورد زبان تھا ہر نفس
بطن مادر مین وہ ہر قرآن کی منزل ہوا

راہ غیبت کیسی آسانی سے طے کی تا ابد
کون حضرت کی طرح سے سالک راجل ہوا

آپکے نور ولا کو جب خوشی سے دی جگہ
پرتو مرضی حق آئینہ دار دل ہوا

جس نے جھوٹون ہی کیا مولا کا انکار وجود
اسکا جینا ہو کہ مرنا سعی لاحاصل ہوا

ہوگیا جسکی زبان و دل سے اقرار وجود
عالم ہستی مین وہ فرزانہ و عاقل ہوا

صورت زیبا ہے یا تصویر اسرار قدم
دو زبان سے کلک معنی آفرین قائل ہوا

مظہر اسرار قدرت یہ بھی ہین مثل علی
سانس لینا اب نصیری کو بڑی مشکل ہوا

آج پھر ہو شور اتممت علیکم نعمتی
پھر کہین روح الامین در پہ خدا کا داخل ہوا

حسن مین ہے قدرت احیاء میت یون عیان
ہوگیا زندہ جو مرتا ناز کا بسمل ہوا

نام نامی سے مسیحائی کی تاثیرین عیان
جب پکار اُٹھا کوئی درد فنا زائل ہوا

جمع اوصاف خدا داد آ تقدر ہین ذات مین
فخر سے قرآن جن کا حامل منزل ہوا

خدمت مولا سے اونا بھی سلیمان ہوگیا
مدحت شہ جس نے کی وہ مقبل و باذل ہوا

جذب اوصاف خدا کو بارھوین آئی جو شب
حکمران سرمدی یہ خسرو عادل ہوا

دیکھ سکتا صاحب معراج کے پوتے کو کون
اسلیئے غیبت کا پردہ بیچ مین حائل ہوا

ذوالفقار پاک کی رفتار سے حشر آگیا
کفر کا پیکر برنگ طائر بسمل ہوا

دیکھکر ہمشکل و ہمنام محمد کا جمال
خلد مین بھی مائل نصرت علی کا دل ہوا

عشق مولا کی نہ دل سے جو پہچانی نہ قدر
قید خانہ دو فرشتون کو چہ بابل ہوا

آفتاب برج انجم اگر آئے تو اسکا فخر کیا
آپکا گھر ہے وہ گھر قرآن جہان نازل ہوا

آپ کو دے کر عریضہ جس کی برآئی مراد
عالم جود و سخاوت مین وہ دریا دل ہوا

آپکے شیدا کا مامن قصر گلزار بہشت
آپکے دشمن کا مسکن دوزخ سافل ہوا

آگیا آنکھوں سے دلمین نور عین بوتراب
اب یہ گھر کعبہ ہے یا قرآن کی منزل ہوا

یہ عریضہ ہدیۂ محشر ہے اے بحر کرم
نظم کے پردے مین ظاہر مدعائے دل ہوا

ہو اگر چشم عنایت بڑھ گئے دین جبین عبد
گوہر مقصد سے مملو دامن ساحل ہوا

رہبر ملت جناب مولوی ناصر حسین
جن کی محفل مین ہر اک اہل سخن باذل ہوا

وہ ادیب نکتہ پرور وہ فقیہ اہلبیت
جن کے دم سے ہر غزل گو عارف کامل ہوا

یون کی تفسیر اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ کی
بس خلافت کا علی کی غیر بھی قائل ہوا

قوت تقریر و تحریر اللہ اللہ کیا کہون
جو کیا دشمن نے دعوی دعوی باطل ہوا

یا رب انکے دونون فرزندون کو دکھلا دے وہ دن
سب پکار اُٹھیں کہ ہر اک عالم و عادل ہوا

جلوۂ طور

نہین نیند آنے دیتی حسرت دیدار جانانہ
سنا اے بخت خفتہ حضرت موسیٰ کا افسانہ

کہاں تک سنگ طور شوق سے ٹکراؤن سر آخر
رہوں تا چند نور وادی ایمن کا دیوانہ

خدا ہی خیریت رکھے اب اے جبریل بیتابی
خلیل دل ہوا ہی شمع نظارہ کا پروانہ

کہاں تک انتظار اے چشم شوق اب رات بڑھتی ہی
اجازت دے تو اٹھ کر بند کرلوں باب کاشانہ

بس اے شوق نظارہ اب تو آنکھیں بند کرنے دے
کہ داماں نگہ پر کھنچ گئی تصویر جانانہ

تلاش دوست مین اجڑا ہوا دل ڈھونڈھتا ہی
جدھر جاتا ہوں میری ساتھ ساتھ آتا ہی ویرانہ

کہاں صبر اے دل بسمل کہ دیکھیں روز حشر انکو
خدا کیواسطے کہنے دے طولانی یہ افسانہ

تراوشہائے خونناب جگر اور چشم پرنم ہی
دل پرشوق ہی اور جوش دید حسن جانانہ

حجاب عظمت ہین وان نگاہ شوخ پوشیدہ
یہاں ارمان شوق دید ہین ہر نالہ مستانہ

وہاں یہ حکم شرع حسن جتنا ہو سکے چھپیئے
یہاں فتوائے دین عشق ڈھونڈھو بیحجابانہ

وہاں فضل خدا سے وہ مقلد "لن ترانی" کے
یہاں پیش نظر ناکامی موسیٰ کا افسانہ

فراق اک پل کا بھی یاں ہی جواب غیبت کبریٰ
قیامت پر وہاں موقوف لطف وصل جانانہ

ادھر شکل مہ نو خم بشوق آستان بوسی
جہان افروز ادھر خورشید اقبال ملوکانہ

بذوق جستجو ہمنے یہاں لاکھوں کنوین جھانکے
ادھر یہ ضد قیامت تک نہ بتلائینگے کاشانہ

عریضہ لکھ کر یان ہم یاس سے کچھ اور کھو بیٹھے
جواب آیا بھی وان سے تو جواب دلربایانہ

وہاں دنیا منور انکے شمع حسن عارض سے
یہاں افسردہ دل مثل چراغ تربت ویرانہ

نگاہ لطف مین وان لعل فیض چشمہ کوثر
یہاں گردش سے قسمت کی شکستہ دل کا پیمانہ

بنائے کعبۂ عشق حقیقی حسن سے انکے
تصور سے خراب آباد دل اپنا صنمخانہ

ادھر تاباں ہی رخ سے نور اعجاز مسیحائی
نثار شمع غم ہے روح ادھر مانند پروانہ

ترقی پر حیات خضر و عیسیٰ انکی برکت سے
یہاں اک سانس بھی دم بھر تو وہ بھی ہے بیگانہ

ادھر ہیں دور جام بادۂ دیدار محفل مین
یہاں گردش سے قسمت کی [illegible] اپنا ویرانہ

بُری قسمت سہی لیکن پکاروں تو میں ساقی کو
یہی ہے طرزِ آزادی یہی اندازِ رندانہ

کہاں ہے ساقیا ہشیار ہو خوابِ جوانی سے
ذرا مجھ سے ملا تو او ستمگر چشمِ مستانہ

دکھا دے آفتابِ ساغرِ گلرنگ کی طلعت
رہے تا حشر آکی گرمی بازارِ میخانہ

طوافِ میکدہ کو خوبیٔ تقدیر لائی ہے
بڑی مشکل میں چھوٹا حضرتِ واعظ سے یارانہ

بہارِ وصل میں ظالم نے کیا کیا آفتیں ڈھائیں
رہا ہے مدتوں تک ساتھ تو بھی کارِ رقیبانہ

بقدرِ شوق دل کو آج ذوقِ بادہ نوشی ہے
بحمد جوشش دل کھلا تو بھی اندازِ کریمانہ

ہوا دل کی بدولت یہ گناہ فاش اے ساقی
کہ میخانہ میں آیا چھوڑ کر راہِ صنمخانہ

عذابِ دین و دنیا جانتا ہوں پابندی کو
مرا تقوی ہے آزادی مرا مذہب ہے رندانہ

مری لاعقلی کو دیکھیں سب چشمِ بصیرت سے
مے دیدار سے مدہوش ہیں کیسے ہوں میں مستانہ

یہی نشہ ہے میرا منزلِ مقصود کا رہبر
اسی نشے میں دونا ہوگا جوشِ وصلِ جانانہ

اسی نشے کی لغزش مجھکو پہنچائیگی کوثر تک
اسی نشے میں بھر جائیگا چشم و دل کا پیمانہ

اسی نشے میں پورے ہونگے ارمان دل کے
نقابِ شاہدِ مقصود اُٹھیگی بے حجابانہ

اسی نشے کی ہوگی انتہا صبحِ قیامت پر
اُٹھونگا جھومتا کنجِ لحد سے جبکہ مستانہ

تہ فرمانِ حق ہوگی حکومت ربع مسکون کی
سر مہدی دین پر ہوگا اکلیل ملوکانہ

زمین و عرصۂ محشر کی رونق دیدنی ہوگی
اِدھر جشن ملوکانہ اُدھر دربارِ شاہانہ

شہ دو محشر ایسا مطلعِ پُرنور باشوکت
کہ جسکے سامنے حسنِ مہِ کنعان ہو افسانہ

کلیمِ طور اور حضرت کے ارمان نکلنے دو
جمالِ شاہدِ وحدت دکھا دے بے حجابانہ

اگر ہو تجھ سے اے شمعِ کرم کارِ مسیحانہ
پڑھے کلمہ ترا اشرف فقیری روح پروانہ

دل پُرشوق میں جاہے کہ عشقِ حیدرِ صفدر
اسی صورت سے انکا چشمِ بینا میں ہے کاشانہ

اگر مثلِ ید اللہ تیرے اے مولا قدم آئیں
عبادت گاہِ عالم صورتِ کعبہ ہو تعمانہ

رہا جن بلد پر سنسان ہے چشمِ سلیمان میں
جو دیکھیں چشمِ حق بین سے ترا دربار شاہانہ

نہیں کیونکر تصور امیر المومنین تب تو
خدائی بھر پہ شہنشاہ اور پھر صورت فقیرانہ

نہ ہوتا اے گل خوبی جو تیرا دم زمانے مین — بہار صبح محشر تک نہ اُگ سکتا کوئی دانہ
دم تعلیم تجھسے ہو اگر شان علی ظاہر — دل پر شوق کو جبریل دے دین جائے نذرانہ
یہ سب صدقہ ترا اے جانشین ساقی کوثر — ہم ایسون کیلئے جنت بنی ہی بزم رندانہ
نہین بھرتا ہی جو باران آب رحمت حق سے — وسیع اتنا ہی اے مولا ترا صحن جلوخانہ
حکم ٹھہرے جو تیرا عدل بزم عشق مین آکر — شال رشتہ وصلت ہو میان شمع و پروانہ
قدم رکھے جو آکر تیرے دشت رہنمائی مین — معلم عقل کل کا ہو ابھی مجنون سا دیوانہ
سر قرآن ہو جس صورت سے بسم اللہ کا جلوہ — نہ مین فرق انور پر ہی یون دیہیم شاہانہ
خراج ملک مغرب لیکے حاضر ہو شہ خاور — اگر ہو حکم فرما تیرا اجلال ملوکانہ
ہدایت تیری اے مولا جو شکل کفر کو بدلے — ہیولا اے دل لمومن ہونا قوس صنمخانہ
فروزان ہو جو شمع حسن مولا بزم عالم مین — بلاگردان جمال یوسفی ہو مثل پروانہ
قطار اشتران سیم و زر سائل کو دیتا ہی — یہ تیری شبیر بخشش نے دل پایا ہی شاہانہ
کبھی بھرتا نہ دامن نقد عمر جاودانی سے — ترے در پر اگر آتے نہ روح اللہ گدایانہ
پر جبریل اقبال ساطین صبا ت اُڑ جائین — اگر شمشیر زن ہو تیرا اجلال ملوکانہ
کہے جنت رح ضیغم حق فرط شادی سے — قدم رکھے اگر تو جنگ کی میدان مین شیرانہ
ہلال عید ہو اُسکی نظر مین جلوۂ ابرو — مریض غم کو اے مولا جو تو دیکھے مسیحانہ
دل گاو زمین کو بھر کی صورت سے لرزہ ہو — جو میدان وغا مین تو کرے نعرہ دلیرانہ
تجلی زار ہو قندیل عرش کبریائی سے — ترا اقبال اگر برپا کرے جشن ملوکانہ
کھلین انکی ابھی آنکھین تیرے خورشید ہدایت سے — برنگ سایہ جنکے ساتھ ہی رفتار کورانہ
محمد کیون نہ کہیئے صدق دل سے تجکو اے مولا — زمانے سے یہ کہتا ہی ترا خلق کریمانہ
مثل یہ راست ہی اوّل با آخر نسبتے دارد — ترا رعب وزارت اُنکا ہی اجلال شاہانہ
اگر نام خدا وہ باعث ایجاد عالم تھے — تو قائم تیرے قدمون سے ہی اس دنیا کا کاشانہ
بقائے ملت اسلام تجھسے تا قیامت ہے — جو وہ تھے ناسخ قانون ادیان قدیمانہ
معاذ اللہ بیکر ایمان جن و انس کا تو ہے — مشادی گر انھون نے سورت اہل صنمخانہ

دل عالم میں گر انکی محبت نے جگہ پائی — ترا ای نور حق ہر چشم مومن میں ہی کاشانہ
خدا نے تجکو عالم میں کیا ہی حافظ قرآن — ہیں انگلی کتابیں در میں انکے جو افسانہ
اگر تھے جانشین انکے جناب حیدر صفدر — خدا کا تو ہی نائب اے فروغ بزم شاہانہ
ید طولا اگر شق القمر میں انکو حاصل تھا — تری شمع تجلی کا شہ خاور ہی پروانہ
ترے سر پر بھی ہر دم سایۂ دامان رحمت ہی — جو وان تھا ابر سر پر صورت چتر ملوکانہ
دماغ افروز اگر خوشبو وہان تھی جسم اطہر کی — دل یوسف ہی تیری بوئے پیراہن کا دیوانہ
اگر ہی قبضۂ قدرت میں انکے بادۂ کوثر — تری صہبائے الفت سے بھی اک عالم ہی مستانہ
اگر وان مصلحت تھی جسم کے سایہ ہونے میں — ترا پوشیدہ رہنا بھی ہی اک فعل حکیمانہ
تقابل کب تک ای محشر فضیلتہای مولا کا — دماغ و دل ہو کب تک مظہر انداز فرزانہ
دم حیرانی عقل و خرد ایجاز ہی بہتر — حضور خسرو دین عرض مطلب کر گدایانہ
تو اے شاہ دو عالم عالم علم لدنی ہے — میں جیسا ہوں خود عطا کر دیکھ کر صورت فقیرانہ
زبان کو باز رکھ لله اب تکلیف بیجا ہے — سپاس قسمت برگشتہ میں ہوں مثل دیوانہ
غضب اندھیر کر رکھا ہی فرط نامرادی نے — ادھر بھی ہان ذرا اک جلوۂ چشم کریمانہ

یہ مہر نور حق ہی جلوۂ طور سخن محشر
نہ کیوں مرغ نگاہ چشم موسیٰ بھی ہو پروانہ

در ثنای صاحب الزمان عجل الله فرجه

کسیکی دوستی میں دشمن جان آسمان کیون ہو — بلائے عشق کیا کم ہے بلائے ناگہان کیون ہو
محبت میں اسیری شوریدگی عین فراست ہی — نصیحت گر مرے حالات کا دور جہان کیون ہو
نظام کار ہستی پند ناصح سے بگڑتا ہے — برا ہو وصل اگر تو اتحاد جسم و جان کیون ہو
مخالف اور موافق دونون کی صحبت سے باز آیا — کہ کوئی مہربان کیون ہو کوئی نامہربان کیون ہو
وفا کی داد عشق خامشی سے مل ہی جائیگی — برنگ شمع سوز باطنی صرف زبان کیون ہو
دل مردہ کو دفنایا ہے کوئے تیرہ بختی میں — کسی رہرو کی ٹھوکر مانع خواب گران کیون ہو

خلیل دوست کو زندان تنہائی مناسب ہی
مثال حضرت یوسف شریک کاروان کیون ہو

مری رفتار ظاہر کر رہی ہی دشت الفت مین
زمین کیون پاؤن کی نیچے ہو سرگردان کیون ہو

خیال وضعداری عین بد وضعی ہی الفت مین
وہ بگڑین بارہا ہم پوچھے جائین سرگران کیون ہو

ہمین پھوڑینگے سر اپنا کہ منشا ہے وفا یہ ہی
جبین اغیار کی اور انکا سنگ آستان کیون ہو

نظر کیون ہو تلاش دلمین سوئے گیسوئے دلبر
تلف ہو رات کو جو چیز پھر اسکا بیان کیون ہو

زبان پر ہوگا نام دوست اگر سو بار کشتہ ہون
نصیری کی طرح میرا مکرر امتحان کیون ہو

قیامت بھی کسی دن آئیگی تعجیل ہی کیا ہے
زبان پر شکوۂ انداز جور جانستان کیون ہو

رضائے دوست مین بیجا ہی دخل شوق و بیتابی
وہ پنہان ہون تو کیون کہیے کہ پردہ درمیان کیون ہو

شکستہ دل ہون میرا خون ہی زاہد کی گردن پر
کوئی اللہ والا مانع عشق بتان کیون ہو

فراجب ہی دعائین دے کسی کی سر پھری پر
نکلکر سوز شکوہ قلب سے صرف زبان کیون ہو

مین خود ہی شوق سے آیا ہون مرکر دفن ہونیکو
زمین کوچۂ جانان جواب آسمان کیون ہو

اگر سیماب دل کشتہ ہو جلکر سوز باطن سے
برنگ شمع شعلہ کیون اٹھے بھڑکر دھوان کیون ہو

اتقا ضا سینہ پر ہوا اہانت ہمت دل کی
کھلے جب ہاتھ قاتل کا تو شور الامان کیون ہو

دماغ و دل ہر اک کو مختلف بخشی ہین خالق نے
کلیم اللہ کی صورت سے میرا امتحان کیون ہو

جمال شاہد مقصد سے مجکو غش نہ آئیگا
چمک کر دیکھ لے برق تجلی بدگمان کیون ہو

میری چشم حقیقت بین مین ہی دلبر جداگانہ
وہ دلبر نور خالق بے وضو جسکا بیان کیون ہو

وہ دلبر ہمدمی دین نور چشم حیدر و زہرا
زمین ہو عالم انوار جس سے وہ نہان کیون ہو

رضا ہے ادب اپنے سر تسلیم خم کر لین
کہ بے تعظیم آخر ذکر مہدی زمان کیون ہو

خدا نے اسلئے غائب کیا ہمنام احمد کو
کہ راز عاشق و معشوق لاکھون مین عیان کیون ہو

ضیا باری ہے یان اس کوکب برج امامت کی
ہماری بزم مین خورشید رخشان ضوفشان کیون ہو

مثال رشتہ غلط کی طرح باطل حق ہوا ظاہر
کسی کا ہیں یہ دنیا مین کوئی نامہربان کیون ہو

سخن سنجون کو اے محشر سنا دو مطلع دلکش
نہو طاقت تکلم کی تو پھر منہ مین زبان کیون ہو

خدایا ہم سے پنہان نور مہدی زمان کیون ہو
ازل سے جو کہ دلمین ہو وہ آنکھون سے نہان کیون ہو

زبان ذوالفقار حیدری کا یہ تقاضا ہے
کہ مولا دشمنان دین کو اب دم بھر امان کیون ہو

خدا کے حکم سے فریادرس آیا زمانے مین
غلامون کی تمنا پردۂ دلمین نہان کیون ہو

حکیم روح بخش ایسا ملے جب حاضر و غائب
مسیحا سے بھی پھر ایذاے درد دل بیان کیون ہو

نگاہ فیض حضرت کی طلا ساز مس دل ہے
زمانے مین کسی کو خواہش گنج گران کیون ہو

تعالی اللہ جلائے سے مرے بھی غائب ابھی ہین مولا
مرے اس قول سے مجھ پر نصیری کا گمان کیون ہو

جب ایسا بادشاہ دین و دنیا ہمکو ملجائے
کسیکے روبرو پھر آرزوے دل بیان کیون ہو

یہ خود پہچان لین گے قوت علم لدنی سے
فرشتہ ہی سہی لیکن ہمارا راز دان کیون ہو

مبارکباد بلاغ سامرہ کی سیر شیعون کو
یہین مطلب نکلجائے تو پھر شوق جنان کیون ہو

زمین سامرہ بھی نور حق سے ہو گئی روشن
فرشتے خود ہی منصف ہون کہ نازان لامکان کیون ہو

میسر جس کسی کو ہو در حضرت کی دربانی
نظر مین کچھ بھی اسکی عزت شاہنشہان کیون ہو

قیام سرمدی ہے قائم آل محمدؐ سے
مبدل اب خزان سے رنگ بستان جنان کیون ہو

انھین کے انتظار دید کا سارا تصدق ہے
مسیحا و خضر کو ناز عمر جاودان کیون ہو

میسر ہو جسے وابستگی دامان حضرت سے
فنا کے بعد اسکی خاک برباد جہان کیون ہو

کیا کعبے کو جس نے پاک ہمنام آگیا اسکا
دلون کو عاشقون کے شکوۂ جور بتان کیون ہو

بسین گے گر بستان لطف مہدی دین مین
نشیمن بلبلون کا برق کے ہاتھون خزان کیون ہو

زمین کوچۂ مولا کے یہ ٹکڑے سے ذرے ہین
گمان کم بینون کو کچھ اور سے کہکشان کیون ہو

محیط و خشک مین موجود ہو جب راہبر اپنا
جہاز ہستی اہل جہان پر بادبان کیون ہو

وہ حسرت لین غیبت مولا سے جو انکار کرتے ہین
کسی پر راز معبود حقیقی کا عیان کیون ہو

خدا کے فضل سے جو ہو مسیح عیسیٰ دوران
کسی بندے کو اسکی بندگی مین خوف جان کیون ہو

شفیع امت عاصی کا ہمنام آیا دنیا مین
گنہگارون کو بار دست عصیان گران کیون ہو

پئے دیدار مولا قید ہستی مین جئے برسون
خدایا ہم سے مشتاقون کی محنت رائیگان کیون ہو

یہان تاب تحمل چشم موسیٰ سے زیادہ ہے
جمال انکا ہمارے دیدۂ دل سے نہان کیون ہو

مرادیں آئیں اگر قسمت سے آنکھیں چار ہوتی ہیں
سمجھ لیں بے کہے احوال از دل ہاں کیوں ہو

خس و خار الم سے برقِ تابی ہو جوائے محشر
وفورِ عیش میں ایذائے جورِ آسمان کیوں ہو

ہمیشہ خوش رہے شیدا ترا عالم میں اے مولا
عدو مانند کافر کے کبھی پل بھر شادمان کیوں ہو

قطعہ

کبھی کے اور کہیں کے ہم ہیں تیرے جاننے والے
ادا پہچاننے والے نظر پہچاننے والے

بڑھاتا ہے یقین کو اور بھی یہ پردۂ غیبت
نہ مانے کوئی مانیں گے وہ ہیں جو ماننے والے

در مدح امام زمان علیہ السلام

فاعلِ مختار ہوں ذوقِ نظر پیدا کروں
پھر نظر میں کوئی روحانی اثر پیدا کروں

دل رہے گی دادِ دلسوزی کے پروانے بہت
شمعِ محفل کی طرح سوزِ جگر پیدا کروں

چھیڑوں نافہموں سے کیوں افسانہ حسن و قبح کا
اس سے کیا حاصل کہ بحثِ خیر و شر پیدا کروں

جا بجا ادا ہو جائیں یارب واجباتِ حسن و عشق
دردِ دل پیدا کروں پھر چارہ گر پیدا کروں

درحقیقت سایۂ پیکر بھی ننگِ روح ہے
کیوں رہِ الفت میں کوئی ہمسفر پیدا کروں

دوست کی غیبت میں یوں ہو ہجر اظہارِ حال
دل سے آہیں اور آہوں میں شرر پیدا کروں

ہو اگر ترکِ موالات ایک عالم سے تو ہو
واہمہ جس کو نہ پائے ایسا گھر پیدا کروں

پردۂ امکان اٹھے گا ہو گا دیدارِ جمال
کیوں نہ میں بھی وسعتِ عالم نظر پیدا کروں

جبہہ سائی درِ دلدار ہو گی یا نہیں
اذن دے خوش قسمتی تو در پہ سر پیدا کروں

دوست کی جب تاب جلوہ ہو تو پھر اٹھے نقاب
مجھ کو یہ کاوش کوئی آئینہ گر پیدا کروں

پڑھ لیے دیکھے جو شب کو فردِ حالِ اہلِ دل
ڈھونڈھ کر عالم میں ایسا باخبر پیدا کروں

شوق کے آگے غمِ فرقت کی گھڑیاں کچھ نہیں
شام کے ہوتے ہی نورانی سحر پیدا کروں

حکمِ قدرت بھی یہی ہے ذوقِ طینت بھی یہی
قلب میں حبِ امامِ منتظر پیدا کروں

شاہدِ مقصد کا جلوہ آنکھ تک آنے کو ہے
دل کی یہ کوشش کہ جذبِ نظر پیدا کروں

بات جو نکلے دہن سے لن ترانی کا ہو عکس
گفتگو میں اتنا روحانی اثر پیدا کروں

جسکی دنبالہ روی میں خضر ہیں عیسیٰ کے ساتھ — اقتدا اسکے واسطے وہ راہبر پیدا کرون
راز آبادی کا پنہان خانہ ویرانی میں ہے — چھوٹ جائے گر تو اُسکے دامن گہر پیدا کرون
کلک کا محشر دوم تحریرِ مطلع قول ہے — لفظ بے معنی ہون معنی میں اثر پیدا کرون

دیدۂ دل منتظر ہے منظر پیدا کرون
دور بین نظرون کا کوئی راہبر پیدا کرون

دیکھنا ہے نرجس خاتون کے دلبر کا جمال — مثلِ خورشیدِ مبین نورِ نظر پیدا کرون
سامرے میں مادرِ گیتی کی یہ آواز ہے — جو ہو تصویرِ محمد وہ پسر پیدا کرون
موجۂ دریائے اخضر سے یہ آتی ہے صدا — ناخدائے دین امامِ بحر و بر پیدا کرون
مدح خوان مومنین گل نرجس کا اے صل علیٰ — منقبت کے باغ میں گلہائے تر پیدا کرون
قول ہے نیرنگ عالم کا زیارت کے لئے — بیشتر چالیس اربابِ نظر پیدا کرون
عشق ہمنامِ محمد میں جراحت بھی ہے حسن — دور دل میں صورتِ شق القمر پیدا کرون
حجۃ اللہ قائمِ آلِ محمد کا ہے دور — تابِ نظارہ کو اعجازِ نظر پیدا کرون
اے زہے تقدیر آتا ہے سمیِ مصطفیٰ — آنکھ سے تا عرش دل رہگذر پیدا کرون
عالمِ عرفان میں آیا جانشین بابِ علم — اے جدارِ کعبۂ دل تجھ میں در پیدا کرون
کہکے جاء الحق یہ ہے آوازۂ ام الکتاب — بطن سے ہادیِ ثانیِ عشر پیدا کرون
ختم مداحی پہ محشر یون ہو آداب دعا — دونون ہاتھ اُٹھنے سے پہلے ہی اثر پیدا کرون
یاالٰہی بوستان مدح میں جب تک رہون — نخل جو پیدا کرون وہ بارور پیدا کرون

اِفتخار نامہ

منجانب ثقۃ الاسلام والمسلمین علامۃ الملۃ مولانا حضرت سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر دام بقاءہ

باسمہ سبحانہ

مجموعہ قصائد گلدستہ منقبت حضرات معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین مجموعہ مضامین
سحر آگین بہارستان چمن خوش بیانی و برہم زن نگارخانہ مانی گلگونہ چہرہ فصاحت
سخندانی نافہ تاتار نغز گفتاری قافلہ نفحات نسیم بہاری است بنظر قاصر رسید
دیدم و سنجیدم و پسندیدم و از اشجار اثمار شاخسار آن ثمرہا چیدم و خیلی مسرور گردیدم
خداوند عالم ناظم باکمال حلو المقال نخلبند بستان مضامین تازہ کار عندلیب شاخسار
معانی آبدار اشعار شیرین گفتار مداح اہلبیت اطہار جناب مرزا کاظم حسین صاحب محشر اکمالہ

را جزای خیر عطا فرماید

نجم الحسن عفی عنہ بقلمہ

ہیچمیرز محشر کے متعلق جناب سید منیر آغا صاحب اشہر مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی اسکول سیتاپور کے خیالات

اشعار خوش گوی وجلی بر ورق نگار
الفاظ خوش بیار و شکر در گلاب گیر (نظیری)

انسان سرور روحانی کے مختلف اسباب پیدا کرتا ہے۔ اور ہر سبب مین اوسکی نوعیت کے لحاظ سے سرور کی ایک حد معین ہے مثلاً کوئی شخص پھول سونگھتا ہے اور فرحت دماغ حاصل کرتا ہے۔ کوئی عطر آمیزی کا دلدادہ ہے۔ اگرچہ دونون چیزین باعث فرحت روحانی ہین مگر ہر ایک کی کیفیت جدا ہے۔

اسی طرح ادبی درخت کی مختلف شاخین اور ہر شاخ مین مختلف رنگ بو کے پھول پائے جاتے ہین۔ کوئی مثنوی نگاری کا شیدا ہے کوئی غزل گوئی کا متوالا۔ کوئی مسدس نویسی کا فریفتہ ہے۔ کوئی قصیدہ گوئی کا شیفتہ۔

جب غزلگوئی کی مشق شاعر کو پختہ کار بنا دیتی ہے اور مضامین عالیہ کے خزانے کی کنجی اوسکے قبضے مین آجاتی ہے تو اسکی طبیعت کوئی دوسری صنف سخن تلاش کرتی ہے جسکے ذریعے سے اسے بلند پروازی خیال۔ چستی بندش۔ روانی کلام۔ قدرت الفاظ کے اظہار کا مزید موقع ملے۔ اگر اوسکی طبیعت اس صنف سخن کے موافق ہوئی تو سبحان اللہ چار چاند لگ گئے۔ اور اگر مناسب نہین تو کم از کم اتنا ضرور ہوتا ہے کہ سمند طبیعت کو ایک وسیع میدان طرارے بھرنے کیلئے ملجاتا ہے۔

قصیدہ کیا ہے؟ فکر تجربہ کار کا ایک وسیع میدان ہے جسکا ایک کنارہ ہجو کے ناگوار مناظر سے مملو جسکا دوسرا کنارہ مدح کے لہلہاتے ہوے سبزہ زار سے پر بہار جسطرف شاعر نے رخ کیا سیکڑون مضامین دماغ کے پوشیدہ خزانون سے نکل پڑے۔ حجاب تکلف اٹھ گیا تصورات طبع جلوس شاعری بنکر نمودار ہوگئے۔

اسوقت شاعر کے سرور روحانی کا کیا پوچھنا۔ اگر میدان مدح اسکا جولانگاہ ہے تو اوسکا مرتبہ شناس قلم ہماہمیت کی تحریر ایک خوشنما خط ڈالتا ہوا۔ ممدوح کی ذات پر ہر فضیلت کے تازہ

پھول نچھاور کرتا ہوا اپنا دور شاعری ختم کر دیتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ممدوح سے مداح کا تعلق اور وہ ذریعہ (نظم) جسکے سبب سے اُسکا ذاتی تعلق دنیا کی نظر کے سامنے قصیدہ بنکر نمودار ہوتا ہے۔ دو نو چیزیں دو مختلف کیفیات سے خالی نہیں۔ یا تو مداح کا مطمح نظر باوقار ممدوح سے فوائد دنیوی حاصل کرتا ہے۔ یا مداح اُن ملکوتی صفات ہستیوں کی مدح پر مائل ہوتا ہے جن کے فیوضات کسی زمانے یا کسی صورت کے پابند نہیں ہر وقت اور ہر ساعت اُن کو قدرت حاصل ہو کہ دنیا کا سفید ورق سیاہ کر دیں یا سیاہ ورق سفید۔ اپنے مداح کو اس ناپائدار دنیا کا ہر اطمینان عطا کر دیں یا خوش ہو جائیں تو اوسکو آیندہ روحانی زندگی کی وہ آسائشیں بخشدیں جو احساس انسانی سے باہر ہیں۔

فردوس اور اوس کے بے مثل مناظر۔ کوثر اور اوس کی شراب طہور حوروں کی اچھوتی تصویریں غلمان کی نورانی شکلیں اور اُن کی ادائیں۔ عالیشان بیوت اور اُن کے زرنگار درو دیوار۔ یہ سب ایسی نعمتیں ہیں جو اُن کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں ایسے مداح کیلئے اس ارشاد تقدیس بنیاد کا اعادہ کافی ہے کہ من قال فینا بیتا وجبت لہ الجنۃ۔

حقیقت امر یہ ہے کہ وہ تمام اشیاء جن کا سلسلہ کرہ ارض کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے قابل اعتبار نہیں۔

لدوا للموت وابنوا للخراب

ہاں وہ شئے جسکا نام روح ہے دنیا میں جسم خاکی کے ساتھ بھی رہتی ہے اور جب دنیا سے قطع تعلق کر لیتی ہے تو بھی عالم تجرد کا قدیم مسکن اُسکا جولانگاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ برکات جو اُسنے ذخیرہ کئے تھے کام آتے ہیں۔

ایرانی شاعروں میں جنکی تقلید اُردو شاعری نے کی صنف قصیدہ کا صرف صحیح بہت کم پایا جاتا ہے۔ اُنکا زور قلم بیشتر سلطنت کے تاجداروں اور عمائدین دولت کے مبالغہ آمیز اوصاف میں صرف ہوا۔ یہی ایک صنف سخن ایسی تھی جو کبھی شاعر کو ہزاروں اشرفیاں دلوا دیتی تھی کبھی موتیوں سے منھ بھر وا دیتی تھی کبھی ہاتھی کے وزن کے موافق سونا تولوا دیتی تھی۔ اور اسکے ساتھ ہی ساتھ اعزاز دنیوی میں اضافہ بھی ہو جایا کرتا تھا۔

یہ وجوہ تھے جنھوں نے مدح رہنمایان دین کیطرف شاعر کے قلم کو سست کردیا۔ مگر اسپر بھی ہر شاعر ممتاز کی زندگی مین چند ساعات ایسے بھی گذر گئے ہین جن مین اسکے نفس مطمئنہ نے خواہشات دنیوی کی باگ اپنے ہاتھ مین سے لی۔ شاعر کے قلم کو میدان مدح مین دوڑا دیا۔ اور اس طرح ذخیرہ ثواب آخرت مہیا کیا۔

شاید اسوقت تک کسی فارسی شاعر نے ایسا مجموعہ قصائد نہین مرتب کیا جو صرف رہنمایان مذہب کی مدح سے شروع ہوکر انھین کی مدح پر ختم ہوجاتا ہو۔ ہان مختلف شعراے فارسی کے جستہ جستہ قصیدے جو نعت و منقبت مین ہین اُن کے متعدد مجموعے ملتے ہین۔

دنیاے اسلام مین صرف رسول کی ایک ذات ایسی ہے جسکا احصا تخیل شاعرانہ سے بھی ممکن نہین۔ شاعر کا خیال مبالغے کی تینون منزلین طے کرچکنے پر بھی پست ہوجاتا ہے اور اظہار عجز کرتا ہے۔ اس مقدس ذات کے بعد مذہب اثنا عشری اُن متبرک ہستیون کو پیش کرتا ہے جو جانشین رسول ہونے کا جائز استحقاق رکھتی ہین۔

فلک امامت کا پہلا آفتاب جسنے اپنے فلسفیانہ اقوال سے دنیا کی نگاہون کو خیرہ کردکھایا کہ خالق کی شان کیا ہو اور مخلوق کے فرائض کیا ہین۔ جسنے اپنے اعضا کی قوت زنان ضعیف کیخدمت کیلئے وقف کردی بقول قاآنی ؎

روز روشن خواجۂ ہر شیر مرد

شام تارے خادم ہر پیرزن

جس کے دہن کے فصیح فقرے آیات قرآنی کے صحیح چربے۔ جس کی زبان کے بلیغ جملے معانی و بیان کی جان۔ جس کا ایک مختصر جملہ سائل کے ہزار سوالون کا جواب۔ نہ معلوم دست قدرت نے یہ قابل پرستش تصویر کیون بنادی؟ کیا اسی سے یہ مقصود تھا کہ دنیا اُسکے افعال و اقوال کی پیروی کرے اور شاعرانہ تخیلات کی بلندی اُسکے اوصاف کے مقابلہ مین پست ہوجائے۔ یا شاعرون کو ایک ایسا ممدوح ملجائے۔ جسکے دامن صفات کو ہر فلک پیما خیال چھونے کی کوشش کرے مگر جسقدر یہ بلند ہوتا جائے یہان تک کہ اُس کی ذات باری سے اسقدر قریب ہوجائے کہ اُس سے جدا نہ ہوسکے۔

قصیدہ بلندی فکر کا معیار سمجھا جاتا ہے۔ شاعر کی استعداد علمی کا اسے خزانہ کہہ سکتے ہیں اسکے آغوش میں فلسفہ تمدن و اخلاق کے لئے ہر وقت جگہ موجود ہے۔ معقولات و منقولات کا بہتر مصرف اسکے ذریعہ سے ہو سکتا ہے مگر استعداد شرط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شعرائے عرب و عجم و ہند نے اس صنف کو تمام اصناف سخن پر ترجیح دی ہے۔ میر۔ سودا۔ ذوق۔ غالب مومن کے زمانہ تک جو شاعر قدرت قصیدہ گوئی نہین رکھتا تھا وہ شاعر نہین سمجھا جاتا تھا۔

المختصر قصیدے سے بہتر عروج فکر کی حامل کوئی دوسری صنف سخن نہ ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے مفاد دنیوی کو نظر انداز کرکے اگر مفاد حسنہ روی کی طرف نظر کیجائے۔ اور پیشوایان مذہب کے اوصاف حمیدہ قلمبند کیئے جائین۔ اور شاعر اپنے جواہر افکار اس صنف کے ذریعہ سے نقادان سخن کے سامنے پیش کرے تو میری رائے مین اسکو اس خیال کی داد دینی چاہیئے۔

کبھی کبھی جوش عقیدت مین ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمولی استعداد رکھنے والا قصیدہ گو بحر فکر کے وہ وہ درہائے شاہوار نکال لاتا ہے جو غواصان دریائے علوم کو بڑی کوششون کے بعد دستیاب ہوتے ہین۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ممدوح کی علو مرتبت مداح کے عروج خیال کا باعث ہوتی ہے۔

امیر المومنین علی ابن ابیطالب کی ذات شیعون کو ایسی ملگئی ہے جو خود فضائل اربعہ کیلئے زینت ثابت ہوئی۔ پھر کیا تھا شعرا کی گویائی کا بلبل ایسے چمن مین پہونچ گیا جہان وہ ابدالآباد تک نغمہ سرائی کرے پھر بھی نہ تو خود مطمئن ہو سکے او ر نہ سامعین کیف سخن سے کما حقہ سیر ہون یہی وہ مقام ہے جہان شاعری کی ہر کامیاب کوشش اسکو قبالہ جنت کا مستحق بنا دیتی ہے۔

یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہر شاعر اپنی زندگی کے آخر ایام مین اپنی فکر شاعرانہ کے ایسے متبرک مصرف نکال لیتا ہے جو اُسکے لئے ذخیرہ عقبےٰ فراہم کردین۔ اسوقت اسکا خیال مدح مضامین حسن و عشق امید و یاس۔ ہجر و وصال کو دوسرے رنگ مین پیش کرتا ہے۔ اور بیشتر کامیاب بھی ہوتا ہے بقول مومن

جب دیا رنج بتون نے تو خدا یاد آیا

موجودہ جدید دور کے شعرائے لکھنؤ مین جناب محشر و جناب عزیز نے اس خیال کو عملی جامہ پہنایا۔ اور اپنے اپنے قصائد مدحیہ مجموعی صورت مین مرتب کرکے ملک کے سامنے پیش کیئے۔

مدارج کلام سے یہان کوئی بحث نہین۔ صرف ذخیرۂ ثواب اُخروی کا ذکر ہے۔ دربار ممدوح مین ہر مداح مستحق انعام ہوا کرتا ہے۔ صلے مین سات پارچے کا خلعت ملا تو کیا اور کوئی پنجہزاری ہوگیا تو کیا۔ غرض ایک ہی ہے۔ البتہ ناظرین کلام اپنے اپنے مذاق کے موافق فرق نکال لیتے ہین سوا اس سے کوئی فائدہ نہین۔

دیکھنا یہ ہے کہ کس قلم نے عظمت ممدوح کا زیادہ خیال رکھا ہے۔ اس سے یہ غرض نہین کہ جتنے لمدح کی وہ کلم مستحق داد ہے اور جس نے زیادہ کی وہ زیادہ۔ بلکہ غرض اس سے یہ ہے کہ کسی کلام نے سامعین عقیدت آگین کے جذبات کو زیادہ برانگیختہ کیا۔ وہ چیزین ہین جن سے قصیدہ اپنے حدود تعریف مین رہتا ہے۔ قصیدے مین شان الفاظ و بلندی خیال جناب محشر کی ترکیبات فارسی مزاولت سخن اور پختہ کاری کے نمایان ثبوت ہین۔

مدّاح آل محمد مرزا کاظم حسین صاحب محشر ایک زمانے سے قصائد مدحیہ کہتے ہین لکھنؤ اور اطراف کی بڑی بڑی قصائد کی محفلون مین ہمیشہ قدم پیش رہے خصوصاً جب سے شمس العلما جناب مولوی سیّد ناصر حسین صاحب قبلہ نے مدحیہ قصائد کی محفلون کی بنیاد ڈالی جناب محشر نے اس صنف سخن کی طرف زیادہ توجہ مبذول کرنی شروع کردی جسکا ثبوت یہ ہے کہ تعداد قصائد فی الجملہ کثیر ہے۔ اور جسکا صلہ یہ ہے کہ مدّاح آل محمد کا زرین خطاب پایا۔

ایک شاعر مشاق کے لئے زیبا بھی یہی ہے کہ آخر زندگی مین اپنے قلم کا رُخ اعتقاد آگین مضامین کیطرف پھیردے۔

غزل۔ مثنوی وغیرہ جوان دماغ چاہتے ہین۔ زندگی کے وہ لمحے جنمین عطر حیات کہہ سکتے ہین ان اصناف سخن کے لئے زیادہ موزون ہین۔ اس وقت شاعر کی نظر عالم تصور کے ہر دلکش منظر تک پہونچتی ہے۔ شوخی، وادا کا اوسکو احساس ہوتا ہے بلکہ یہ کہئیے کہ خود اوسکی ذات مین ہزارون پوشیدہ ادائین پیدا ہوجاتی ہین۔ مگر تا کے۔ پھر وہی پیری کیا خوب کہا ہے ؎

پیری آمد دم شباب گذشت
صبح باقی است آفتاب گذشت

الحاصل میرا قلم اوس ذوق روحانی کی افتتاح کرتا ہے۔ جسکا احساس ناظرین کو مدحیہ قصائد

کے پڑھنے سے حاصل ہوگا۔ اِس مجموعۂ قصائد مین مداح نے خاص اس امر کی طرف توجہ مبذول کی ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کے مجملاً تاریخی حالات ولادت مع ایک مبسوط مدح کے علیحدہ علیحدہ قصیدون مین منظوم کئے ہین۔ یون تو ہر مدح کا خالی از مبالغہ ہونا غیر ممکن ہے۔ مگر یہ شرف مادحینِ رسول و آلِ رسول ہی کو حاصل ہے کہ شاعر اُن کے اظہار اوصاف جمیلہ مین کیسے ہی بعید مبالغے سے کیون نہ کام لے مگر پھر بھی ممدوح کی عظمت ذات وعلو صفات اُسکو راستگوئی کے دائرے سے نکلنے نہین دیتے۔

وہ لمحے بہت مبارک تھے جن مین جناب محشرؔ نے ترتیب قصائد مدحیہ اور اُن کی طباعت کا خیال راسخ کیا۔ اور زیادہ شکر کی بات یہ ہے کہ مجموعۂ قصائد پہلی ہی کوشش مین مطبع تک پہونچ گیا۔ یعنی مجموعۂ غزلیات کی طرح نہ سرقۂ ادبی کی نذر ہوا اور نہ دوبارہ کاوشِ ترتیب اُٹھانا پڑی۔ ظاہرا وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اِس پاک ارادے کے ساتھ توفیقِ اُخروی بھی شامل تھی۔

مدائحِ آلِ محمد جناب محشرؔ نے خود بھی ذخیرۂ ثوابِ اُخروی مہیا کیا ہے اور اُمید ہے کہ ناظرین کرام بھی حجابِ مدح مین نزاکت شاعری کی ایسی تصویرین جلوہ آرا دیکھینگے اور اس طرح دینی و دنیوی دونون پہلوؤن سے سرور روحانی حاصل کرینگے

والسلام

سید آغا اشہر لکھنوی

(مولف حیات رشید)

برادرم جناب مرزا علی احمد صاحب مدرس فارسی گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج جھانسی کی تحریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کما ھو اھلہ و مستحقہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ کما ھو یستحقہ و علی آلہ کما ھو حقہ

گو کہ بارہا کلام محشر دیکھنے اور سننے کا اتفاق ہوا ہے اور جرائد و رسائل میں طبع ہو کر مطبوع اہل فن ہوا ہے مگر عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ غزلوں کا دیوان جناب ممدوح کا جسکا نام خورشید محشر ہے افق شاعری پر طالع ہوا جسکے نور و ضیا سے اہل فن و ارباب بصیرت کی آنکھیں روشن و منور ہو گئیں۔

اُسی زمانہ میں ہم نے پیشین گوئی کی تھی کہ ابھی ہنگام طلوع خورشید محشر ہے وہ زمانہ بھی انشاء اللہ قریب ہے کہ یہ آفتاب سمت الراس پر درخشاں ہو کر قیامت برپا کرے۔ وجہ اس پیشین گوئی کی یہ تھی کہ خورشید محشر میں صرف غزلیں شایع ہوئی تھیں اور قصیدہ کوئی نہ تھا، حالانکہ قصائد جناب ممدوح مطبوع و مشہور ہیں اور حصہ قصائد یعنی جزو اعلےٰ کلام ممدوح کا اسوقت تک طبع نہیں ہوا تھا۔

خلقت جس طرح آفتاب کو روز مشاہدہ کرتی ہے مگر ایک دن ایسا بھی آنیوالا ہے کہ اسی آفتاب کا رُخ پھر جائیگا اور اسی دن اسکے جلال کی گرم بازاری ہو گی اسی طرح ابتک آفتاب محشر کا بھی ایک رُخ آپ نے دیکھا تھا اب دوسرا رُخ اسکا خط نصف النہار کیسا سوا نیزہ پر ملاحظہ ہو۔

یہ میرا دعویٰ غالباً صحیح ہوگا اسلئے کہ اصناف شعر میں بالاتفاق اہل فن قصیدہ ہی صنف اعلیٰ ہے اور غزل صنف ادون بلکہ ابجد شاعری و تختہ مشق نو آموزان ہے مسلم الثبوت استاد شاعر ہے کہ جسکے کلیات قصائد سے خالی نہوں ورنہ بہ استثناء اساتذہ غزل گوئی صرف موزونی طبع کی دلیل ہے۔ بے ساختگی و حسن بندش جو غزل کے لئے پر ضرور ہے وہ ہر صنف شعر کے متعلقات سے ہی نہ کہ صرف غزل کی خصوصیات سے۔ ظاہر ہے کہ ایک ایک دو دو شعروں میں غزل کہ جو جو مضامین از قسم جذبات۔ احساسات۔ کیفیات۔ مناظر وغیرہ نظم کرتا ہے

انھین موضوعات کو بالاستیعاب مہذب پیرایہ پر اعلےٰ طریقہ سے پیش کرتا ہے ورنہ شان قصیدہ غزل سے بھی پست ہو جائے یہی وجہ ہے کہ شعراے کم مایہ و بے بصیرت کی غزل اور قصیدہ ایک ہی پردازیر ہوتے ہین اگر شعر کم ہوے غزل ہے اور زیادہ ہوئے تو قصیدہ اور قصیدہ مین تغزل تو ہر کس و ناکس کا کام نہین ان حضرات کا قصیدہ اور غزل پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کیا ہے البتہ ماہرین شعراے شعر خود بتا دیتے ہین کہ غزل کے ہین یا قصیدہ کے۔ اس دعوی کا ثبوت کالشمس فی رابعۃ النہار خورشید محشر اور **شفیع محشر** سے ہوسکتا ہے کہ غزلون کی شان اشعار غزل مین اور قصیدہ کا وقار اشعار قصائد مین ہے اور ہر صنف دوسری صنف سے ممتاز ہے۔ بلکہ منشاء غزل گوئی جناب ممدوح بھی ان قصائد سے ظاہر ہوتا ہے کہ نقطۂ نظر صرف شوق تحصیل کمال فن ہی نہ تھا بلکہ غلبۂ روحانیت و جوش ولا نہ کہ تضییع اوقات و ہرزہ سرائی وشہرت وغیرہ۔

فی الحقیقت دونون دیوان اسکے اہل ہین کہ ہر ایک کے محاسن درج کئے جائین۔ مگر ضیق وقت و ناقابلیت ذاتی سے محرر سطور مجبور و معذور ہے ہان بفحواے مالایدرک کلہ لایترک کلہ چند محاسن و لطائف جو اہل فن معانی و بیان و بدیع کے از قبیل مسلمات ہین ان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بیان محاسن و محسنات مین اشعار مصنف مثالاً درج ضرور کئے ہین اب خواہ اسکو جدت خیال کہئے خواہ اس کلام سے محبت اور اگر جناب محشر صاحب کی مدح و ثنا کا الزام لگائیے تو ہم یہ ضرور عرض کرینگے کہ خدانخواستہ ہم اُن کے دشمن بھی نہین ہین۔

منجملہ مسلمات مسلمہ اوّل یہ ہے کہ شعراے عرب اشعار مقفےٰ کہتے تھے اور شعراے فارس نے اشعار مردف کہکر اوحسن شعر زیادہ کر دیا دراصل نشست قافیہ پابندگی جیسی گی ردیف کمال قوت نظم کا ثبوت ہے۔

جناب محشر کے قصائد بھی زیادہ مردف ہین اور بالااس سے یہ التزام ہے کہ زیادہ تر ردیفین مشکل اور سخت ہین بتقلید اساتذۂ مسلم الثبوت مشکل پسندی ردیف مین مصنف کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ جیسا کہ سودا علیہ الرحمہ نے مشکل ردیفون مین زور طبع دکھایا ہے مصنف ممدوح نے

ان ردیفون کو بکمال ادب وبزرگداشت نظر انداز کرکے اور اور ردیفون مین دادِ شاعری دی ہے -

مثلاً نمبر ۱ (مدعا ہم بھی - خدا ہم بھی)

(محشر) بتون کو تو سہی تو یہ نہ بلوا دیگا دم بھر مین غرور حسن وہ رکھتے ہین تو آہ رسا ہم بھی

ایضاً نمبر ۲ (ہشیار کی باتین - میخوار کی باتین) -

بیٹھے ہو طور پر سننے کو موسیٰ یار کی باتین خدا ہی اس لائے حسرت دیدار کی باتین

ایضاً نمبر ۳ کاروان وہ بھی ہے اور یہ بھی - خوان وہ بھی ہی اور یہ بھی

نثارِ حسن وعشق آرام جان وہ بھی ہے اور یہ بھی رہِ عرفان کا میر کاروان وہ بھی ہی اور یہ بھی

ایضاً نمبر ۴ (تیر بن کے چلا - پیر بن کے چلا)

ہوا کا ہمنفس وہمصفیر بنکے چلا مین راہِ شوق مین گویا کہ تیر بنکے چلا

ایضاً نمبر ۵ (میدان بہار - عنوان بہار)

دے اگر کم مایہ کو رنگ طبیعت انقلاب سودۂ لعل یمن ہو گرد میدانِ بہار

مسلمۂ دوم کچھ شک نہین کہ قصیدہ مین اعلےٰ درجہ کی بلند پروازی معنی آفرینی اور نازک خیالی مدنظر ہوتی ہے مصنف ممدوح نے فقط معنی آفرینی ہی پر اکتفا نہین کی ہے التزام مالایلزم بھی کیا ہے کہ ایک نکتۂ لطیف کا ادعا کرکے خود ہی اُس سے عدول کیا ہے اور پھر ایک نیا پہلو تلاش کرکے شعر مابعد مین اُس سے بھی عدول کیا ہے اور یہ التزام کل تشبیب مین ملحوظ ہے مثال اسکی صفحہ ۱۷ کا قصیدہ ہے جس کا مطلع یہ ہی -

شب غم کا پوچھو نہ ماجرا کہ مرے دہن مین زبان نہین جو زبان ہو بھی تو کیا کرون کہ مجال وتاب بیان نہین

مسلمۂ سوم - قصیدہ مین وقار ممدوح کا لحاظ ضرور ہے ورنہ کلام تہذیب سے فروتر ہو جائیگا بالصراحۃ یہ فرض طے کر دیا گیا ہے کہ مدح سلاطین وامرا وانبیا واولیا مین الفاظ ہر ایک کی شان کے موافق لانے چاہئیین اور اگر شاعر نے مدح انبیا واولیا مین وہ الفاظ جو سلاطین یا امرا کے لئے مخصوص ہین یا بالعکس وارد کئے تو یہ امر کم مایگی وقلت تبصر قائل پر دال ہے -

افسوس سے ہے کہ فی زمانناً ہم نے قصائد مدح ائمہ معصومین مین ایسے ایسے الفاظ رکیکہ وکلمات

عشق انگیز سنے ہین کہ اُن کے اظہار مین ہم کو خود شرم آتی ہے ا ور ناظم صاحب کی بے سلیقگی پر افسوس ہے۔ بزرگان دین کی مدح وثنا ایسے پیرایہ مین کہ جس سے محبوب معشوق کی تعریف متبادر ہو سخت بے ادبی ہے اور ایسے ممدوح جلیل القدر کا وہن ہے۔ دربار ممدوح مین کلام اس طرح کرتے ہین علے الخصوص جب غیبت سے رجوع بخطاب کرین۔ مثالین ملاحظہ ہون

جذبۂ باطن مین خلوتگاہ محبوب وحبیب (۱) دو کمان کے فاصلہ سے بھی قرین ہو جائیگی

معجزہ بھی تھا مسیحائی بھی تھی پھر ستمگر (۲) ورنہ کس عاشق کا دل دو ٹکڑے ہو کر رہ گیا

خدائی صدقے اس جولانگہ حسن امامت پر (۳) جہان مُہرِ نبوت کو بھی شوق پائمالی ہے

جمال حسن وجہ اللہ ہے آئینۂ قدرت (۴) جہان جوہر کے بوسے جبین عکس ہیثالی ہے

مسلمہ چہارم قصیدہ کی تقسیم اولی مین دو قسمین کیگئی ہین ایک تمہیدیہ اور دوسرا خطابیہ۔ قسم اول مین چونکہ تشبیب مناسب سے ابتدا کی جاتی ہے اور پھر مدح ممدوح مین زور طبیعت دکھایا جاتا ہے۔ لہذا یہ قسم افضل واعلے ہے علی الخصوص اسمین تخلص مناسب حسب موقع کی فکر کرنا ایک امر دشوار ہے اور قاآنی کی بلند نظری وسلیقہ کا معیار ہے۔ شعراے فارس نے اس فرض کو باحسن اسلوب انجام دیا ہے۔ قاآنی علیہ الرحمہ نے امام ہشتم کی شان مین جو قصیدہ مرصع لکھا ہے اسمین مصرعۂ ثانی مین گریز ہے اور مصرعۂ اول تک تشبیب ہے۔

(قاآنی) چمن از فر فرودین چنان نازان بخود چین   چو طوس از فر شاہ دین بدین نہ گنبد خضرا

مصنف ممدوح نے بھی اس فرض کو بعنوان شایستہ اپنے کلیات مین ادا کیا ہے چنانچہ قصیدہ نعتیہ مین تلمیح معراج سے گریز مثل قاآنی کے کی ہے کہ مصرعۂ اولی تمہیدیہ ہے۔ اور دوسرا نعتیہ۔

محب ومحبوب کے تعلق کی راہ کٹتی ہے جلد کیونکر   ملین تو روح الامین سے پوچھو نبی کے نقش قدم سے پوچھو

یہ فرض قریب قریب ہر قصیدہ تمہیدیہ مین مصنف نے ادا کیا ہے اور نازک خیالی کی داد دی ہے۔

مسلمہ پنجم علاوہ محاسن قصائد کے نفس شاعری کیلیے جو پختگی وخوبی درکار ہے عملاً کلام مصنف سے ظاہر ہے۔ بلند پردازی ونازک خیالی کو مدنظر رکھکر مصرعہ لگانے کی ایسی مہارت ہے

کہ سبحان اللہ۔

عروسان چمن نے شوخیِ دستِ حنائی سے چراغ رنگ ٹھنڈا کر دیا لعلِ بدخشان کا

دستِ حنائی کے ذومعنین مفہوم سے لعل بدخشان کے چراغ رنگ کو ٹھنڈا کرنا اور محاورہ کو صرف کرکے تشبیہ تفضیل کے ساتھ صنعت ادعا کو کلام مین لانا عالی دماغی کا ثبوت ہے۔

مسلمہ ششم۔ جدت ترکیب الفاظ۔ فن شاعری مین یہ ملکہ انتہائی قوت نظم و خوش سلیقگی و سلامت ذوق کا ثبوت ہے۔ چنانچہ شعرائے انگریزی کا معیار لیاقت بھی امر ہے کہ فلان شاعر نے اسقدر جدید الفاظ استعمال کئے اور فلان نے اسقدر۔ مسٹر انیس مرحوم کے محاسن کلام مین یہ ایک امر مخصوص ہے کہ سیکڑون لفظین اور ترکیبین ان کے کلام مین ایسی ہین جنکے وہی موجد و مخترع تھے اور اُن کی خوبی کی حد یہ ہے کہ وہان پر دوسرا لفظ تخئیل کو بھیانک کر دیتا ہے۔ یہ ملکہ بھی مصنف ممدوح کو حاصل ہے

نبی وہ محبوب کبریا کا جمال جس کا جمال خالق کہ جسکے حسن لقا کا قصہ حسین بزم قدم سے پوچھو

یہان حسین بزم قدم کا حسن محتاج بیان نہین۔

مسلمہ ہفتم۔ مصرعہ پر مصرع لگانا جناب ناسخ رحمہ اللہ کے لئے مخصوص مانا گیا ہے تاسی و پیروی و تقلید اساتذہ سلف سے بہرہ یاب تنا تو ہو جتنا مصنف موصوف چنانچہ اس شعر سے ظاہر ہے۔

ملا عیسیٰ کو گوشہ اُن کا کسکے تصدق مین ہوا ہے کون باعث خلقت گردونِ گردان کا

نعت مین لولاک لما خلقت الافلاک کے مضمون کو جامۂ شاعری سے ایسا آراستہ کیا ہے کہ اس سے اچھا اب تو غیر ممکن ہے۔

مسلمہ ہشتم۔ مضامین مشکلہ کلام مین وارد کرنا تو چندان دشوار نہین ہے مگر ان کو ایسا صاف کرکے کہنا کہ جو لوگ اسکے مفہوم کا ادراک نہ کر سکتے ہون ان کو بھی لطف و حظ حاصل ہو جائے۔ یہ امر حد اعجاز شاعری نہین ہے تو پھر کیا ہے۔

موحد جو کہ ہو ملبوس تجرید اُسکو زیبا ہے نہ تھا سایہ اسی باعث سے جسمِ نور افشان کا

جو شخص معنی تجرید نہین جانتا اور لغوی معنے فقط جانتا ہے وہ بھی اس حسن تعلیل کو

سمجھ سکتا ہے اور جو مقولہ موتوا قبل ان تموتوا کے مفہوم سے واقف ہے وہ بھی خواہ تجرید کے معنی سے جو اہل تصوف کے نزدیک ہین ان سے نا واقف ہو مگر وہ بھی اس سے حظ حاصل کر سکتا ہے پھر طرہ یہ کہ جسم نورافشان کی قید نے کسقدر مفہوم کو عام کر دیا ۔

مسلمہ نہم ۔ ولہ

مرکز اعمال تک نیت خالص رہے　　خوف جہنم کا ہو اور نہ شوق ارم

خلوص نیت کی تفسیر اس سے اچھی غیر ممکن ہے اگر مذاق حدیث مین ملاحظہ کیجیے تو عبادت کیلیے مروی ہے کہ جو عبادت بخوف عقاب و عذاب جہنم کرتا ہے اس کی مثال غلام کی ہے جو اپنے آقا کے ڈر سے خوف زدہ ہو کر کوئی کام کرے اور جو عبادت بامید ثواب و اجر ہاے اخروی کرتا ہے اسکی مثال مزدور کی ہے کہ بشوق اجرت کام کرتا ہے اور عرفا کی عبادت ان دونون سے بالاتر ہے ۔ اور اگر بمذاق علم اخلاق ملاحظہ کیجیے تو وہان بھی یہ ثابت ہے کہ علو ہمت اسکا مقتضی نہین ہے کہ بامید اجر یا بخوف عقاب فعل اعمال حسنہ و ترک سیات کرے بلکہ بالطبع اسکو میلان افعال جمیلہ و ہرب اعمال سیئہ سے ہو جیسا کہ محقق دوانی نے حدیث نبوی کو شہادت مین اس دعوے کے پیش کیا ہے ۔ نعم العبد صہیب لو لم یخف الله لم یعص [illegible] لفظ (کیا اچھا بندہ ہے صہیب (ایک صحابی کا نام ہے) کہ اگر یہ خدا کو نہ بھی جانتا ہوتا مگر جب بھی یہ گناہ کا مرتکب نہ ہوتا) یہ علم اخلاق کا مسئلہ مسلمہ ہے ۔ ماول فلاسفی کا انگریزی مقولہ ہے Virtue for the sake of Virtue یعنی نیکی بغرض خود نیکی ہے جب کیجائے تو ممدوح ہے ۔ اسقدر کلیات و مسلمات فنون مختلفہ کو ایک شعر مین لانا آسان کام نہین ہے ۔

اسکے علاوہ اور محاسن بھی کلام ممدوح مین ہین اور لائق غور یہ امر ہے کہ رنگ جدید و طرز اختراعی جو آجکل عالمگیر ہے اسکے دھبہ سے اس کلام کا دامن پاک ہے یعنی بہ تقلید مذاق انگریزی آپنے تصرفات بیہودہ نہین کیے ہین اس لیے کہ یہ شیوہ تو ان کم مایہ حضرات کا ہے جو صرف موزونی طبع ہین اور مذاق فارسی و اردو سے بے بہرہ ہین اور بوجہ کم مایگی کے اپنے خیالات کو [illegible] وسعت نہین دے سکتے بلکہ انگریزی تقلید [illegible] پڑھ کر

...طرح تبدیل ہیئت ولباس وزبان پر دلدادہ ہوگئے شاعری کو بھی یہی لباس پہنا دیا چاہے وہ ٹکسال باہر ہو جائے مگر ان کا خود مجمع تحسین و آفرین کو کیا کم ہے وہی داد دینے کو کافی ہے مگر مصنف ممدوح نے اس سے کنارہ کشی کر کے فقط اپنے کلام کو اس عیب سے پاک نہیں رکھا بلکہ اردو ادب میں ایک کارنامہ لکھ دیا ہے کہ ناواقف لوگ اس مغالطہ میں نہ پڑیں۔ خدا مصنف کو جزائے خیر دے

مرزا علی احمد

واعظ مقبول کرمی جناب شیخ محمد حسین صاحب ناصری ایم اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بارہ بنکی کا مضمون

قصائد محشر

ادائے محبوب کے کرشمہ بتان پر وحرم سے پوچھو
انھیں بتانے میں ہو تکلف تو اہل دل آ و علم سے پوچھو
(محشر)

قصیدہ گوئی کا فن عرب و عجم میں جس کمال پر پہونچ گیا ہے ابھی اردو شاعری میں اس صنف نظم کو وہ بلند پائگی شاید نصیب نہیں ہوئی۔ عرب جاہلیت اپنے قصیدوں میں تمہید اتکالیف سفر معاملات حسن و عشق وغیرہ بیان کر کے اصل مدعا کی طرف گریز کرتے تھے اور انشراح افتتاح و التیام اختتام کو کمال فن کا بہترین ثبوت سمجھتے تھے۔ ان دامن صحرا کے پروردہ یافتہ لوگوں تک تکلفات و تصنعات کا گذر نہ تھا۔ خیال بھی خالص۔ زبان بھی خالص۔ مدح و ذم بھی حقیقی۔ جو بات جیسی تھی ویسی ہی ظاہر کی جاتی تھی۔ زینت کلام حسن کلام کی چھپانے والی نہیں ہوتی تھی اُن کا خیال بالقول متنبی یہ تھا:۔

حسن الحضارة مجلوب بتطرية
وفی البداوة حسن غیر مجلوب

متنبی وغیرہ سے دور میں زینت کا غلبہ بدویت پر ہو گیا اور مجازات نے حقائق پر تسلط پایا رنگینی اور نگینی مزاجوں کو مطبوع ہوئی اور سادگی پسند طبائع کم ہونے لگے۔ ایران میں شاعری

اسیوقت سے شروع ہوئی اور آغاز حال مین قصیدہ گوئی کے سوا دوسرے صفقون مین طبع آزمائی کا موقع شعرائے عجم کو نہ ملا اور توجہ ہوئی۔

متقدمین اس صنف نظم مین امرا و سلاطین کی مداحی کرتے رہے اور انعامات و جائزات سے اپنے دامانِ مراد کو بھرتے رہے۔ زبان او خیال مین سادگی انکے یہان بھی تھی مگر رفتہ رفتہ دربار سلاطین کی زیب زینت اور عروج اسلام کے زمانے کی راحت و ثروت نے خیالات کا میدان وسیع کیا اور الفاظ و معانی کی صنعت گری کی طرف طبیعتین متوجہ ہوئین۔ پہلا دور لفظی صناعی کا ہوا پھر معانی کے عنوان ادا مین قوت تخئیل نے نیرنگیان دکھائین اور حسن تعلیل و مبالغات نے ممدوحون کو کہان سے کہان پہونچا دیا۔

نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پائے تا بوسہ بر رکاب قزل ارسلان دہد

تشبیب بھی ان نازک خیالون سے جلوہ پاگئی کبھی مناظرات و مکالمات سے صدر کلام کی آرائش کی گئی۔ کبھی بہار نے گلکاریان کین۔ کبھی حسن وعشق کے افسانے دلکشی کا ذریعہ قرار پائے۔ مدح مین ممدوح کے گھوڑے کی تعریف تلوار کی مدح۔ خطاطی کی ستائش۔ پھر حسن طلب اور اسکے بھی عجیب عجیب عنوان یہانتک کہ دعا بھی سیدھے الفاظ مین مانگنا دشوار ہوگئی غرض عمدہ کام کم لئے گئے اور سارا زور طبیعت حصول زر مین صرف کردیا۔

اردو شاعری مین بھی قصیدہ گوئی جب سے آئی بیشتر یہی کام لئے گئے۔ اگرچہ اردو شعرا نے اس کا بھی التزام رکھا کہ حمد و نعت مین بھی قصیدے نظم کرین تاکہ کچھ دہان کے لئے بھی سامانِ نجات رہے۔ سودا کا نام اس صنف کا سرتاج ہے اردو سی نازک اور لطیف زبان کو قصیدہ کی جزالت و متانت کے لئے موزون کردینا اسی کا کام تھا اور شعرائے عجم کی آنکھون سے آنکھین لڑانے رہنا اسیکا حوصلہ۔ مومن و ذوق و غالب کے قصائد کسی سے کمی کا پایہ نہین رکھتے لیکن مضامین قصائد پر جب نظر کیجاتی ہے تو سوائے خیالی باتون کے حقائق سے کم سروکار رکھا ہے۔ دور جدید جس طرح غزل کو مجاز سے حقیقت کیطرف لے چلا ہے۔ قصیدے کو بھی اسی معراج پر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آجکل کی خوش مذاق طبیعتین فن شعر سے لذت اسیوقت حاصل کرسکتی ہین جب اس مین کام کی باتین ہون۔ خصوصًا قصائد تو پایۂ اعتبار تک پہونچ ہی نہین سکتے جبتک زبان، ادا

مضامین کی جزالت مین علمیت بلکہ حقیقت شامل نہو۔

یہی وہ خیالات ہین جنھون نے دنیائے شعر مین آجکل اچھا خاصہ ہیجان پیدا کر دیا ہے اور مذہبی نظم کے مجددین کی خاص طور سے کوشش ہے کہ اُردو شاعری کو مفید اور معنی خیز بناکے ترقی یافتہ زبانون کی محفل مین ممتاز جگہ پر بٹھا دین۔ انھین مجددین مین حضرت محشر لکھنوی کا نام بھی ایک خاص امتیازی شان رکھتا ہے۔ آپنے اپنے قصائد کو مدح محمد وآل محمد کیلئے محدود کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ آپکی تخئیل حقائق کے ہمدوش رہتی ہے۔ لکھنؤ کی شیرین زبان۔ محشر کی قادر الکلامی اور مدوحین کی جلالت قدر کا مجموعہ جیسے دلاویز قصائد پیدا کر سکتا ہے اُسکا اہل ذوق ہی اندازہ کر سکتے ہین۔

اخلاقی مضامین مین غزلیت کا رنگ بھرا ہے اور فلسفہ کے خشک مسائل کو دلکش بنایا ہے آغاز جوانی مین مادی خواہشون کا جوش اتنا موقع نہین دیتا کہ حسن وقبح اشیاء پر عارفانہ نظر ڈال سکے۔ پیش بہا قوائے ظاہری و باطنی کو انسان ہوا وحرص کی نذر کر دیتا ہے اور بالآخر اکتساب کمال سے محروم رہ جاتا ہے انجام دنیا مین حسرت و ندامت ہے اور آخرت مین خلیبت و خسارت۔ محشر نے کیا خوب کہا ہے۔

کھلا ہی چھوڑ کے سویا در خزانۂ دل مرے شباب کی غفلت نے مجھکو لٹوایا

موسم بہار کا بیان جذبات عشق وحسن کو برانگیختہ کرتا ہے محشر کو ہر بہاریہ قصیدے مین اس کا احساس ہے اور طرز ادا مہر تشبیب مین حلاوت آفرین ہے مثلاً۔

تم مرے گھر آئے یا برج شرف مین آفتاب آب نیسان کی ہے صورت گریہ چشم پر آب

کیا ہی رنگ حسن مین ڈوبا ہوا پھولا گلاب زحمت تشریف سے عارض پہ سرخی آگئی

قوت کلام کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ مشکل سے مشکل ردیف وقافیہ پر اتنا قبضہ کر لیتے ہین کہ اپنی طبیعت کا رنگ ہمیشہ اُنپر غالب رہتا ہے۔ بہت سے قصائد مشکل بحرون مین بھی ہین اور وہان بھی یہ خصوصیت نمایان رہتی ہے۔

مدح مین بیشتر روایات صحیحہ سے مدد لیتے ہین اور احادیث مقدسہ کے تراجم سے اپنے کلام کو زینت ابدی دیتے ہین۔ یہان معلوم ہوتا ہے کہ اثر خدا داد ہے اور شوکت لازوال :—

قدم جب بستر محبوب پر رکھا شب ہجرت — علی سویا کئے پہرا دیا کی دل کی بیداری

لطف ادا دیکھیے۔

اُٹھایا خیبر کا آہنی در بنایا پل تختہ۔ فوج اُتری — صدا ئین دیتا تھا زور باطن کہ ہاتھ ابھی تک کھلا نہیں ہے

کتنا پرانا مضمون کہ جوش بہار مردون کو زندہ کرتا ہے۔ محشر کی تخئیل اُس پامال مضمون کو

کرسی نشین کیا ہے۔

ترانہ سنجی بلبل جواب قم باذنی سے ہے۔ — اُٹھو اے خفتگان قبر آیا وقت ہشیاری

غرض اگر پوری تنقید ان کے کلام کی کی جائے تو یہ تحریر اپنی حد سے متجاوز ہو جائے گی

انکا خلوص انکا جوش ایمانی اور ان کا شاعرانہ کمال فی الواقع اسی قابل تھا کہ کسی ایسے خطاب

سے انھین دنیا یاد کرے جو اُن کے لئے بھی باعث شرف ہو۔

حضرت انیس مرحوم کے خاندان سے اکتساب فن کیا اور جناب ناصر الملت کی زبان

معجز بیان سے "مداحِ آلِ محمدؐ" کا خطاب لیا یہ وہ مفاخر ہین جن پر محشر اور اُن کے ابنائے فن

جتنا ناز کرین بجا ہے۔

محشر کی شاعری مین کچھ تصرفات بھی ملتے ہین جنھین اُنھون نے جائز سمجھا ہے بعض تصرفات

ناسخ کے خاندان سے ملے ہین اور بعض دوسرے مقامات سے۔ ناسخ کی تقلید مین حرف ندا کا لفظ

"اے" ہے

رجب کی تیرھوین تاریخ آئی اے ساقی — دکھا دے جلوۂ صہبا دعائین دے ساقی

عروج سے مہ کامل کے آنکھ چھپ جائے — پئے خدا مجھے چھلکا کے جام دے ساقی

دیکھو کتنی سچی ترنگ متوالون کی ہے۔ آسمان پر بدر کامل کا چھلکتے جام کی صورت مین دیکھنا

اور اپنے ہاتھ پر خالی جام پانا کیون نہ دل بیچین ہو جائے اور کیون نہ چھلکتے جام کی ہوس ہو۔

"لاش" ایک مقام پر "میت" کے معنون پر نظم کی ہے اور باضافت۔

لاش شہید عشق سے پوچھے کوئی تو بول اُٹھے — اپنا ہے غسل اور کچھ اپنی نماز اور ہے

اسی طرح "اندھیاری" کو "اندھیرے" کی جگہ نظم کرنا۔ یا "خدائی" کی یائے نسبتی گرانا یا اور

تصرفات مین جنکا شمار آپ کے مختصات مین ہے۔

شاگردون کیطرف سے آپ بیحد خوش نصیب ہین اور اپنی زندگی مین ایسے افراد دیکھ لئے جن کا کلام خود استادانہ مرتبہ پر فائز ہے۔

مین جناب محشر کو قصائد مدحیہ کے شایع کرنے پر مبارکباد دیتا ہون کہ علاوہ ثواب آخرت حاصل کرنے کے اُردو لٹریچر مین ایک ایسا گران بہا اضافہ کیا ہے جو تاریخ ادب کے لکھنے والون کے لئے دور جدید مین اعلے ترقیون کی مثالین ہمیشہ مہیا کرے گا۔

"ناصری"

مضمون نوشتہ عالیجناب امین الشریعۃ معین الملۃ لسان الواعظین فخر المتکلمین صدر الافاضل ممتاز الافاضل مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ دام بقاءہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد والہ خیر الخلق اجمعین ۔

میرے محترم دوست مرزا کاظم حسین صاحب محشر زاد اللہ علوًّا وکمالا نے مجھے اپنا دیوان قصائد بلیے دیا ہے کہ مین اسکی متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرون مجھے نہایت افسوس ہے کہ یہ دیوان ایسے وقت میری نظر سے گزر رہا ہے جب مرض میرے تمام قوی پر اثر ڈال چکا ہے اور مین کسی خدمت کے قابل نہین رہا اور میزان شعور مین گرانقدر اشعار کا تولنا زور چاہتا ہے اور مین ناتوان ہون تاہم اس دیوان کا تعلق اُن دامنون سے ہے جنکی ہوا روح پرور اور توان بخش ہے۔ اسلئے ممکن ہے کہ اس ضعف مین بھی تائید سے خالی نہ رہون لہذا مین کوتاہ قلمی کو اسجگہ پسند نہین کرتا۔

شعر اور شاعری کی تعریف مین بہت کچھ اختلاف ہے۔ اکثر کا خیال ہے کہ شعر کلام موزون کا نام ہے جسے متکلم نے بارادہ وزن ادا کیا ہو بعض کا خیال ہے کہ شعر تخیل کا نام ہے۔ بعض کہتے ہین کہ شاعری اُس اقتدار کلام کا نام ہے جس سے بُری شے اچھی صورت مین اور اچھی شے بُری صورت مین ظاہر ہو سکے اور دونون شکلون مین طبائع مین تاثیر پیدا کر سکے بعض کا خیال ہے کہ شاعری کا تعلق معنوی ایسے کلام سے ہے جس سے انسانی جذبات اُبھر سکین مگر اسمین کسی غیر سے مخاطبہ نہو بلکہ شاعر

خود اپنا آپ مخاطب ہے بعض کا خیال ہے کہ شاعر عالم معنی کا مصور ہے بعض کہتے ہین کہ شاعری حساس اور با ادراک ہونیکا نام ہے اس تعریف مین شعور کا خیال کیا گیا ہے اور شاعر کو اسکا شتق سمجھا گیا ہے مین اس مختصر تحریر مین اس بات کا محاکمہ مناسب نہین سمجھتا کہ ان تعریفون مین کونسی تعریف قابل قبول ہے اور کون قابل رد ہے اگرچہ معلوم ہے کہ انمین سے ہر ایک تعریف صحیح نہین ہے۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ بہتون نے اشعار مخصوص کی موجودہ کیفیت دیکھکر شعر اور شاعری کی تعریف کی ہے اس لحاظ سے حقیقت شعر کوسون دور ہو جاتی ہے۔ جیسے بعض کوتاہ بینون نے شاہنامہ فردوسی کے متعلق کہا ہے کہ بحر متقارب بیان رزم کے لئے موضوع ہے اور فردوسی نے یہی بحر اپنی نظم کے لئے اختیار کی ہے لہذا حسن پیدا ہو گیا۔ حالانکہ بحر متقارب کا جنگ و رزم کے لئے موضوع ہونا کسیکے کلام مین منصوص نہین بلکہ اسکا استفادہ شاہنامہ ہی سے کیا جاتا ہے تو آخر حسن کلام ہی کا تابع رہا نہ بحر متقارب کا۔

خیر مجھے ان تمام تعریفون سے رد و قدح سے کوئی غرض نہین اور نہ مقام اس قسم کی باتون کا مقتضی ہے مجھے یہ بیان کرنا ہے کہ شعر و شاعری کی ہر تعریف کو دیکھتے ہوے یہ دیوان دیوان شعر ہے اور اسکا ناظم شاعر کہا جا سکتا ہے۔ البتہ تیسری تعریف شاعری جسمین ہمیشہ شاعری واقع کے خلاف تسلیم کی گئی ہے اسکو مستثنی کرتا ہون اور وہ مدح اہلبیت علیہم السلام مین غیر مقصود بلکہ محال ہے۔

دیوان کا عالم تخیل

میری کم فرصتی نے مجھے اس عالم کے تفصیلی سیاحی کا موقع نہین دیا تاہم روانروی مین جو کچھ دیکھ لیا ہے اسکے چند نمونے پیش کرتا ہون مثلاً

مدینۃ المعانی مین شعر ہے

جمال محبوب ہے وہ دلکش کہ ہمنے سجدے مین گرتے دیکھا ۔۔۔ ارے یہ فرضی نہین ہے دعوی حرم کے اک اک صنم سے پوچھے

متخیلہ کی قوت تصرف کو دیکھو جسنے پتھر مین ادراک اور دل مین انجذاب و تاثیر جو جمال کی دلکشی کا مقتضی ہے ثابت کر دکھایا پھر یہی دیکھو کہ محبوب کے لئے جمال اور جمال کے لئے جذب اور پھر اسکی تاثیر مین اتنا عموم کہ اہل ادراک سے تجاوز کرکے جمادات اور دست گندہ کے دشمن مین ظاہر ہو کس حسن سے دکھایا ہے یہیں سے یہی خیال کہ حسن تعلیل جو بدیع کی ایک صنعت ہے اسنے یہان اور کتنا لطف پیدا کیا ہے معلوم ہے کہ بتون کا گرنا کیون تھا لیکن شاعر اس گرنے کا نام سجود رکھتا ہے اور سجود کی وجہ صرف اس تاثیر کو

قرار دیتا ہے جو جمال کے سبب سے پتھرون مین ظاہر ہوا پھر لفظ محبوب کا ایہام جو مضاف الیہ کے حذف ہو جانے
پیدا ہوا ہے وہ اس تاثیر کیوجہ سے دفع ہو کر حد تعین پر پہونچتا ہے اور سجود اسکے لئے زیبا ہے جسکے لئے
وہ حقیقت مین ثابت ہو۔ پھر اسکے ساتھ ہی ساتھ تلمیح کا حسن دیکھو جسنے ایک ہی شعر مین حمد و نعت و
منقبت سب کو جمع کر دیا ہے آخر مین قافیہ و ردیف کا مفہوم بھی سمجھو اگرچہ ظاہر مین اہل عقل سے
یہ کہنا کہ اک اک صنم سے پوچھو ایک بے معنی بات معلوم ہوتی ہے لیکن جب اس پوچھنے مین کوئی مفید
بات مضمر ہو تو پھر ایسے سوالون کے حسن کی کوئی انتہا نہین رہتی جناب ابراہیم نے بھی اسوقت
جب انھون نے صنم خانۂ آذری کے بتون کو توڑ ڈالا تھا تو فرمایا کہ بڑے بت نے یہ کام کیا ہے انسے
اگر یہ بولتے ہونگے تو بتا دینگے اس پوچھنے مین یہ راز مضمر تھا کہ جب وہ جواب نہ دیسکین گے تو انکی لاجوابی
انکے عجز کا آئینہ ہوگی اور یون نفی شرک پر روشنی پڑیگی یہان شاعر نے بھی ایسے ہی نکتہ کا خیال
کر کے اُنسے پوچھنے کی خواہش کی ہے لیکن ان دونون مقامون مین یہ فرق پیدا ہو گیا ہے کہ وہان
بتون کی زبان حال و مقال دونون خاموش ہین لیکن یہان زبان مقال خاموش ہے مگر زبان حال
گویا ہے اور یہی بات لطف سخن ہے۔ یون ہی دوسرے نعتیہ قصیدہ مین یہ شعر ہے

پھر ین عالم مین آوازین مبارکباد کی ایسی ٭ کہ شق ہونا بہت آسان ہوا کسریٰ کے ایوان کا

یہ شعر حسن تعلیل مین شعر اول کیطرح بے مثل ہے لیکن انشقاق کرۂ عالم کو چھوڑ کر تخصیص ایوان کسریٰ
ایک بے مثل بات ہے جس سے ایمانی استحکام اور کفر کے نااستواری کا پتا دیا گیا ہے
اسکو یون دیکھو کہ اگر کوئی رخنہ گر شے ایسی چیز مین داخل ہو جسکے بعض حصے مستحکم اور بعض کمزور
اور سست ہون تو اسکی تاثیر وہین ظاہر ہوگی جہان کمزوری ہے اور عالم کے تمام حصون مین کفر کے حصے
کمزور اور سست ہین اسلئے وہین اثر بھی قہری ظاہر ہوا۔
پھر جو تشبیہ اس شعر مین ہے وہ قابل التفات ہے یعنی اشیاء غیر ثقیل کی تشبیہ ان اشیاء سے
دیگئی ہے جو وزن دار اور ثقیل ہون اسلئے ذکر انشقاق و انکسار استعارہ کی ترشیح ہو گئی ہے اور یہ ایک
تخئیلی تشبیہ ہے جس کا پتا اس ترشیح سے ملتا ہے۔
اسی وجہ سے تشبیہ کا حسن بہت زیادہ ہو گیا ہے کیونکہ جان حسن تشبیہ یہ بات ہے کہ جو شے غامض اور
مخفی ہو اسے جلی اور واضح امر کیجانب نکال لائے اگر یہ بات کسی تشبیہ مین نہو تو ایسی تشبیہ قبیح کہی جاتی ہے

اسی سبب سے وہ چیزین جو حاسّون سے محسوس ہوتی ہین اُن چیزون سے زیادہ واضح ہوتی ہین اور وہ
چیزین جو حاضر ہین وہ غائب سے زیادہ واضح ہوتی ہین اور جو چیزین نزدیک ہین وہ اُن چیزون
سے جو دور ہین زیادہ روشن ہوتی ہین اسی اصول پر بنا کر کے اگر اس شعر کی تشبیہ پر نظر ڈالی جائے
تو معلوم ہوجائیگا کہ شاعر نے حذاقت اور ماہریت سے کام لیا ہے۔

یوہین قصیدۂ معراج شوق مین یہ شعر ؎

چڑھا کے جام شراب خدمت براق آ پہونچا اس ادا سے کہ لیکے حسن شباب پر خود دل آ نکلے جیسے کسی حسین کا

خدمت اور حسن شباب اور دل اور براق رابطۂ تشبیہ مین ایک ہی ہوگئی ہین ایسی صورت مین
کلام تشبیہی جس حسن پر ہے اسکو اہل فہم سے پوچھو۔

یوہین لوح محفوظ مین یہ شعر ؎

دور ہی کیا ہے خدائی بھر سما جائے اگر اسقدر اب وسعت دامان دین ہوجائے گی

یہ شعر نعت مین ہے جسمین آپکی شریعت کے عموم کو دکھلایا گیا ہے اور دین کو مکان سے تشبیہ
دیگئی ہے تاکہ ایک وسیع پیمانہ ظرفیت تیار ہو لیکن چونکہ بدور رسالت اور اقتضائے زمانۂ رسالت کے بعد
بھی ابتک یہ بات وجودی حیثیت مین نہین آئی اور وہ وجود ظہور صاحب الامر پر موقوف ہے ان معنون
کے اثبات کے لئے جائے دور ہی کیا ہے اسقدر مناسب جملہ ہے اسلئے کہ ہر ہونیوالی چیز جسکا ہونا ضروری ہو
قریب کہی جاتی ہے۔ یونہین اسی قصیدہ مین یہ شعر

بازؤون مین فاقون سے طاقت بڑھے گی اسقدر منتقل سوئے امیر المومنین ہوجائے گی

ایک بے مثل شعر ہے اور یہ خیال جو اس شعر مین ظاہر کیا گیا ہے ایک بدیع خیال ہے۔ ایسی
چیزون مین شعرا مین باہم کم توارد ہوتا ہے کیونکہ یہ مبتذل وادی نہین ہے جہان ہر سالک کے قدم کے
نشان منتہی ہون بلکہ یہ راستے جب نکلتے ہین اپنے چلنے والے کے ساتھ خاص ہوجاتے ہین ضد کو
ضد کا سبب قرار دینا یعنی بھوک سے طاقت کا بڑھنا یہ ایک غریب چیز ہے جسکا وجود نوادر و عجائب
زمانہ مین شمار ہوسکتا ہے کیونکہ فاقون مین طاقت گھٹتی ہے بڑھتی نہین ہے لیکن اس پیغمبر اور اسکے
وصی مین فاقے موجود تھے اور طاقت زیادہ تھی تو لامحالہ یہ استناد صحیح ہوجائیگی جس سے معنے
مظہر العجائب کے معنون پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ یہ ایک شاعرانہ تصرف تھا جو مقام تنقید مین

اپنی آپ ہی نظیر تھا۔ دوسرا تصرف جو اس سے بھی اپنے معنی خیز ہونے مین زائد ہے یہ ہے کہ طاقت کی زیادتی اِس حد پر ہوگی کہ ایک ظرف مین اسکی سمائی دشوار ہوگی جب تک کہ وہ کسی دوسری ظرف کیطرف منتقل نہو اور یہ چھلک جانے والی چیزون مین فطری حیثیت سے ہر ذی حاسہ کو محسوس ہوتا ہے لیکن یہ مطلب کہ وہ خاص امیر المومنین ہی کی طرف منتقل ہوگی اسکے اثبات مین نہایت حسین لفظ رکھا گیا ہے اور وہ مصرع بیت پر ہے یعنی بازؤون مین اس کلمہ نے امیر المومنین کے تخصیص کردی کیونکہ دوسرے شخص کا بازؤون مین شمار نہین ہوسکتا اور مثل کی رغبت مثل ہی کیطرف ہوتی ہے پھر یہ بھی دیکھو کہ ان دونون مطلبون کو زمانۂ استقبال ہی مین محدود رکھنے سے مساوات ظاہری کے طرفین کیونکر محفوظ رکھے گئے ہین حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک ایسا شعر ہے کہ اگر اسکا سننے والا سکوت سے کام لے تو اس شعر کے حروف وکلمات شاعر پر آفرین کہنے کو تیار ہوجائینگے۔

تخیل وتشبیہات واستعارات کا وادی اسقدر وسیع ہے کہ ابتک متخیلہ اسکی آخری حدود تک نہین پہونچا اور نہ پہونچ سکتا ہے اِسلئے مین نہ اسکا احصا کرسکتا ہون نہ میرا یہ مقصود ہے کہ مین اس مبارک اور بلیغ دیوان کے ہر ایسے شعر پر تبصرہ کرون لیکن یہ مین نے مختصرا جو کچھ لکھا وہ نمونہ کے طور پر لکھا اور یہ وہ اشعار تھے جو مجھے بغیر تفحص وتجسس قریب قریب ملگئے تھے ناظرین خیال فرما سکتے ہین کہ جب ان موضوعات مین محشر صاحب اس طرح کے اشعار پر قادر ہین تو زبان تو ان کی زبان ہے اور محاورات انکے محاورات ہین۔

چونکہ یہ دیوان مدح اہلبیت ہے اِسلئے مجھے بھی اچھا معلوم ہوا کہ میری تحریر بھی اسکے دامن سے لپٹی رہے شاید امیدواریان لقینی کامیابیان ہوجائین۔ خدا نظم کرنے والے کا فردوسی موتیون سے منھ بھرے۔ آمین

سید سبط حسن ۱۲ / دسمبر ۱۹۲۴ء

چہ وزبود کہ دوران اساس عشق نہاد
جہان خراب شد و این بنا خراب نہ شد

تین حرف کا لفظ "عشق" جسکے معنی اسقدر بسیط ہین کہ اگر لکھے جائین تو دفتر کے دفتر مرتب ہو جائین بہر تقدیر اہل قلم و ارباب علم کے نزدیک عشق کچھ بھی ہو مگر مین اس مختصر لفظ کو ولاے خاندان رسول سے تعبیر کرونگا - اور یہی ایسی روحانی نعمت ہے کہ جس کو مدتہاے مدید سے تاقیامت نہ زوال ہوا ہے نہ ہوگا۔ عنوان مضمون مین جو فارسی شعر حوالۂ قلم ہوا ہے اسکے ناظم نے یہی سمجھکے کہا ہے اور خوب کہا - آمدم بر سر مطلب

لکھنؤ مین غزل گوئی اور مرثیہ گوئی پرانی شاعری ہے جنکا وقتاً فوقتاً بہت عروج ہوتا رہا قصیدہ حسب ضرورت دنیا کے لئے کہا جاتا تھا جسکی صوری و معنوی خوبیان رؤسا کے دربار تک محدود رہتی تھین اور بس - مدح معصومین علیہم السلام مین قصیدہ خوانی کی ابتدا انجمن اِمامیہ سے ہوئی اوسکے ساتھ ہی ساتھ حضرت شمس العلما ناصر الملت نوّر اللہ مرقدہ جناب مولانا ناصر حسین صاحب قبلہ دام بقاؤہ نے اپنے یہان بزم قصیدہ خوانی مقرر فرمائی جسکا سلسلہ ابھی تک اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے - شہر کے اکثر مشہور شعرا جوش مداحی مین اپنا کلام پڑھتے رہے اور ابھی تک وہی حالت باقی ہے - زمانۂ ماضیہ مین جناب سید ذاکر حسین یاس مرحوم اور جناب سید زوار حسین طرار مغفور نے وہ وہ قصیدے پڑھے جن کا حقیقی اثر آجتک سامعین کے دلون پر ہے اور مدتون رہے گا - اِس دور مین مجھ ہیچمیرز کی منقبت نگاری ابتدائی حالت مین تھی - شوق روز بروز بڑھتا گیا - جناب قبلۂ و کعبہ کے یہان چہاردہ معصومین علیہم السلام کی ولادت باسعادت مین محفلین مستقلاً ہوتی رہین اور آج بھی ہو رہی ہین - بعض شعرا اپنے ممدوحین کی خدمت مین پہونچے دوسرون نے اُن کی جگہ پائی - چنانچہ جناب عالم صاحب جناب آغا شہر صاحب ناصری - لسان الہند مرزا محمد ہادی صاحب عزیز کے کلام بلاغت نظام

کا شہرہ ہونے لگا۔ لسان الغیب سے ایسی ایسی داد سخن پائی کہ دامن مقصود مملو ہو گیا۔ اتفاقات زمانہ نے جناب ناصری سے وطن چھڑوایا مختلف اسکول ور کالجوں کی پروفیسری ذوق مدحت سرائی میں رقابت کا کام کر کے کامیاب ہوئی جبکا بدل موصوف الصدر نے نثر خوانی سے کیا اسمین بھی اُن کے لئے اتنا ہی حسن قبول ہوا۔ جتنا نظم میں تھا۔

جناب عزیز صاحب بحمد اللہ وطن میں ہیں زیادہ عدیم الفرصتی شوق مدحت گستری میں حائل انداز ہے۔ ہر طرح بارگاہ ائمہ میں انکے خدمات دیرینہ قابل قدر ہیں۔

زمانہ موجودہ میں جناب ناصر الملۃ ظلہ العالی کی محفل مدح خوانی کے سوا۔ جناب قار۔ جناب نجم جناب سعیدی۔ جناب زلیس۔ جناب درخشاں۔ جناب نصیری۔ جناب ساجد۔ جناب توقیر جناب الطاف۔ جناب یونس۔ جناب ضو۔ جناب صفت۔ جناب صغیر۔ جناب حکیم۔ جناب عزیز میں زبدۃ الافاضل جناب مولانا سید ذاکر حسین صاحب قبلہ برادر جناب ناصر الملۃ مدظلہ کا فارسی کلام ایسا لطف دیتا ہے کہ سامعین بہت ہی شاد و مسرور ہوتے ہیں واقعی موصوف الصدر نے زبان عجم میں ایسی مشق بہم پہونچائی ہے کہ قدرت انتخاب آپ کی نظموں کو دیکھ کر کس سے ہندی ہونے کا امتیاز کر سکے گی اور کیوں نہو مرکز و مولد تو نیشاپور ہے" جہاں کی شاعری ہمیشہ مستند رہی اور آج بھی ہے۔ آپ کے قطعات اور مخمس علمی خزانوں سے مالا مال ہوتے ہیں جنکے ساتھ نکات سخنوری حسن کلام کو دوبالا کر دیتے ہیں۔

اس بزم قصیدہ خوانی کو مقرر ہوئے کم از کم ستیس برس ہوتے ہیں جنکی عام شہرت اور حقیقی تقلید نے بیرونجات میں سیکڑوں محفلیں مدح خوانی کی مقرر کرا دیں حق یہ ہے قبل اسکے گروہ شیعہ میں وہ غفلت پسندی کے باعث سے کسیکو مطلق نہیں معلوم تھا کہ ۱۳ رجب اور ۱۵ شعبان اور ۱۸ ذی الحجہ میں کیا ہوا اور کیا ہونا چاہیئے۔ ہے اب خدا کے فضل سے ہندوستان میں اکثر مقامات پر چہاردہ معصومین علیہم السلام کی تاریخہائے ولادت و وفات سے مومنین آگاہ ہیں۔ اور بکثرت قصیدہ خوانی ہوتی ہے۔ چنانچہ منجھن پور ضلع الہ آباد میں میرے مکرم دوست جناب چودھری غلام حیدر صاحب رئیس منجھن پور کے یہاں نوروز عالم افروز میں بہت بڑے پیمانہ پر محفل قصیدہ خوانی ہوتی ہے لکھنؤ کے شعرا مدعو کیے جاتے ہیں۔ احقر کو بھی بارہا شریک ہونے کا فخر حاصل ہوا امام باڑہ

اپنے حوصلہ کے موافق پھولون اور گلدستون سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ تبرکا بزم کی عام دعوت ہوتی ہے۔ اسی طرح ۱۳ رجب کو جناب چودھری محمد مظہر صاحب کے یہان منجن پور مین ایسی ہی صحبت ہوتی ہے۔

۳ شعبان المعظم کو رکسوارہ ضلع الہ آباد مین جناب چودھری سید اظہر حسن صاحب مرحوم و مغفور کے صاحبزادے ولادت جناب امام حسین علیہ السلام کی تاریخ مین بزم قصیدہ خوانی برپا کرتے ہین اور شعرا کے لکھنؤ بیرونجات کی خاطر مدارات مین کافی حصہ لیتے ہین اللھم زد فزد

۱۳ رجب کو فیض آباد مین مدتہاے مدید سے حبیب محترم جناب سید علی اظہر صاحب بیرسٹر ایٹ لا کے یہان ایسی محفل ہوتی ہے کہ قابل دید۔ مجھے صرف ایک مرتبہ شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ درحقیقت خسرو کون و مکان کی محفل میلاد ایسے ہی شاہانہ احتشام سے ہونا چاہیے جیسا کہ بارسٹر صاحب عالی حوصلگی سے کام لیتے ہین۔

اسی تاریخ ۱۳۳۶ھ سے لکھنؤ مین انجمن مصباح الاسلام کی کوششون کا نتیجہ ہے کہ قریب قریب تمام شہر چراغان ہوتا ہے کوئی مومن ایسا نہین جسکے مکان پر کچھ نہ کچھ روشنی نہ ہو بہت سے مقامات پر فضائل ولادت علی بن ابیطالب علیہ السلام نثر و نظم مین پڑھے جاتے ہین خصوصیت کے ساتھ چوک مسجد تحسین علیخان مرحوم کی زیب و زینت قابل دید ہوتی ہے۔ مسجد کے وسیع اور پرفضا صحن مین جناب تاجدار مرزا صاحب سکریٹری انجمن مذکور کے ممبران انتظامی محمد کاظم صاحب کلن صاحب میر امداد حسین صاحب۔ فرخ آغا صاحب۔ چھوٹے آغا صاحب۔ مرزا محمد اصغر صاحب محدث وغیرہ اپنی شب و روز کی جانکاہ کوشش سے محفل میلاد کو نمونہ بہشت بنا دیتے ہین۔ اس جلسہ مین عالیجناب نواب مرزا مرتضی حسین خان صاحب متعلی حسین آباد و اسپشل مجسٹریٹ کی ظاہری و باطنی امداد و انہماک قابل تعریف و شکریہ ہے نو بجے رات کو اولاً قصیدہ خوانی ہوتی ہے۔ جس مین بادشاہ مرزا صاحب شمر لکھنوی صاحب شفیق اور خاکسار محشر اپنے اپنے قصائد سامعین کی خدمت مین پیش کرتے ہین۔ بعد ازان جناب صدر الافاضل و ممتاز الافاضل مخدوم الاعظمین جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ دام بقاءہ فضائل میلاد مولود حرم بیان فرما کر مثاب کرتے ہین۔ و نعمی اجر

شب مین جناب مولانا موصوف مدظلہ کا بیان معراج الکمال کا مرتبہ رکھتا ہے سامعین دعا کرتے ہین
کہ جلد سے جلد سال گذرے اور پھر یہ دن آئے ۔ قریب نصف شب کے جلسہ ختم ہوتا ہے ۔ مگر اکثر
مقامات پر رات بھر بزم فضائل ہوتی رہتی ہے ۔ سکریٹری صاحب اور ممبران انتظامی کی ساعی جمیلہ
کا انسان تو انسان ملائکہ شکریہ ادا کرتے ہین ۔ ہماری اور جملہ مومنین کی دعا ہے کہ اس بزم عرفانی
کو ہمیشہ ترقی ہوتی رہے ۔ چودہ رجب کو جناب شمس العلما مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر
کے دولت خانہ پر طولانی بزم قصیدہ خوانی ہوتی ہے جو دو بجے دن سے شروع ہو کر بارہ بجے
رات کو ختم ہوتی ہے ۔ اسی محفل مبارک کی تجلی نے تمام شیعی دنیا کو منور کر کے تیرہ رجب کے اسرار
حقیقی کو روشن کر دیا ۔ جناب ممدوح کے یہان کل ائمہ کی ولادت کے علاوہ غدیر و فتح خیبر نوروز
روز بعثت وغیرہ کی محفلین بھی ہوتی ہین جنمین شعرائے لکھنؤ قصائد پڑھتے ہین ۔

شب ہفدہم ربیع الاول کو فیض آباد جواہر علیخان صاحب مرحوم کے امام باڑہ مین محترمی
و مکرمی سید فقیر حسین صاحب اور سید محمد حسین صاحب کیطرف سے بزم نعت ۱۳۴۲ھ ہجری سے
برپا ہوتی ہے وسیع امام باڑے کے در و دیوار پر اسقدر روشنی کیجاتی ہے کہ دن ہو جاتا ہے ۔
عالیجناب مولانا حکیم سید ابو ابراہیم صاحب کے عرفانی ہدایات اور ان کے قابل و لائق فرزند کی
روحانی کوشش جلسہ مین جان ڈال دیتی ہے ۔ بلا مبالغہ سیکڑون مہمانون کی ضیافت مین چائے
حقہ پان عطر کی کثرت بانیان بزم کی عالی ہمتی کا اظہار کرتی ہے ۔ درحقیقت ایسے امور مین
دریا دلی اور خلوص نیت کچھ انھین بزرگون کا کام ہے جنکے خیالات نئی روشنی کو ذرہ فانی
خیال کرتے ہین احقر محشر کو حسن اخلاق کریمانہ سے طلب کیا جاتا ہے اسکا شکریہ ادا کرنا محال اور قطعًا
محال معلوم ہوتا ہے لیرا اتنا کافی ہے کہ موصوفین کے دل و دماغ مدح خوان کے حقیقی معنی شناس
ہین ۔ اسی مہینہ کی غیر معین تاریخ مین عالیجناب خان بہادر چودھری سید ارشاد حسین صاحب تعلقدار
ردولی کے نو تعمیر امام باڑے واقع ردولی مین محفل نعت ۱۳۴۲ھ ہجری سے برپا ہوتی ہے ۔ جناب چودھری صاحب
مدظلہ نہایت سخی و با ہمت رئیس ہین آپکو تمام ذاکرون اور مدح خوانون سے خاص محبت ہے ۔
اور بہت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہین ۔ مہمان نوازی اُن کا خاص حصہ ہے ۔ سال گذشتہ
محشر کو بھی جناب کے امام باڑہ مین قصیدہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا

برادرم مرزا علی احمد صاحب مدرس فارسی گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج جھانسی کے یہان بزم نعت ربیع الاول مین کئی سال سے ہوتی ہے جس مین جناب ماسٹر سید احمد حسن صاحب فارسی پروفیسر جوبلی کالج کا قصیدہ نمایان مرتبہ رکھتا ہے۔

ہندوستان کے اور مقامات مین بھی قصیدہ خوانی کی متعدد محفلین ہوتی ہین جنکے حالات اگر مجھے معلوم ہوتے تو ضرور درج کتاب کرتا۔ میری اور ہر ایک مداح کی یہ دعا ہے خدا کرے ملک کے ہر گوشے مین روزانہ وسیع پیمانے پر ایسی محفلین ہوتی رہین اور مناقب معصومین علیہم السّلام مین یومًا فیومًا ترقی ہوتی رہے" این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد"

ادائے شکر

انسان ذاتی قوت سے کسی ارادے مین کامیاب نہین ہو سکتا جب تک کوئی روحانی امداد دستگیری نہ کرے۔ سالہا سال سے قصد تھا کہ قصائد شایع ہو جائین مگر ہمیشہ ناکامیابی دامن گیر رہی۔ کبھی عدیم الفرصتی اور کبھی روح فرسا بیماریون نے اِس مشکل کام کو انجام تک نہ پہونچنے دیا۔ اکثر اس خیال سے خون خشک ہوتا تھا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین بعد میرے جو کچھ اچھا برا نظم کیا ہے نذر کس مپرسی ہو کر فنا ہو جائے گا۔ اسرار غیب عقل انسانی ہرگز ہرگز نہین سمجھ سکتی کہ کیا ہونے والا ہے آخر کار جن کی مدح تھی انھین کی طرف سے صوری و معنوی مدد ملی۔ اتفاقًا احقر نے ایک روز اپنی بے اثر زبان کے الفاظ معین الشریعت صدر الافاضل و ممتاز الافاضل جناب قبلہ و کعبہ مولانا سید سبط حسن صاحب مدظلہ کی خدمت مین پیش کیے جناب نے فرمایا کہ یہ قصیدے بہت آسانی سے شایع ہو سکتے ہین۔ کیا مبارک وقت تھا کہ جب موصوف الصدر کی خدمت مین عرض کیا گیا اور کیا ہمایون ساعت تھی کہ جب ممدوح نے اپنی با اثر زبان سے لبیک فرمایا۔ الحمد للہ کہ آج کتاب قصائد مکمل ہو کر اہل ایمان کی عرفانی نگاہون کے سامنے موجود ہے۔ ناظرین کیخدمت مین التماس ہے کہ جو کچھ اتفاقًا کلام اچھا ہو وہ خزانۂ غیب کا سرمایہ ہے اور جو برا ہو وہ میرا سمجھکر عیب پوشی فرمائین۔ شاعری حکمت ہے اور حکمت ایک نامتناہی علم میرا دل و دماغ علم سے بالکل خالی ہے تھوڑی سی اردو پڑھے لکھے ناظم کو شاعر کہنا قطعی غلطی ہے۔ لہذا میری طرف

لفظ شاعر کا انتساب گویا کہ فن سے استہزا ہوگا۔ ہان جناب نظم کی بنا پر جو کچھ حوالۂ قلم کیا یہ اور چیز ہے شاعری اور چیز ہے۔ مجھ ایسے بے بضاعت اور کم علم نظم کرنے والے سے اگر غلطیان ہون تو ارباب نظر حقیقی واقعہ پر غور کرکے معاف فرمائینگے

میرے محترم جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ کی اونا تحریک پر فخر الرؤسا امیر الامرار جناب نواب سید باقر علی خان صاحب رئیس اعظم حسین آباد نے اشاعت کتاب مین کافی حصہ لیا جناب راجہ سید ابو جعفر صاحب بہادر بالقابہ تعلقہ دار پیتی پور نے اپنے اجداد طاہرین کے نشر فضائل مین جو توجہ مبذول فرمائی اُس کا شکریہ کیا ادا کرون۔ اسی طرح خان بہادر جناب چودھری سید ارشاد حسین صاحب تعلقدار رُدولی ضلع بارہ بنکی نے جب سنا کہ قصائد محشر زیر طبع ہین بہت ہی کشادہ پیشانی سے اس امر خیر مین مدد فرمائی۔ جناب حکیم سید محمد قاسم صاحب اور جالینوس حاذق الملک حکیم سید فضل علی صاحب عرف حکیم میرن صاحب نے جو کچھ مدد کی اُسکا شکریہ زبان قلم سے ادا ہو نہیں سکتا ہے جناب نواب سید حامد حسین خان عرف بابو صاحب جناب شاہزادہ مرزا انجم بخت صاحب بار ایٹ لا سب جج رائے بریلی جناب نواب لاو حسین خان صاحب ساکن فیض آباد جناب مرزا بہادر مرزا محمد جعفر علیخان صاحب جناب مرزا محمد صادق علیخان صاحب کا تہ دل سے ممنون ہون کہ قبل اشاعت کئی کئی جلدون کی خریداری منظور فرما کر اس مشکل کام مین آسانی کا باعث ہوئے۔

جن باکمال اہل قلم نے میری ادنیٰ گذارش قبول فرما کر قطعات تاریخ یا مضامین نثر عنایت کئے اُنکا تہ دل سے ممنون ہون حقیقت حال یہ ہے کہ مین ہر قطعۂ تاریخ یا مضمون نثر کو اپنے لئے سند شاعری جانتا ہون خصوصاً ابتدائے کتاب مین جناب حجۃ الاسلام ناصر الملۃ مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ کا خواب جسکی تعبیر حسن قبول ہے اور آخر کتاب مین جناب حجۃ الاسلام نجم الملۃ مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ کی جانب سے صحیفۂ افتخار مجھ ایسے ہیچمدان کی نازش کا باعث ہے اور ہمیشہ رہیگا۔

صدر الواعظین جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ نے باوجود ناسازیٔ مزاج جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ اسکا ایک ایک ... بتا رہا ہے کہ مداحی کی بدولت دنیا و آخرت مین انسان کیا سے کیا ہو سکتا ہے تعجب کی نظر سے دیکھتا ہون مجھ ایسا کچھ نہ جاننے والا شاعر ممدوح عرفا قرار پائے یہ سب مدح خاندان رسول کی بدولت ہے سجدۂ شکر کے لئے جبتک زندہ ہون میری پیشانی ہے اور خاک شفا ہدائمہ طاہرین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین خاکسار محشر عفی عنہ

نیمۂ شعبان

اہل ایمان کیلئے یہ روز مسعود اور اسکی خوشی دائمی ہے یہی ہونا بھی چاہیئے کیونکہ امام منتظر عجل اللہ فرجہ
کا روز ولادت باسعادت ہے۔ ملک کے ہر حصہ مین بکثرت فضائل کی محفلین ہوتی ہین۔ لکھنؤ بھی ایک
رات پہلے سے بقعۂ نور بنا رہتا ہے۔ تمام شب متصل پل آہنی لب دریا ہزارون مومنون کا
مجمع وسیع شامیانے کے نیچے آخری رات مین قصیدہ خوانی موالیان ائمہ علیہم السلام کی بہا سے اور
پان سے ضیافت عجیب لطف کا منظر رہتا ہے جو بیان سے باہر صبح اول وقت توپ کا اعلان
نماز کے لئے موذن کی آواز نمازیون کو خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے جنت العصر عالیجناب مولانا
السید محمد باقر صاحب قبلہ کی آمد آمد اور درود کا شور عبادت آلہی مین حسن قبول کی دلیل ہے۔ غرضکہ کئی ہزار
مومنین کے مجمع سے ناسیج ہوتی ہے یہ نورانی محفل منجانب میر عابد علی صاحب مرحوم غالباً چالیس سال سے
ہوا کرتی ہے خدا کرے یونہین باقی رہے۔ اسکے بعد ہی فوراً شاہ اودھ نصیر الدین حیدر بہادر مرحوم کی
کربلا مین پورا مجمع فضائل امام زمان علیہ السلام کے شوق مین پہونچ جاتا ہے۔ حضرت صدر الافاضل
ممتاز الافاضل مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ کا مدلل و دلکش بیان جس سے ہر سامع وجدانی حالت
مین ہوتا ہے محفل کے ہر گوشہ سے یہی آواز آتی ہے کہ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ہ دو بجے بعد دوپہر
شبیہ مسجد کوفہ مین جناب شمس العلماء مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ کا بیان اور وہ مقبول بیان کہ انسان تو
انسان زبان ملائکہ سے آواز درود آتی ہے۔ شب پانزدہم ریاست سلیم پور مین راجہ راجگان عالیجناب
راجہ سید احمد علیخان صاحب علوی ممبر کونسل کی طرف سے پرفضا اور وسیع بارگاہ حسینیہ برقی روشنی سے
دن معلوم ہوتا ہے قصیدہ خوانی کی محفل مدتون سے ہوتی ہے۔ جناب راجہ صاحب بہادر سیکڑون مہمانون
کی عام دعوت مین ایسے خلق عمیم سے کام لیتے ہین کہ بیان سے باہر شہر لکھنؤ سے شعرا کی طلب مین آپکو
خاص اہتمام و انہماک ہوتا ہے۔ راقم الحروف کو بھی ایک مرتبہ شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ معزز و محترم
میزبان کی مہمان نوازی نے محشر ایسے آزاد خیال کو مسخر کر لیا۔ دعا ہے اور تہ دل سے دعا ہے کہ محفل مبارک
بانی محفل کے انتظام مین تا ظہور امام زمانہ قائم رہے آمین ثم آمین

خاکسار

محمد شفیع

قطعات تواریخ طبع شفیع محشر

فاضل جلیل المرتبت جناب ماسٹر سید احمد حسین صاحب فارسی پروفیسر جوبلی کالج شہر لکھنؤ

سمی کاظم و حسین و زائر جناب شان — چہ خوش نوشتہ از و لا بہ منقبت چگامہا
بداد داد سخن شاعری تو گوئی کرد ساحری — حلال سحر خوانندش مباح باشد و روا
معانی و بیان بدیع واز محسنات آن — ببین درین چگامہا شواہدش جدا جدا
دمید روح شاعری بہ اعظم رہیم فن — بیا ز شعر محشر است در زمانہ محشرا

بفکر سال طبع آن قلم چو سر نمود خم
شفیع محشر سخن در — آمد از فلک ندا

۱۹۲۴ع

اعجاز جناب سید اعجاز حسین صاحب شاگرد جناب مشتاق مرحوم و مغفور

مری جانب سے کوئی جا کے یہ محشر سے کہہ آئے — میں ایسی بات کہتا ہوں کہ جو دنیا نے مانی ہے
کیا ہے جب سے نظارہ ترے باغ قصائد کا — مرے پیش نظر حسن بیان بوستانی ہے
شرف حاصل ہے تجکو مدحت شاہ ولایت کا — ترے زیر حکومت کشور شیوا بیانی ہے
ترے اشعار سنکر صاحب انصاف کہتے ہیں — فصاحت ہے، بلاغت ہے سلاست ہے روانی ہے
ہمیشہ رنگ دینگے یہ قصائد جب پڑھے کوئی — ترے باغ سخن میں کیا بہار جاودانی ہے
نہیں خالی ہے کوئی شعر حسن معنویت سے — تو اپنے وقت کا لاریب خلاق معانی ہے
حکایات ثنائے اہل احمد نظم ہیں سارے — نہ کوئی قصہ نوشتہ نہ پارینہ کہانی ہے
محاسن سے نہیں خالی کوئی منظومہ رنگین — ورق سادہ بھی اسکا رو کش لوح تنگ مانی ہے
اثر خذ ما صفا کا شاعر ممدوح کے دیکھو — معانی صاف شعروں میں ہیں پاسا ون پانی ہے

مگر ہم پڑھیں کیونکر نہ اشعار قصائد کو
ہر اک بیت معلّٰے صورت سبع المثانی ہے

خیال ایسا نہ تھا مجکو جو مین نے خواب مین دیکھا
سُننے وہ جانب ممدوح جس کو بدگمانی ہے

خدا شاہد ہے یہ مین نے عالمِ رویا مین دیکھا تھا
کہ بزم قدس مین ممدوح محو مدح خوانی ہے

نتیجہ نیک اس طرح خوش انجام کا ہوگا
دلیل اِس قول پر میرے قیاس اقترانی ہے

نہ کیون محظوظ میرا دل ہو ان اشعار خوبی سے
نہین ہے مشق گویائی یہ ذوق نکتہ دانی ہے

کہون تاریخ کیا مین امتثال امر سامی سے
نہ وہ جوش طبیعت ہے نہ وہ شان روانی ہے

شماتت سے تمرد پیشہ اہل فن کی ڈرتا ہون
زمینِ شعر پر نازل بلائے آسمانی ہے

نہ مین شاعر نہ مجکو ہے سلیقہ شعر کہنے کا
ترے ارشاد سے یہ بات لیکن جی مین ٹھانی ہے

خدا کا نام لیکر آج مین کچھ فکر کرتا ہون
مجھے اعجاز خود اپنی طبیعت آزمانی ہے

سنو یہ مصرعۂ تاریخ برجستہ مین کہتا ہون
یہ مکتوب قصائد گوہر دُرجِ معانی ہے
۱۳۴۲ھ

بلیغ جناب نواب سید عسکری میرزا صاحب خلف و شاگرد جناب خلد مکان نواب سید محمد مہدی علیخان صاحب طاب ثراہ جلیس موسوی نشاپوری

بے مثل ہے کل کتاب نظم محشر
ہر صفحہ ہے دامنِ حبیب داور

ہجری مین ہے مجکو یاد تاریخ بلیغ
آسان ہے کیا وصف شفیع محشر
۱۳۴۲ھ

بہار جناب سید محمد جعفر حسن صاحب سکرٹری انجمن معین الادب

شک نہین ہے یہ کہ ہر شعر ہے اس دیوان کا
مظہرِ منزلت و شانِ رفیع محشر

سالِ ہجری مین ہے یہ مصرع تاریخ بہار
ہو مبارک ادب آموز شفیع محشر
۱۳۴۲ھ

توقیر جناب نواب احمد مرزا خان صاحب عرف چھٹن صاحب

آل اطہار کے مداح جناب محشر ‎— ‎اُن کا دیوان چھپا خوب بفضلِ داور

وہی دیوان کہ جو دیوانِ عمل ہے اُن کا ‎— ‎دینگے فردوس مین ممدوح ہر اک بیت پہ گھر

معدن و کان یواقیت ہے ہر شعر اس کا ‎— ‎بلکہ ہر حرف صفا مین ہے مُصفّا گوہر

گو ملے ناصرِ ملت سے بہت خلعت داد ‎— ‎سنکے اب دینگے صلہ ساقیِ حوضِ کوثر

ایسے اشعار پسندیدہ و سنجیدہ ہین ‎— ‎نورِ ایمان ہو سوا دیکھین اگر اہلِ نظر

نظم اس طرح کی ہرگز نہ سُنی ہوگی کبھی ‎— ‎وجد مین آئین نہ کیون دعبل و حسان سُنکر

اُن کے اوصاف حمیدہ کا بیان ناممکن ‎— ‎مختصر یہ ہے کہ ظاہر سے ہے باطن بہتر

پوچھی جب طبع کی تاریخ تو بولے توقیر

لکھو نایاب قصائد ہین جناب محشر

۱۳۴۲ھ

ثروت جناب نواب احمد علیخان صاحب عرف نواب بتن صاحب

کہدیے بحرین سے اسے طبع روانِ محشر ‎— ‎سنگریزون کو مرے دیکھ کے پانی ہین گہر

عمر بھر تم کے دریا مین یہ کی غوّاصی ‎— ‎بحرِ اشعار مین بھی کب مرے ثانی ہین گہر

آب دُرسے ہو رقم طبع کا سال اسے ثروت

کہ صدف بنتین قصاید کے معانی ہین گہر

۱۳۴۲ھ

دیگر

شفیع محشر کے دیکھنے سے عیان ہوا حال طبع محشر ‎— ‎زمین ہر نظم کہہ رہی ہے ملا مجھے اوج آسمان کا

اگر رباعی کہی تو شہرہ ہوا زمانے مین چار جانب ‎— ‎نہین کسی کا مگر یہ رتبہ ہے آل یسین کے مدح خوان کا

یہ مصرع سال طبع ثروت قلم سے کہتی ہے طبع لکھدے

قصیدے محشر کے کیا ہی چھاپے ہین جنکی ہر بیت گھر جنان کا

۱۳[illegible]ھ

دعبل ہند جناب ذاخر صاحب

ضیا محشر کوئی پھر گذرگاہِ جہان لینا — جو شمع قبر ہو وہ شعلۂ سوزِ نہان لینا

اگر ہو کبھی تو مدح آل مین لکنت اثر دیگی — پسند آئے جو خالق کو وہ موسیٰ کی زبان لینا

درِ جنت سے نکلے گی جوانی خیر مقدم کو — خدا سے ضعفِ پیری مین شبابِ نوجوان لینا

کہین معراج احمدؐ سے کہین معراج حیدر سے — زمینِ شعر کو دے دیکے رفعت آسمان لینا

ریاضِ فکر مین اشعار سے کرنا چمن بندی — ثنائے آل احمد کر کے گلزارِ جنان لینا

بسانِ دل تڑپ اوٹھین گے سب چھپنے تو دو انکو — قصیدون سے جہان مین لطفِ اندازِ بیان لینا

نگاہِ ممتحن اس بحث مین مڑتی ہوئی آئی — سنِ ہجری مین ذاخر کا کبھی کوئی امتحان لینا

قصائد مین ائمہ کے ملیگی داد کیا ہم سے — پیمبر سے جزائے مدحِ ہر شاہِ جہان لینا

مگر دادِ سخن مین اک نصیحت تمسے کرتے ہین — جہاتک ہوسکے گلہائے باغِ بیخزان لینا

سن لے مداحِ آلِ پاک احمدؐ اس تمنا کو — جو لینا دولتِ عقبیٰ تو حق سے بیکران لینا

نہ تیری آرزو کم ہے نہ معطی کی عطا کم ہے
جنان مین دیکھ ہر ہر بیت کے بدلے مکان لینا

۱۳۴۲ھ

دیگر

وہ کیا ہے جو نہین ہے اختیارِ آل احمدؐ مین — بسانِ آسمان قابو مین ہے گردش مقدر کی

جسے چاہین عطا کردین دو عالم کی شہنشاہی — کوئی تختِ سلیمان کی حقیقت ہے نہ کشور کی

جہان کی طرح حکمِ حق سے جنت کی بھی مالک ہین — زمانے کو بتاتی ہے سقایت حوضِ کوثر کی

کریگا جو طلب مداحِ اہلبیت وہ دین گے — ازل سے ہی حکومت ہاتھ مین خلاقِ اکبر کی

صلہ وہ مانگ جو کون و مکان مین سب سے بہتر ہو — تڑپ کر کیون رہی جاتی ہے حسرت قلبِ مضطر کی

سن ہجری مین لے ذاخر دعا کر حق تعالیٰ سے — ترے الطاف سے نکلے تمنا زندگی بھر کی

خداوندا رہے دونون جہان مین عزتِ محشر
شکوہِ دین و دنیا ہو ثنا آلِ پیمبر کی

۱۳۴۳ھ

شہرت جناب سید باقر حسین صاحب جانشین و خلف حضرت لطافت مرحوم

کسب اہل کمال سے ہے جمالی دُنیا
ہوتی ہے قصائد کی نرالی دُنیا
ہجری مین یہ تاریخ سناد و شہرت
اچھی ہے یہ محشر کی خیالی دنیا

سنہ ۱۳۴۲ھ

جناب سید احمد حسین صاحب شفیق مصنف دیوان عطیۂ آلہی

کیون نہو مداح اہلبیتؑ کا ایسا وقار
عمر بھر جسنے کیا ہو وصف شاہ ذوالفقار
مدح گوئی مین گذاری اپنی ساری زندگی
پنجتن کا ذکر اسکا کام ہے لیل و نہار
جب کہی تشبیب اسنے گل کھلائے جا بجا
رہتی ہے پیش نظر اسکے قصیدے کی بہار
ہے قصیدہ گوئی پر اشاعری کا امتحان
شک نہین کچھ ماہر فن بھی ہے یہ عالی تبار
اسنے جب گلشن قصیدہ کا لگایا نظم مین
کہتے ہین مضمون زبان حال سے آئی بہار
حمد خالق کے شجر اسنے لگائے جس جگہ
مدح گوئی کے ثمر اسکو ملے ہین بے شمار
نظم کے گلشن مین اسکے ہر ثمر ہے سرنگون
بار ور شاخین کیا کرتی ہین شکر کردگار
چھپ گئے اسکے قصائد کیا خوشی مجھکو ہوئی
مین کہونگا صاف یہ ہے قدرت پروردگار

دے شفیق اچھی طرح سے تہنیت یہ دوستہو
ہو مبارک اے جناب محشر عالی وقار

واضح ہو کہ شفیق صاحب نے دیرینہ محبت کی بنا پر شفیع محشر کیلیے یہ قطعہ عنایت کیا ہے اسمین تاریخ نہین ہے

عزیز لسان الہند جناب مرزا محمد ہادی صاحب مصنف گلکدہ

بحمد اللہ چھپ کر ہو گیا مطبوع اہل دل
یہ مدحت کا صحیفہ جسمین ہر شعر اک آیت ہے
لکھا فرمائش محشر سے یہ مصراع تاریخی
یہ مجموعہ نہین مطلوبہ دستاویز جنت ہے

سنہ ۱۳۴۲ھ

مشتاق برادر معظم جناب میر مصاحب حسین صاحب رئیس مصطفےٰ آباد ضلع رائے بریلی

بھائی ہمارے مرزا کاظم حسین محشر ۔ موزون ہی طبع جنکی توصیف حیدری کو
وہ وہ قصیدے فکر روشن سے اپنی لکھے ۔ شرمائین جنکے مطلع خورشید خاوری کو

آئی صدائے ہاتف تاریخ لکھدو اس کی
گر دیکھے یہ قصیدے شرم آئے انوری کو
سنہ ۱۳۴۲ھ

دیگر

بھائی مرے شفیق مرے مہربان مرے ۔ کاظم حسین راہرو منزل ثواب
ملتے ہین ایسے لوگ کہان اب زمانے مین ۔ ہین اپنے حسن خلق سے محبوب شیخ و شاب
ہین دوست جنکے ظاہر و باطن ہین دوست ہین ۔ یکسان ہی دل درون و برون مثل آفتاب
کیون شاعری نہ انکی ہو مقبول خاص و عام ۔ حاصل کیا ہو ناصر ملت سے جب خطاب
طبع روان نے آپکی پائی ہے وہ صفا ۔ دریا ہے جسکے سامنے غیرت سے آب آب
ایسے قصیدے نظم کئے وصف آل مین ۔ ہر بیت جسکی بیت کا فردوس کی جواب
ہر سطر جنکی جادۂ جنت ہے بالیقین ۔ ہر شعر جن قصیدون کا ہے فرد انتخاب
جو وصف اسکا کیجئے بے شبہ کم ہے وہ ۔ مجموعۂ فضائل حیدر ہے یہ کتاب
پھر کیون گل سخن سے معطر نہ ہون دماغ ۔ دل مین ولائے آب کہ شیشہ مین ہو گلاب
ہر وقت مے ساقی کوثر مین مست ہین ۔ دلمین بھری ہوئی ہے مئے حب بو تراب
ان کا خلوص آل رسالتمآب سے ۔ روشن تمام خلق پہ ہے مثل آفتاب

مشتاق لکھدو مصرع تاریخ طبع اب
سارے قصیدے آئین ہین بے مثل ولاجواب
سنہ ۱۳۴۲ھ

واقف جناب دولہ رونعہ مرزا واجد حسین صاحب ارشد تلامذہ جناب اسیر مرحوم

ہر بیت مین ہے ان کی حب علی کا مسکن — بندش مین ہے نہ گنجلک مضمون مین نہ الجھن
معصوم چاردہ[۱۴] کی مدحین بھری ہوئی ہین — انمین اثر خدا نے بخشا بوجہ احسن
الفاظ انکے گل ہین اور بوئے گل معانی — آئی بہار تازہ پھولا پھلا ہے گلشن
حقا کہین مسلسل ناقوس کی صدائین — زنار توڑ ڈالین پڑھ کر انھین برہمن
ہین دوست اک یہ میرے کاظم حسین محشر — واقف ہون خوب انسے مومن ہین کامل فن
بخشش کا اک ذریعہ محشر کے دن یہی ہے — محشر کا ہاتھ ہوگا اور پنجتن کا دامن
ہون ماہ چار ہفتہ[۲۸] تعریف مجھ سے کیا ہو — گر شرح بیان ہون مین میری زبان ہے الکن

ہے سال طبع روشن پرتو سے اسکے واقف
اک شمع مدح کی ہے بزم علی مین روشن
سنہ ۱۳۴۲ھ

دیگر

کن قصائد قبول رب عباد — بہر احمدؐ و آلہ الامجاد
شکر تو بر قصائد محشر — قلم قدرتت نمودہ صاد
موجد لا الہ الا اللہ — باعث خلق عالم ایجاد
در دریاے مجمع البحرین — کرد دامان پراز در امداد
این قصائد ہمہ کہ محشر گفت — جمع فرمودہ است زاد معاد
جملہ اوراق این چو جمع شدند — داد ہفت آسمان مبارکباد
مسکن حب شہ بہر بیت است — ہست ہر لفظ این ولہ بنیاد
نزد من ہفت بار اگر خواند — فورا از ہر بلا شود آزاد
طبع شد حرف حرف کحل بصر — چشم ما روشن و دل ما شاد

گفت واقف بمصرع آخر — سال منقوط شد رقم بے یاد

حق ترا اے قصائدِ محشر
اثرِ ہفت بند کاشی داد
سنہ ۱۳۴۲ھ

یونس (جناب سید یونس حسین صاحب بدپوری قصیدہ خوان بزم ناصری)

چھپے قصائد محشر یہ دھوم ہے ہر سو — خبر اس امر کی نزدیک و دور ہے سب کو
شفیع محشر اس اعلےٰ کتاب کا ہے نام — ہمیشہ اسکی ضرورت ضرور ہے سب کو
مری طرح سے تمسک شفیع محشر سے — بصد خلوص ولا پر ضرور ہے سب کو
پسند کرتے ہیں جو نظم محشرِ مداح — سخن شناس ہیں وہ سب شعور ہے سب کو

نہ کیوں کہیں کملا سال طبع اے یونس
چھپے قصائد محشر سرور ہے سب کو
سنہ ۱۳۴۲ھ نظم

فہرست قصائد یعنی کس معصوم کی مدح میں ہیں اور کس تاریخ پڑھنا چاہیے

خورشید محشر
شفیع محشر کے
مصنف کی غزلون کا دیوان جو
ملک مین بہت مقبول ہوا اور اتنی جلد فروخت ہوا
کہ اب صرف چند جلدین باقی ہین جلد طلب فرمائیے
(ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا ہوگا)
قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف
ملنے کا پتہ
محمد جواد
مالک نظامی پریس
وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ